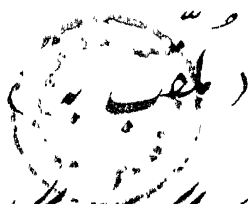
سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ لَا عِلمَ لَنَا اِلّا مَا

عَلّمتَنَا اِنَّکَ اَنتَ العَلِیمُ الحَکِیمُ

تاریخ دولت جلیلہ برطانیہ و ایالت رفیعہ انگلستان



(مُلقّب بہ)

(وقائع نگار انگلستان)

سررشتہ تعلیم اودھ مین کالیر صاحب

کی تاریخ انگلستان سے تالیف ہو کر

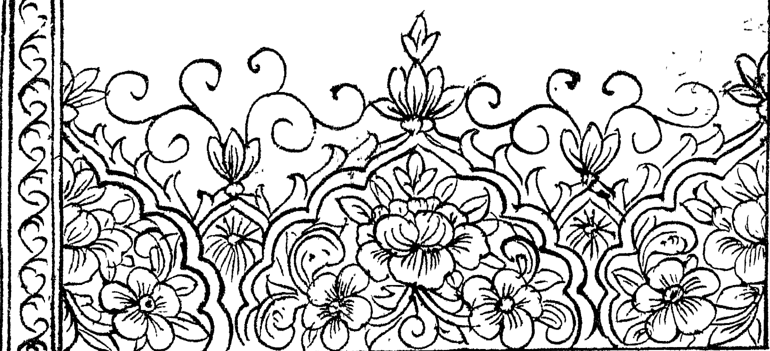
سنہ ۱۸۷۳ عیسوی

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین چھپی

تفصیل مضامین وقائع نگار انگلستان

زمانهٔ رومیان

تمت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبحانکَ اللّٰھُمَّ مالِکَ المُلکِ تُؤتِی المُلکَ مَن تَشاءُ

پاک جانتا ہون مین تجھے ای خدا کہ تو مالک ہی تمام دنیا کا تو [دیتا ہے] ملک جسے چاہتا ہے

وَتَنزِعُ المُلکَ مِمَّن تَشاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشاءُ

اور تو لے لیتا ہی ملک جسسے چاہتا ہے اور تو عزت دیتا ہے جسے چاہتا ہی اور تو ذلیل کرتا ہی جسے چاہتا ہے

بِیَدِکَ الخَیرُ اِنَّکَ عَلیٰ کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ

بیچ ہاتھ تیرے کے ہی نیکی بتحقیق تو ہر چیز پر توانا ہے فقط

فی الحقیقت تاریخ انگلستان کے دیکھنے سے عجب کارخانے قدرت
خدا کے نظر آتے ہین کہ بشر کی عقل نہین کام کرتی یہی انگریز جو بالفعل
ثلث دنیا پر قابض ہین اور صدہا منزل سے اتنے بڑے سمندر کو طے
کرکے ہم پر آکے حکومت کرتی ہین یہی لوگ کئی سے برس پیشتر جیسی تھے

وہ اس کتاب سے بخوبی ظاہر ہے مگر یہی لوگ ایسے ہین کہ کوئی قوم
اور کوئی فرقہ انسے آنکھہ نہین ملا سکتا مقابلہ اور ہمسری کرنا تو درکنار
جب یہ خیال آتا ہے تو کیا عقل حیران ہوتی ہے کہ آخر یہ اوج و رفعت
اور حشمت و شوکت جو اس قوم کو حاصل ہو گئی اسکا کیا سبب ہے
کیا یہ لوگ دائرہ بشریت سے خارج ہین یا انکے قوای نفسانی و جسمانی
جمیع افراد انسان سے زیادہ ہین مگر پھر عقل یہ کہتی ہے کہ یہ کچھ نہین
ہے یہ بھی بشر ہین انکی کامیابی اور سرسبزی کا سبب فقط یہ ہے کہ
انہین خدا نے عقل دی ہے اور یہ اوسے کام مین لاتے ہین ہماری
طرح عقل کو ضائع و برباد نہین کرتے اِن لوگون کی ہمت عالی شب و روز
اسی مین مصروف رہتی ہے کہ کوئی ایسی بات کیجیے جس سے ہماری قوم
اور ہمارے ملک کا بھلا ہو ہمین کچھ نہ ملا نہین سہی بخلاف ہم لوگون کی
کہ منافع شخصی کو منافع قومی پر مقدم جانتے ہین ہر شخص کو اپنے فائدہ
سے غرض ہے تمام ملک کی نفع رسانی اور بہبودی کی فکر نہین مگر
آفرین صد آفرین دانایان فرنگ کو کہ نہین محض اپنی قوم کی نفع اور
بہبودی کا خیال نہین اور قومون کی بہتری کا اپنی بہتری سے زیادہ
خیال ہے آپ دیکھین ایک ادنی سی بات یہ ہے کہ سرکار لاکھا روپیہ
ہم لوگون کی تعلیم مین صرف کر رہی ہے بھلا ہمسے سرکار کو کیا نفع ہے
سچ بات یہ ہے کہ اگر ہم ایسے مقام پر ہوتے تو خدا جانے یہ لاکھا روپیہ
کدھر اوڑا دیتے رعایا کی تعلیم کیا چیز ہے تاریخ اِس بات پر شاہد ہے

کہ از ابتداے خلقت عالم تا ایندم کسی پادشاہ اور کسی حاکم کے وقت مین علم کو یہ رونق اور یہ فروغ نہین ہوا جواب ہے یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اس قوم کو ایسا سرفراز و ممتاز کیا ہے کہ اب انسے سب کی آنکھ نیچی ہے اور سبکی جان نکلتی ہے چاہین کوئی صاحب بھلا مانین چاہین برا مانین راقم بلا تقیہ عرض کرتا ہے کہ الحمد للہ علی عظیم احسانہ کہ خدا نے ایسی قوم کو ہمپر حاکم کیا جسے اپنے نفع سے ہمارے فائدے کا زیادہ خیال ہے جسکے عہد معدلت مہد مین شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین جسکی عدالت مین امیر و فقیر حاکم و محکوم شاہ و گدا بوقت انصاف برابر کھڑے ہوتے ہین اور جسکی بدولت دولت علم ایسی ارزان و فراوان ہے کہ ہر غریب و فقیر کہ و مہ کو میسر ہے اب بھی اگر اس مفت کی دولت کو ہم اپنے ہاتھ سے گنوا دین اور اسے متمتع نہون تو یہ ہماری شومی طالع ہے — غرض آمدم برسر مطلب — یہ بات بر ظاہر ہے کہ ہم ہندوستانیون کو حکام وقت کے حالات سے واقف ہونا اور اونکی عادات و اطوار و اخلاق و طرز معاشرت و عنوان سیاست جاننا اور اونکے ملک کی تاریخ اور تغیرات قومی اور انقلابات ملکی سے ماہر ہونا بہت ضرور ہے اور اب تک جو ناظرین نے تاریخین ملاحظہ فرمائی ہین وہ ایشیا کی تاریخین ہین غالب ہے یورپ کی اور خاص کر کے انگلستان کی تاریخ نظر اقدس سے نہ گذری ہو خدا سے امید ہے کہ اس کتاب سے بہت لطف اوٹھائین گے اسواسطے کہ یہ ایک بالکل

نئی تاریخ ہے اور اسکے حالات ایسے عجیب و غریب ہین کہ نہ دیدہ شنید اور خاص کرکے امیدواران امتحان کلکتہ یونیورسٹی اور طالبعلمان مدارس انگلو ورنیکیولر کے واسطے تو یہ تاریخ نعمت عظمی ہے کہ اسکے سبب سے اصل تاریخ انگریزی کہ داخل کورس ہے پانی ہو جائے گی اور حالات کے یاد کرنے مین بالکل دقت نہ پڑے گی - اس کتاب کے ترجمہ مین صحت محاورہ اور سلاست عبارت کا زیادہ لحاظ کیا گیا ہے لفظی ترجمہ نہین کیا گیا لہذا اسے تالیف کہنا چاہیے ترجمہ نہ سمجھنا چاہیے - مترجم چاہتا تھا کہ ایسا ترجمہ کرے کہ یہ مطلق نہ محسوس ہو کہ یہ ترجمہ ہے مگر انگریزی نامون سے اور بعض اصطلاحات مخصوصہ سے ناچار ہو گیا کہ اون مین کچھ تغیرّ و تبدّل نہ کرسکا - اداے مضامین مین حتی الامکان نہایت احتیاط اور کمال تدبر و تحقیق کی گئی ہے اور صحّت محاورہ اور توضیح مطلب اور سلاست و متانت عبارت کا زیادہ تر لحاظ کیا گیا ہے طول و قصر کلام کا چندان لحاظ نہین کیا گیا - ظاہرا کہین غلطی اور تسامح کا احتمال نہین ہے لیکن اگر بمقتضاے بشریت غلطی ہو گئی ہو تو مولّف امیدوار عفو اور مترقّب اصلاح ہے وَالعَفوُ عِندَ کِرامِ النّاسِ مَقبُولٌ وَمَا اُبَرِّئُ نَفسِی اِنَّ النَّفسَ لَاَمّارَۃٌ بِالسُّوءِ اِلّا مَا رَحِمَ رَبِّی وَمَا تَوفِیقِی اِلّا بِاللہِ العَلِیِّ العَظِیمِ وَصَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الغُرِّ المَیَامِینِ وَصَحبِہِ الھُدَاۃِ الرَّاشِدِینَ *

وقائع نگار انگلستان


HYDERABAD STATE

مقدمہ

واضح ہو کہ جزائر برطانیہ اقلیم یورپ کے شمال مغرب مین واقع ہین
ان جزیرون مین سب سے بڑا جزیرہ جسے برطن اعظم کہتے ہین بر اعظم
یورپ کے قریب واقع ہی اور چھوٹا جزیرہ جسکا نام ایرلینڈ ہی اوس سے
ہٹ کر مغرب کیطرف بحر اوقیانوس مین واقع ہی۔ برطن اعظم کو اگلے زمانہ
کے لوگ البین اور برِیٹنیا یعنی برطانیہ کہتے تھے۔ اس جزیرے مین
تین ملک ہین۔ انگلینڈ۔ ویلس۔ اسکاٹ لینڈ۔
برِٹن۔ البین۔ ویلس۔ اسکاٹ لینڈ ان نامون کی اصل
بخوبی معلوم نہین ہی۔ بعضون نے یہ گمان کیا ہی کہ لفظ برِٹن۔ برُوٹس
کے نام سے نکلا ہے اور برُوٹس۔ اسکینیس کا بیٹا اور شہر

ٹراۓ[1] کا رہنے والا تھا - بعضے کہتے ہین کہ گال[2] لوگون نے اس جزیرہ کا نام البین یعنی سفید جزیرہ رکھا تھا اسوجہ سے کہ اسکے جنوب اور مشرق کے کنارے کھریا کے پہاڑ تھے چنانچہ ہائی لینڈ کے لوگ اسکاٹ لینڈ کو ابتک اسی نام سے پکارتے ہین لیکن اسکے املے مین گونہ فرق کردیا ہے اور البائین یا البین کہتے ہین - یہ لفظ (البین) سلٹک زبان کا ہے اور اسکے معنی سفید جزیرہ ہین اغلب ہے کہ لفظ البس اور الپ سے نکلا ہے - ملک ویلس کے رہنے والے ویلش کہلاتے ہین اسواسطے کہ سیکسن لوگون کا قاعدہ تھا کہ جن لوگون کو وہ نہ جانتے تھے اونھین ویلش کہتے تھے کیا عجب ہے کہ یہ لفظ ملیچھ سنسکرت لفظ سے نکلا ہے جسکے اصلی معنی شخص اجنبی یا باشندہ ملک غیر ہین - ویلس کو کمبریا بھی کہتے تھے مگر یہان کے لوگ ہمیشہ سے اپنی تئین سیمری کہتے ہین اس نام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ قدیم قوم سمبری سے علاقہ رکھتے ہین اسکاٹ لینڈ کا نام ایک قوم کے نام سے مشتق ہے جسے اسکوٹی کہتے ہین -

---

[1] ٹرائے ایک بڑا شہر ایشیای کوچک مین تھا یہان کے بادشاہ پرائیم کے بیٹے پارس نے اسپارٹا کی شاہزادی ہیلن پر عاشق ہوئی اور اپنی معشوق یعنی پارس کے ساتھ بھاگ گئی - اہل اسپارٹا اپنی شاہزادی کے ایک شخص غیر کے ساتھ بھاگ جانے کو بڑی ہتک اور ذلت سمجھے اور بہت سی فوج لیکر ٹرائے پر چڑھائی کی دس برس تک لڑائی رہی آخر ۱۱۸۳ برس پیشتر حضرت مسیح کے اسپارٹا والون نے اہل ٹرائے کو شکست دی اونمین سے ایک شاہزادہ انیس نام اپنے بڈھے باپ انچیزیز کو اپنی پیٹھ پر لادکر بھاگا اور یوروپ کے ملکون مین آوارہ و سرگردان رہا - اسکینیس اسی انیس کا بیٹا تھا - اس لڑائی کے حال مین ھومر شاعر یونانی نے جسے ابو الشعرا کہتے ہین ایک بڑی کتاب نظم کی ہے اوسکا نام الیڈ ہے اور اوسکا ترجمہ انگریزی اشعار مین پوپ شاعر نے کیا ہے ۱۲ - مترجم

[2] یہ فرانسیس کا قدیم نام ہے ۱۲

شاید اس قوم مین اور سلٹی پکٹس مین جو یوروپ کے شمالی ملکون مین رہتے تھے کچھ مناسبت ہے - یہ لوگ (اسکوٹی) اوائل قرن مسیحی مین ایرلینڈ کے شمال سے برٹن مین آئے تھے لیکن کئی سے برس کے بعد اسکاٹ لینڈ انکے نام سے مشہور ہوا - جب رومیون نے انگلستان پر حملہ کیا تھا اوس زمانہ مین اس ملک کے جنوب کے باشندے شمال کے لوگون کو کیول ڈیون یعنی جنگل کے رہنے والے کہتے تھے چنانچہ اسیوجہ سے رومیون نے اسکاٹ لینڈ کا نام کیلیڈونیا رکھا - لفظ انگلینڈ کی مشتق منہ مین کچھ شک نہین ہو سکتا کہ یہ لفظ انگل لینڈ کی دوسری صورت ہے اور انگل لینڈ انگلی[1] سے مشتق ہے کہ یہ اقوام سیکسن مین سب سے بڑی قوم کا نام تھا - چھوٹا جزیرہ یعنی ایرلینڈ اگلے زمانے مین ایرنی کہلاتا تھا یہ نام سلٹک لفظ ایر سے نکلا ہے جسکے معنی مغرب ہین - رومی لوگ اس جزیرے کو ھائی برنیا اور انسیولا سیکرا ابھی کہتے تھے لیکن اب اسکا نام ایرلینڈ اور ایرن مشہور ہے اس نام سے اسکے اسم قدیم کا پتا ملسکتا ہے یہ دونو جزیرے یعنی برٹن اعظم اور ایرلینڈ - امریکا - برطنی آسٹریلیا - کیپ کالونی - ہندوستان اور اور بہت سے چھوٹے چھوٹے ملک جو زمین کے ہر طبقے مین ہین ان سب کے مجموع کا نام سلطنت برطانیہ ہے - اس کتاب کی تالیف سے ہماری یہ غرض ہے کہ وہ سوانح و وقائع لکھین جو زمانہ قدیم سے ابتک گذرے ہین اور جنکا علم قطعی ہمین ہے اور جنکے سبب سے اتنے ملک کہ تمام روے زمین پر منتشر ہین ایک بادشاہ کے تحت حکومت ہو گئے -

---

[1] - یہ ایک قدیم قوم کا نام ہے جو جرمنی کے شمال مین رہتی تھی -

پس واضح ہو کہ قدیم باشندے جزائر برطانیہ کے سلٹ لوگ تھے اور اب ان جزیرون مین دو قومون کے لوگ رہتے ہین کہ اونمین فرق بین ہے یعنی سلٹ اور گوتھ۔ ان دونو قومون کی اصل ایک اور قوم عظیم ہے کہ وہ یافث بن نوح کی نسل سے تھی۔ قوم سلٹ کے لوگ ویلس کا دنوال جزیرہ مین بلاد کوہی[1] اسکاٹ لینڈ اور بلاد جنوبی و شرقی ایرلینڈ ان مقامات مین رہتے ہین۔ ان سب ملکون کے لوگون کی زبان ایک ہے اگرچہ محاورہ مین فرق ہے اور انکے اوضاع و اطوار اور لباس مین اتبک بہت سی باتین اگلے زمانہ کی موجود ہین۔ قوم گوتھ کے لوگ مقامات مذکورہ سے پست تر اور شاداب تر اضلاع مین رہتے ہین۔ قوم سلٹ کے قریب ہی قریب برٹیتان لوگ ہین یہ لوگ صوبہ برٹانگ کے رہنے والے ہین جسے اگلے زمانے مین آرموریکا کہتے تھے اور وہ فرانسیس کے انتہاے مغرب مین واقع تھا۔ کئی سے برس پیشتر سنہ مسیحی کے فنیشیہ کے جہاز ران افریقیہ اور اسپانیہ کے نوآباد[2] ملکون سے انگلستان مین آگئے تھے اور اونکے آنے کی یہ وجہ تھی کہ اونھون نے سنا تھا کہ ان جزیرون مین ٹین کے بڑے بڑے معدن ہین چنانچہ ہیروڈوٹس مورخ یونانی جسنے قریب ساڑھے چار سے برس پیشتر حضرت مسیح کے تاریخ لکھی تھی چند جزائر کا ذکر کرتا ہے اور اونکا نام کیسی ٹریڈیز یعنی ٹین کے جزیرے لکھتا ہے بعضے یہ گمان کرتے ہین کہ یہ جزیرے جزائر سلی ہین مگر اوس زمانے مین یونانی ان جزیرون کا حال اور کچھ نہ جانتے تھے سوا اسکے کہ یہ موجود ہین

[1] ان بلاد کو انگریزی مین ہائی لینڈس کہتے ہین ۱۲

[2] ان نوآباد ملکون سے مراد افریقیہ مین کارتھیج اور اسپانیہ مین کیڈیز یعنی قادس ہے ۱۲

برٹن کا اگلے زمانے کا حال جولیس قیصر روم ٹاسیٹس مورخ جرمنی ڈیوڈورس سکیولس اور اور مورخین رومی نے کچھ تھوڑا سا لکھا ہے انکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانے مین اس ملک مین جنگل اور ترائیان بہت تھیں اور فقط چند قطعات زمین جو سمندر کے کنارے ملک گال کے قریب واقع تھے مزروع تھے اور وسط ملک مین لوگ زراعت مطلق نہ کرتے تھے فقط دودھ اور گوشت پر اوقات بسر کرتے تھے لیکن شمال کے رہنے والون کو یہ غذائین بھی نہ میسر آتی تھین تو وہ بہ مجبوری جنگلی درختون کی جڑ اور پتے کھاتے تھے اور جانورون کی کھالین پہنتے تھے مگر اونکے دست و پا برہنہ رہتے تھے اور ان اعضاے برہنہ کو وہ ایک درخت کے رس مین جسے ووڈ[1] کہتے ہین نیلا رنگتے تھے۔ یہ لوگ بڑے بہادر اور مضبوط اور جفاکش تھے اور فن جنگ بھی کچھ جانتے تھے چنانچہ جولیس قیصر روم لکھتا ہے کہ یہ لوگ پیدل بھی لڑتے ہین گھوڑون پر بھی اور رتھون مین بھی اور اب جو کچھ ٹکڑے ہتھیارون کے اوس زمانے کی لڑائی کے میدانون سے کھود کر نکالے گئے ہین اونسے معلوم ہوتا ہے کہ جن گاڑیون پر وہ لوگ لڑتے تھے اونکی دھرون مین ہنسیان باندھ دیتے تھے اور اگرچہ اون لوگون کے بہت سے قبیلے علحدہ علحدہ تھے لیکن جب اونکے ملک پر کوئی بلا آنیوالی ہوتی تھی تو سب متفق ہو کر ایک شخص کو اپنا سردار بنا لیتے تھے اور جب وہ متفق ہو جاتے تھے تو اونسے مقابلہ کرنا بہت دشوار تھا۔ جو لوگ کہ برٹن کے جنوب مین رہتے تھے وہ بسبب اسکے کہ اونسے اور نزدیک کے لوگون سے راہ و رسم رہتا تھا بہ نسبت اور لوگون کے مہذب و شائستہ تھے

---

[1] اس سے مراد نیل ہے ۱۲

اور وہ ایک قسم کے اونی کپڑے پہنتے تھے کہ اونمین بہت سے رنگ ہوتے تھے اور سونے
اور چاندی اور برنج کی زنجیرین پہنتے تھے اور ہاتھ اور گردن اور سر مین سونے اور چاندی کے
زیور پہنتے تھے اور قیصر روم کہتا ہے کہ یہ لوگ روپیہ کے بدلے سونے اور چاندی وغیرہ کی
انگوٹھیان اور زیور استعمال کرتے ہین اور اونکی برچھیان اور تیرون کے پیکان سنگ چقماق
اور برنج کے ہوتے تھے اور ایسی نفاست و لطافت سے بنے ہوتے تھے کہ ہم لوگ باوجود
ایسی ایسی عمدہ کلون کے اون وحشیون سے اس امر مین بڑھ نہین سکتے اور اونھون نے
بڑی بڑی عمارتین پتھرون کو تلے اوپر رکھکر بنائی تھین چنانچہ ان بیڈھنگی عمارتون مین سے
اِسٹون ہنج ضلع ولٹ شیر مین اور آسٹنس جزائر آرکنی مین ابتک موجود ہین
ان اگلے زمانے والون کی یادگار چیزون مین سے بس یہی چیزین رہ گئی ہین جو ہمنے
بیان کین اور انھین سے اونکی کیفیت دریافت ہوسکتی ہے۔

قوم سلٹ کا مذہب مذہب ڈرواڈ تھا اور انکے ملاؤن کو ڈروادِس
کہتے تھے اور انکا بڑا معبد جزیرہ مونا مین تھا جسے اب انگلسی کہتے مین۔
یہ ملا یعنی ڈروادِس علاوہ ملاگری کے کبت بھی کہتے تھے اور قانون بھی بناتے
تھے اور لوگون کو تعلیم بھی کرتے تھے اور انمین اور عوام الناس مین مابہ الامتیاز یہ تھا
کہ انکی قبائین لنبی ہوتی تھین اور داڑھیان بڑی ہوتی تھین اور انھین سب اختیار
کلی تھا۔ یہ ملا تناسخ ارواح کے قائل تھے اور لوگون کو ایک خدا کی عبادت تعلیم
کرتے تھے لیکن سانپ اور چاند اور سورج اور درخت بلوط کو بھی بہت مانتے تھے
اور انکی قربان گاہین مردون اور عورتون کے خون سے رنگین رہتی تھین چنانچہ
قیصر روم لکھتا ہے کہ یہ وحشی ہزارہا آدمیون کو بڑے بڑے جھانکڑون کے پنجرون مین

بند کرکے جلا دیتے ہین اور اکثر ایسے آدمیون کی قربانی چڑہاتے ہین جنکی نسبت
چوری یا اور کوئی جرم ثابت ہوتا ہی اسواسطے کہ انکے عقیدے مین یہ ہی کہ مجرمون کی قربانی
انکے معبودون کی درگاہ مین زیادہ تر مقبول ہے اور اگر مجرم نہین ملتے تو بلا تکلف
بیگناہون کو قربان کر ڈالتے ہین ۔ بعضے گمان کرتے ہین کہ ان پتھر کے مکانات مین
جنکا ذکر سابق مین کیا گیا وہ لوگ آدمیون کو قربان کرتے تھے مگر اغلب یہ ہے کہ
یہ عمارتین قربان گاہین نہ تھین بلکہ اونکے سردارون کے روضے تھے ۔۔
ڈرواڈس بلوط کے درختون کے نیچے رہا کرتے تھے اور وہین اپنا پوجا پاٹ
کرتے تھے اور سال مین تین دن عید کرتے تھے ایک عید جب کرتے تھے جبکہ اناج
بویا جاتا ہے ایک عید جب کرتے تھے جبکہ اناج پکتا ہے اور ایک اوسدن جبدن
غلہ کاٹا جاتا ہے علاوہ ان تین عیدون کے ہر سال اوس مہینے کی چھٹی تاریخ جو
قریب دسوین ماہ مارچ کے شروع ہوتا تھا اونکے یہان نوروز ہوتا تھا اس عید مین
یہ دستور تھا کہ اونکے ملاؤن مین سب سے بڑا ملا سونے کی چھری سے بلوط کے درخت پر
کی مسل[1] کاٹ کاٹ کر نیچے پھینکتا تھا اور جب اوس مقدس بیل کی ٹہنیان گرنے
لگتی تھین تو اور ملا اپنی سفید قباؤن کے دامن پھیلا کر اونھین لیلیتے تھے ۔ ان رسوم
کی علامتین اب تک موجود ہین خصوصاً انگلستان کے جنوبی صوبون مین کہ وہان کے
لوگ اب تک مئی کی عید مین خوشیان اور تماشے کرتے ہین اور جب اناج کاٹا جاتا ہے
جب بھی ایک عید کرتے ہین اور وسط گرما کی عید مین شام کو آگ روشن کرتے ہین اور
کرسمس (یعنی روز ولادت حضرت مسیح) کو درختون پر سے بیلین[2] کاٹتے ہین ۔ فقط

[1] اس بیل کا نام مسل ٹو لکھا ہے ۱۲۔

[2] اس سے بھی وہی بیل مسل ٹو مراد ہے ۱۲۔

زمانہ سلطنت رومیان در انگلستان

از ۵۵ قبل مسیح تا سنہ ۴۱۰ع - ہمگی ۴۶۵ سال

باب اول

تہذیب و شائستگی اہل انگلستان و شیوع مذہب عیسائی دران ملک

جب جولیس قیصر روم گال کی قومون کو مغلوب کر چکا تو اوسنے چاہا کہ انگلستان کو بھی اپنے ممالک مفتوحہ مین داخل کرے - اوسنے ایکدستہ فوج کا بسرداری پبلیس کریسس جزائر وینیٹک کی حفاظت کے واسطے چھوڑا تھا یہ چند جزیرے ہین اور انمین سے بڑے جزیرے کا نام بیل ایل ہے - قیصر نے اس دستہ کے سپاہیون سے وہ راہ دریافت کی جو بڑی مدت سے اور بڑی ہوشیاری سے لوگون نے مخفی کر رکھی تھی اور اوس راہ سے گال کے سوداگر انگلستان کو جاتے تھے - علاوہ حرص ناموری کے قیصر کو انگلستان کے فتح کرنے مین طمع

سلہ - یہ خوب یاد رہے کہ انگریزی مین روم سے مراد روم جدید یعنی استنبول نہین لیتے بلکہ روم قدیم یعنی اطالیہ مراد لیتے ہین اسے عربی مین رومہ کہتے ہین اور یہان بھی سلطنت رومیان سے مقصود سلطنت روم قدیم یعنی اطالیہ ہے - اگلے زمانے مین یہ سلطنت بہت عظیم و وسیع تھی اور تمام ملک اطالیہ اور ایشیاے کوچک اور شام اور کردستان وغیرہ اسمین داخل تھا اور یہان کے بادشاہ قیصر کہلاتے تھے اور اس ملک کا پایتخت روم دریاے ٹیبر پر واقع ہے اور یہان کا بادشاہ پوپ ہے اسے رومن کیتھولک یعنی نصاری قدیم حضرت عیسی کا خلیفہ جانتے ہین اور کسی زمانے مین پوپ کو تمام یوروپ پر اختیار حاصل تھا اور وہان کے بادشاہ اسکے مطیع و منقاد تھے لیکن جب سے یہ دین مہذب یعنی مذہب پراٹسٹنٹ شائع ہوا جب سے پوپ کی قوت روز بروز زائل ہوتی گئی یہانتک کہ اب فقط وہ اپنے دولت خانے کے حاکم ہین تفصیل اس اجمال کی آگے چل کے معلوم ہو جائے گی - متعلقات اطالیہ مین روم - وینس - جنوا - فلورنس - پیزا - ٹیورن - یہ بہت مشہور شہر ہین - ۱۲ مترجم

بھی تھی کہ وہان بیش بہا موتی بکثرت نکلتے تھے اور فلزات کے بڑے بڑے معدن تھے - پہلے قیصر نے چند گال کے سوداگرون کو جمع کیا لیکن اونھون نے کوئی کام کی بات نہ بتائی - تب اوسنے ایک افسر کو ایک جنگی جہاز لیکر انگلستان کے معائنہ کے واسطے بھیجا بعد اوسکے ۵۵ قبل مسیح اوسنے اسّی جہاز جنمین دو دستے بارہ ہزار آدمی کے تھے ہمراہ لیکر آب نائے ڈوور سے جسے لاطینی مین فریٹم اوسینی کہتے ہین عبور کیا اور جب انگلستان مین پہونچا تو دیکھا کہ کینٹ کے بلند اور سفید کنارون پر برٹن لوگون کے گروہ کے گروہ آمادۂ جنگ بیٹھے ہین اور قیصر کو جہاز سے اوترکے مقام کرنے مین بڑی مشکل پڑی لیکن دسوین دستہ کا نشان بردار آگے بڑھا اور رومیون کے قواعد کام آئے - چار دن کے بعد ایسا شدید طوفان آیا کہ قیصر کے جہاز پریشان ہوگئے لیکن اوسنے اپنے شکستہ جہازون کو پھر درست کرلیا اور بمصلحت وقت گال کو مراجعت کی اور اس آمد و رفت مین اوسے ستّرہ دن لگے -

جب گرمی کی فصل پھر آئی تو قیصر پانچ دستے فوج کے لیکر جنمین تیس ہزار پیادے اور دس ہزار سوار تھے پھر انگلستان کو فتح کرنے گیا اور ضلع کینٹ مین دریا کے کنارے پر مقام کیا - اس اثنا مین انگلستان کی قومون نے اپنی فوجین جمع کرلی تھین اور اونکا سردار کیسیوولانس تھا جسکا ملک ٹیمس دریا پر واقع تھا - اس افسر نے داد مردانگی و ہنرمندی دی اور کچھ عرصے تک رومیون کی فوج کو آگے نہ بڑھنے دیا اور درختون اور

دریاؤن کی آڑ مین خوب لڑا آخر قیصر دشمن کے لشکر کو ریلتا ہوا ٹیمس کے
پار اوتر گیا اور فوج مخالف تک پہونچ گیا کہ اونے گھنے جنگلون اور فریب آمیز
ترائیون مین مورچے باندھے تھے - تھوڑی دیر تک تو فوج برٹن کا افسر خوب
لڑا اس امید سے کہ کینٹ کی قومون کے سردار رومیون کا کیمپ لے لین گے اور
اونکے جہاز جلا دینگے لیکن جب اوسنے یہ سنا کہ یہ کوشش اونکی کارگر نہوئی تو
قیصر سے مصالحہ کر لیا اور چند شخص یرغمال دیے اور کچھ خراج سالانہ مقرر کر دیا پس
قیصر گال کو پھر گیا -

رومیون کا دوسرا حملہ انگلستان پر ۴۳ء

کلاڈیس قیصر کے وقت تک رومیون نے انگلستان پر دوبارہ
حملہ نہین کیا - اگسٹس شہنشاہ اول روم نے اوس ملک پر حملہ کرنے کی
تدبیر کی تھی لیکن اوسکی تعمیل نہو سکی - کیلیگیولا قیصر حماقت شعار اپنی فوج
گال کے کنارے تک لے گیا اور انگلستان کے مقابل تک پہونچ گیا اور اپنی
فوج والون کو برٹن کے پہاڑون کی جھلک دور سے دکھلا کر حکم کیا کہ اپنے خودون
مین یہان کی سیپیان بھر لو تا کہ معلوم ہو کہ ہمنے سمندر کو فتح کر لیا اور یہ وہان کی
غنیمت ہے - جب قیصر مذکور روم کو پھرا تو فتح کی خوشی مین جشن کیا -

پلاشیس اور ویسپیشین نے کہ کلاڈیس قیصر کے نائب تھے بعد
سخت لڑائی کے برٹن پر کچھ دخل پایا - پلاشیس نے تمام اسباب ضروری
لڑائی کا گال سے مہیا کر کے برٹن لوگون کو ٹیمس کے اوس پار بھگا دیا لیکن
وہ آگے نہ بڑھ سکا یہانتک کہ بادشاہ روم اور فوج لیکر خود اوسکی مدد کو آیا -

جب بادشاہ آچکا تو رومیون کی فوج دریائے مڈوے کے پار اوتری اور ضلع اسکس
تک پہونچ گئی اور وہان ایک بستی بسائی اور اوسکا نام کیملوڈونم رکھا اب
اس بستی کا نام کولچسٹر اور مالڈن ہے۔ وسپیشین تیس لڑائیون
سے زیادہ لڑا جب کہین اوسے ہیمپ شیر اور جزیرہ وائیٹ کی قومون پر
فتح نصیب ہوئی۔

پلاشیس کی جگہہ پر اوسٹوریس اسکیپیولا صوبہ دار
انگلستان مقرر ہوا اور جو لوگ قوم برٹن سے رومیون کی سرحد مین رہتے تھے
اون سب کے ہتھیار چھین لیے۔ اوسکی اس حرکت سے اوس ملک کے لوگ برہم ہو
اور قوم سلیوریس نے جو ویلس کے جنوب مین رہتی تھی بلوے مین پیش قدمی
کی اور اونکا سردار کیرکٹکس نو برس برابر رومیون سے لڑا کیا آخرالامر رومی
برٹنس کی گڑھیون مین گھس گئے اور کیرکٹکس کی فوج کو شکست دی۔
یہ افسر اپنی سوتیلی مان کا دشمند وا پاس بھاگ گیا کہ وہ قوم برگینٹس
کی شاہزادی تھی اوسنے اوسے دشمن کے حوالے کردیا اور رومیون نے اوسے
روم کی بازارون مین تشہیر کیا اور اوسکے قتل کا حکم دیا لیکن جب اوسے قیصر روم
کے حضور مین لائے تو اوسنے ایسی جرأت و جوانمردی ظاہر کی کہ اوسکا گناہ
معاف ہوگیا۔

بوڈسیا بھی قوم برٹنس کی سردار تھی۔ یہ عورت نیرو قیصر کے
زمانے مین قوم ایسینئی کی شاہزادی تھی۔ یہ قوم ضلع نورفک اور
سفک مین رہتی تھی۔ اس شاہزادی نے رومیون سے ایسی ذلتین اور ضرر

اوٹھائے کہ اوسنے اپنی رعایا کو لڑائی پر آمادہ کیا اور اونھین میدان جنگ مین لائی اور کیملوڈونم اور لنڈن کو بالکل برباد کر دیا۔ شہر لنڈن اوس زمانے مین بھی سرسبز و آباد تھا اور یہان تجارت بہت ہوتی تھی۔ الغرض شاہزادی مذکورہ کو سوٹونیس پالنس افسر رومی نے شکست دی اور اس صدمہ سے اوسنے اپنی تئین خود مار ڈالا۔

بربادی کیملوڈونم و لنڈن سنہ ۶۱ع

اب تک تو انگلستان فقط برائے نام رومیون کا ملک کہلاتا تھا مگر اب جولیس اگریکولا نے جو ڈومشین قیصر کی طرف سے اوس ملک کا حاکم تھا اوسے فی الحقیقت روم کا صوبہ کر دیا۔ اس حاکم کی کارگذاریان اسکے داماد ٹاسیٹس مورخ کی کتابون مین مرقوم ہین۔ اسنے رومیون کا رعب و سطوت انگلستان کے لوگون پر غالب رکھا اور کسیطرح کا بلوے اور فساد نہونے دیا اور بہ نسبت اور حکام و عمال روم کی رعایا سے بلطف و نرمی پیش آیا اور اونھین اچھے اچھے ہنر سکھائے اسی حاکم کے وقت مین اکثر شرفا و رؤسائے انگلستان نے رومیون کا لباس اور زبان اور طرز معیشت اختیار کیا اور اسنے وہ کام کیا جو اب تک کسی سپہ سالار رومی نے نہ کیا تھا یعنی وہ کیلیڈونیا کے جنگلون مین گھس گیا جہان بالکل راہ نتھی اور ساحل خلیج مورہی تک رومیون کی سلطنت قائم کر دی۔ اس مہم مین افسر مذکور کو بہت سے سخت دشمنون سے لڑنا پڑا اور کوہ گرمپیس پر اوس سے اور گیلگیکس سردار کیلیڈونیا سے لڑائی ہوئی قبل اسکے کہ سپہ سالار رومی اوس کوہ عظیم کو طے کرے۔ اس لڑائی کا مقام متیقن نہین ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ لڑائی شہر اراڈاک مین ہوئی تھی جو ضلع پرتھ شائر

حکومت جولیس اگریکولا سنہ ۷۸ع

جنگ کوہ گرمپیس سنہ ۸۴ع

مین

مین واقع ہے - جب اگرکولا کے جہازران اپنے جہازون کو انگلستان کے کنارے کنارے
لیلئے تو اونھین معلوم ہوا کہ یہ جزیرہ ہے +

بناء دیوار اگرکولا سنہ ۸۴ ع

اس سردار جلیل الشان نے جنوبی صوبون کی حفاظت اور
استحکام کے واسطے ایک دریا سے دوسرے دریا تک دو قطارین قلعون کی بنوائین
ایک قطار دریاے ٹاین سے خلیج سولوی تک بنوائی اور ایک قطار دو برس کے بعد
فرتھ آف فورتھ سے دریاے کلاید تک بنوائی - جب اڈرین سے شمالی
فصیلین نہ سنبھل سکین تو اوسنے ایک اور دیوار بنوائی اور اوسکا نام ویلم اڈریانی
اور پکٹس وال رکھا - یہ دیوار اگرکولا کی بنائی ہوئی قلعون کے پہلے قطار کے
متصل بنی تھی - انٹونائن قیصر کے عہد مین رومیون نے اپنی عملداری شمال
انگلستان مین دور تک بڑھائی اوس زمانے مین اونکا سردار لولیس اربکس تھا
اوسنے اگرکولا کی دوسری دیوار پھر بنوائی اور اوسکا نام ویلم انٹونائنی رکھا
بعد اوسکے اس دیوار کا نام گریمس ڈایک ہوگیا - کئی مرتبہ عمال روم خود قیصر روم
بن گئے چنانچہ سویرس قیصر کے عہد مین البائنیس ناظم انگلستان اپنی فوج بادشاہ
سے لڑنے کو گال مین لیگیا لیکن سویرس حریف پر غالب آیا اور حکومت انگلستان
اپنے دو افسرون پر تقسیم کردی - تھوڑے عرصے کے بعد کیلیڈونیا[1] کے لوگون نے
اوسپر حملے کرنے شروع کیے اور اونکی گوشمالی کے واسطے سویرس کو خود وہان جانا پڑا
قیصر مذکور نے مع فوج کوچ کیا اور چاہا کہ دشمنون کو اونکے پہاڑون کی گڑھیون مین مارے -

بناء دیوار ویلم اڈرین سنہ ۱۲۰ ع

بناء دیوار ویلم انٹونائنی سنہ ۱۴۰ ع

[1] - اسکاٹ لینڈ کا قدیم نام ہے ۱۲

وہ لوگ بالکل وحشی تھے اور اونکے ہتھیار یہ تھے کہ ایک خنجر اور ایک بڑی سی تلوار کمر مین لوہے کی زنجیر مین لٹکی رہتی تھی اور ایک برچھی اوسکے ایک طرف ایک گھنٹہ لگا رہتا تھا اور حفاظت کے واسطے ایک بے ڈول چمڑے کی ڈہال اونکے پاس رہتی تھی - فوج روم کی شجاعت اور ہنرمندی اور خوش انتظامی سے ان وحشیون کا کچھ بس نہ چل سکا اور سوِیرس کیلیڈونیا کے جنگلون کو طے کر گیا اور سابق مین جو لوٹ مار اونھون نے کی تھی اوسکی سزائے سخت اونھین دی اور اڈریَن کی دیوار سے چند قدم کے فاصلے سے ایک مضبوط دیوار پتھر کی بنوائی کہ اوسکی حفاظت کو دس ہزار آدمی درکار تھے - ہنوز سویرس جنوب کی طرف نہ پھرنے پایا تھا کہ کیلیڈونیا کے لوگون نے پھر فساد کیا پھر وہ شمال کی جانب پھرا کہ ان مفسدون کو زیر کرے اور اس اثنا مین شہر یارک مین مر گیا جسے اوس زمانے مین اِبُوراکم کہتے تھے - سویرس قیصر کی بیٹی کیرکلا نے جسقدر ملک کہ اوسکے باپ کی بنوائی ہوئی دیوار کے شمال کی جانب تھا وہ سب کیلیڈونیا کے لوگون کو دیدیا -

وفات سویرس قیصر ۲۱۱ع

رومیون نے انگلستان کو چھہ صوبون پر منقسم کیا تھا جنکے نام ذیل مین رقم ہین

۱ - برٹینیا پرایما - اس صوبے مین تمام بلاد جنوبی گلوسٹر و ٹیمس داخل تھے -

۲ - فلیویا سزاریَنسِس[1] - اس صوبے مین وسط کے ضلعے داخل تھے اور یہ ایک مربع مین واقع تھے جسکا ایک زاویہ خلیج واش پر تھا ایک دریائے

[1] - یعنی اضلاع متوسطہ ۱۲

ڈی پر ایک دریاے سیوَرن پر اور ایک دریاے ٹیمس پر۔

۳۔ بریٹینیا سکنڈا ۔ اس صوبے مین ملک ویلس اور دریاے ٹیمس و ڈی کے مغرب کیطرف کا ملک داخل تھا۔

۴۔ میکسیما سیزرینسیس ۔ اس صوبے کی حد جنوبی ٹیمس و اش اور دریاے ڈی تھی اور حد شمالی آڈرِیَن کی دیوار واقع دریاے ٹاین تھی

۵۔ والنشیا ۔ اس صوبے مین وہ ملک داخل تھا جو آڈرِیَن اور انٹونایَن کی دیوارون کے درمیان مین واقع تھا۔

۶۔ وِسپیشیانا یا کیلیڈونیا ۔ اس صوبے مین تمام ملک شمالی دیوار انٹونایَن داخل تھا۔

ان صوبون مین سے چار صوبے تو رومیون نے بالکل مغلوب کر لیے تھے اور پانچوین صوبے کو کچھ اگرکولا نے فتح کیا تھا کچھ آربکس نے اور کچھ تھیودوسیس نے۔ یہ شخص والنٹینَن قیصر کے عہد مین ہوا تھا اور اسنے پانچوین صوبے کا نام والنشیا اپنے بادشاہ کے نام پر رکھا تھا چھٹی صوبے مین سے فوج روم گذر تو گئی تھی لیکن کبھی اوسے فتح نہین نصیب ہوئی۔

یہ اچھی طرح نہین معلوم کہ رومیون کے زمانے کے سالہاے آخری مین انگلستان کی کیا کیفیت تھی یہ معلوم ہے کہ بارہ برس تک اوسی جزیرے کے لوگ خودسری کیا کیے ڈیاکلیشین اور میکسیمین بادشاہ نے کاراشیس کو اوس ملک کا رئیس مقرر کیا جو سیکسن کے کنارے پر واقع ہے۔ اس شخص نے بہت سے جہاز اکٹھا کرکے روانہ کیے کہ انگلستان

کاراشیس بادشاہ انگلستان ۲۸۷ء

کے کنارے کو اسکنڈ نیویا کے ڈاکوون سے بچایئن اور وہ خود انگلستان کا
حاکم بن بیٹھا اور اپنے استحقاق حکومت کا دعوی سلاطین روم سے زبردستی
قبول کروالیا - برٹن لوگون مین سے ایک شخص الکٹس نامے نے حاکم موصوف کو
شہر یورک مین کٹارے سے مار ڈالا اور تخت سلطنت انگلستان پر قبضہ کرلیا لیکن
تین برس کے بعد وہ خود بھی کانسٹین شیس کلورس قیصر سے لڑائی مین
مارا گیا اور رومیون کی سلطنت انگلستان مین پھر قائم ہوگئی - اس قیصر نے
برٹن کی ایک شاہزادی ہیلینا نامے سے شادی کرلی اور اوس سے
ایک لڑکا پیدا ہوا جو بعد چند روز کے قسطنطین اعظم کے نام سے مشہور ہوا
یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب شائستہ قومین غیر شائستہ قومون کو مغلوب کرلیتی ہین
تو جو فائدے آخر کار قوم مغلوب کو حاصل ہوتے ہین وہ اون نقصانون سے بڑھ
جاتے ہین جو اونھین اول مین ہوئے تھے چنانچہ پہلے چند سال جو رومیون
کی حکومت انگلستان مین رہی تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے صبح کاذب قبل طلوع
آفتاب - اول صدی عیسوی کے آخر مین مذہب عیسائی انگلستان مین رائج ہوا
بعضے کہتے ہین کہ پطرس یا پولوس حواری نے یہ دین وہان رائج کیا تھا
ڈیاکلیشین قیصر کے عہد مین برٹن لوگون نے صلیب مسیحی کے لیے
بڑی بڑی ظلم و ستم سہے اور پہلے جو شخص حضرت مسیح کی راہ مین شہید ہوا وہ سینٹ آلبن
تھا اور جس شہر مین یہ بزرگ شہید ہوئے تھے وہ ہرٹ فرڈ شیر مین ہے
اور اوسکا نام انھین شہید کے نام پر سینٹ البن رکھا گیا ہے -
قسطنطین اعظم شہر یورک مین پیدا ہوا تھا اوسکی ولادت سے

مارا گیا الکٹس ۲۹۶ء

تاریخ شہادت سینٹ البن ۳۰۳ء

انگلستان

انگلستان کی قدر و منزلت بڑھ گئی اور اوسنے دین مسیحی کے وعظ و تلقین مین
لوگون کی بڑی تائید کی پس اس سے بڑھ کے کسی قوم کو کیا نعمت ملیگی جو اہل
برٹن کو فاتحین روم سے ملی کہ اونکے عہد حکومت مین اونھون نے حضرت
مسیح کو پہچانا اور اونکی صلیب مقدس پر ایمان لائے۔

آخر الامر گوتھ اور اور شمالی قومون نے ایسے شدید اور متواتر حملے
کیے کہ رومیون نے اپنی فوج انگلستان سے برخواست کرکے ممالک متوسطہ روم کی
حفاظت کے واسطے بھیجدی اور برٹن لوگونکو اپنے لشکر مین بھرتی کرکے گال و
دیگر ممالک یورپ مین لڑنے کو بھیجا تھوڑے ہی عرصے کے بعد آنوریس بادشاہ نے
مصلحت جانکر اپنی سلطنت کے حدود گھٹا دیے اور اہل برٹن کو اپنی حکومت سے آزاد کر دیا
اور سب علامات سلطنت روم کے اوس ملک سے موقوف کر دیئے۔

استیصال سلطنت روم از انگلستان ۴۱۰ع

اسکاٹ لینڈ اور ایرلینڈ کے اس زمانہ کا حال

ہم خوب نہین بیان کر سکتے۔ رومیون کے بنائے ہوئے حمام اور قلعون کے
آثار و علامات جو اب تک برگھہ ہیڈ اور آرڈخ مین ڈنبلین کے قریب
اور اور مقامات پر باقی ہین اونسے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ شمال کیجانب
خلیج موری تک پہونچ گئے تھے لیکن دریاے فورتھ کے شمال کی سمت
کے جنگل ایسے گھنے تھے کہ فوج وہان بقاعدہ نہ لڑسکتی تھی پس وہان کے وحشی لوگون پر
افواج روم کو فتح دائمی نہ حاصل ہوئی۔ رومیون کے زمانہ کے آخر مین جزائر
آرکنی اور شٹلینڈ اور اضلاع شمالی اسکنڈنیویا کے لوگون نے
چھین لیے تھے چنانچہ انکی نسل سے لوگ اب تک وہان موجود ہین۔ ایرلنڈ

کے معنی مقدس جزیرہ ہین یہان کے لوگون نے اہل ویلس سے رسم و راہ سیکھی
اور اس جزیرے مین قدیم قبائل سلٹ رہتے تھے جنمین رسوم مذہب ڈرائڈ
بڑی مدت تک اپنی ہیئت اصلی پر جاری رہے

رومیون کی تعلیم سے اہل انگلستان نے زراعت و تجارت وغیرہ مین
ترقی کی اور سڑکون پر کنکر بچھائے اس سبب سے وہان کی آمد و رفت سہل ہو گئی۔
ان سڑکون کو اسٹریٹا کہتے تھے جس سے انگریزی لفظ اسٹریٹ بمعنی سڑک
نکلا ہے۔ رومیون ہی نے وہان تجارت کی بنیاد ڈالی اور جو چیزین وہان پیدا ہوتی تھین
اونھین روم اور متعلقات روم مین لیجا کر بڑے نفع سے بیچتے تھے۔ جو چیزین اوس زمانہ مین
انگلستان سے روم وغیرہ مین تجارت کے واسطے جاتی تھین اونمین عمدہ یہ چیزین تھین غلّہ
پنیر۔ چونا۔ کھریا۔ صدف۔ موتی۔ انگلستان کے مواشی اور کتون اور
گھوڑون کی بھی بڑی قدر تھی اور سیسا اور لوہا بافراط وہان سے اور ملکون مین
جاتا تھا۔ تھوڑی ہی مدت بعد قیصر روم کے زمانہ کے ایک قسم کا سونے کا سکہ
انگلستان مین رائج ہوا اور کچھ سکے اوس زمانے کے ایسے نکلے ہین جنپر مواشی کی
شکلین مسکوک ہین اور وہ رومی روپیہ کے مشابہ ہین۔ چونکہ رومی لڑائی مین اکثر
مشغول رہتے تھے لہذا جو الفاظ اونکی زبان سے انگریزی زبان مین آئے تھے
اور ابتک مستعمل ہین اونسے معلوم ہوتا ہے کہ اس جزیرے مین وہ لوگ مثل فوج کے
رہے اور اونھین غلبہ اور تسلط رہا چنانچہ جن شہرون مین وہ لوگ رہے وہ چھاونیان
تھین اور بہت مضبوط اور مستحکم تھین اور اونھین لاطینی زبان مین کیسٹرا یعنی
کیمپ کہتے تھے۔ یہ لفظ ابتک باشکال مختلفہ ان شہرون کے نامون مین موجود ہے

چسٹر- ونچسٹر- لیسٹر- ڈونکسٹر- ایک اور لفظ لاطینی
کولونیا کی اصل لفظ لنکن اور کولچسٹر مین موجود ہے اور اگرچہ شہر باتھ
کا رومی نام نہین باقی رہا تاہم یہ شہر رومیون کے زمانے مین حمامون کے واسطے مشہور تھا
اور یہ امر مندرون اور پتھر کی تصویرون سے ثابت ہوا جو اوس زمانے کی بنی
ہوئی اب اس شہر (باتھ) مین نکلی ہین -

تواریخ ضروریہ زمانہ رومیان در انگلستان

واقعہ	سنہ
ورود جولیس قیصر در انگلستان -	سنہ ۵۵ قبل حضرت مسیح ع
مراجعت رومیان در انگلستان بعہد کلاڈیس قیصر -	سنہ ۴۳ ع
وفات شاہزادی بوڈسیا -	سنہ ۶۱ ع
ابتداے حکومت اگریکولا -	سنہ ۷۸ ع
بناے دیوار ہاے اگریکولا -	سنہ ۷۹ ع
جنگ کوہ گریمپیس -	سنہ ۸۴ ع
بناے دیوار اڈرین -	سنہ ۱۲۰ ع
بناے دیوار انٹونائن -	سنہ ۱۳۸ ع
وفات سویرس در شہر یارک -	سنہ ۲۱۱ ع
خودسری انگلستان -	سنہ ۲۸۸ ع
عود سلطنت رومیان در انگلستان -	سنہ ۳۰۰ ع
شہادت سینٹ البن -	سنہ ۳۰۳ ع
رومیون نے انگلستان کو چھوڑ دیا -	سنہ ۴۱۰ ع

زمانۂ قوم سکسن در انگلستان

از سنہ ۴۱۰ء تا سنہ ۱۰۶۶ء ہمگی ۶۵۶ سال

باب اول

ہفت ریاستہای سکسن

از سنہ ۴۱۰ء تا سنہ ۸۲۷ء ہمگی ۴۱۷ سال

رومیون کے زمانے مین انگلستان کے لوگ محفوظ و مامون رہے لیکن جب اونکی حکومت جاتی رہی تو اونکا حال پھر سقیم ہوگیا۔ پکٹ اور اسکاٹ لوگ انگلستان کی سرحد کی دیوارین توڑکر اندر گھس آگئے اور شمالی ملک تاخت و تاراج کیا اور ڈینمارک اور جرمنی کے وزدان دریا جنھین رومیون کے جنگی جہاز بھی نہ روک سکے تھے مشرقی اور شمالی ملک پر چڑھ آئے اور ہلکے ہلکے بیڑون پر سوار دیہات و قصبات کو بیرحمی سے جلاتے ہوئے دریاؤن کو طے کر گئے اسیطرح سیوا کہ اہل انگلستان مین آپسین جھگڑا پڑا ہوا تھا اور متنازعین مین رومی فریق کا سردار امبروشیس تھا اور انگریزی فریق کا سردار ورٹیجرن تھا۔

انگلستان کے چھوٹے چھوٹے صوبون نے کچھ کوشش کی کہ آپسمین اتفاق کرلین اور ایک شخص کو اپنا بادشاہ بناکر اوسکا نام پنڈراگن رکھا مگر اس عہدۂ شاہی پر ایسی لڑائیان ہوئین کہ اور بھی خرابی ہوئی۔

ورٹیجرن نے وزدان دریا سے مدد مانگی کہ وہ اپنے تئین سلطان البحر کہتے تھے اور بڑے تندخو و درازقد و کبود چشم و سرخ رنگ تھے اور اونکے بال لمبے لمبے زرد تھے اور لڑائی مین

مشاق تھے اور کلھاڑی اور برچھی اور گرز یہ اونکے ہتھیار تھے اور اونکا بڑا دیوتا
اُوڈِن تھا اور اونکا بہشت وِلہالاؔ تھا - ان لٹیرون کی انگلستان میں
بسنے کی حکایت محض روایت غیر معتبر ہے اگرچہ اوسمین بعض باتین سچ بھی ہین
وہ قصہ یہ ہے کہ جُوٹس[1] کے دو سردارون کو جنکا نام ہِنگسٹ اور
ھُورسا تھا وُرٹِجرن نے اپنے فریق کی حفاظت کے واسطے نوکر رکھا
اور یہ دونو سردار اِبسفلیٹ مین جو ضلع کینٹ مین تھینیٹ کے کنارے پر
واقع تھا وارد ہوئے اور وُرٹِجرن کے دشمنون کو شکست دی بعد اوسکے
وہ سردار خود وُرٹِجرن سے منحرف ہو گئے اور کینٹ پر اپنا قبضہ کر لیا اور
اپنی قوم کے لوگون کو بلا کر اونپر غنیمت تقسیم کر دی - ایک اور حکایت کہ اوسکی
اصل بھی انگلستان سے ہے یہ ہے کہ وُرٹِجرن ہِنگسٹ کی بیٹی رُوِینا
پر عاشق ہوا اس سبب سے اوسنے ضلع کینٹ جُوٹس لوگون کو دے ڈالا -
اس ماجرے کے بعد سو برس تک یہ کیفیت رہی کہ دریاے اِلبؔ اور رھاین کے
مابین کے ملکون سے گروہ کے گروہ لٹیرون کے انگلستان کے جنوبی اور مشرقی
کنارون پر آیا کیے اور وہان کے لوگون کو مغرب اور شمال کیجانب نکال دیا اور
جتنا ملک کہ پست تھا اوسپر قبضہ کر لیا - یہ لٹیرے تین قومون کے تھے جُوٹس
انگلس - سکسنس -

پس سات ریاستین جنھین ہفت ریاست تھامے سکسن
کہتے ہین اسطرح سے قائم ہوئین -

---

[1] یعنی باشندگان جٹلنڈ ۱۲

۱- **کینٹ** - یہ ریاست ۴۵۵ء مین **ہنگسٹ** نے قائم کی تھی

۲- **جنوبی سکسنی** - اس ریاست مین ضلع **سسکس** و **سری** داخل تھی اور اسی **ایلا** نے ۴۹۰ء مین قائم کیا تھا -

۳- **مغربی سکسنی یا وسکس** - اس ریاست مین اکورنوال کے جتنے ضلعے **سسکس** کے مغرب اور دریاے **تیمس** کے جنوب مین واقع ہین وہ سب داخل تھے اور اسی **سرڈک** نے ۵۱۹ء مین قائم کیا تھا -

۴- **مشرقی سکسنی** - اس ریاست مین ضلع **ایسکس** اور **مڈل سکس** داخل تھے اور اسی **ارسکون** نے ۵۲۷ء مین قائم کیا تھا -

۵- **نورتھمبریا** - یہ ملک دریاے **ہمبر** کے شمال مین دریاے **فورتھ** تک تھا اور اسی **ایڈا** نے ۵۴۷ء مین قائم کیا تھا -

۶- **ایسٹ انگلیا** - اس ریاست مین اضلاع **نورفک** و **سفک** - و **کیمبرج** - شامل تھے اور اسی **اُفا** نے ۵۷۵ء مین قائم کیا تھا -

۷- **مرسیا** - اس ریاست مین اضلاع متوسط **سورن** کے شمال اور **ہمبر** کے جنوب واقع تھے اور اسے **کریڈا** نے ۵۸۲ سنہ عیسوی مین قائم کیا تھا -

حملہ آوران سکسن کا بڑا دشمن امرفہر شاہ سلیوریس تھا۔ سلیوریس ایک قوم تھی کہ جنوب ویلس مین رہتی تھی۔ اس بادشاہ نے بارہ لڑائیان فتح کین اور اسکے بڑے افسر ساٹھہ شخص تھے جنکا خطاب سرداران راونڈ ٹیبل ہے۔ اسے اسکے بھتیجے موڈریڈ نے مارڈالا اور گلاسٹن بری مین دفن کیا گیا وہان سے اسکا تابوت شاہ ہنری دوم کے عہد مین نکلا۔

قتل شاہ امرفہر ۵۴۲ع

ان ساتون ریاستون کے بادشاہ آپسمین لڑا کرتے تھے اور انکے ملکون کے حدود بدلتے رہتے تھے اور جو بادشاہ چند عرصے تک غالب رہتا تھا اوسے بریٹولڈا یعنی بادشاہ قوی کہتے تھے۔ ان لڑائیون مین لوگ مذہب عیسائی کو بھول گئے تھے لیکن اوسکی ترقی پھر شروع ہوئی اور پوپ گریگری نے چاہا کہ سکسن لوگون کو کلیسائے روم کا تابع کرے پس اوسنے کچھ جوان آدمی قوم انگلس سے خریدے اور اونھین پڑھا لکھا کر چاہا کہ اور ملکون مین ترویج دین مسیحی کے واسطے بھیجے مگر پھر وہ اس ارادے سے باز آیا اور اگسٹائن راہب کو مع چالیس راہبون کے انگلستان مین مذہب عیسائی تعلیم کرنے کے واسطے بھیجا۔ ان راہبون کے چال چلن مین جنھین پوپ گریگری نے بھیجا تھا اختلاف ہی مگر اتنا امر یقینی ہے کہ فضل خدا سے اونکا مآل اچھا ہوا اور دین مسیحی سکسن کے مذہب باطل پر رفتہ رفتہ غالب آیا۔ سلاطین انگلستان مین سے پہلے جس بادشاہ نے دین مسیحی قبول کیا وہ اتھلبرٹ شاہ کینٹ تھا۔ اس بادشاہ کو اسکی بی بی برتھا نے کہ عیسائی تھی دین مسیحی کی ترغیب دی تھی اور اوسی زمانے مین بڑا گرجا بمقام کنٹربری مین تعمیر

ورود راہبین در سلطنت انگلستان ۵۹۶ع

کیا گیا اور جسے یہ شہر انگلستان کا دار الملک ہے - بعد چند مدت کے سیبوٹ شاہ اسیکس نے بھی دین مسیحی قبول کیا اور اوسنے اپالو دیوی کا مندر جو ویسٹ منسٹر مین تھا کھدوا ڈالا اور پطرس حواری کے نام کا ایک گرجا بنوایا جسمین بڑا مقبرہ ہے اور ڈیانا دیوی کا مندر بھی کھدوا ڈالا اور اوسکی جگہہ پر ایک اور گرجا پولوس حواری کے نام کا تعمیر کیا - اس زمانہ مین اِڈون بڑا قوی اور نامی بادشاہ تھا اور اوسکی سلطنت دریاے فورتہ سے ہمبر تک برابر تھی - اس بادشاہ نے فورتہ کے جنوبی کنارے پر ایک شہر بنایا جو اب تک اوسیکے نام سے مشہور ہے اور اِڈنبرا یعنی اِڈون کی گڑھی کہلاتا ہے - بعد عیسائی ہونے کے اس بادشاہ نے تمام روسا قوم کو جمع کیا اور اونسے تبدیل مذہب کے وجوہ بیان کیے اوسکے سردارون نے اوسکا تتبع و اقتدا کیا اور قدیم دیوتاؤن کی پرستش قطعاً ترک کردی اور اونکے بڑے مجتہد کوئفی نے کسر اصنام مین سبقت کی اور ایک بت کیطرف کہ معبد کفار مین نصب تھا برچھی کھینچ ماری -
تینتیس ۳۳ برس قبل اگسٹائین کے انگلستان مین آنیکے ایک راہب کولمبا نامے مع بارہ رفیقون کے اسکاٹ لنڈ مین وارد ہوا تھا اور جزیرہ اِیونا مین ایک عیسائی مدرسہ قائم کیا تھا اوسکے تابعین کو کلڈیز یعنی خدا پرست کہتے تھے اونھون نے اکثر بلاد اسکاٹ لنڈ مین مدرسے مقرر کیے اور انگلنڈ تک پہونچ گئے -

اِڈون شاہ نورتھمبریا کا جانشین اُوسولڈ اسکاٹ لنڈ مین نکال دیا گیا تھا وہان سے وہ جزیرہ اِیونا مین پہونچا اور وہان دین مسیحی سے مشرف ہوا اور جب وہان سے مراجعت کی تو جزیرہ لِنڈسفارن مین ایک

دَیر ۔ بنوایا جیسے یہ جزیرہ جزیرۂ مقدّس کہلاتا ہے ۔ فرقۂ کُلڈیز یعنی موحّدین کے عقائد و اعمال کلاً و قاطبۃً کلیسائے روم کے منافی و مخالف تھے لہذا اگسٹاین کے مقلد کُلڈیز کے سدِّراہ ہوئے اور چاہا کہ تمام انگلستان کو امور مذہبی مین پوپ کا مطیع کر دین ۔ آخر الامر تابعین پوپ غالب آئے چنانچہ اکثر الفاظ متعلق بہ اعمال و عبادات دین مسیحی انگلستان مین راہبین روم نے رائج کیے جیسے لفظ منِسٹر (دیر) کہ اصل رومی مین یہ لفظ مُونیسٹریم تھا اور کینڈل (شمع) کہ اصل مین یہ لفظ کینڈیلا تھا اور پریچ (وعظ کرنا) کہ اصل مین یہ لفظ پریڈِکاری تھا ۔

آخر الامر یہ سات ریاستین گھٹ کر تین رہ گئین یعنی نورتھمبریا مرسیا اور وسِکس ۔ نورتھمبریا کو تھوڑے ہی عرصہ مین بادشاہان مرسیا نے مغلوب کر لیا ۔ ان بادشاہون مین سے ایک بادشاہ آفا جسکا لقب مہیب تھا اس قابل ہے کہ کچھ حال اسکا لکھا جائے ۔ اس بادشاہ نے باشندگان وِیلس کو مغلوب کیا اور اونھین کے پہاڑون مین اونھین قید کیا اسطرح سے کہ ایک جانب ایک دیوار بنوادی اور اوسکے ادہر ایک خندق کھدوادی ۔ ا س دیوار اور خندق کو آفاس ڈایک کہتے ہین اور یہ دریاے ڈی سے خلیج برِسٹل تک ہے ۔ اس بادشاہ نے بہت سا ملک وِسکس بھی مغلوب کیا اور اگرچہ بہت دیندار نہ تھا لیکن اسنے کلیساے مسیحی سے بڑے سلوک کیئے اور اسکے محلات اور سکون اور تمغون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کچھ مہذب و شائستہ تھا ۔

سفنت ریچہ تھا انگلسن جہون سے وسکس کی ریاست آخر تک باقی رہی —
اففا کی وفات کے بعد ایک شخص بیتو ٹرلٹ نامے نے اوسکی سلطنت غصب کرلی
اور اوسکی بیٹی ایڈبرگا سے شادی کرلے اور شاہ مرسیا کے زور سے سلطنت
مغصوب پر قابض رہا۔ تھوڑی ہی مدت بعد اپنے باپ کے مرنے سے ایڈبرگا
نے اپنے شوہر کو زہر دیدیا اور خود فرانسیس کو بھاگ گئی مگر وہان سے بھی نکالی گئی
اور بہت مفلس ہو گئی اور اٹلی کے کسی شہر مین بھیک مانگ کر مرگئی —
اگبرٹ جو فی الحقیقت بادشاہ تھا چودہ برس تک شاہ چارلمین کی خدمت مین
رہا اور جب اوسکا رقیب (بیوٹرک) مرگیا تو وہ انگلستان مین پھر آیا اور ریاست
وسکس پھر لی اور ڈیون اور کورنوال کے لوگون کو شکست دی اور
برنولف غاصب ریاست مرسیا کو لڑائی مین قتل کیا اور اپنی ریاست مین
مرسیا کو بھی شامل کرلیا اور تھوڑے ہی زمانے مین تمام ملک جنوبی دریاے
ٹویڈ کا اپنی تحت حکومت کرلیا۔ اب جو سلطنت قائم ہوئی اوسکا نام انگلنڈ
یعنی انگلیز کا ملک رکھا گیا اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جن تین قومون نے انگلستان پر
حملہ کیا تھا اونمین قوم انگلی سب سے قوی تھی —

ظہور سلطنت انگلنڈ ۸۲۷ع

باب دوم

عہد بادشاہان سکسن

از ۸۲۷ء تا ۱۰۱۷ء ـ ہمگی ۱۹۰ سال ـ ۱۵ بادشاہ

بادشاہان صدی نہم عیسوی

		سنہ جلوس
اگبرٹ		سنہ ۸۲۷ء
اتھلولف	(پسر)	سنہ ۸۳۶ء
اتھلبالڈ	(پسر)	سنہ ۸۵۷ء
اتھلبرٹ	(برادر)	سنہ ۸۶۰ء
اتھلرڈ اول	(برادر)	سنہ ۸۶۶ء
الفرڈ	(برادر)	سنہ ۸۷۱ء

بادشاہان صدی دہم عیسوی

اڈورڈ کلان	(پسر الفرڈ)	سنہ ۹۰۱ء
اتھلسٹن	(پسر)	سنہ ۹۲۵ء

بادشاہ صدی یازدہم عیسوی

اڈمنڈ دوم ملقب بہ روئین تن — سنہ ۱۰۱۷ ع

شاہ اگبوٹ نے ونچسٹر مین تاج پہنا - یہ شہر اوس زمانے مین انگلستان کا پایہ تخت تھا - اس بادشاہ نے ایسے ایسے مہم سر کیے جنسے ثابت ہوتا ہے کہ وہ شجاع و صابر و جری و مستقل مزاج تھا - اسے اگبوٹ (یعنی تیز چشم) اسواسطے کہتے تھے کہ اسکی نگاہ تیز تھی اور نیم وحشی قومون کا دستور ہے کہ اکثر صورت پر لقب رکھتے ہین - اس بادشاہ کے عہد مین ڈینمارک کے لوگون نے اہل انگلستان کی ایذا رسانی شروع کی - مثل قوم سکسن کے یہ لوگ جرمنی کے جنگلون سے آئے تھے اور شاہ چارلمین سے شکست کھا کر اوس ملک مین چلے گئے تھے جسے اب ڈینمارک کہتے ہین - اگرچہ یہ ڈینس کو

سکسن لوگون سے قرابت رکھتے تھے اور اوسی قبیلہ اسکنڈنیویا ت تھے
مگر یہ سکسن لوگون سے بہت عداوت رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ وڈن اور تھور
کے دین سے منحرف ہوگئے ہین۔ پہلے یہ ڈینس لوگ شہر ٹین موتھ مین آئے
اور ایک مدت تک نہب و غارت مین مشغول رہے یہانتک کہ شاہ اگبرٹ نے
اونھین صوبہ کورنوال مین کوہ ھینگسٹ ڈون پر شکست دی اور دوسرے
سال وہ خود مرگیا۔

جلوس ۸۵۷ء [illegible] ۸۳۵ء

اگبرٹ کا جانشین اوسکا بڑا بیٹا اتھلولف ہوا جو بشپ رہ چکا
تھا۔ اس بادشاہ کو پہلی بی بی اوسبرگا سے جو اوسکی ساقی اسلاک کی
بیٹی تھی چار بیٹے تھے یہ چارون شاہزادے باری باری بادشاہ ہوئے۔
آخر عمر مین شاہ اتھلولف مع اپنے چھوٹے بیٹے الفرڈ کے بقصد زیارت روم کو
گیا اگرچہ الفرڈ پیشتر بھی وہان گیا تھا۔ اتھلولف کی دوسری زوجہ دختر
چارلس بالڈ شاہ فرانس تھی جب اس شاہزادی کی شادی ہوئی تو یہ بارہ برس
کی تھی۔ اتھلولف کے عہد مین پوپ نے رعایاے انگلستان پر اس غرض سے
ٹیکس جاری کیا کہ روم مین انگریزی مدرسہ قائم کرے اس ٹیکس کا نام پیٹرس پنس
ہے۔ اسی بادشاہ کے عہد مین یہ رسم بھی جاری ہوا کہ ہر شخص اپنے مال کا دسوان حصہ
پادریون کی نذر کرے اور ہر چارشنبہ اس بات کے لیے مخصوص کیا گیا کہ ڈینس
لوگون سے حفاظت کے لیے دعا کی جائے۔ اتھلولف نے اسٹننبرج
واقع ضلع اسکس مین انتقال کیا اور اسٹننگ واقع سسکس مین

مدفون ہوا۔

اتھلبالڈ نے اپنی سوتیلی مان جوڈتھ سے شادی کرلی لیکن ونچسٹر کے اسقف کے سمجھانے سے اوسے چھوڑ دیا اور وہ اپنے باپ پاس چلی گئی کہ وہ بادشاہ تھا اور اوسنے اوسے قید کیا مگر وہ بالڈون امیر فرانسیسی کے ساتھہ قیدخانے سے بھاگ گئی اور بعد چند مدت کے بالڈون کو فلینڈرس کی ریاست ملی۔ یہ شاہزادی شاہ ولیم منصور کی زوجہ کے بزرگون مین سے تھی۔

شاہ اتھلبرٹ کا عہد فقط اسواسطے مشہور ہے کہ ڈینمارک کے لوگ جزیرہ تھنیٹ پر چڑہ آئے۔اس عہد کا خاتمہ ۸۶۶ء مین ہوا۔

شاہ اتھلرڈ اول پر ڈینس لوگون نے بڑا یورش کیا اور بہت سی لڑائیان اوس سے کرین انمین دو لڑائیان بڑی ہوئین ایک اسٹنج مین اور ایک مرٹن مین۔ مرٹن کی لڑائی مین بادشاہ کو زخم کاری لگا۔ پہلے جس شخص کو انگلستان مین ارل یعنی امیر کا خطاب عنایت ہوا وہ شاہزادہ الفرڈ تھا کہ اوسکے بھائی شاہ اتھلرڈ نے یہ خطاب اوسے دیا تھا۔ اس بادشاہ کے عہد مین انگلستان مین بڑا قحط پڑا اور بعد اوسکے وبا آئی جس سے انسان وحیوان دونون ہلاک ہوئے۔ اڈمنڈ شاہزادہ انگلستان مغربی کو

ڈینس لوگون نے قریب ایک شہر کے مارڈالا جو بسبب اس حادثہ کے
بری سینٹ اِڈمنڈس یعنی مزار اِڈمنڈ ولی مشہور ہوگیا۔

اِڈمنڈ کے بعد اَلفرڈ ملقب بہ اعظم بادشاہ ہوا۔ یہ بادشاہ
سلطنت کا وارث نہ تھا اسواسطے کہ اسکا بھتیجا جیتا تھا اگرچہ بہت صغیر السن تھا
لیکن چونکہ اس زمانے مین خوف بہت تھا لہذا وسٹسکس کے امیرون نے
سلطنت اَلفرڈ کو دیدی کہ وہ اوسکی حفاظت کی زیادہ قابلیت رکھتا تھا۔
بوقت جلوس شاہ اَلفرڈ کا سن بائیس برس کا تھا اور تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ اوسکی
شادی اَلسوِتھا سے ہوئی تھی جو مرسیا کے ایک رئیس کی بیٹی تھی۔
اگرچہ یہ بادشاہ ایک مرض باطنی مین مبتلا تھا جسکے سبب سے چوبیس برس مین
اوسے کسی آن چین نہین ملا مگر اوسکے قوے ضعیف نہوئے تھے اگرچہ ایسے ایسے
انقلاب دیکھے تھے اور ایسی ایسی صعوبتین اوٹھائی تھین۔ کہتے ہین کہ پہلے اس بادشاہ
علم کا شوق اسکی مان اوسبرگا نے دلایا کہ اوسکے پاس ایک دیوان شعرا سکسن کا
بہت عمدہ مطلا و مرصع تھا اور اوسکے بیٹے اوس کتاب پر بہت راغب تھے پس اوسنے
کہا کہ تم مین سے جو اسے پہلے پڑھے اوسیکا یہ مال ہے۔ یہ انعام اَلفرڈ نے
پایا اور اوسیوقت سے اوسے تحصیل علم کا شوق ہوا۔

ڈینس لوگون سے خوف وخطر روز بروز زیادہ ہوتا گیا آخر الامر
اونسے اور اَلفرڈ سے وِلٹن واقع وِلٹ شیر مین لڑائی ہوئی اور اَلفرڈ

بحسن غناه الفن اجاز علم اعلم

نے شکست کھائی اور دشمن سے مصالحہ کرلیا اونھون نے بادشاہ سے مبلغ خطیر لیکر وسسکس کو تو چھوڑ دیا مگر مرسیا اور نورتھمبریا مین نہب وغارت اور قتل وقمع بڑی بیرحمی سے شروع کیا ــ

ملک جنوبی دریاے ٹیمس کئی سال سے الفرڈ کے قبضہ مین تھا اس عرصے مین اوسنے بہت سے جنگی جہاز تیار کیے جو ڈینس کے مقابلہ مین بہت کام آئے ــ ایک زمانے تک الفرڈ کا اقبال یاور رہا لیکن اب ایک بلا اوسپر پھر نازل ہوئی ــ وہ بلا یہ تھی کہ ڈینس کا ایک سردار گتھرم نامے جو ضلع گلوسٹر مین مقیم تھا شب کے وقت چپن ہم پر چڑھ آیا چپن ہم بادشاہ کی سیر کا مقام تھا اور دریاے اون پر واقع تھا اور اوس زمانے مین بادشاہ وہین رہتا تھا جب الفرڈ نے دیکھا کہ دشمن آپہونچا ہے تو بھیس بدلکر بھاگا اور سؤر کے گلہ مین چھپا اور اوسکے رفقا کو ڈینس کی فوج نے متفرق وپریشان کردیا ــ اس بادشاہ کے روپوش ہونیکا عجب قصہ لکھا ہے اور اس ماجرے کی تصویر بھی کھینچی ہے اور نظم بھی کیا ہے ــ وہ حکایت یہ ہے کہ جسکے گھر مین بادشاہ نے پناہ لی تھی وہ ایک غریب آدمی تھا اوسکی بی بی نے ایک دن بادشاہ سے کہا کہ تم ذرا روٹی دیکھتے رہو کہ جل نجائے بادشاہ ایسا متردد تھا کہ اوسے کچھ خبر نہ رہی اور روٹی جل گئی جب اوس عورت نے یہ دیکھا تو بادشاہ کو بہت برا بھلا کہا اور بعضے کہتے ہین مارا بھی اور کہنے لگی کہ روٹی اولٹ پلٹ کرنے مین تو یہ مجھولی اور کھانے کے وقت چالاک ہوجاؤگے ــ

-جس جزیرے مین بادشاہ چھپا تھا اوسکا نام اِتھلنی تھا اور وہ بہت مرطوب
تھا اور دریاے پیرٹ اور ٹون کے درمیان مین واقع تھا - اس جزیرے
مین بادشاہ کئی مہینے تک پڑا رہا اور اسکے مصاحب کبھی کبھی اوسکے دیکھنے کو وہان
جاتے تھے اور جنگ عظیم پر آمادہ تھے اور خفیہ فوج جمع کر رہے تھے -

جب الفرڈ نے سنا کہ ڈیون کے رئیس نے ڈینس کے لشکر پر
شب خون مارا اور اونکے سپہ سالار اُبا کو شکست دی تو اوسنے چاہا کہ یکبارگی
دشمن پر حملہ کرے - رباب بجانے والے کا بھیس بدلکر وہ ڈینس کے لشکر مین چلا گیا اور
اس خوبصورتی سے رباب بجایا کہ لوگ بہت خوش ہوئے اور کسینے اوسے نروکا
اور وہ سیدھا گتھرم سپہ سالار کے خیمہ مین چلا گیا اور وہان کئی روز تک
خوب دعوتین کھائین اسی اثنا مین اوسنے دیکھا کہ ڈینس غافل ہین اور اونکے
آپس کے مباحثہ مین جو تدبیرین اونھون نے کی تھین وہ بھی اوسنے سُن لین
یہ سب دیکھ بھال کر چپکے سے وہان سے کھسک گیا اور سلوڈ کے جنگل مین آپہنچا اپنے
دوستون کو طلب کیا اونھون نے بخوشی بادشاہ کا حکم قبول کیا - غرض
سکسن اور ڈینس کی فوجون مین پاین کو اِتھنڈیون ضلع
سمرسٹ مین مقابلہ ہوا اور الفرڈ نے فتح پائی اور فوج مخالف کا محاصرہ کرلیا
اور ایسا لڑا کہ چودہ ہی دن مین گتھرم نے عاجز ہوکر بشرط چند الفرڈ
کی اطاعت قبول کرلی - گتھرم اور اکثر لوگ اوسکے ہمراہیون مین سے
دین مسیحی قبول کرنے پر اور اصطباغ پانے پر راضی ہوئے اور اسکے صلہ مین بادشاہ نے

اونھین کچہ ملک ساحل مشرقی پر غنایت کیا جو دریاے ٹیمس سے دریاے ٹوینڈ تک تھا اور اوسے ڈینلا یعنی ڈین کا ملک کہتے تھے ۔

ڈینس لوگ بسرداری ہیسٹنگس ۳۳۰ جہاز لیکر پھر ساحل کینٹ پر وارد ہوئے اور تین برس تک ملک جنوبی کو تاخت و تاراج کیا لیکن الفرڈ کی طباعی اور عقلمندی سے سب مشکلین حل ہوگئین اور پھر اوسی کی فتح ہوئی ۔ باقی ماندہ عہد الفرڈ مین امن امان رہی ۔

ڈینس کی دوبارہ لڑائی سنہ ۸۹۳ع

آخر عمر مین شاہ الفرڈ اون تدبیرون کے انجام دینے مین مشغول رہا جو اوسنے رفاہ خلائق کے واسطے جوانی کے عالم بلا و مصیبت مین کی تھین ۔ چنانچہ اوسنے بڑے مستحکم قلعے دریا سے دور اور ساحل دریا پر ہوائے کہ وہان سے دشمن کا مقابلہ اچھی طرح ہوسکتا تھا اور فوج بندی کا ایک ضابطہ مقرر کیا اوسکے بموجب جو لوگ سپاہ گری کے قابل تھے اونکے تین فرقے کیے ایک فرقہ سپاہ کو شہرون مین حفاظت کے واسطے رکھا باقی رہے دو فرقے اونمین سے ہر ایک باری باری لڑائی اور کھیتی کے کام مین مصروف رہتا تھا ۔ اس بادشاہ نے خود تحصیل علم کرکے اور تعلیم کے قاعدے مقرر کرکے علم کی ترغیب و ترقی کی اوسکی دربار مین بڑے معزز و ممتاز عالم جمع تھے اور خود اوسنے کئی کتابین تصنیف کین انمین عمدہ کتابین یہ ہین ۔

تاریخ کلیسائے سیکسنی تصنیف پادری بیڈ صاحب	ترجمہ حکایات لقمان حکیم در زبان سیکسن

اسی بادشاہ نے مدرسۂ عالیۂ **اگسفرڈ** مقرر کیا اور ایک قانون جاری کیا کہ امرا اپنے لڑکون کو تعلیم دین اور ہر روز کے تین جزر قرار دیے ایک جزء وقت مین کاروبار سلطنت کرتا تھا ایک مین مطالعہ کتب اور عبادت کرتا تھا اور ایک سونے اور کھانے اور تفریح کے لیے مخصوص رکھا تھا اور ان اوقات کی مقدار معلوم کرنے کے واسطے اوسنے کچھ شمعین ایجاد کی تھین کہ وہ بیس منٹ مین ایک انچ جلتی تھین۔

لیکن ہم جانتے ہین کہ ایجاد و اجراے قوانین ملکی سے **الفرڈ** خطاب **اعظم** کا زیادہ تر مستحق ہوا۔ اوسنے ایک مجموعۂ قوانین تالیف کیا اور سابقین خاص خاص احکام شاہ **اتھلبرٹ** اور **اَکا** کے درج کیے اور یہ قوانین اوسنے ایسی سختی اور انصاف کے ساتھ جاری کیے کہ جرم کالعدم ہوگیا اور تحقیق سے معلوم ہوا کہ اصول قانون جدید انگریزی اسی بادشاہ عاقل سے ماخوذ ہوگئے ہین ان اصول مین بہتر اور عمدہ تر یہ قاعدہ ہے کہ مقدمات کی تحقیقات اور انفصال جوری یعنی پنچایت کرتی ہے یہ قانون حقوق شخصی کا بڑا حافظ ہے۔ **الفرڈ** نے تمام ملک کو ضلعون پر تقسیم کیا اور ہر ضلع مین چکلے مقرر کیے اور ہر چکلے کے دس دس حصے قرار دیے پس اس نظم و نسق کے سبب سے اوسکی حکومت تمام ملک پر خوب جمی رہی اور اوسکا رعب و خوف اسقدر غالب تھا کہ یہ مثل مشہور ہے کہ اگر **الفرڈ** کے وقت مین سونے کا زیور سڑک پر لٹکا دیتے تو کسی کو اوسکے چھونے تک کی جراًت نہوتی۔

وفات شاہ الفرڈ اعظم سنہ ۹۰۱ء

شاہ الفرڈ نے فیرنگڈن ضلع برک شیر مین انتقال کیا اور ونچسٹر مین دفن ہوا۔

الفرڈ کے بعد اوسکا بیٹا اڈورڈ ملقب بہ کلان تخت نشین ہوا۔ پہلے اسی بادشاہ نے شاہ انگلستان کا لقب اختیار کیا اگرچہ اسکے باپ الفرڈ اعظم نے وصیت نامہ مین اپنا نام الفرڈ شاہ اقوام مغربی سکسن لکھا تھا۔ اڈورڈ کے چچازاد بھائی اتھلوالڈ نے بڑی کوشش کی کہ سلطنت چھین لی مگر شکست کھائی اور مارا گیا۔ مشہور ہے کہ اسی بادشاہ نے مدرسہ عالیہ کیمبرج قائم کیا تھا اگرچہ قریب تین سو برس بیشتر اوسی مقام پر سیبرٹ شاہ انگلستان مشرقی نے ایک مدرسہ مقرر کیا تھا۔ اس بادشاہ نے بہت سے بیٹے اور بیٹیان چھوڑین۔

جلوس شاہ اتھلسٹن سنہ ۹۲۵ء

شاہ اڈورڈ کا بیٹا اتھلسٹن کہ ولد حلال نہ تھا اوسکا جانشین ہوا۔ اس بادشاہ کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اسکاٹ لنڈ اور ڈنمارک کے لوگون نے سازش کی وہ کھل گئی۔ اس بادشاہ نے کتب مقدسہ سماویہ کا ترجمہ انگلوسکسن زبان مین کروایا اور ہر گرجے مین ایک نسخہ اوسکا رکھوا دیا اور تجارت کی ترغیب دی اسطرح سے کہ جن سوداگرون نے تین سفر دریا مین اپنے جہازون پر کیے اونھین تھین کا خطاب عنایت کیا۔ اوسنے گلوسٹر مین انتقال کیا۔

جلوس شاہ اڈمنڈ ۹۴۱ عیسوی

اتھلسٹن کے بعد اڈمنڈ اڈورڈ کلان کا بیٹا تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ نے الگوا سے شادی کی اور دو بیٹے چھوڑے ایک کا نام اڈوی دوسرے کا نام اڈگر تھا۔ پہلے تو اڈگر کو بسبب خردسالی کے سلطنت نہ ملی مگر پھیر وہ بادشاہ ہوا اور ڈینس لوگون کو ان پانچ شہرون سے نکالدیا کہ مدت سے یہ اونکے قبضہ مین تھے۔ ڈربی۔ لیسٹر۔ نوٹنگھم اسٹمفرڈ۔ لنکن۔ جب اس بادشاہ کا کمال عروج ہوا تو ایک شخص لیوکف نامے نے جسے چھ برس پیشتر اسنے چوری کی علت مین اپنے ملک سے نکلوا دیا تھا اسے ایک کٹار ماری کہ یہ مرگیا او سوقت بادشاہ پکلچرچ واقع ضلع گلوسٹر مین تھا اور خاصہ کھاتا تھا۔

جلوس شاہ اڈرڈ ۹۴۶ عیسوی

اڈگر کے بعد کونسل وٹنگموٹ نے اڈمنڈ کے بھائی اڈرڈ کو بادشاہ کیا۔ یہ بادشاہ مرض شدید مین مبتلا تھا جسکے سبب سے اسکا دل و جسم دونو ضعیف ہوگئے تھے اور کاروبار سلطنت اسکے وزیر کرتے تھے جنمین ٹرکٹل اور ڈنسٹن بادشاہ کے بڑے منہ چڑھے تھے۔ ٹرکٹل پہلے تو صدر الصدر تھا بعد اوسکے خانقاہ کرائی لنڈ کا سردار ہوا اور ڈنسٹن خانقاہ گلسٹن بری کا سردار تھا۔ شاہ اڈرڈ نے ونچسٹر مین وفات کی۔

جلوس شاہ اڈوی ۹۵۵ عیسوی

اڈرڈ کے بعد اڈوی ملقب بہ خوشرو تخت نشین ہوا۔ یہ بادشاہ بہت ہی ذلیل اور بری باتون کا عادی تھا اور اپنے مرتبہ شاہی کا کچھ خیال

نہ رکھتا تھا - اسکے عہد مین ڈنسٹن اسقف نے چاہا کہ اہل کلیسیا کا سیاست ملک مین
اختیار کلی ہو جائے مگر بادشاہ نے یہ امر گوارا نکیا لہذا ڈنسٹن اوسکا دشمن ہو گیا -
الگوا شاہزادی کے باب مین بادشاہ اور اسقف موصوف مین کچھ جھگڑا ہوا اور اسقف
شہر بدر کیا گیا - شاہزادی ایرلنڈ مین بھجوادی گئی تھی تاکہ اوس سے اور بادشاہ سے
مفارقت ہو جائے جب وہ وہان سے پھری تو اوڈو اسقف کنٹربری نے
بڑی بیرحمی سے اوسے قتل کر ڈالا - مرشیا اور نورتھمبریا کے لوگون نے
بلوہ کیا اور بادشاہ کے بھائی اڈگر کو اپنا بادشاہ بنایا - اڈوی نے بمجبوری
بلاد جنوبی ٹیمس پر قناعت کی اور تھوڑے عرصے کے بعد انتقال کیا - بعضے
کہتے ہین کہ ملک کے غم مین مر گیا -

جلوس اڈگر مصلح ۹۵۹ء

اڈوی کے بعد اڈگر کو کونسل وٹن نے بادشاہ کیا - اس بادشاہ کو
مصلح اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے وقت مین انگلستان کو دشمن بیرونی و اندرونی
سے کچھ گزند نہین پہونچا - یہ بادشاہ تھا تو ذرا سا آدمی مگر دل کا بڑا قوی تھا - تمام
انگلستان اور اوس سے متعلق جزیرے اوسکے مطیع تھے اور اوسکا معمول تھا کہ ہر سال
ملک کا دورہ کرتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آٹھ شاہزادون نے اوسکی کشتی دریاے ڈی
مین شہر چسٹر تک کھینچی - اس بادشاہ نے پادریون سے بڑے سلوک کیے
خصوصاً ڈنسٹن سے بڑا احسان کیا کہ جب وہ مرشیا کا بادشاہ تھا جب ڈنسٹن
کو اپنے ملک مین پھر بلا لیا تھا اب اوسے کنٹربری کا اسقف کر دیا - شاہ اڈگر کو
لوگ یہ الزام دیتے ہین کہ اوسنے نورتھمبریا کے ڈینس لوگون سے رعایت کی

یہ سچ ہے کہ اوسنے ڈینس کو اختیار دیا کہ جو قانون چاہین اپنے واسطے پسند کرین
مگر اوسنے اونکی قوت توڑ دی اسطرح سے کہ ریاست نورتھمبریا کو اپنے دو
مصاحبون پر تقسیم کر دیا اور ویلس کی رعایا کو اختیار دیا کہ ہر سال خراج کے عوض
تین ۳۰۰ سے سر بھیڑیون کے سرکار مین داخل کیا کرین اس تدبیر سے یہ فائدہ ہوا کہ
چار برس مین اوس ملک کے جنگل بھیڑیون سے خالی ہوگئے - اسی بادشاہ کے
حکم سے جتنے وزن اور پیمانے انگلستان مین مستعمل تھے اونکی ایک حد خاص مقرر
ہوگئی - اڈگر نے دو بیٹے چھوڑے اڈورڈ اوسکی بیاہتا بی بی الفلیڈا
سے تھا اور اتھلرڈ دوسری بی بی الفرڈا سے تھا -

جلوس شاہ اڈورڈ شہید سنہ ۹۷۵ع

اڈگر کے بعد اوسکے بیٹون مین سلطنت پر جھگڑا ہوا مگر ڈنستن
استقف کے زور سے اڈورڈ ہی بادشاہ ہوا اور اسی بادشاہت نے اوسکی
جان لی تھی ہنوز اوسکی سلطنت کو چار برس بھی نہ گذرے تھے کہ ایک شخص نے اوسے
کٹار ماری اوسوقت وہ گھوڑے پر سوار شربت پی رہا تھا اور قلعہ کورف واقع
ضلع ڈورسیٹ مین تھا جہان اوسکی سوتیلی مان الفرڈا رہتی تھی وہ چاہتی تھی
کہ سلطنت میرے بیٹے کو ہو جائے - بادشاہ کے اسطرح مارے جانے سے اوسکا لقب
اڈورڈ شہید ہوگیا -

اڈورڈ کے مارے جانے سے اتھلرڈ کو سلطنت تو ملگئی
لیکن رعایا کی خوشنودی نہ حاصل ہوئی - قحط دو بار سے تمام ملک پر مصیبت چھاگئی

اور یہ مصیبت ڈینس کے نہب و غارت سے اور زیادہ ہوگئی - بادشاہ نے
جسکا لقب کاہل تھا اس بلا کے دفع کرنے کے واسطے غارت گرون کو روپیہ دینا
منظور کیا اور سوا یا دریون کے ہر فرقے کے لوگون پر جنکے پاس کسیقدر زمین
تھی ٹیکس مقرر کیا اس ٹیکس کو ڈین گلڈ کہتے ہین - اس بیہودہ تدبیر کا نتیجہ ہوا
کہ دزدان دریا کے دل کے دل ٹڈی کے مانند انگلستان پر گرے - پہلے یہی
ٹیکس سالانہ اوس ملک مین جاری ہوا - غرض شاہ اتھلرڈ کی مشکلین بڑھتی گئین
اور اپنی بیوقوفی سے اوسنے یہ حرکت مجنونانہ کی کہ تمام قوم ڈینس کو قتل کر ڈالا
- یہ خونریزی ۱۴ - نومبر کو ۱۰۰۲ء مین سینٹ برائس کے عرس کے
دن واقع ہوئی - ڈینمارک کے بادشاہ سوین نے جو یہ حال پر ملال سنا
کہ میری بہن گنھلڈ ماری گئی تو اوسکی آتش غضب افروختہ ہوئی اور مع
فوج انگلستان پر چڑھ آیا اور کئی بار حملہ کیا اور اپنی بہن کے خون کا سخت
انتقام لیا - سوین نے آکسفرڈ اور ونچسٹر کو مغلوب کر لیا اور اوسکے
نام کا ڈھنڈورا باتھ مین پٹ گیا اور تھوڑے عرصے کے بعد لنڈن مین بھی
اوسکی دوہائی ہوگئی - اتھلرڈ بھاگ کے جزیرہ وایٹ مین چھپا اور وہانسے
اپنی دوسری بی بی ایما کے ملک نورمنڈی مین بھاگ گیا - تین ہفتہ
بعد اس ماجرے کے سوین شہر گینسبرا واقع ضلع لنکن مین مر گیا اور اپنا
فتح کیا ہوا ملک اپنی بیٹی کینیوٹ کو دے گیا - لیکن منکس لوگون نے جمع ہوکر
شاہ اتھلرڈ کو پھر بلایا اور اوسکی طرف سے ایسے لڑے کہ کینیوٹ نے ناچار
انگلستان کو چھوڑ دیا اور جب وہان سے جانے لگا تو انتقام شدید لیا اور جو لوگ

کہ اہل سکسن کی طرف سے اونکے پاس بطور یرغمال کے تھے اونکی ناکین اور کان اور ہاتھ کٹوا ڈالے۔ اب جو اتھلرڈ کی فتح ہوئی تو اوسنے بھی ڈینس لوگونکو قتل کرنا شروع کیا اس سبب سے ڈینس نے انگلستان پر پھر حملے کیے اور اتھلرڈ کا دشمن قوی کینیوٹ پھر آیا اور شہر سنڈوچ مین جو اوس زمانے مین بڑے بندرگاہ تھے مقام کیا۔ کینیوٹ رعایا کو قتل کرتا ہوا اور مکانات جلاتا ہوا پایۂ تخت کی طرف جاتا تھا کہ اس اثنا مین اتھلرڈ مرگیا اور اوسکا بیٹا اڈمنڈ بادشاہ ہوا۔ شاہ اتھلرڈ نے دو شادیان کی تھین پہلی زوجہ اوسکی الفلیڈا تھی اوس سے تین بیٹے تھے اڈمنڈ اڈوی اتھلسٹن دوسری زوجہ ایما دختر رچارڈ رئیس نورمنڈی تھی اس سے دو بیٹے تھے اڈورڈ اور الفرڈ۔

اڈمنڈ ملقب بہ روئین تن سات مہینے تک اپنے باپ کی سلطنت کے واسطے بڑی بہادری سے لڑا۔ اس اثنا مین ڈینس نے بسرداری کینیوٹ لنڈن پر دو بار حملہ کیا لیکن کامیاب نہوسکے۔ آخرالامر ان دونو بادشاہون نے جزیرہ اولنی مین جو دریاے سیورن مین واقع تھا ملاقات کی اور بعضے کہتے ہین کہ دونون حریف آپسمین لڑے بھی بعد اوسکے مصالحہ کرلیا اور انگلستان کو تقسیم کرلیا سکسن لوگون نے ٹیمس کے جنوبی صوبے لیے اور ڈینس نے صوبجات شمالی پر دخل کرلیا اور دونو فریق مین یہ عہد ہوا کہ ڈین گلڈ ٹیکس دونون کے ملک سے لیا جائے لیکن اوس سے ڈینس کے

جیارڈون کا مکفل کیا جائے - اس مصالحہ کے ایک مہینے کے بعد اڈمنڈ مر گیا اور کینیوٹ تمام انگلستان کا بادشاہ ہو گیا - اس بادشاہ کے مرنیکا سبب تحقیق نہیں - اسنے دو بیٹے چھوڑے اڈورڈ اور اڈمنڈ فقط

سلاطین معاصرین

فرانس .... سنہ جلوس
چارلمین .... سنہ ۷۷۰ع
لوئی اول .... سنہ ۸۱۴ع
چارلس بالڈ (گنجا) .... سنہ ۸۴۰ع
لوئی دوم .... سنہ ۸۷۷ع
لوئی سوم .... سنہ ۸۷۹ع
چارلس فیٹ (فربہ) .... سنہ ۸۸۴ع
چارلس سمپل (سادہ لوح) .... سنہ ۸۹۸ع
راؤل .... سنہ ۹۲۳ع
لوئی چہارم .... سنہ ۹۳۶ع
لوتھیر .... سنہ ۹۵۴ع
لوئی پنجم .... سنہ ۹۸۶ع
ہیوکپیٹ .... سنہ ۹۸۷ع
رابرٹ اول .... سنہ ۹۹۶ع

باب سوم

حکومت بادشاہان ڈینمارک در انگلستان

از سنہ ۱۰۱۷ع تا سنہ ۱۰۴۱ع ۔ ہمگی ۲۴ سال ۳ بادشاہ

بادشاہان ڈینمارک		سنہ جلوس
کینیوٹ	(پسر سوین)	سنہ ۱۰۱۷ع
ھیرلڈ	(پسر)	سنہ ۱۰۳۶ع
ھارڈی کینیوٹ	(برادر اخیافی)	سنہ ۱۰۳۹-۱۰۴۱ع

شاہ اڈمنڈ کے بعد انگلستان کی سلطنت کینیوٹ کو ملی۔ اس بادشاہ کو پہلے اسکی فکر ہوئی کہ اپنے ہمسرون کو دفع کرے۔ اِتھلرڈ کے تین بیٹے زندہ تھے یعنی اُڈوی اڈورڈ الفرڈ۔ اڈوی کو تو کینیوٹ نے مرواڈالا اڈورڈ اور الفرڈ نے نورمنڈی مین پناہ لی اور اونکی مان ایما نے شاہ کینیوٹ سے شادی کرلی۔ اڈمنڈ روئین تن کے چھوٹے لڑکے سویڈن مین بھجوادیے اور وہان سے اونھین ھنگری مین لے گئے جہان اڈمنڈ جوان مرگیا۔ کینیوٹ نے پہلے تو انگلستان کے چار حصے کرکے چار افسرون کے سپرد کردیے لیکن پھر وہ اونکے فریب و دغا سے خائف ہوا اور سارا ملک اپنے تحت حکومت کرلیا۔

اوسنے ڈینش سپاہیون کو موقوف کردیا اور بہت سا انعام دیکر اونھین اونکے ملک مین بھجوا دیا تاکہ سکسن لوگ بوجہ غصب کرلینے ملک کے اوس سے ناراض نہون - فقط تین ہزار آدمی اوسنے اپنی اردلی کے واسطے رہنے دیے اور اونکی نسبت آئین سخت کا پابند رہا چنانچہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ بادشاہ نے شدتِ غضب مین ایک سپاہی کو جان سے مار ڈالا بعد اوسکے اوسنے اپنا تاج اور عصاے سلطانی اہل فوج کے سامنے رکھدیا اور کہا کہ میرے جرم کی مجھے سزا دو وہ سب چپکے ہو رہے تو اوسنے اپنے اوپر خود جرمانہ کیا جسکی مقدار جرمانہ قانونی سے نوچھنے زیادہ تھی - پھر ایک مرتبہ وہ سوتھمپٹن کے بندرگاہ مین بیٹھا تھا کہ اوسکے مصاحبون نے کچھ خوشامد کی باتین کین بادشاہ نے ان خوشامدیون کے خفیف کرنے کو اپنی کرسی کنار دریا رکھدی اور موجون کی طرف خطاب کرکے کہا کہ پھر جاؤ لیکن جب دیکھا کہ پانی کرسی کے گرد جوش مار رہا ہے تو اون احمق خوشامدیون کو بہت ملامت کی کہ تم ایک ضعیف دنیا کے بادشاہ کو اوس سلطانِ جلیل الشان سے مشابہت دیتے ہو جو تمام عالم کا حاکم ہے - ایسی ایسی باتون سے اوسے کینیوٹ اعظم کا خطاب حاصل ہوا -

علاوہ انگلستان کے نورَوِی سویڈن اور ڈینمارک بھی اس بادشاہ کے محکوم تھے اور کہتے ہین کہ میلکم شاہ اسکاٹ لنڈ سے بھی اوسنے اپنی اطاعت بزور قبول کروائی - آخر عمر مین اس بادشاہ نے اوس زمانے کے طریقے کے موافق زہد و تقوی اختیار کیا - اوسنے خانقاہون کیلئے

صرف کے واسطے روپیہ عطا کیا اور گرجے بنوائے اور روپیہ دیکر اون لوگون کی مغفرت
کے واسطے دعا کروائی جنھین اوسنے قتل کیا تھا اور حاجیون کا لباس پہنکر عصا ہاتھ مین
لیے ہوئے پوپ کی زیارت کو روم مین گیا اور اوس سے یہ حکم حاصل کیا کہ محصول
کثیر جو مسافرون سے لیا جاتا ہے انگریزی حاجیون کو معاف کر دیا جائے ۔ اسی بادشاہ
نے عیسائی مذہب ڈینمارک مین رائج کیا ۔ اوسنے شیفٹسبری مین انتقال کیا
اور ونچسٹر مین دفن ہوا ۔ پہلی بی بی سے اوسکے دو بیٹے تھے سوین اور
ہیرلڈ اور دوسری بی بی ایما سے جو پیشتر شاہ اتھلرڈ کی زوجہ تھی ایک
بیٹا تھا اور ایک بیٹی بیٹے کا نام ہارڈی کینیوٹ تھا ۔ سوین کو نورمنڈی
کی ریاست ملی ہیرلڈ نے انگلستان لے لیا ہارڈی کینیوٹ نے چارناچار
ڈینمارک ہی پر قناعت کی ۔

کینیوٹ کی وصیت یہ تھی کہ انگلستان کی سلطنت ہارڈی کینیوٹ
کو ملے لیکن ہیرلڈ نے جسکا لقب سبک رو تھا انگلستان پر بلا تاخیر قبضہ کر لیا
۔ کونسل وٹن اکسفرڈ مین جمع ہوئی اور انگلستان کو دونون شاہزادون مین
تقسیم کر دیا ہیرلڈ کو لنڈن اور اضلاع شمالی دریاے ٹیمس دیے اور
ہارڈی کینیوٹ کو ضلع جنوبی دریاے مذکور دیا لیکن اوسنے ڈینمارک
ہی مین اوقات ضایع کی اور اپنے حق کی پیروی اپنی مان ایما اور گوڈون
رئیس وسکس پر چھوڑ دی ۔ قریب اس زمانے کے اڈورڈ پسر اتھلرڈ
ساوتھمپٹن مین وارد ہوا اور سلطنت انگلستان کا دعوی کیا لیکن دشمن کی

فوج کثیر کے خوف سے اس قصد عظیم سے باز آیا۔ اس ماجرے کے تھوڑے عرصے کے بعد شاہزادی ایما نے اِڈورڈ کے چھوٹے بھائی اَلفرِڈ کو نورمنڈی مین خط لکھہ بھیجا جسکے سبب سے وہ انگلستان مین چلا آیا اور مقام اِلائی مین ہیرلڈ کے افسرون نے اوسکی آنکھین نکلوا ڈالین اور اس جفا سے اوسے قتل کیا۔ ایما ڈرکر بالڈوِن رئیس فلینڈرس پاس بھاگ گئی۔ شاہ ہیرلڈ نے آکسفرڈ مین انتقال کیا اور ونچسٹر مین دفن ہوا۔

ھارڈی کینیوٹ (یعنی کینیوٹ زورآور)

بہت سے جنگی جہاز لیکر انگلستان کو آتا تھا کہ راہ مین اوسنے ہیرلڈ کے مرنے کی خبر سنی۔ جب وہ انگلستان مین داخل ہوا تو لوگون نے فوراً اوسکی بادشاہت قبول کرلی لیکن بیشتر جو اوسنے محصول زیادہ مقرر کیے تو رعایا ناراض ہوئی۔ اس بادشاہ نے ٹری نامردی کی بات کی کہ ہیرلڈ کی نعش سے انتقام لیا اور اوسے قبر سے کھود کر نکال لیا اور سر جدا کرکے دریاے ٹیمس مین اوسے پھنکوا دیا۔ بالڈوِج رئیس فلینڈرس کی نسبت یہ شبہ ہوا کہ یہ شاہزادہ الفرڈ کے خون ناحق مین شریک تھا اور بادشاہ کو اوس سے نفرت ہوگئی مگر اوسکے ہمسر امیرون نے اوسکے بیجرم ہونے کی قسم کھائی اور وہ اپنے عہدے پر بحال ہوا۔ بالڈوِن نے شاہ ھارڈی کینیوٹ کو بہ پیام صلح ایک جہاز نذر دیا جسکے دبوسہ مین سونے کے پتر لگے ہوئے تھے اور اوسمین اسّی جوان سونے اور چاندی کے زیور سے

ھارڈی کینیوٹ بادشاہ ہوا ۱۰۳۹ء

آراستہ سوار تھے۔ کوئی عجیب غریب سانحہ اس بادشاہ کے عہد مین نہین ہوا۔
ڈینمارک کے بادشاہون مین سے یہ انگلستان کا آخری بادشاہ ہے۔
شاہ ھارڈی کینیوٹ ایک ڈینش امیر کی شادی کے سامان مین
مشغول تھا کہ یکایک مرگیا اور ویسٹ منسٹر مین دفن ہوا۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

	سنہ جلوس
ڈنکن اول	سنہ ۱۰۳۴ ع
میکبتھ	سنہ ۱۰۴۰ ع

فرانس

ھنری اول	سنہ ۱۰۳۱ ع

باب چہارم

بادشاہان سکسن کی سلطنت انگلستان مین دوبارا ہوئی ۔

از سنہ ۱۰۴۱ع تا سنہ ۱۰۶۶ع ۔ یعنی ۲۵ سال ۔ دو بادشاہ

سنہ جلوس

اِڈورڈ ملقب بہ مجاہد (پسر اِتھلرڈ) .... سنہ ۱۰۴۱ع

ہیرلڈ ثانی .... (پسر ارل گوڈون) ..... سنہ ۱۰۶۶ع

بوقت وفات شاہ ہارڈی کینیوٹ اِڈورڈ پسر اِتھلرڈ وبرادر اخیافی ہارڈی کینیوٹ انگلستان مین تھا اور خاص کر گوڈوِن کے زور سے اوسنے وہان کی سلطنت پائی اگرچہ شاہ اِڈمنڈ روئین تن کا بیٹا جیتا تھا اور اوسکا دعوی نسبت سلطنت انگلستان کے اور کے دعوی پر مقدم تھا لکن خاندان سکسن کے دوبارا بادشاہ ہونے کی خوشی مین لوگ حقدار کو بھول گئے ۔ اِڈورڈ سے رعایا ایسی خوش تھی کہ جو چیزین بادشاہان سابق نے عطا کی تھین وہ سب اوسنے پھیر دین کیونکہ بادشاہ ایسا مفلس تھا کہ اتنی رعایت اوسکی ضرور تھی ۔ علاوہ برین جتنا روپیہ اوسکی بدذات مان اِیمّا نے جمع کیا تھا وہ سب اِڈورڈ نے ضبط کرلیا اس سے اوسکا مایہ قلیل کثیر ہوگیا ۔ بادشاہ کا سن بوقت جلوس چالیس برس کا تھا بیس برس وہ رئیس نورمنڈی کے دربار مین رہا تھا پس یہ کچھ تعجب کی بات نہین ہے کہ اپنے لڑکپن کے دوستون پر

(یعنی امرا نورمن) وہ نظر عنایت خاص رکھتا تھا اور اونھین عہدہ ہا جلیلہ سے ممتاز کیا - بادشاہ کے دربار مین فرانسیسی زبان اور وضع جاری تھی اور وکیل معاملات کے کاغذات اور پادری خطبے نورمن فرانسیسی زبان مین لکھتے تھے -

جب امرا انگلستان نے یہ حال دیکھا تو وہ ناراض ہوئے اور گوڈون نے فساد مین تقدیم کی - شاہ اڈورڈ نے گوڈون کی بیٹی اڈتھہ سے شادی کی تھی اور اوسکے بیٹون کو معزز عہدے دیے تھے لیکن اوس سرکش امیر نے رشتہ قرابت کو قطع کیا اور بادشاہ کے احسانات کو فراموش کیا اور اوسکی حکومت سے انکار کیا - شہر ڈوور مین جو گوڈون کی حفاظت مین تھا بادشاہ کے بہنوئی یوسٹیس رئیس نورمنڈی کے نوکرون مین اور اوس شہر کے لوگون مین بڑا ہنگامہ شدید ہوا - بادشاہ نے گوڈون کو حکم دیا کہ ڈوور کے سرکشون کو سزا دے اوسنے یہ حکم نہ مانا اور لڑائی پر آمادہ ہوا مگر جنگ مین تاخیر ہوئی تا اینکہ کونسل اعظم امور متنازع فیہ کا فیصلہ کرے - اس اثنا مین گوڈون کی فوج نے اوسکا ساتھ چھوڑ دیا پس اوسنے ناچار ہوکر نورمنڈی مین پناہ لی - ملکہ اڈتھہ کی جاگیر ضبط کرکے خانقاہ وھرویل مین اوسے قید کیا یہ خانقاہ ضلع ھمپشیر مین تھی اور اسکی سردار خود بادشاہ کی بہن تھی -

جونہین یہ فساد شروع ہوا شاہ اڈورڈ نے ولیم رئیس نورمنڈی سے مدد مانگی لیکن جب رئیس نورمنڈی کے جہاز انگلستان کے

قریب پہونچے تو بادشاہ کو مدد کی ضرورت مطلق نہ باقی رہی تھی تاہم رئیس نُورمنڈی
مع اپنے سردارون کے انگلستان مین وارد ہوا اور بادشاہ نے اوسکی دعوت کی
اور یہ بھی لکھا ہے کہ اوسے اپنا ولی عہد کیا - ولیمؔ نے ہر شخص کو فرانسیسی زبان بولتے
سنا اور دیکھا کہ ڈوورؔ اور کینٹربریؔ اور بڑے بڑے شہرون کے
قلعون مین نورمنؔ فوج کا پہرا ہے اور اسلحہ اور بہت سی باتین نورمن لوگون
کی قوت کی دیکھین -

دوسرے برس گوڈون انگلستان مین پھر آیا اور یاد رہی نکا
وحریص اِسٹگنڈؔ کے مشورے سے اڈورڈؔ نے اوس سے مصالحہ کرلیا -
گوڈوِن تھوڑے عرصے کے بعد مرگیا اور اوسکی بیٹے ہیرلڈ کو اوسکا عہدہ
اور ملک ملا - جب اڈورڈ نے دیکھا کہ اس رقیب تازہ ہیرلڈ کی قوت
بڑھتی جاتی ہے تو اوسے خوف پیدا ہوا اور انگلستان مشرقی کی ریاست جو پیشتر
ہیرلڈ سے متعلق تھی اَلفگرؔ کو دیدی پس ہیرلڈ لڑنے پر آمادہ ہوا اور
الفگرؔ کو وِیلس مین نکالدیا لیکن آخر کو اوسنے اپنی ریاست پھیر لی -

سنہ ۱۰۵۱ع ایڈورڈ اور گوڈون مین مصالحہ ہوئی سنہ ۱۰۵۲ع

ہیرلڈ کا بھائی ٹوسٹِگ نورتھمبرلنڈ کا رئیس مقرر ہوا اور خود ہیرلڈ
ویلس کے لوگون پر غالب آیا اس سے اوسکا اقتدار و اختیار اور بڑھ گیا - ہیرلڈ کا
خوف وِیلس کے لوگون پر ایسا غالب ہوا کہ اونھون نے اوسکا یہ حکم قبول کرلیا کہ
جو شخص وِیلس کے باشندون مین سے خندق کے آگے بڑھے گا اوسکا دہنا ہاتھ
کاٹ ڈالا جائے گا -

اڈورڈ کو یہ خوف ہوا کہ میرے بعد سلطنت پر ضرور جھگڑا ہوگا اور بڑی بڑی خرابیان ہونگی اس خوف کے دفع کرنے کے لیے اوسنے کونسل وٹنگمو کے مشورے سے اڈمنڈ رونین تو کے بیٹے اڈورڈ کو ھنگری سے بلوا بھیجا - شاہزادہ اڈورڈ اپنی بی بی اگتھا اور اڈگر اور مارگرٹ اور کرسٹنا تینون لڑکون کو لیکر آیا لیکن تھوڑی ہی مدت بعد انگلستان مین داخل ہونے کے مرگیا - قریب اسی زمانے کے ھیرلڈ کے جہاز نورمنڈی کے کنارے کے قریب غرق ہوگئے اور ولیم نے اوسے گرفتار کرکے بڑی شدید وغلیظ قسم لی کہ میرے دعوے کی نسبت سلطنت انگلستان کی تائید کرنا -

شاہ اڈورڈ بنیسٹھ ۶۵ برس کی عمر مین مرگیا اور قبرستان ویسٹ منسٹر مین دفن کیا گیا - یہ قبرستان بادشاہ موصوف نے خود بنوایا تھا اوس مقام پر جہان بیشتر پطرس حواری کے نام کا گرجا تھا - قریب سو برس بعد اڈورڈ کی وفات کے فرقہ کیتھولک کے لوگون نے اوسے زمرۂ اولیا مین داخل کیا اور چونکہ وہ مذہب کا بہت پابند تھا لہذا اوسکا نام اڈورڈ مجاہد ہوگیا - اس بادشاہ سے رعایا کو بڑے فائدے ہوئے کہ اسنے ایک مجموعۂ قوانین تالیف کیا اور جو باتین کہ اگلے زمانے کے قوانین مین اچھی تھین وہ سب اوسمین لکھدین اور ٹیکس ڈینگلڈ اوس زمانے مین موقوف کردیا جبکہ تمام رعایا بسبب کمی غلہ و ہلاکت مواشی کے نہایت مضطر و

پریشان تھی۔

اڈورڈ مجاہد کے بعد کونسل وِٹن نے هیرلڈ پسر گوڈوِن کو بلا مضائقہ بادشاہ کردیا اسواسطے کہ اڈگر اتھلنگ بسبب صغرسن کے اس قابل نتھا کہ اوس شور و فساد کے زمانے مین بادشاہ ہوتا۔ اس نا انصافی کی مکافات شاہزادہ اڈگر سے یہ کی گئی کہ اکسفرڈ کی ریاست اوسے دیدی هیرلڈ کی تقدیر مین یہ نہ تھا کہ چین سے سلطنت کرے اسواسطے کہ جبدن سے وہ تخت پر بیٹھا نورمن کے حملے کا خوف اوسے لگا رہا۔ ولیم رئیس نورمنڈی نے بربناے وصیت اڈورڈ مجاہد سلطنت انگلستان کا دعوی کیا اور لڑائی پر آمادہ ہوا اور تمام نورمنڈی مین لڑائی کا سامان ہونے لگا۔

[illegible] ۱۰۶۵ [illegible] ۱۰۶۶ع

اس اثنا مین وہ دشمن انگلستان پر نازل ہوئے جنکا کہین وہم و گمان بھی نہ تھا۔ هارڈرڈا بادشاہ نوروی نے اور ٹوسٹگ برادر هیرلڈ نے یورک پاے تخت نورتھمبرلنڈ لے لیا۔ هیرلڈ شمال کی جانب چلا گیا اور پل اسٹیمفرڈ پر جو دریاے ڈروِنٹ پر ہی دشمن سے دوچار ہوا۔ نوروی کی فوج کے نیزہ دارون نے پل پر حلقہ باندھ لیا اونکی برچھیان چمکتی تھین اور اونکے سرون پر پرچم علم شاہی لہراتا تھا۔ انگریزی سوارون نے کئی بار فوج مخالف پر دھاوا کیا لیکن کچھ حاصل نہوا

اونکے پیرے اوسیطرح جمے رہے یہانتک کہ بعض لیران نورمنی نے جوش شجاعت سے
اپنے پیرے توڑکر دشمن کا تعاقب کیا ہیرلڈ مع فوج دفعتہً انکی صفوف
شکستہ مین گھس گیا اور اونکا حلقہ اسطرح توڑدیا جسطرح مینخ لکڑی کو توڑتی ہے
ہارلڈ کی گردن مین تیر لگا اور زمین پر گرا اور تھوڑی دیر کے بعد ٹوسٹگ
بھی اوسکے قریب مرکر گرا۔

تسلط نورمن ۱۰۶۶ء

یہ لڑائی ۲۵ ستمبر کو ہوئی تھی اور ۲۹ ماہ مذکور کو ولیم رئیس
نورمنڈی سسکس کے کنارے پر قریب پلونسی کے وارد ہوا اور
فوراً ہیسٹنگس کو روانہ ہوا۔ شاہ ہیرلڈ شہر یورک مین دعوت
کھارہا تھا کہ ولیم کے آنے کی خبر اوسے پہونچی۔ بادشاہ موصوف مع اپنی
فوج کے دن رات چلا گیا یہانتک کہ ۱۳ اکتوبر کو وہ سنلاک پہاڑ پر پہونچا جو
ہیسٹنگس سے نو میل کے فاصلے پر واقع ہے اور اسی مقام پر اوسنے اپنا
لشکر آراستہ کیا۔ اوسکی فوج مین سب پیدل تھے اور بڑے بڑے تبر باندھے تھے
الغرض ۱۴ اکتوبر کو صبح سے نورمن کی فوج حملہ کرنے کو بڑھی آگے علم ہدایت شیم
پوپ تھا اوسکے آگے کماندار تھے اونکے پیچھے پیدل زرہ پہنے ہوئے اور
ان سب کے پیچھے ایک چیدہ گروہ نورمن کی فوج کا جسمین سب سردار صف بستہ
مع مرکب غرق آہن تھے۔ لڑائی شروع ہوئی تیرون نے بڑا کشت وخون کیا
اور فوج نورمن کی صفین توڑدین ولیم کے مارے جانے کی خبر سنکر
اوسکی فوج کا خوف اور ہراس بڑھا کہ اتنے مین ولیم سر برہنہ گھوڑے پر

سواراونکے آگے آیا اور اونھین پھر لڑنے کی جرأت دلائی اور اپنے سوارون کو اسطرح سے پراگندہ کردیا کہ معلوم ہوا کہ وہ بھاگ گئے - انگریزی فوج کو یقین ہوگیا کہ دشمن بھاگ گئے اور وہ اپنے پیرون سے جدا ہوئے کہ ناگاہ فوج مخالف نے چار طرف سے اونپر یورش کیا لیکن دشمن کے اس زور وشور اور خود وچار آئینہ وسلاح پر اون غریب جزیرے والون نے اونکا حملہ بڑی بہادری سے روکا اور تا غروب آفتاب خوب جی توڑ کر لڑے کہ اتنے مین اونکے بادشاہ کی بائین آنکھ مین تیر لگا اور وہ زمین پر گرا پس وہ بیچارے پریشان ہو کر جنگلون مین بھاگ گئے - **ھیرلڈ** کی مان نے **ولیم** سے کہلا بھیجا کہ میرے بیٹے کی لاش دیدے اور اوس بھر سونا لیلے لیکن اوسنے اوسکی عرض قبول نکی اور وہ لاش دریا کے کنارے دفن کرادی بعد چند مدت کے اوسے لیجا کر **والتھم** کے گرجے مین دفن کیا - جس مقام پر یہ جنگ عظیم ہوئی تھی وہان پر **ولیم** نے ایک خانقاہ بنوادی جسکے علامات آجتک موجود ہین - اس لڑائی کے بعد انگلستان کی سلطنت فرانسیس کے بادشاہون کے ہاتھ آئی جو تین ۳ سو برس سے زیادہ تک اوس ملک پر حکمران رہے

سلاطین معاصرین

	سنہ جلوس
اسکاٹ لنڈ	
مَیلکم ثانی	سنہ ۱۰۴۰ع
مَیلکم کنمور سوم	سنہ ۱۰۵۶ع

فرانس

هنری اول . . . . سنہ ۱۰۳۱ع

فلپ اول . . . . سنہ ۱۰۶۰ع

باب پنجم

حالات اسکاٹ لنڈ و ایرلنڈ در عہد بادشاہان سیکسن

شاہ میلکم کنمور کے عہد تک اسکاٹ لنڈ کے حالات قابل درج تاریخ نہین ـــ یہ بادشاہ شاہ اڈورڈ مجاہد اور ولیم منصور کا ہمعصر تھا۔ اوسکے زمانے سے پیشتر کے حالات محض قصص و حکایات ہین ۔ اتنی بات تو معلوم ہے کہ رومی برٹن کے شمالی ملک (یعنی اسکاٹ لنڈ) مین جسے وہ کیلیڈونیا کہتے تھے کئی بار گئے اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ ملک جسے اسٹراتھ کلایڈ کہتے تھے اور جسمین دریاے کلایڈ کے گرد و نواح کے قصبات و دیہات داخل تھے اوسمین برٹنس لوگ رہتے تھے اور وہ ویلس کے لوگون کے ہم قوم تھے ۔ یہ بھی جانتے ہین کہ رومیون کے آخر عہد مین برٹن کے شمال کی قومین پکٹس اور اسکاٹس کہلاتی تھین اسکاٹس صوبۂ السٹر سے عبور کرکے اضلاع کوہی مین رفتہ رفتہ پھیل گئے ۔ گیلوی اور اران اور اور اسطرح کے نامون سے جو اسکاٹ لنڈ کے جنوب و مغرب مین مروج ہین معلوم ہوتا ہی کہ برٹن کے اس حصے اور ایرلنڈ کے بلاد مغربی مین کچھ علاقہ تھا اسواسطے کہ گیلوی اور جزیرہ اران اوسی ملک کے قریب

واقع ہین۔ قریب ۵۶۳ع کے پادری کولمبا ایرلنڈ سے اسکاٹ لنڈ
مین آیا اور اوس ملک کو معرفت مسیح سے متبرک و میمون کیا۔ اس مرد
بزرگ کے پیروون نے جنھین کلڈین کہتے تھے یہ کار خیر (یعنی تعلیم و
تلقین دین مسیحی) جاری رکھا اور انجیل کی برکت سے اور بعض
اور ایسے ہی اسباب سے پکٹس اور اسکاٹس مل جل کر قریب
۸۴۳ع کے ایک قوم اسکاٹ ہو گئی۔ اوس زمانے مین تمام ملک شمالی
دریای فورته پر کنیته میکلپن حکمران تھا کئی سے برس کے بعد
ملک مذکور پہلے پہل اسکاٹ لنڈ کے نام سے مشہور ہوا لیکن یہ یاد
رکھنا چاہیے کہ اوس زمانے مین اسکاٹ لنڈ کی جنوبی سرحد سے
وہ ملک مراد تھا جو دریای فورته کے کنارے سے اڈنبرا کر مغرب
سے ملا ہوا خلیج سولوی تک چلا گیا تھا۔ شیکسپیر شاعر نے جو ڈنکن
کے مارے جانے کی اور میکبته کے سلطنت غصب کر لینے کی حکایت
لکھی ہے تو اوسے رنگا بہت ہے تا کہ سننے والون کو مزا ملے۔ اصل حقیقت
اس قصے کی جسقدر ہمین معلوم ہے یہ ہے کہ ۱۰۳۴ع مین ڈنکن نے
تخت سلطنت اسکاٹ لنڈ پر جلوس کیا اور چھ برس کے بعد میکبته
نے اوسے قریب شہر الجن کے علانیہ قتل کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ میکبته بہ نسبت
ڈنکن مقتول کے سلطنت اسکاٹ لنڈ کا زیادہ تر مستحق تھا۔ ڈنکن کے بیٹے
میلکم کنمور نے انگلنڈ کے بادشاہ سے پناہ لی اور ۱۰۵۶ع مین وہان سے اپنے ملک کو
پھر گیا اور میکبته کو شکست دیکر قتل کیا اور اسکاٹ لنڈ کا بادشاہ ہو گیا۔

حالات ایرلنڈ

اگلی زمانے مین آیرلنڈ کے لوگ بہ نسبت انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ کے لوگون کے زیادہ مہذب وشایستہ تھے۔ برٹنس اور رومی اور پکٹس اور اسکاٹس اور سیکسنس اور ڈینیس سب قومین آپس مین برٹن کی سلطنت پر لڑرہی تھین لیکن آیرلنڈ کے لوگ جو سلٹ کہلاتے تھے بہ نسبت انکے امن وآسائش سے تھے۔ پیشتر پادری پیٹرک نے مذہب عیسائی اوس ملک کے لوگون کو تلقین کیا اور مذہب ڈرواڈ انجیل آلہی کی قوت سے زائل ومضمحل ہوگیا۔ اس مرد بزرگ کا مولد شہر کلپیٹرک تھا جو دریای کلایڈ کے قریب واقع ہے۔ جوانی مین چھہ برس تک وہ آیرلنڈ مین مثل غلامون کے رہا بعد اوسکے اوس ملک مین انجیل وعظ کرنے کا قصد کیا جب وہان سے خلاصی پائی تو کچھہ دنون تحصیل علم کے واسطے فرانسیس مین چلا گیا اور ۴۳۲ عیسوی مین چالیس برس کے سن مین آیرلنڈ مین پھر آیا اور وہان بڑی مدت تک ڈرواڈ لوگون کو اونھین کے بڑے معبد مین جو ٹارا پای تخت قدیم آیرلنڈ مین واقع تھا اپنا دین تلقین کیا۔ دین مسیحی کی بدولت آیرلنڈ کے لوگون کو علوم وفنون بھی حاصل ہوے اور وہان کے علماء وفقہا مین علم کی ایسی ترقی ہوئی کہ تمام اقلیم یوروپ سے گروہ کے گروہ طالب علمون کے آیرلنڈ کو مدرسون مین آتے تھے بعض کتب تواریخ اور اور کتب قلمی آیرلنڈ کی سلٹک زبان مین بڑی مدت کی لکھی ہوئی ابتک موجود ہین۔ ڈینس کی لوٹ مارنے آیرلنڈ کے لوگون کا چین مٹادیا اور تمام ملک خاک وخون مین آلودہ ہوگیا

جس شخص نے ایرلنڈ کو غارتگران ڈینس کے ظلم سے بچایا وہ ایک بادشاہ برایان ابجو مرد تھا۔ اس بادشاہ نے ڈینس کو پچیس ۲۵ لڑائیون مین شکست دی۔ سب سے آخر اور بڑی لڑائی کلونٹارف کو کنارے شہر ڈبلن کے قریب ہوئی تھی۔ بعد اختتام جنگ بادشاہ موصوف اپنے خیمہ مین اپنی فتحیابی کا شکر خدا کی درگاہ مین ادا کر رہا تھا کہ ڈینس کی لشکر کے فراریون مین سے کسی شخص نے اوسے دیکھ لیا اور قتل کر ڈالا یہ واقعہ ۱۰۱۴ء مین ہوا فقط

باب ششم

طرز معاشرت قوم انگلوسکسن

کل قوم انگلوسکسن کا سردار بادشاہ تھا۔ جب بادشاہ مرجاتا تھا تو کونسل وٹن اوسکی عزیزون مین سے کسی شخص کو بادشاہ کر دیتی تھی اور اکثر بادشاہ اوسی شخص کو کرتے تھے جو سلطنت کے لائق ہوتا تھا۔ بادشاہ کی زوجہ کو ملکہ کا خطاب ملتا تھا اور اوسکی نسبت مراسم شاہانہ ادا کیے جاتے تھے یہ امر ایڈبرگا شاہزادی ویسکس کے زمانے تک باقی رہا اوسنے اپنے شوہر کو زہر دیا اس سبب سے یہ مراسم شاہانہ نسبت شاہزادیون کے موقوف ہوگئے اور اونکا خطاب صرف لیڈی (بیگم) رہگیا کوئی شاہزادی بادشاہ نہین ہوئی سواے جوڈتہ زوجہ شاہ اتھولف کے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ تخت سلطنت پر بیٹھی تھی فی الحقیقت

انگلوسیکسن سے وہ قوم مراد ہے جو ملک سیکسنے سے آکر انگلستان مین بسی تھی لیکن اوسکی سکونت کو اتنا زمانہ نہ گذرا تھا کہ فقط انگریز یا انگلستان کے لوگ کہلاتے ۱۲

اینگلو سیکسن

انگلو سیکسن بادشاہون کی بیبیان وضع مین اور آبرو مین اس زمانہ کی شرفازادیون کی مشابہ تھین نہ یہ کہ آج کل کی شاہزادیون کے مثل ہون - انگلف راہب سے نقل ہے کہ لڑکپن مین اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جب مین مدرسی سے پڑھ کر آتا تھا تو ملکہ اڈیتہ زوجہ شاہ اڈورڈ مجاہد مجھے ٹھہرا کر نحو صرف کا سبق پڑھواتی تھی اور اگر مجھے سبق یاد ہوتا تھا تو روپیہ دیتی تھی اور اپنے مودی خانہ مین بھیجدیتی تھی -

بادشاہ کے بعد امرا کا مرتبہ تھا اور وہ بادشاہ کی طرف سے اضلاع کے حاکم ہوتے تھے اور جب اوسے کوئی لڑائی درپیش ہوتی تھی تو اپنی محکوم رعیت کو اوسکی کمک کے واسطے لے جاتے تھے اور اپنے اپنے ضلعون کی عدالتون کے صدر رہتے تھے اور ایک اسقف بھی عدالت مین اونکا شریک رہتا تھا اور جو روپیہ جرمانون کا اور مالگذاری شاہی کا اونکے ضلعون سے ملتا تھا اوسکی ایک ایک تہائی اون امیرون کو ملتی تھی - چھوٹے چھوٹے رئیس تھینس کہلاتے تھے - ان رئیسون مین وہ لوگ داخل تھے جنکے پاس کم سے کم پانچ ھایڈ زمین ہوتی تھی - سب سے پست تر مرتبہ کسانون کا تھا اور انھین کے ہم مرتبہ اور اہل قصبات کو بھی کہہ سکتے ہین - قصبات کے لوگ تجارت کرتے تھے اور اکثر امور مین آزاد تھے انگلوسکسن کی قوم مین قریب دو ثلث کے لوگ غلام تھے - انمین سے اکثر اپنے مالک کی جاگیر پر بسر اوقات

ایک ھایڈ زمین بیس ہزار بیگھہ کے برابر ہے پس پانچ ھایڈ زمین لاکھ بیگھہ کے برابر ہوئی ۱۲

کرتے تھے جو اوسکے قلعہ کے قریب ہوتی تھی۔ اس جاگیر کو نورمن زبان مین ویل کہتے تھے اور سیکسن زبان مین ٹن جس سے انگریزی لفظ ٹون (یعنی قصبہ) نکلا ہے۔ ایسے لوگون کو شرفا نورمن و لینس (یعنی خانزاد) کہتے تھے۔ علاوہ اون لوگون کے جو ہمیشہ سے غلام تھے جو لوگ لڑائی سے پکڑ آتے تھے یا بعلت قرض یا جرم گرفتار ہوتے تھے وہ بھی غلام بناڈالے جاتے تھے اور جب وہ بیچارے غلام بنائے جاتے تھے تو اونکی بڑی ذلت و توہین ہوتی تھی۔ جو تلوارین اور نیزے وہ کمبخت عالم آزادی مین باندھتے تھے اونھین کو اب مجمع عام مین اوتار کر اپنے مالک کے سامنے رکھدیتے تھے اور گھٹنے ٹیک کر اپنا سر مالک کے ہاتھ کے نیچے رکھدیتے تھے اور ہنسیا اور گاڑی گورو چرانے کا آنکس اوٹھا لیتے تھے۔ اکثر غلام تو اپنے آقاؤن کے فیض وجود سے رہائی پاتے تھے اکثر تجارت اور دستکاری سے روپیہ حاصل کرکے اپنی بندی خلاص کرلیتے تھے۔ غلامون کی بیع و شرا رسم عام تھا اور غلام کی قیمت بیل کی قیمت کی چوگنی تھی اور ملکو بسی غلام آتے تھے لیکن اور ملکون میں غلام بیچنے کی ممانعت قانونی تھی تاہم جو لوگ انگلو سیکسن کی قوم کے کنار دریا رہتے تھے وہ لونڈی غلام کی تجارت کرتے تھے اور بڑی فائدے اوٹھاتے تھے۔ شہر برسٹل مین بڑی مدت سے بردہ فروشی کا بازار تھا اور اس امر مین وہ شہر مشہور روزگار تھا۔

انگلو سیکسن کی بڑی کونسل وٹنیگمو یعنی جماعت

عقا

عقلاء کہلاتی تھی اور ممبران کونسل بڑے بڑے پادری اور روساء و امراء تھے۔ یہ کونسل سال مین تین روز منعقد ہوتی تھی یعنے روز ولادت حضرت مسیحؑ کو جسے کرسمس کہتے ہین اور روز عید ایسٹر کو جس دن جناب مسیحؑ آسمان پر تشریف لے گئے اور روز عید وھٹ سن ٹائیڈ کو جس دن روح القدس حواریین حضرت مسیحؑ پر نازل ہوئی تھی لیکن ارباب کونسل اور بعض مواقع مخصوصہ پر بھی طلب کر لیے جاتے تھے۔ یہ لوگ بادشاہ کے مشیر تھے اور محرمان بادشاہی کی تحقیقات اور کل محکمجات عدالت کی نظارت انھین سے متعلق تھی۔ اونکے اختیارات کا جزء اعظم سابق مین بیان ہوا وہ جزء تعیین و تشخیص بادشاہ تھا۔

تمام ملک مین مختلف محکمجات عدالت تھے اور قطع نظر اور مقدمات کے کل معاملات خرید و فروخت جو بیس پینیز سے زیادہ کی ہوتی تھی انھین محکمون مین حکام اور گواہون کے روبروطے ہوتی تھی۔ احکام و قوانین کا اجرا کچھ افسرون سے متعلق تھا جنھین ریوز کہتے تھے اور ہر ضلع کا افسر کلان شیئر ریو کہلاتا تھا اس افسر کے مثل اب انگلستان مین شرف ہے۔ انگلو سیکسن کے آداب و اخلاق درست و پاک نہ تھے بہترین سلاطین انگلو سیکسن شراب خواری اور اس سے بھی بدتر فعائل سے ملوث تھے۔ اوس زمانہ مین چوری اور خون عام جرم تھے اور ان جرمون کی سزا کسیقدر جرمانہ تھا۔ شرفاء و امراء انگلو سیکسن مین سے

ہر شخص آزاد کے مرتبے کے موافق اوسکی جان کی قیمت مقرر تھی اور اس قیمت کی تعداد دو ہزار شلنگ سے چھ ہزار شلنگ تک تھی یعنے اگر کوئی شخص مار ڈالا جاتا تھا تو اوسکا قاتل بعد ثبوت جرم کے اوسکی وجہ یا اور کسی وارث کو خون بہا دیتا تھا اور اگر کوئی شخص کوئی حرکت خلاف قانون کرتا تھا تو اوسکی جان کے بدلے بادشاہ اوسکا خون بہا ضبط کر لیتا تھا۔ غلام یا قید کیے جاتے تھے یا کوڑون سے پیٹے جاتے تھے لیکن آزاد لوگون مین سے ادنی شخص بھی اس ذلّت سے محفوظ تھا۔ متاخّرین سلاطینِ انگلو سیکسن کے زمانے مین چوری اس کثرت سے ہوئی کہ اوسکی سزا قتل مقرر ہوئی لیکن کنیوٹ بادشاہ نے یہ سزا موقوف کردی اسکے بدلے چور کی سزا قطع اعضا رکھی کہ جس شخص پر تین مرتبہ چوری ثابت ہوتی تھی اوسکی آنکھین اور کان اور ناک اور اوپر کا ہونٹ کٹوا ڈالتا تھا

جو شخص کسی جرم سے متہم ہوتا تھا اوسکے بری ہونے کی دو صورتین تھین پہلی صورت تو یہ تھی کہ مجرم اپنے بیگناہ ہونے کی قسم سب کے سامنے کھائے اور اپنے ہمسایون مین سے چند اشخاص اپنی قسم کی تصدیق کے لیے لائے یہ لوگ جو اوسکی قسم کی تصدیق کرتے تھے بمقدار اوسکے جرم کے ہوتی تھی اور اکثر چار سے بہتر تک ہوتی تھی۔ اگر مجرم سے یہ تدبیرین نہ بن پڑتی تھی تو اوسکا امتحان اکثر آگ اور پانی سے کیا جاتا تھا۔ پانی سے امتحان

کرنے کا یہ طریقہ تھا کہ ایک دیگ کھولتے ہوئے پانی کی گرجا مین رکھدیتے تھے اور اوس مین ایک ٹکڑا لوہے یا پتھر کا ڈالدیتے تھے اور سب دیکھنے والون کے سامنے مجرم متّہم اپنے دست برہنہ گرم پانی مین ڈالدیتا تھا اور وہ لوہا یا پتھر نکال لیتا تھا۔ جب یہ ہو چکتا تھا تو پادری اوسکے جھلسے ہوے ہاتھہ پر ایک صاف مہین ریشمی کپڑا لپیٹ کر اوسپر کلیسا کی مُہر کر دیتا تھا اور تیسرے دن اوسے کھولتا تھا اگر زخم بالکل اچھا پاتا تھا تو اوس مجرم کو بری کر دیتا تھا۔ آگ سے امتحان کرنیکا طریقہ یہ تھا کہ ایک جلتی ہوئی لوہے کی پٹری ایک چھوٹے سے ستون پر رکھدی جاتی تھی اور مجرم متّہم اوسی ہاتھہ مین پکڑ کر تین قدم چلتا تھا بعد اوسکے اوسے پھینک دیتا تھا اور جسطرح پانی سے آزمائش مین بیجرمی یا جرم کا فیصلہ ہوتا تھا اوسطرح اس مین بھی ہوتا تھا۔ چھہ سے برس کے زمانے مین انگلوسیکسن لوگون کے مکانات بہت درست ہوگئی تھی بیشتر تو وہ مکان کاہی کو تھی جھوپڑے تھے کہ اوپر چھپر پڑے ہوتے تھے اور دیوارون مین چھید بنے ہوتے تھے جنمین سے روشنی آتی تھی۔ اور مکانات کا کیا ذکر بڑی بڑی گرجے اور بادشاہی مکانات لکڑی کے ہوتے تھے اور لکڑی بھی اچھی طرح جڑی نہوتی تھی چنانچہ تواریخ سے معلوم ہوتا ہی کہ الفرڈ بادشاہ کی محلسرا کی دیوارون مین اتنی اتنی بڑی درارین تھین کہ اون مین سے ہوا کے جھوکے آتے تھے اور شمعین بجھہ بجھہ جاتی تھین تو بادشاہ نے اونکے واسطے لالٹینین بنوائی تھین۔ ایک مدت تک اشراف و اجلاف کے مکانات

لکڑی کے بنا کیے لکن ساتوین صدی سے یہ ہوا کہ بڑی عمارتین پختہ بننے لگین - اوس زمانے کی عمارات کے جو کچہ نمونے اب تک باقی ہین اونکی یہ کیفیت ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی بد تراشے پتھرون کے بنے ہوئے ہین اور اونکی قطع کچھ بھدی واہیات سی ہے لکن یہ بخوبی ثابت نہین کہ یہ مکانات انگلوسیکسن لوگون کے ہین -

اَنگُلوسیکسن مین جو عمدہ سے عمدہ لوگ تھے اونکا طرز معاشرت بھی نیم وحشی لوگون کا سا تھا اسکا سبب یہ ہے کہ اوس زمانے مین کم سے کم چار سئے برس تک تو سارے ملک مین لڑائی جھگڑے رہے اور جدال و قتال آداب و اخلاق کا مصلح نہین ہوتا - جب وہ لوگ لڑائی سے فارغ البال ہوتے تھے تو اون مین سے امرا ہرن وغیرہ اور باز کے شکار سے اپنا جی بھلایا کرتے تھے اور جب شکار کھیل چکتے تھے تو مالک اور غلام سب کے سب بلا تکلف و امتیاز ایک ہی دالان مین آکر بیٹھتے تھے اس دالان کے ایک جانب چبوترہ ایک واہیات سی میز رکھی ہوتی تھی اور اوس پر پردے پڑے رہتے تھے تاکہ ہوا کے جھوکے نہ آنے پائین اور چھت سے پانی ٹپک کر میز کے اندر نہ جانے پائے اور اس میز کے آس پاس صاحب خانہ اور اوسکے لڑکے بالے اور مہمان بیٹھتے تھے اور غلام بڑے بڑے کباب سیخ پر سے اوتار اوتار کے بکمال ادب دوزانو جھک کر اپنے مالکون کو دیتے تھے اور وہ قرولی سے

کاٹ کاٹ کر کھاتے تھے۔ اکثر تو یہ لوگ سور کا گوشت کھاتے تھے علاوہ
اسکے شکار کا گوشت اور قسم قسم کی مچھلیاں اور بن چھنے موٹے میدہ کی شیرمالین
اور دال یہ سب چیزین بھی کھاتے تھے۔ مشروبات مین میڈ اونھین
بہت مرغوب تھا میڈ ایک شربت تھا جو شہد اور پانی کو خمیر کر کے بناتے
تھے۔ شراب اور بکری کا گوشت اور گای کا گوشت اور گیہون کی روٹی
یہ چیزین بہت عمدہ اور لطیف غذاؤن مین داخل تھین اور امرا مین
بھی جو بڑے ذی عزت ہوتے تھے اونکے دسترخوان پر یہ نعمتین ہوتی
تھین جو کچھ بچ رہتا تھا دالان کی دوسری طرف پھینکدیا جاتا تھا جہان
غلامون کتون اور بازون مین دسترخوان کے جھوٹے پر بڑا جھگڑا
ہوتا تھا۔ کھانے کے بعد مے نوشی شروع ہوتی تھی اور ساغر پر ساغر چلتے تھے
یہان تک کہ سب کے سب حتی کہ پادری بھی بدمست ہوجاتے تھے۔
جو کچھ وقت کھانے پینے سے بچتا تھا گانے بجانے مین کٹتا تھا اہل محفل
پانچ تارون کا ستار باری باری بجاتے تھے اور اوسپر غزلین گاتے تھے۔
اِن لوگون کی محفل شہوت پرستی اور بدمستی کی تصویر ہے اور تصویر بھی
کیسی کہ روکھی ہان اگرچہ نمک ہی موسیقی کی وجہ سے کہ بعد کھانے پینے کے
یہ شغل عمدہ ہوتا تھا لکن بس تھوڑی دیر بعد اوسکے شرابیون کی بھیانک
آوازون مین اور شورہ پشتون کی تلوارون کی جھنجھناہٹ مین ستار
کے سُر سب غائب ہوجاتے تھے اور یہ شور و غل ہونے کے وقت
تک رہتا تھا۔ یہ بدمست جہان ناچتے کودتے تھے وہین کپڑون سمیت

گھانس پھوس پر پڑکر سو رہتے تھے۔ عورتوں کی اوقات بہ نسبت مردون کے آسایش سے اور فائدے کی باتون مین صرف ہوتی تھی اور وہ کاڑھنے یا بننے مین مشغول رہتی تھین اور کتان اور اون کو کپڑ بنتی تھین اور اپنے مردون کے لیے لنبی لنبی عبائین اور تنگ تنگ شلوکے اپنے ہاتھ کے بنے ہوے کپڑے کے بناتی تھین۔ بعضی چیزین اونکی کاڑھی ہوئی ابتک موجود ہین جنسے اونکی ہنرمندی اور کاریگری ظاہر ہوتی ہے انمین سے ایک کارچوبی کپڑا بہت مشہور ہے اس کپڑے پر نورمن کی لڑائیون کی تصویرین بڑی لطافت سے کڑھی ہوئی ہین۔

انگلو سیکسن کے زمانہ کے سکہ کا حال اچھی طرح نہین معلوم۔ معلوم ہوتا ہے کہ اور ملکون کے سکے اون مین رائج تھے اور اون مین جو سکہ سب سے زیادہ مروج تھا اوسے بایزنٹ کہتے تھے وہ اس زمانہ کے پندرہ پونڈ (یعنے ۱۵۰) کے برابر تھا۔ یہ تو سونے کے سکون کی کیفیت تھی چاندی کے سکے جو اونکے استعمال مین تھے وہ پنی اور ہیپنی اور فاردنگ تھے جو مقدار اور قیمت مین اس زمانہ کے فلورن[1] اور شلنگ اور سکس پنس کے مشابہ تھے۔ تانبے کا سکہ اون مین ایک ہی قسم کا رائج تھا جسے اسٹایکا کہتے تھے اور جسکی قیمت اوس زمانہ کی فاردنگ کی ربع تھی اور اس زمانہ کی پنی سے کچھ زیادہ تھی

[1] فلورن ایک روپیہ کے برابر ہوتا ہے اور شلنگ ۸ کے اور سکس پنس ۴ کے۔ ۱۲

جب انگلوسیکسن لوگ انگلستان مین آکر بسے تھے تو اون کا مذہب زرشت وبیہودہ بت پرستی تھی اور یہی مذہب کل اقوام شمالی یوروپ مین مروج تھا۔ اِن بت پرستون نے ہفتہ مین ہر روز ایک خاص دیوتا کے مخصوص رکھا تھا چنانچہ اونھین کے طریقہ پر انگریزی مین دنون کے نام ہین مثلاً سنڈیے (اتوار) اصل مین سینڈیگ تھا اور منڈی (پیر) منڈیگ کہ یہ دونون دن بت پرستون نے آفتاب و ماہتاب کی پرستش کے لیے مخصوص رکھے تھے اور ٹیوزڈی (منگل) جسکی اصل ٹیوسکی ہے ٹیوسکا دیوتا کے مخصوص تھا اور ویڈنس ڈے (بدھ) جو اصل مین وُوڈنس ڈیگ تھا ووڈن دیوتا کا دن تھا اور تھرسڈی (جمعرات) جسکی اصل تھورس ڈیگ تھی تھور دیوتا کا دن تھا اور فرایڈی (جمعہ) جو اصل مین فرایسڈیگ تھا فرایا دیوتا کا دن تھا اور ساٹرڈی (ہفتہ) جسکی اصل سیٹرنس ڈی تھی سیٹرن (زحل) کی عبادت کے لیے مخصوص تھا یہ دیوتا اونھون نے رومیون کے دیوتاؤن مین سے لیا تھا۔ اگرچہ عیسائی مذہب انگلستان مین آگسٹائن کے زمانہ کے پیشتر رائج ہوچکا تھا لکن انگلوسیکسن سے کفر و بت پرستی بالکل جب دفع ہوئی جبکہ یہ بزرگ اور اسکے تابعین ضلع کینٹ مین وارد ہوے۔ انگلوسیکسن کے ملا جب اور دینی سے فرصت

پاتے تھے تو اور فنون کا عمل کرتے تھے۔ ان ملّاؤن مین جو سب سے زیادہ عالی مرتبہ تھے وہ بھی شیشون پر تصویرین کھینچا کرتے تھے اور سونے چاندی وغیرہ کی چیزین بنایا کرتے تھے اور یہ شغل اونھین بہت مرغوب و مطبوع تھے اوس زمانہ کے اکثر گرجون کے گھنٹے اور رنگین آئینے انھین پادریون کے بنائے ہوئے اور رنگے ہوئے تھے۔ اوس زمانہ مین درس و تدریس فقط خانقاہون مین ہوتی تھی اور یہ بات کئی برس تک رہی اور انھین خانقاہون کے خاموش حجرون سے چند کتابین علوم

انگلوسیکسن کی نکلین

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ انگریزی خالص کے اکثر الفاظ کی اصل انگلوسیکسن زبان ہے مثلاً کتب مقدسہ سماویہ اور بلگرمس پراگرس کی عبارت انگریزی یا جو زبان کہ انگلستان کی سڑکون پر اور گھرون مین بولی جاتی ہے اوس مین اکثر الفاظ اوسی زبان کے ہین۔ ڈینس لوگون نے کچھ تغیر و تبدل ترکیب الفاظ مین کر دیا اور کچھ شہرون وغیرہ کے نام بھی رکھے کہ وہی نام ابتک باقی ہین مثلاً جن نامون کے آخر مین لفظ بی ہے جیسے ڈربی انگلبی جلبی وغیرہ جسکے معنے ڈینس کی زبان مین شہر ہین وہ اوسی زبان کے ہین لیکن ڈینس کی سلطنت جو انگلستان مین رہی تو اوسکا اثر قوی اور دائمی وہان کی زبان پر نہین ہوا اور اگرچہ جیسے اب تک اوس ملک کے باشندونمین

بهت سی تغیرات هوئے لیکن اونکی زبان نهین بدلی بلکه صورت وسیرت
اور معنی و ترکیب مین همیشه سکسن زبان رهی فقط

مصنفین مشهورین عهد بادشاهان سکسن

گلڈاس .... پهلا مورخ انگلستان کا تها ۵۷۰ع
مین وفات پائی فقط

آلڈهلم .... ایک مشهور عالم لاطینی تها ۷۰۹ع مین انتقال کیا فقط

بیڈ .... ملقب به وینریبل یعنے محترم سنڈرلنڈ
مین پیدا هوا تها — اس عالم کی بڑی تصنیف
تاریخ کلیسائے انگلس هے
۷۳۵ع مین اسنے وفات پائی فقط

آلکون .... یورک مین پیدا هوا تها اور بیڈ کا
شاگرد تها اور شاه چارلمین کا اوستاد
تها — اسنے شعر اور الهیات اور مبادی علوم
مین کتابین تصنیف کین ۸۰۴ع مین انتقال کیا فقط

جان اسکوٹس اریجینا ... ایرلنڈ کا رهنے والا تها قریب وسط
صدی نهم کی هوا اور اکثر فرانس مین رهتا
تها اور اوس زمانه جاهلیت مین دنیادار
لوگون مین فقط یهی شخص ذی علم تها فقط

سیڈمن .... وھٹ بی کا رہنے والا تھا اور بہت قدیم مصنف انگلو سیکسن زبان کا تھا اسنے معرفت آلٰہی اور خلق عالم مین اشعار کہے اور صدی ہشتم عیسوی مین ہوا

الفرڈ .... بادشاہ انگلستان بڑا ذی علم تھا — اوسنے ان کتابوں کا ترجمہ انگلو سیکسن زبان مین کیا یعنی زبور مقدس — تاریخ مصنفہ پادری بیڈ صاحب — حکایات لقمان حکیم (سنہ ۹۰۱ مین انتقال کیا) فقط

اسر .... ویلس کا رہنے والا تھا — اس نے الفرڈ بادشاہ کا تذکرہ لکھا ۹۰۹ء مین انتقال کیا فقط

ایلفرک .... اسکا لقب نحوی تھا۔ اسنے لاطینی زبان کی نحو و صرف لکھی اور صدی دہم کے آخر مین کنٹربری کا اسقف مقرر ہوا اور انگلو سیکسن زبان مین ۸۰ سے خطبے لکھے فقط

تاریخات سوانح عظیمہ زمانہ سلاطین انگلوسیکسن

سوانح	سنہ وقوع
ورود قوم جوٹس در انگلستان	سنہ ۴۴۹ ع
تقرر ہفت ریاستہای سکسن	سنہ ۵۸۲ ع
اگسٹاین راہب انگلستان مین وارد ہوا	سنہ ۵۹۷ ع
سیبرٹ نے مدرسہ عالیہ کیمبرج معین کیا	سنہ ۶۳۴ ع
ڈینس لوگ پہلی مرتبہ انگلستان مین آئے	سنہ ۷۸۷ ع
اگبرٹ بادشاہ ہوا	سنہ ۸۲۷ ع
الفرڈ باشاہ مقرر ہوا	سنہ ۸۷۱ ع
الفرڈ نے مدرسہ عالیہ اکسفرڈ مقرر کیا	سنہ ۸۸۶ ع
ڈینس لوگ قتل کیئے گیے	سنہ ۱۰۰۲ ع
جنگ کوہ ھنگسڈون	سنہ ۸۳۵ ع
جنگ مرٹن	سنہ ۸۷۱ ع
جنگ اتھنڈیون	سنہ ۸۷۸ ع
جنگ اسٹمفرڈ برج	سنہ ۱۰۶۶ ع
جنگ ھیسٹنگس	سنہ ۱۰۶۶ ع

زمانہ

سلاطین نورمن در انگلستان — از سنہ ۱۰۶۶ء تا سنہ ۱۱۵۴ء کل ۸۸ سال — ۴ بادشاہ

بادشاہان نورمن	تاریخ جلوس
ولیم اوّل ملقب بہ ولیم منصور	سنہ ۱۰۶۶ء
ولیم دوم ملقب بہ رُوفس	سنہ ۱۰۸۷ء
ہنری اول ملقب بہ بوکُلرک (برادر)	سنہ ۱۱۰۰ء
اسٹیون رئیس بلوی (برادرزادہ)	سنہ ۱۱۳۵ء — ۱۱۵۴ء

باب اوّل

عہد شاہ ولیم اول ملقب منصور — سنہ ولادت سنہ ۱۰۲۷ء سنہ جلوس سنہ ۱۰۶۶ء — سنہ وفات سنہ ۱۰۸۷ء

ولیم منصور رابرٹ رئیس نجم نورمنڈی کا ولد غیر حلال تھا — اوسکی زوجہ مٹلڈا دختر بالڈون رئیس نجم فلنڈرس تھی

بعد جنگ ہیسٹنگس کے بادشاہ مذکور شہر ڈوور کو بسرعت تمام روانہ ہوا اور اہل ڈوور نے فوراً اوسکی اطاعت قبول کرلی اور آٹھ روز تک وہان ٹھہرا رہا یہانتک کہ نورمنڈی سے اور فوج اوسکی مدد کو آئی اور بعد اوسکے وہ بعزم پیکار لنڈن کو روانہ ہوا — لنڈن مین کونسل وٹن نے اڈگر اتھلنگ کو بادشاہ

کیا تھا اور اوسکو وزرا اسٹگنڈ اسقف کنٹربری اور دو سکسن رئیس یعنی اڈون اور مورکر گئی تھے- ولیم نے برکھمپسٹڈ مین اپنا کمپوڈالا اور شمالی شہرون کی آمد و رفت بند کر دی- بادشاہ (اڈگر) کے ملازمین مین نا اتفاقی پڑ گئی اور سب سے پیشتر اسٹگنڈ ہی نے اوسکا ساتھ چھوڑ دیا اور بادشاہ کو سلطنت سے یاس ہو گئی- تھوڑے عرصہ کے بعد ولیم کو بادشاہ کا پیام پونہچا کہ ملک حاضر ہے اوسنے قبول کر لیا اور اوسکے ہوا خواہون نے (یعنے نورمنس نے) اوسپر بڑی تحسین و آفرین کی

یوم عید ولادت حضرت مسیح ع کو ولیم نے وسٹ منسٹر مین تاج پہنا لکن فساد ہوا اور بوقت ادائے رسوم تاجداری الڈرڈ اسقف یورک نے سکسن لوگون سے پوچھا کہ تم ولیم کی بادشاہ ہونے سے راضی ہو اون سب نے چلا کر کہا ہان جو ہین نورمن لوگون نے جو اوس وقت مقام وسٹ منسٹر مین تھے یہ کلام سنا گویا کسی نے اونھین اشارہ کیا کہ اونھون نے گھرون مین آگ لگا دی اور لوٹنا شروع کیا پس سب لوگ گرجے سے باہر نکل پڑے اور فقط ولیم اور چند پادری اندر رہگئے- بادشاہ نے جلد قسم کھائی اور رسم تاجداری ختم ہو گیا- اس سانحہ کے سبب سے سکسن لوگون کو اہل نورمن سے عداوت پیدا ہوئی-

ابتدائے عہد مین تو ولیم نے اچھی باتین کین- اوسنے جو سکسن کے قانون تھے وہی رکھے اور اہل لنڈن کو ایک نیا

فرمان لکھدیا اور بادشاہ معزول اڈگرسے بکمال لطف و محبت مثل دوستون کے پیش آیا لیکن یہ کیفیت اوسکی تھوڑی ہی مدت تک رہی کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ جو ملک تلوار سے لیا ہے اوسکی حفاظت بھی تلوار ہی سے لازم ہو پس اوسنے سیکسن لوگون کی جاگیرین اپنے ملک کے امیرون کو دیدین تاکہ وہ اوسی کے پاس ہین اور جواہرا دولتمند کہ سنیلاک کی لڑائی مین مارے گئے تھے اونکی بیبیون اور بیٹیون کی شادی اپنی قوم کو لوگون سے کردی اور اپنے ملک نورمنڈی کے گرجے انگلستان کا اسباب غنیمت سے آراستہ کیئے اور جہان اوسنے پوپ کو اور بیش قیمت تحفے بھیجے وہان ایک علم طلائی بادشاہ ھیرلڈ کا بھی بھیجا - ولیم نے ایک گڑھی لنڈن مین بنوائی یہ گڑھی اوس مقام پر تھے جہان اب محبس ٹاور ہے اور اپنے استحکام کے لیے ونچسٹر مین ایک قلعہ بنوایا کہ یہ شہر اوس زمانہ مین انگلستان کا پای تخت تھا -

چھ مہینے تک تو ولیم اس سامان مین مشغول رہا بعد اوسکے اپنے ملک نورمنڈی کو چلا گیا اور انگلستان کے چیدہ چیدہ رئیسون کو اپنے ساتھ لیتا گیا اور اپنے دوست فٹزوسبرن اور اپنے برادر اخیافی اوڈو کو اپنے طرف سے حاکم کر گیا - ان دونون حاکمون نے ایسے ایسے ظلم اور سختیان کین کہ سکسن لوگ سب برہم ہوے پھر ہر چند اونھون نے چاہا کہ نائرہ فساد فرو

ہو جاے لکن وہ اس زور و شور سے بھڑکا کہ اسطرح کبھی نہ بھڑکا تھا۔ آٹھ مہینے کے بعد ولیم انگلستان مین پھر آیا اگرچہ اوسکے رعب سے فساد دفع ہوگیا لکن مغرب اور شمال مین کچھ فساد رہا۔ اگزٹر کے مغلوب ہونے سے مغرب مین امن و امان ہوگئی اور اڈون اور مُورکر جنھون نے علم بغاوت بلاد شمالی مین افراختہ کیا تھا اونپر شبخون مارا اور اونسے زبردستی بادشاہ کی اطاعت قبول کروائی اور یورک کے لوگ بھی مطیع ہوگئے اور تھوڑے عرصہ تک تو میلکم شاہ اسکاٹ لنڈ بھی ولیم کی سلطنت کا قائل رہا۔ ھیرلڈ بادشاہ کی بیٹے جنھون نے آیرلنڈ مین جاکے پناہ لی تھی دو مرتبہ بقصد جنگ انگلنڈ مین آئے ایک مرتبہ برسٹل کے قریب مقام کیا اور ایک مرتبہ قریب پلی متہ کے لکن دونون مرتبہ اونھون نے نقصان اوٹھایا اور نکال دیے گئے۔

انگلستان کے شمال کے لوگون نے پھر بلوہ کیا او شہر ڈرھم مین چند سوار نورمن کی فوج کے قتل کرڈالے اور شہر یورک کا محاصرہ کرلیا اور بادشاہ اڈگر بھی اون مفسدون سے آکر ملا اوسکا آنا اسطرح ہوا کہ وہ اپنی مان بھنون کو لیکر ھنگری کی طرف چلا تھا کہ راستہ مین طوفان آیا اور اوسکا جہاز شمال کی جانب بہگیا اور شاہ میلکم نے کچھ مدت تک اوسی شہر ڈن فَرملین مین اپنا

مہمان رکھا- ولیم نے مفسدون سے یورک کا محاصرہ ترک کروا دیا اور اوس شہر کو لوٹ کر جنوب کی طرف پھر آیا لکن چند جہاز ڈینس لوگون کے بروقت پونہچے اونکی اعانت سے انگریزون نے وہ شہر پھر لے لیا- بادشاہ پھر شمال کی طرف گیا اور جہان جہان وہ پونہچا انگریزون نے بلوہ کیا وہ اون پر پھر پڑا اور اونہین شکست دیکر ملک شمالی کا پایۂ تخت (یعنے یورک) بہ نوک شمشیر چھین لیا اور وہان کرِسمس (یعنی بڑے دن) کو دربار کیا اور اپنا تاج ونچسٹر سے منگوا بھیجا بعد اوسکے بادشاہ تمام شہر یورک اور ڈرھم مین پھرا اور ہر جگہہ آگ لگادی اور جسے پایا قتل کر ڈالا اور انگلستان کے لوگون سے ایسا سخت انتقام لیا کہ جتنا ملک دریای اوز اور ٹاین کے درمیان مین تھا بالکل جنگل ہوگیا اور قریب سو برس تک اوس زمین پر ہل نہین چلا فقط کچھ جلے ہوے مکانات وغیرہ ادھر اودھر نظر آتے تھے- جب شاہ ولیم منصور جنوب کی طرف گیا تو بہت سے مستحکم قلعے بنا گیا اور اون مین نورمن کی فوج چھوڑ گیا-

اب سیکسن لوگون کی نہ کچھ عزت رہی نہ کچھ اختیار رہا اور زمین بھی بہت کم اونکے پاس رہگئی- افسران بادشاہی سے خانقاہین تک نہ بچین جو اوس زمانہ مین گویا صراف خانے تھے اور وہ ناخداترس اون مقدس خزانون کو بھی لوٹ لیگئے-

سکسن کے پادریون سنے جبرًا و قہرًا اپنے گرجے پادریان نورمن کے حوالے کر دیئے ان پادریون مین سب سے زیادہ ممتاز لینی فرینک تھا وہ اسٹگنڈ کے مقام پر کنٹربری کا اسقف مقرر کیا گیا۔ اکثر سکسن زمیندار اپنے علاقون سے نکال دیے گئے اور جنگلون مین بھاگ گئے اور وہان سے چھاپے مارا کیئے ان زمیدارون مین ھیرورڈ بہت مشہور تھا اوسنے جزیرۂ ایلای مین ایک قلعۂ چوبین بنایا اور چونکہ اوسکے گرد ترائیان بہت تھین لہذا مدت تک اوسنے ولیم کا کچھ خوف نکیا۔ میلکم شاہ اسکاٹ لنڈ جسنے اڈگرا تھلنگ کی بہن مارگرٹ سے شادی کر لی تھی یہ سونچا کہ شاہ ولیم منصور سے بی دوستی اور آشتی کیئے کچھ چارہ نہین لکن جو اہل سکسن کہ اوسکے ملک مین بھاگ آئے تھے اونہین اوسنے دشمن کے حوالے نہ کیا۔

ولیم کی آخر زندگانی بہت سے صدمون سے تلخ ہوگئی۔ بعض اہل نورمن جو بادشاہ کے انعامات سے راضی نہوی تھے اوسکا ملک چھین سنے کی تدبیرین لگے لکن ان مفسدون کو بادشاہ نے شکست دی اور قید کر لیا اور ہر قیدی کا دھنا پاؤن کٹوا ڈالا۔ اوڈو برادر اخیافی بادشاہ موصوف بھی مورد عتاب سلطانی ہوا اور بادشاہ کے مادام الحیوۃ نورمنڈی مین قید رہا اسواسطے کہ

اوسنے چاہا تھا کہ پوپ کی ریاست لے لے — لکن ولیم کو اپنے
لڑکون سے بڑے صدمے پونہچے — رابرٹ جو سب مین بڑا بیٹا
تھا اور جسکا لقب قصیر الساقین تھا برائے نام نورمنڈی
کا رئیس تھا - اوسکے بھائی ولیم اور ھنری اوسکی حکومت پر خار کھاتے
تھے اور اونھون نے اوسے ذلیل کیا اسطرح سے کہ ایک مرتبہ وہ ایک
چھوٹے سے شہر مین فرانسیس کے جسکا نام لا ایل ہے سڑک پر
چلا جاتا تھا کہ اونہون نے برآمدے پر سے ایک ٹھلیا پانی کی اوسپر
پھینکدی پس رابرٹ اپنے بھائیونسے بدلا لینے کو ننگی تلوار لیکر دوڑا لکن
باپ کے کہنے سننے سے پھر آیا اور اوسی شب کو اوس شہر سے چلا گیا
اور پانچ برس تک گرد و نواح کے ملک مین آوارہ پھرا کیا اوسکی مان
میٹلڈا خفیہ اوسکی خبرگیری کرتی رہی — آخرالامر رابرٹ
نے جربروی کے قلعہ مین قیام کیا اور شاہ ولیم نے اوسکا
محاصرہ کیا اور اوس قلعہ کے سامنے باپ اور بیٹے مین مقابلہ ہوا لکن
نہ اُسنے اِسے پہچانا نہ اِسنے اوسے اور رابرٹ نے اپنے
باپ کا ہاتھہ زخمی کردیا —

ولیم نے بڑے کام یہ کئے کہ ایک کتاب تالیف کی جسکا
نام ڈومسڈی بک ہے اور ایک قسم کا گھنٹہ رواج دیا جسے کرفیو بل
کہتے ہین اور کچھہ قانون بنائے جنکا نام فورسٹ لاز ہے —

کتاب مذکور زمین انگلستان کا رجسٹر ہے کہ اوس مین ہر ایک علاقہ کی
وسعت لکھی ہے اور اوسے چار حصون پر منقسم کیا ہے زمین مزروع
علف زار ترائی اور جنگل اور ہر دیہ کے زمیندار کا نام اور اوسکے امور
تفصیلاً لکھی ہین ۔ یہ کتاب چھہ برس مین ختم ہوئی تھی یعنی ۱۰۸۰؁ء سے
۱۰۸۶؁ء تک تصنیف ہوئی اور اسکی دو جلدین قلمی اب تک موجود ہین
وہ گھنٹہ جس کا نام کرفیوبل تھا آٹھہ بجے رات کو
بجایا جاتا تھا باین غرض کہ شہر مین آگ اور شمعین بالکل
بجھادی جائین اگرچہ مدت تک لوگ اس قانون کو ظلم کہا کئے مگر کھسکتے
ہین کہ بادشاہ نے اِسے ازراہ عقلمندی اسواسطے جاری کیا تھا
کہ مکانات چوبین آگ سے محفوظ رہین ۔ اوس قانون مسمّٰی بہ
فورسٹ لاز کا منشا یہ تھا کہ جو شخص کوئی ہرن یا بنڈیلا یا کوئی اور
شکار کے قابل جانور مار ڈالے اوسے یہ سزای سخت ملے گی کہ اوسکی
آنکھین نکلوا ڈالی جائین گی چنانچہ یہی قانون انگلستان کے قواعد
شکار کی اصل ہے ۔ جتنی زمین کہ ونچسٹر (پایہ تخت)
اور سمندر کے درمیان واقع تھی بادشاہ موصوف نے اوس سب کا
ایک بڑا سا رمنہ بطور شکارگاہ کے بنوالیا تھا اور جو جھوپڑے اور
گرجے اوسپر تھے اونھین جلوا کر اپنے واسطے باغ بنوایا تھا چنانچہ یہ
زمین ابتک باقی ہے اور اسے نیو فورسٹ کہتے ہین ۔ اِسی
بادشاہ کے عہد مین یہ عدالتین مقرر ہوئین ۔ جسٹس اف دی پیس

چینسری - اکس چکس - کومن پلیز - اور اتنے شہرون
مین قلعہ بندی ہوئی یعنے سنک پورٹس - ڈوور - ہیسٹنگس
رومنی ہایتھ اور سینڈوچ اور جیسے ابتک دو اور شہرون مین
قلعہ بندی ہوتی ہے یعنے ونچلسی اور رائی جب ولیم منصور نے
انگلستان کو فتح کیا تو پہلے جزائر واقعہ چینل کو اوس
ملک مین شامل کیا ٹیکس مسمّٰی بہ ڈین گلڈ پھر جاری کیا لوگون
کا مال و اسباب ضبط کرلیا چنگی اور اور محصول مقرر کیے یہانتک کہ
دس ہزار روپیہ روز سے زیادہ اوسکی آمدنی ہوگئی مگر اسپر بھی اوسکی
طمع کم نہوئی اور سکسن لوگون کے حق مین تو اوسکی سلطنت ایک عالم
مصیبت و بلا تھا جسکی ابتدا خونریزی اور لوٹ تھی اور انتہا قحط
و وبا تھی وبا سنہ ۱۰۸۶ء مین بسبب شدت باران و طغیانی طوفان کی
پیدا ہوتی تھی —

ولیم بڑہاپے مین ایسا موٹا ہوگیا تھا کہ اوسپر فرانسیس کا
بادشاہ ہنستا تھا فقط اتنی سی بات پر دونون بادشاہون مین لڑائی
ہونے لگی — انگلستان کے بادشاہ نے شہر مینٹ کا محاصرہ
کرکے اوسمین آگ لگادی اور خود اوسکا تماشا دیکھنے گیا کہ اوسکے
گھوڑے کا پاؤن جلتی ہوئی راک پر جو پڑا تو وہ گرا اور اوسکا سینہ
زین کے ہرنے پر پڑا اور بہت چوٹ آئی اور وہ زخم پک گیا اور اوسکو

صدمے سے چھ ہفتے کے بعد ولیم شہر رُون مین مر گیا۔ اوسکے مرنے کے بعد اوسکے خواص محل سرا کو لوٹ کر بھاگ گئے اور اوسکی لاش کو برہنہ چھوڑ گئے تین گھنٹہ تک وہ اسی کیفیت سے پڑی رہی آخر ایک فرانسیسی سردار رحم کھا کر شہر کین مین اوسے لے گیا اور وہان دفن کر دیا۔

شاہ ولیم منصور کی سیرت اور صورت تواریخ سکسن

مین مرقوم ہی۔ وہ درشت مزاج اور طماع تھا اور بڑھاپے مین حریص بھی ہوگیا تھا اور اپنی مرضی مین دوسرے کی دست اندازی کا روادار نتھا اور پستہ قد اور بڑا جسیم و شحیم تھا اور نہایت ترش رو تھا اور شکار کا عاشق تھا اور اوسکے رعب و دبدبہ کی وجہ اوسکی آتش مزاجی اور قوت جسمانی تھی چنانچہ منقول ہے کہ یہ بادشاہ ایسا قوی تھا کہ جو کمان وہ گھوڑے پر کھینچتا تھا وہ کسی سے پیدل نہ کھنچ سکتی تھی فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
میلکم سوم	

فرانس

فلپ اول	

اسپین

سینکو دوم	سنہ ۱۰۷۳ع
الفونزو پنجم	

شہنشاہ جرمنی

ھنری چہارم	

پوپ

اسکندر دوم	سنہ ۱۰۷۳ع
گرگری ہفتم	سنہ ۱۰۸۵ع
وکٹر سوم	سنہ ۱۰۸۷ع

باب دوم

عہد شاہ ولیم روفس سنہ ولادت ۱۰۵۶ء سنہ جلوس ۱۰۸۷ء
سنہ وفات ۱۱۰۰ء

ولیم جسکا لقب بسبب سرخ رنگ ہونے کے روفس تھا ولیم منصور کا سنجھلا بیٹا تھا۔ شاہ منصور مذکور کا بڑا بیٹا رابرٹ حسب وصیت اپنے باپ کے نورمنڈی کا رئیس ہوا لکن ادھر تو وہ اپنے رئیس ہونیکی خوشیان شہرون مین کر رہا تھا اودھر اوسکا بھائی روفس کہ بہ نسبت اوسکے زیادہ چالاک اور صاحب حوصلہ تھا سلطنت لینے کی فکر مین تھا اور انگلستان مین آگیا تھا اور ہنوز شاہ منصور کی وفات کو تین ہفتہ کا عرصہ بھی نہ گذرا تھا کہ اوسنے سلطنت لیلی یہ امر خاص کرکے لین فرانک اسقف اعظم کی وجہ سے ہوا۔

بعض امرا نے خفیہ سازش کرکے چاہا کہ رابرٹ کو بادشاہ کردین اس سازش خفیہ کا بانی کار اوڈو اسقف اور نواب کینٹ تھا اور اسکے سبب سے ولیم کی سلطنت تازہ مین زلزلہ پڑگیا لکن چونکہ بادشاہ نے انگریزون کو کچھ اختیارات چند روزہ دیکر راضی کرلیا تھا اور اونہون نے اوڈو کے

عہد وزارت کے ظلم بھی یاد کیے لہذا انہون نے روفس کی
مدد کی اور اونہین ساتھ لیکر بادشاہ نے روچسٹر کا قلعہ
لے لیا اور اسقف باغی (یعنے اوڈو) کو شہر بدر کر دیا اور
نورمنڈی کو روانہ کر دیا اوسکے پیچھے پیچھے تمام اہل سکسن
گالیان اور کوسنے دیتے جاتے تھے —

نورمنڈی کی ریاست جسکا رئیس رابرٹ تھا
بہت ضعیف ہوگئی تھی اسواسطیکہ اگرچہ یہ شاہزادہ بہادر تھا
لکن بڑا سست تھا روفس نے جو یہ کیفیت اوس صوبہ کی دیکھی
تو اوسکا جی للچایا اور جتنے قلعے کہ دریاے سین کے دہنے
کنارے پر تھے اونکے حکام وحفاظ کو اپنے باپ کا جمع کیا ہوا روپیہ
خفیہ دیکر وہ قلعے اپنے اختیار مین کر لیے اور جب قریب سے
لے چکا تو جبر سے لینے کا ارادہ کیا لکن روساء نورمن اور
شاہ فرانس نے دونون بھائیون مین مصالحہ کروا دیا اور طرفین
نے اقرار کیا کہ جب ہم مین سے ایک شخص مرجاے تو دوسرا
دونون کے ملک پر قابض رہے —

مصالحہ درمیان ہر دو برادران
شاہ ولیم منعقد ۱۰۹۱ع

جب ولیم اہل نورمن کے مقدمات سے فارغ ہوا تو
اوسنے میلکم شاہ اسکاٹ لینڈ پر لشکرکشی کی لکن دونون

بادشاہون مین مصالحہ ہوگیا۔ اس مصالحہ کے ایک برس کر بعد یہ حادثہ ہوا کہ میلکم نے سنا کہ انگریزون نے شہر کارلایل مین بستی بسائی ہے چونکہ وہ اس شہر کو اپنے ملک مین داخل سمجھتا تھا لہذا یہ سنکر وہ بہت غصہ ہوا اور نورتھمبرلنڈ پر حملہ کیا اور وہان قلعہ انولک کے قریب مرگیا بعض مورخین نے بادشاہ موصوف کے مرنیکی یہ حکایت لکھی ہے کہ راوجبرڈی موبری نے قلعہ کی کنجیان اپنے تیرہ مین لٹکا کر بادشاہ کو دین اور وہی برچھی اوسکی آنکھہ مین چبھودی اوسدن سے اوسکا نام پرسی یعنے انکھہ پھوڑ ہوا۔ راوفس نے ملک ویلس پر بھی فوج کشی کی لکن اوسے فتح کرنا نہ نصیب ہوا آخر مجبور ہوکر اوسنے سابق ہی کی تدبیر پر قناعت کی اور اوس کوہستان کے گرد قلعہ بندی کردی۔

رابرٹ موبری جو روسا۔ نورمن مین سب سے زیادہ قوی تھا باغی ہوگیا اور بیمبرا کے قلعہ مین محصور ہوا ولیم کا حملہ اوسپر کارگر نہوا لکن اوسے فریب سے اوس گڑہی سے بلا لیا اور قید کرکے قلعہ کی دیوار کے سامنے لاتے اوسکی بی بی میٹلڈا لڑاکی اور اوس قلعہ کو بادشاہ کے حوالے نکیا جبتک یہ نہ دیکھا کہ جلاد اوس شخص کے شوہر کی آنکھین نکالنے کی تیاری کررہا ہے تب اوسکی جان بری کے لیے اوس نے قلعہ کی کنجیان بادشاہ کو دے دین

تینتس برس تک تیس بانجی ونڈسر کیسل کے قیدخانہ مین پڑا رہا—

ہروفس کی فضول خرچی کی کچھ حد نہ تھی— اکثر رالف کے ذریعہ سے پادشاہ مذکور لوگون سے زبردستی روپیہ لیتا تھا یہ شخص (یعنے رالف) ڈرہم کیتھولک کا پادری تھا اور بڑا بدوضع تھا اور اوسکا لقب فلیمبرڈ یعنے مشعل تھا— اس پادری مکار کے اخذ زر کی تدبیرون مین سے ایک تدبیر یہ تھی کہ یہ خانقاہون کو اور اسقفون کے عہدون کو خالی رہنے دیتا تھا تاکہ جو روپیہ انسے بچے بادشاہ کے کام آئے اور جن پادریون کو عہدے ملتے تھے اونسے عطاے خدمات کی عوض مین بہت سا روپیہ لیتا تھا— ان بیچارے پادریون مین سبسے زیادہ ظلم آنسلم قائم مقام لین فرانک اسقف پر ہوا کہ خود بادشاہ کے جبر سے تو اوسنے عہدہ اسقف قبول کیا اور پھر بادشاہ اور اوسکی کارندے رالف نے اوسپر ایسے ظلم کیے کہ اوسے انگلستان چھوڑ دینا پڑا—

حالانکہ ولیم نے اپنے بھائی رابرٹ سے اقرار کیا تھا کہ جو قلعے تم سے لیے ہین اونکا عوض دونگا لکن یہ عہد اوس نے وفا نہین کیا اسواسطے کہ جھوٹ بولنا اوسکی عادت مین داخل تھا

آخر اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دونون بھائیون مین پھر تلوار چلی لکن اوسیوقت رابرٹ نے بادشاہ کو پیام بھیجا کہ نورمنڈی اور مین کی ریاست لے لیجیے اور پانچ برس تک اپنے پاس رکھیے اور اسکی عوض مین دس ہزار مارکس مجھے عنایت کیجیے (ایک مارک تیرہ شلنگ چار پنس کے برابر تھا) - اس عرصہ مین عیسائیون کے جہاد[1] شروع ہوگئے تھے - پوپ اربن دوم کے استغاثہ و فریاد اور پیٹر راہب کے نعرۂ الجہاد الجہاد نے تمام اقلیم یورپ کو سسلی سے نوروی تک ہلا دیا اور مجاہدین جہاد اول عازم بیت المقدس ہوے تاکہ اپنے نجات دہندہ (یعنے حضرت مسیح ع) کا روضہ کفار[2] کے ہاتھہ سے چھڑالین سر ابرٹ کو مجاہدین کی شرکت کا کمال اشتیاق تھا اسوجہ سے اپنے بھائی کو صلح کا پیغام بھیجا - ولیم نے بلامضائقہ صلح قبول کرلی اور دس ہزار مارکس بیچارے انگریزون سے زبردستی لیکر رابرٹ کو دیے وہ روپیہ اوسکا اور اوسکی فوج کا فلسطین (یعنے بیت المقدس) کا زاد راہ ہوا - اڈگر اتھلنگ بھی فرانسیس کی فوج کے پیچھے بقصد جہاد روانہ ہوا -

[1] عیسائیون کی اصطلاح مین ان محاربات کو غزوات صلیبی کہتے ہین ۱۲ مترجم

[2] ظاہر اسسے مراد اہل اسلام ہین اور کفار کا اطلاق اہل اسلام پر بنابر مخالفت مذہب و مقتضی نصرانیت محل تعجب نہین ہے ۱۲ مترجم

قتل بادشاہ ولیم رافس سنہ ۱۱۰۰ء

رافس ظلم سے قتل کیا گیا - جسدن یہ سانحہ ہوا اوسدن وہ اپنی شکار گاہ مالوڈ واقع دشت نیو فورسٹ مین تھا - چونکہ شب گذشتہ کو اوسنے بہت پریشان خواب دیکھے تھے لہذا وہ بہت متوحش تھا اور شکار کھیلنے کا مطلق قصد نہ تھا لکن اوس زمانہ کی رسم کے موافق اوسنے قبل دوپہر کے کھانا کھایا اور اوسکے ساتھ شراب جو پی تو بالکل خوف جاتا رہا اور وہ سوار ہوکر جنگل مین شکار کھیلنے گیا اور شکار کے پیچھے ایسا سرپٹ گھوڑا ڈالا کہ اوسکے ساتھی سب پیچھے رہگئے شام کو جو دیکھا تو اوسے مردہ پایا اور ایک ٹوٹا ہوا تیر اوسکی سینہ مین پیوست دیکھا - وہ لوگ بادشاہ کی لاش ایک گاڑی مین لادکر شہر ونچسٹر مین لے گئے اور وہان بے نماز و تلقین گرجے مین دفن کردی - نہین معلوم کسنے یہ تیر ستم لگایا تھا بعض عوام تو یہ گناہ والٹر ٹایرل کے سر تھوپتے ہین اور کہتے ہین کہ اوسنے ایک ہرن پر تیر لگایا تھا لکن وہ درخت کو توڑکر بادشاہ کے سینہ مین لگا بعض جاہل اوس زمانہ کے کہتے تھے کہ اوسکے بھائی ھنری نے اوسے مار ڈالا -

رافس بڑا لوٹیرا اور فضول خرچ اور عیاش اور بیرحم تھا اور کوئی صفت اوسمین اچھی نہ تھی یہ تو اوسکی سیرت تھی صورت یہ تھی کہ پستہ قد اور نہایت فربہ تھا اور بال بھورے تھے اور

حلیہ

چہرہ سرخ تھا اور بات کرنے مین ہکلاتا تھا ــــ اس بادشاہ نے فقط اتنی بھلائی رعیت سے کی کہ اوسکی رفاہ کے واسطے ایک دیوار مجس ٹاور کے گرد اور ایک پل دریاے ٹیمس پر اور ایک ایوان ویسٹ منسٹر مین بنوا دیا فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ — سنہ وفات

میلکم سوم .... سنہ ۱۰۹۳ع

ڈونلڈبین .... (معزول ہوا) .... سنہ ۱۰۹۴ع

ڈنکن .... سنہ ۱۰۹۵ع

ڈونلڈبین — سنہ ۱۰۹۷ع

اڈگر ....

فرانس

فلپ اوّل — سنہ وفات

اسپین

الفونزوپنجم ....

جرمنی

ھنری چہارم ....

پوپ

اربن دوم ....

پاسکل دوم ....

باب سوم

عہد شاہ ھنری اوّل ملقب بہ بو کلرک یعنی فاضل سنہ ولادت ۱۰۶۸ء سنہ جلوس ۱۱۰۰ء سنہ وفات ۱۱۳۵ء

ھنری ولیم منصور کا چھوٹا بیٹا اپنے بھائی روفس کے مرتے کے ساتھہ ہی ونچسٹر مین آیا اور بادشاہی خزانے لے لئے اور جب خزانون پر قبضہ کر چکا تو ویسٹ منسٹر کو بسرعت تمام گیا اور دوسرے اتوار کو مارس اسقف لنڈن نے اوسکے سر پر تاج شاہی رکھا۔ رابرٹ جو سلطنت کا مستحق تھا بیت المقدس سے اپنے وطن کو آتے ہوے اٹلی مین پڑا رہگیا۔ مثل اور غاصبون کے ھنری نے بھی پہلے وہ امور کئے جنسے رعایا خوش ہوئی — اوسنے ایک فرمان عام جاری کیا جسمین یہ اقرار مندرج تھا کہ کرفیو گھنٹہ بجانے کا رسم اور ڈین گلڈ ٹیکس موقوف کردیا جاے گا اور شاہ اڈورڈ مجاہد کے قوانین بحال کردیے جائینگے اور جو شکایتین کہ رعایائے انگلستان کو ولیم منصور کے عہد سے چلی آتی ہین وہ رفع کردیجائینگی — بادشاہ موصوف نے میٹلڈا دختر میلکم شاہ اسکاٹلنڈ و برادرزادی اڈگر اتھلنگ سے شادی کی اس وجہ سے خاندان شاہی نورمن و سکسن ایک ہوگئے

اور قوم نورمن و سکسن مین اختلاط و ارتباط شروع ہوا
اور ان دونون قومون سے قوم انگریز پیدا ہوئی

رعایا کے خوش کرنیکے واسطے بادشاہ نے رُوفس کے
وزیر فلیمبرڈ کو محبس ٹاور مین قید کیا لکن اوسکو ایک دوست نے شراب
کے مرتبان مین رکھکر ایک رسّی اوسے لادی اور وہ رسّی پکڑکر وزیر
موصوف ایک کھڑکی سے اتر گیا اور نورمنڈی مین پونہچا۔
رابرٹ بھی اوسیوقت اٹلی سے اپنے ملک مین آیا تھا اور ایک
عورت بھی اٹلی کی بیاہتا لایا تھا۔ فلیمبرڈ نے باسانی شاہزادہ
مذکور کو انگلستان کے حملے کرنے پر آمادہ کر دیا۔ رابرٹ مع فوج
ونڈسر کو چلا جاتا تھا کہ ھنری اوسکے برابر آپونہچا اور دونون
لشکرون کے درمیان مین شاہزادون نے ملاقات کی اور چند ساعت
تک گفتگو کرکے آپس مین مصالحہ کرلیا۔ رابرٹ نے اقرار کیا کہ مین
دعوی سلطنت انگلستان سے دست بردار ہوتا ہون لکن اسکی عوض
مین مجھے تین ہزار مارکس سالانہ ملا کرین۔ رابرٹ نے تو بذ دغدغہ
اپنی تئین اپنی بھائی کی بس مین کرہی دیا تھا اوسنے کہا کہ تمھارا فدیہ یہ پنشن ہے اور
اسطرح سے وہ پنشن سالانہ بھی معاف کروالی۔ روز بروز دونون
بھائیون مین نزاع بڑھتی ہی گئی آخر الامر علانیہ لڑائی ہوئی۔ پہلی لڑائی
مین تو کچھ ہنوا دوسری لڑائی مین جو ٹینچبری مین ہوئی تھی رابرٹ نے

شکست کھائی اور قید کر لیا گیا اور انگلنڈ کو بھیجدیا گیا وہان تیس برس تک قید رہا بعد اوسکے کارڈف کیسّل مین مر گیا اور برس روز کے بعد اوسکا بھائی بھی مر گیا۔ بعض مورخین کہتے ہین کہ شاہزادہ موصوف کی آنکھین جلادی تھین فی الحقیقت ہنری کے افعال اس تہمت کے مصدّق ہین۔ ہنری اور رابرٹ کے بیٹے ولیم مین کئی برس تک لڑائی رہی اور لوُی شاہ فرانس نے ولیم کی مدد کی لکن برنول کی لڑائی مین ہنری نے فتح پائی اور بھائی کی ریاست اپنے بیٹے کو دے دی

ان خانگی لڑائیون مین شاہ ہنری اور اہل کلیسا سے جھگڑا رہا۔ امور متنازع فیہ یہ تھے کہ بادشاہ کو یہ دعوی تھا کہ پادری اپنی جاگیرون کی عوض مین میری طاعت کرین اور جو باتین اونکی نسبت میرے اجداد کرتے تھے وہی مین بھی کرون یعنے مثل اپنے اجداد کے مین بھی جو پادری اور سرداران خانقاہ سے ملازم ہون اونہین خاتم و عصا۔ اجتہاد بہمان شان و شوکت شاہی بطور خلعت دیا کرون۔ انسلم اسقف جو پوپ کی طرف تھا دو بارا شہر بدر کیا گیا آخر الامر ہنری اپنے دعوون سے دست بردار ہوا لکن اسنے اوسکی اصل حکومت مین کچھ فتور نہین پڑا۔

اس جھگڑے کو طے کر کے بادشاہ مع اپنے بیٹے ولیم کے

جبکا سن اٹھارہ برس کا تھا نورمنڈی کو گیا کہ وہان کے رئیسون
سے اپنی بیعت لے لکن جب وہان سے پھرا تو راستہ مین شاہزادہ
دریا مین ڈوب گیا۔ اوسکے ڈوبنے کا قصہ یہ ہی کہ جب وہ اپنے باپ
کے ساتھ جہاز پر سوار ہونے لگا تو ایک جہاز ران فٹز اسٹیون نامی
نے جسکا باپ ولیم منصور کا جہاز انگلستان مین لایا تھا اوسنے عرض
کی کہ میرا جہاز حاضر ہے اسپر سوار ہوجیے اوسکے جہاز کا نام وھایٹ
شپ تھا اور اوس پر پچاس کار آزمودہ ملاح تھے۔ اور جہاز
تو صبح تڑکے روانہ ہوئے لکن وھایٹ شپ جسپر شاہزادہ سوار تھا
شام تک ٹھہرا رہا اور اوسکے خادم چھت پر خوب شرابین پیا کیے اور
کھانے چکھا کئے اور جب رات ہوئی تو چاندنی مین روانہ ہوئے
اور جہاز بھگائے لیے جاتے تھے تاکہ بادشاہ کے جہاز تک پونہچ جائین
کہ اونکا جہاز مقام آلڈرنی پر ایک پتھر سے ٹکرا کر پرزے پرزے ہوگیا۔
شاہزادہ (ولیم) بچ جاتا اسواسطیکہ اوسے ایک کشتی مل گئی تھی لکن بہن کو
جو چلاتے سنا تو اوسنے نرہا گیا اور اوسے لینے کو پھرا جہاز کے لوگ جو
اوس کشتی پر کود کر آئے تو اونکے بوجھ سے وہ ڈوب گئی۔ شاہزادہ
کے ساتھیون مین سے کوئی نہ بچا کہ یہ غم کی داستان اوسکے ماں باپ سے
کہتا سوا ایک غریب قسائی کے کہ وہ رُوئن کا رہنے والا تھا اور
جہاز شکستہ کے ایک تختہ پر کنارے پر بہہ آیا تھا۔ یہ خبر وحشت اثر
تین دن تک بادشاہ سے مخفی رہی تیسرے دن ایک خوص بچشم گریان

آکر بادشاہ کے قدمون پر گر پڑا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ کہتے ہین کہ اس حادثۂ جانکاہ سے بادشاہ کو ایسا صدمہ ہوا کہ پھر کبھی عمر بھر نہ ہنسا مگر اس حادثہ سے رابرٹ کے بیٹے کی امید بر آئی اور اس عرصہ مین اوسنے فلنڈرس کی ریاست لے لی تھی لکن اوسے شہر آلوسٹ کے دروازہ پر کسی شخص نے تلوار ماری کہ وہ ہلاک ہوا اور اوسکے مرنے سے ہنری کا کوئی شریک وسہیم نورمنڈی کی ریاست مین نرہا۔

شاہزادہ ولیم کے مرنے سے دو برس بیشتر ہنری کی زوجہ میٹلڈا نے انتقال کیا۔ بارہ [۱۲] برس سے ملکہ بادشاہ سے واقف نہوئی تھی اور عبادت اور اور امور نیک مین مشغول رہی اور اکثر شعر و موسیقی سے جی بہلاتی تھی۔ اسی شاہزادی کے حکم سے انگلستان مین پہلی مرتبہ پتھر کا پل دریاے لی پر بنا۔ اوسنے دو اولاد چھوڑی ولیم اور ماڈ ولیم تو ڈوب گیا ماڈ نے ہنری پنجم شاہ جرمنی سے شادی کر لی لکن چھ مہینے کے بعد بیوہ ہوگئی۔ شاہ ہنری کی دوسری زوجہ ایک شاہزادی فرانسیس کی تھی جسکا نام اڈیلی تھا اور اوسکا باپ لوین کا رئیس تھا لکن اوسے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

چونکہ بادشاہ موصوف کو کوئی بیٹا نہ رہا تھا کہ سلطنت کا وارث ہوتا لہذا اوسنے پادریون سے اور امرا سے قسم لی کہ میرے بعد شاہزادی

ماڈ کے دعوی سلطنت کی تائید کرنا اور ساتھہ ہی اسکی اوسکی شادی
جیوفری پلین ٹیجنٹ رئیس انجو سے کردی حالانکہ اوسکا
سن کل سولہ برس کا تھا اس عقد سے بادشاہ کی غرض یہ تھی کہ رشتہ
قرابت اہل فرانس سے مضبوط ہو جاے لیکن اس نسبت سے نہ انگریز
خوش ہوے نہ اہل نورمن اور یہ شادی مبارک نہ ہوئی کیونکہ شاہزادی ماڈ اور
اوسکے شوہر مین ہمیشہ جھگڑے ہوا کیے جنسے ہنری کی زندگی تلخ
ہو گئی۔

ایک دن بادشاہ نے اسقدر مچھلی کھائی کہ بیمار پڑ گیا اور
سات دن علیل رہا آخر مقام سینٹ ڈنس واقع نورمنڈی
مین انتقال کیا۔ شاہ رُوفس کے مانند یہ بادشاہ بھی بے رحم
و بے ایمان و عیاش تھا لکن لیاقت و تہذیب مین اوس سے زیادہ
تھا۔ اوسنے لقمان کی حکایات کا ترجمہ کیا لہذا اوسکا لقب بوکلرک
یعنے عالم لطیف ہو گیا اور چونکہ اکثر لوگون نے اوسکے مار ڈالنے
کا قصد کیا تھا اسوجہ سے اوسکی طبیعت مین اسقدر شک ہو گیا تھا کہ اکثر سونے کا کمرہ
بدلا کرتا تھا اور ڈھال تلوار اپنی تکیہ کے قریب رکھتا تھا۔ بڑی آرزو اوسکی یہ تھی کہ میری
سلطنت برّ اعظم یوروپ مین ہو جاے اسواسطے کہ وہ رعایاے
انگلستان کو بہت حقیر جانتا تھا اور اونہین فقط اس
قابل سمجھتا تھا کہ ان سے روپیہ لیکر خوب عیش کیجیے اور اپنے

دل کے حوصلے نکالیے

ہنری پہلا بادشاہ انگلستان کا تھا جسنے تخت شاہی پر خطبہ کہا — سابق مین یہ دستور تھا کہ پیسے کو آدھا اور پاؤ کرکے دھیلا اور دمڑی بناتے تھے لکن ہنری نے دھیلے اور دمڑے پیسے بنوائے اور جن روپیون وغیرہ کا سکہ گھٹگیا تھا اون پر پھر ضرب دلوائی اور جو لوگ جھوٹا سکہ بنا لیتے تھے اونپر سخت قانون جاری کیے اور بہ عوض جنس کے نقد خراج لی اور پیمانون کی ایک حد مقرر کردی مثلاً ایل (یعنے ہاتھ) بادشاہ نے اپنے ہاتھ کے طول کے موافق مقرر کیا۔ اسی بادشاہ کے عہد مین بلجیم کے لوگون نے ہنر شالبافی انگلستان مین رائج کیا یہ کاریگر پہلے دریای ٹویڈ کے کنارے پر آکے بسے تھے بعد اوسکے ضلع پیمبروک مین شہر ہیورفرڈ ویسٹ مین رہے اور بعضے اون مین سے ضلع نورفاک مین شہر ورسٹڈ مین مقیم ہوے — چونکہ بادشاہ موصوف خود عالم تھا لہذا اوسنے لوگون کو علم کی ترغیب دی — بعض انگریز طالب علم ملک اسپین یعنے اندلس مین مسلمانون سے علم طب و ریاضی پڑہتے تھے بعضے اپنے وطن ہی مین علماء لاطینی کی کتابون سے مسائل علمیہ کا استخراج کرتے تھے — اوس زمانہ مین جو مدرسہ عالیہ کیمبرج مین طریقہ تعلیم جاری تھا اوسکی

عجیب کیفیت لکھی ہے پہلے تو یہ طریقہ تھا کہ تمام طلبہ ایک ہی مکان مین
جمع ہوتے تھے لیکن دوسرے برس یہ ہوا کہ ہر معلم کو اوسکے شاگردون کے
لیے علیحدہ کمرہ ملا اور صبح کو بہت سویرے ایک معلم نحو و صرف کی قاعدے
سکھاتا تھا ایک چھہ بجے منطق ارسطا طالیسی کا درس دیتا تھا ایک نو بجے
سِسَرو اور کونٹلِین فصحاے روم کا کلام ترجمہ کرکے سمجھاتا
تھا ایک بارہ سے پیشتر کتب مقدسۂ سماویہ کے مشکل مقامات حل کرتا
تھا اور شعرا سکسن کے کلام کے بدلے اب داستان کی کتابین
پڑہائی جاتی تھین ان کتابون مین بڑے بڑے بہادرون اور شجاعون
کے معرکے اور کارنمایان لکھی تھی اور سب سے زیادہ سکندر اور
شاہ آرتھر اور چارلمین کی جرات اور مردانگی کی بڑی بڑی باتین
لکھی تھین اور لکھا تھا کہ اونہون نے ایسے ایسے اژدہے اور پہلوان
مارے اور ایسے ایسے طلسمات کے قلعون مین گھس کر اپنے حسین
و نازنین معشوقون کو نکال لائے اور بہت سی جوانمردیان کین فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ .... سنہ وفات
اڈگر .... سنہ ۱۱۰۶ع
اسکندر اوّل .... سنہ ۱۱۲۴ع
ڈیوڈ اوّل ....

فرانس

سنہ وفات

فلپ اول .... سنہ ۱۱۰۸ع

لوی ششم ....

اسپانیہ

الفونزو ششم .... سنہ ۱۱۰۹ع

الفونزو ہفتم .... سنہ ۱۱۳۳ع

الفونزو ہشتم ....

شہنشاہان جرمنی

ہنری چہارم .... سنہ ۱۱۰۶ع

لوتھیر دوم .... سنہ ۱۱۲۵ع

ہنری پنجم ....

پوپ

پیسکل دوم .... سنہ ۱۱۱۸ع

گلیشیس دوم .... سنہ ۱۱۱۹ع

کیلکسٹس دوم .... سنہ ۱۱۲۴ع

اونوریس دوم .... سنہ ۱۱۳۰ع

انوسینٹ دوم ....

باب چہارم

عہد شاہ اسٹیون امیر بلوی سنہ ولادت ۱۱۰۵ء سنہ جلوس ۱۱۳۵ء سنہ وفات ۱۱۵۴ء

بعد شاہ ہنری کے اسٹیون بمقابلہ ماڈ دختر بادشاہ مذکور مدعی سلطنت ہوا — یہ شاہزادہ شاہ ولیم منصور کی بیٹی اڈیلا کا سنجھلا بیٹا تھا جسنے رئیس صوبہ بلوی سے شادی کرلی تھی اور خاندان شاہی مین سب سے اوّل تھا اوس زمانہ کے لوگون کی یہ راے اوسکی موافق تھی کہ عورت کے زیر حکومت ہونا مردون کے لیے ذلت کی بات ہے اوسکے بھائی ہنری نے جو ونچسٹر کا اسقف تھا بڑی پادریون کو اوسکے موافق کرلیا اور پای تخت کے لوگ اور اہل لنڈن اوسکے بادشاہ ہونے سے بہت خوش ہوے — شاہ ہنری کی لاش کو جو بسبب بعض دواؤن کے سڑنے سے محفوظ رہی تھی خانقاہ ریڈنگ مین لے گئے اور اسٹیون نے خود اوسے کاندھا دیا — جب بادشاہ دفن ہوچکا تو سب پادری اور رئیس آکسفرڈ مین جمع ہوے اور امیر اسٹیون نے جو تاج شاہی سے سرافراز ہوچکا تھا اون سبکے سامنے قسم کھائی کہ ٹیکس ڈین گلڈ موقوف کردیا جائیگا اور پادریون کے حقوق کی نگہداشت کی جاے گی اور

اور روسا کو اختیار دیا جاے گا کہ اپنے جنگلون مین شکار کھیلین اور اپنے علاقون مین اور قلعے بنوائین۔ اسٹیون کی ان عنایات سے بہت سے پادری اور رئیس اوسکے موافق ہو گئے لیکن آخر کی شق کا نتیجہ سریع یہ ہوا کہ سارے انگلستان مین ایک سنے چھبیس^۲ قلعے علاوہ قلعہاے سابق کے بنے اور ان قلعون مین امراء غدار مطلق العنان رہا کرتے تھے اور لوگون کا مال واسباب لوٹ لیا کرتے تھے اور اکثر فوج لیکر خود بادشاہ کا مقابلہ کرتے تھے۔

سب سے پیشتر ڈیوڈ شاہ اسکاٹ لنڈ نے شاہزادی ماڈ کی طرف سے تلوار کھینچی اور ایک برس مین تین مرتبہ بکمال بیرحمی نورتھمبرلنڈ کو غارت و تاراج کیا اسواسطے کہ اوس صوبہ کو وہ اپنا سمجھتا تھا۔ تیسرے حملہ مین یہ غارت گر ضلع یورک مین پونہچا لکن وہان مقام نورتھالرٹن پر روساء شمالی اور اونکی رعایا نے اوسکا مقابلہ کیا ان لوگون کو تھرسٹن استقف یورک نے جنگ پر آمادہ کیا تھا۔ اسی مقام پر وہ لڑائی ہوئی جسے جھنڈے کی لڑائی کہتے ہین انگریزی فوج کے جہازون مین ایک جہاز کا مستول سب سے بلند تھا اور اوسپر تین اولیاء سکسن کے جھنڈے تھے اور اوسکی چوٹی پر ایک صلیب مسیحی اور ایک چاندی کا صندوق جسمین بقیہ عشاء^{لہ} مقدس عیسوی تھا نصب تھا۔ سرداران فوج انگریزی ایک دوسرے کا

جھنڈے کی لڑائی ۲۲ اگست ۱۱۳۸ع

لہ یہ ایک قسم کی روٹی ہے جسے عیسائی بہت متبرک سمجھتے ہین ۱۲

ہاتھہ پکڑے ہوے لڑائی پر تلے ہوے تھے اور قسم کھا چکے تھے
کہ یا آج فتح کرینگے یا مرجائینگے پس اونھون نے حق تعالی سے
نصرت کی دعا مانگی اور مستعد کارزار ہوئے۔ اسکاٹ لنڈ کی
فوج نعرے مارتی ہوئی انگریزی لشکر پر ٹوٹ پڑی اور آگے کے
لوگون کو پس پا کردیا اور یمین و یسار کی فوج بھی منتشر و مغلوب ہوئی
لکن علم کے گرد انگریزی سوار برابر برچھیان تانے کھڑے رہے ۔
فوج سکسن کی تیراندازون نے تیرون کا منھہ برسادیا اس باران
تیر مین اسکاٹ لنڈ کے بہادرون نے چار گھنٹہ تلوار کی اور چاہا
کہ دشمن کی صفین چیر کر گھس جائین لکن اونھون نے ناحق اپنے
تئین ہلکان کیا انگریزی فوج نے دھوین اڑا دیئے آخر نشان اژدر نشان
شجاعان اسکاٹ لنڈ خون آلود و دریدہ پرچم و سرنگون (مثل
باد صرصر) اوس میدان پر خطر سے روانہ ہوا اور اسی کیفیت سے وہ
فوج جرار بھی رو بفرار ہوئی جو بعد طلوع آفتاب زیر پرچم رایت عالمتاب
(مانند صبا) عازم میدان وغا ہوئی تھی ۔ اسکاٹ لنڈ کے لوگ
بارہ ہزار سے زیادہ کام آئے۔ ڈیوڈ نے اپنے لشکر پریشان کو
شہر کولائیل مین فراہم کیا اور تیسرے دن اوسکا بیٹا ھنری
بھی اوس سے آکر ملا جو اپنے تئین انگریزی سردار بناکر فوج کے پیچھے پیچھے
چلا گیا تھا اور بعد اوسکے کسی جنگل مین بھاگ گیا تھا۔ لکن باوجود
اس شکست کے اسکاٹ لنڈ کے بادشاہ نے ہمت نہ ہاری

اور دوسرے سال کی شروع مین دونون بادشاہون مین مصالحہ ہوگیا —
تمام صوبہ نورتھمبرلنڈ سوا شہر بمبرا اور نیوکیسّل
کے بادشاہ اسکاٹ لنڈ کے بیٹے ھنری کو دیدیا گیا اوسنے
پانچ امیر اپنے ملک کے بطور یرغمال کے شاہ اسٹیون کے حوالے
کئے —

اس معرکہ کے تھوڑی ہی مدت کے بعد شاہزادی ماڈ
انگلستان کے جنوبی کنارے پر وارد ہوئی اوسکے ہمراہ رکاب
ایک سو چالیس سردار تھے پہلے تو وہ قلعہ آرنڈل واقع ضلع
سسکس مین تھی بعد اوسکے اسٹیون نے بہمت مردانہ مصلحت
حکیمانہ اوسے شہر برسٹل مین چلے آنے کی اجازت دی جہان
اوسکا سوتیلا بھائی رابرٹ رئیس گلوسٹر رہتا تھا — اب خود
انگلستان کے بادشاہ اور پادشاہزادی مین لڑائی شروع ہوئی
اوس ملک کے رئیس جو اپنے مستحکم قلعون مین مثل بادشاہون کے
رہتے تھے اس لڑائی کو اچھے دیکھا کئے اور کسی فریق کے شریک نہوے
اور اونھون نے بکمال بیرحمی رعایا کو لوٹ لیا اور قید کرلیا اور
بڑی بڑی تکلیفین پونہچائین اس ظلم کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگون
نے تجارت اور زراعت چھوڑ دی اور بعضے ضلعون کی تو کیفیت
ہوگئی کہ اگر کوئی شخص اون مین دن بھر پھرتا تو ایک کھیت بھی مزروع

نہ دیکھتا اور ایک مکان بھی آباد نہ پاتا۔ پہلے تو شاہزادی ماڈ
کامیاب ہوئی اور لینکن کی لڑائی مین شاہ اسٹیون اسقدر لڑا کہ اوسکی
تلوار اور تبر ریزہ ریزے پرزے ہوگئے اور ایک پتھر اوسے لگا جسکے صدمے
سے وہ زمین پر گر پڑا اور فوج مخالف نے اوسے قید کرلیا اور بہت
بھاری بیڑیان پہنا کر برسٹل کیسل کے محبس مین مقید کیا اور
اوسکی زوجہ میٹلڈا رئیس زادی بولون ضلع کینٹ مین چلی گئی
پادریون نے بھی اب شاہزادی ماڈ کی سلطنت قبول کی لکن اوسکی
عجب و غرور سے جو لوگ اوسکے بڑے سرگرم ناصر و معین تھے وہ بھی
الگ ہوگئے۔ اہل کینٹ نے اسٹیون کی طرف سے بلوے کیا
اور لنڈن مین گھس آئے جب ماڈ نے اہل شہر کے گھنٹون کی آواز اور
اونکے نعرے سنے تو اوسپر ایسا خوف طاری ہوا کہ گھوڑے پر سوار ہوکر
آکسفرڈ کو بھاگ گئی بعد اوسکے اوسنے شہر ونچسٹر پر حملہ کیا
لکن شکست کھائی اور اوسکا بھائی رابرٹ گرفتار ہوگیا بس اس
شکست سے وہ بالکل برباد ہوگئی اور اسٹیون جو رئیس گلوسٹر
کے عوض مین رہا کردیا گیا تھا پھر سریر آرائے مملکت انگلستان ہوا۔
لکن شاہزادی ماڈ آکسفرڈ مین لڑا کی اور اسٹیون نے اوس کا
محاصرہ کیا۔ شاہزادی مذکورہ قریب نصف فصل سرما تک محاصرین
کو روکے رہی باین امید کہ سردی کی شدت سے اسٹیون محاصرہ
سے باز آئیگا لکن قحط سے ناچار ہوکر اوسنے قلعہ چھوڑ دیا اور تین

سرداروں کو سفید کپڑے پہنوائے تاکہ اسٹیون کے پہرے کے لوگ اونھیں نہ روکیں اور اونھیں ہمراہ لیکر اوس برفستان میں بھاگی اور دریاے ٹیمس سے جو بسبب برف کے منجمد ہوگیا تھا بے کشتی عبور کر کے شہر والنگفرڈ میں پہونچی۔ بعد اسکے شاہزادی ماڈ چار برس اور انگلستان میں ٹھہری اور اوسکی حکومت نصف حصہ مغربی ملک مذکور میں رہی اور گلوسٹر اوسکا دارالحکومت رہا بعد اوسکے نورمنڈی کو چلی گئی اسکی وجہ یہ ہوئی کہ اوسکے بڑے معین و مددگار یعنی مایلو رئیس ھیرفرڈ اور رابرٹ رئیس گلوسٹر مرگئے تھے۔

اس عرصہ میں ملکہ ماڈ کا بیٹا ھنری جوان ہوا اور شہر کہلائیل میں اوسکے چچا ڈیوڈ نے اوسے درجہ امارت عنایت کیا۔ بعد اوسکے باپ کی وفات کے نورمنڈی اور انجو کی ریاستیں اوسے ملیں اور چونکہ اوسنے الینوڈ رئیس زادی یوبٹو زوجہ مطلقہ شاہ فرانس سے شادی کرلی تھی لہذا ریاست اکوٹین بھی اوسکے قبضہ میں آگئی اور اسی عقد کی وجہ سے اوسے فرانس میں اقتدار حاصل ہوا اور اوسنے انگلستان پر حملہ کیا تاکہ اپنے نانا کی سلطنت اسٹیون سے چھین لے لیکن اسٹیون کے بڑے بیٹے یوسٹیس کے مرنے سے لڑائی موقوف رہی اور شہر ونچسٹر میں بادشاہ اور شاہزادہ میں مصالحہ ہوگیا۔ شروط مصالحہ یہ تھی کہ بعد وفات اسٹیون سلطنت انگلستان ھنری کو ملے اور بادشاہ کے بیٹے ولیم کو ریاست بولون اور اور صوبجات

سنہ ۱۱۵۳ء حملہ کرنا ہنری کا انگلستان پر بارادہ قبضہ

مصالحہ درمیان شاہ اسٹیون و شاہزادہ ہنری سنہ ۱۱۵۳ء

جو اوسکے باپ کی ذات خاص سے متعلق تھے دیئے جائین اس مصالحہ
کو ہنوز ایک سال بھی نہ گذرا تھا کہ بادشاہ اسٹیون نے انتقال کیا
اور خانقاہ فیورشیم واقع ضلع کینٹ مین اپنی زوجہ اور بیٹی کر
قریب دفن کیا گیا —

بظاہر تو یہ بادشاہ جری اور چالاک اور مستقل المزاج اور
دوست شفیق اور دشمن رحم دل تھا اور سب سے بحلم و بردباری
پیش آتا تھا لکن چونکہ اسکے عہد مین خانگی لڑائیان بہت ہوئین لہذا ہم
یہ نہین کہتے کہ وہ ایسا تھا جیسا بادشاہون کو ہونا چاہیئے — یہ بادشاہ
دراز قد اور قوی ہیکل اور شان دار تھا فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ — سنہ وفات

ڈیوڈ اول .... ۱۱۵۳ سنہ ع
میلکم چہارم ....

فرانس

لوئی ششم .... ۱۱۳۷ سنہ ع
لوئی ہفتم ....

اسپین

الفونزو ششم ....

شہنشاہان جرمنی

	سنہ وفات
لوتھیر دوم	سنہ ۱۱۳۸ع
کونرڈ سوم	سنہ ۱۱۵۲ع
فریڈرک اوّل	....

پوپ

انوسینٹ دوم	سنہ ۱۱۴۳ع
سلسٹن دوم	سنہ ۱۱۴۴ع
لیوشیس دوم	سنہ ۱۱۴۵ع
یوجینیس سوم	سنہ ۱۱۵۳ع
انس ٹیشیس پنجم	....

باب چہارم

حالات اسکاٹ لنڈ در عہد سلاطین نورمن از سنہ ۱۰۵۶ع تا سنہ ۱۱۵۳ع — ۹۷ سال — ۶ پادشاہ

اسماء پادشاہان اسکاٹ لنڈ	تاریخ جلوس
میلکم سوم	سنہ ۱۰۵۶ع
ڈونلڈ بین ...... (برادر)	سنہ ۱۰۹۳ع
ڈنکن ...... (پسر میلکم سوم)	سنہ ۱۰۹۴ع
ڈونلڈ بین ...... (نے ملک پھر چھین لیا)	سنہ ۱۰۹۵ع
اڈگر ...... (پسر میلکم سوم)	سنہ ۱۰۹۷ع
الگزنڈر اول ...... (برادر)	سنہ ۱۱۰۶ع
ڈیوڈ اول ...... (برادر کوچک)	سنہ ۱۱۲۴ع – ۱۱۵۳

میلکم سوم پادشاہ **اسکاٹ لنڈ** کا لقب **کینمور** (یعنی عظیم الراس — بڑسرا) تھا — دو برس بعد نورمنس کے انگلستان فتح کرنیکے پادشاہ موصوف نے **مارگرٹ** شاہزادی **سکسن** دختر شاہ **اڈگر اتھلنگ** سے عقد کرلیا تھا — اس شاہزادی نے اسکاٹ لنڈ مین مذہب و ہنر کی ترقی مین بڑی سعی کی اور اوسیکی بدولت میلکم کو وہ شان و شوکت حاصل ہوئی جو اوسکے اجداد کو کبھی نصیب نہوئی

تھی اور چاندی اور سونے کی رکابیان اوسکے دسترخوان پر رکھی گئین

اس زمانہ مین بادشاہان اسکاٹ لنڈ حکومت صوبہ کمبرلنڈ اور نورتھمبرلنڈ کے مدعی ہوئے اور اس دعوے کی جستجو مین میلکم نے اپنی جان دی— اوسنے قلعہ انوک کا محاصرہ کیا اور اوسی حال مین ۱۰۹۳ع مین مارا گیا—

کینمور کے بھائی ڈونلڈ باین مین اور اوسکے بیٹے ڈنکن مین کہ ولدحلال نہ تھا چار برس تک سلطنت پر جھگڑا رہا— ڈونلڈ پہلے تو تخت سلطنت پر قابض ہوگیا لکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ڈنکن نے اوسے نکال دیا— اٹھارہ مہینے مین ڈنکن مارڈالا گیا اور ڈونلڈ پھر بادشاہ ہوگیا لکن ۱۰۹۷ع مین انگلستان کی فوج نے اس غاصب کہنہ سال کو تخت سے اوٹھا دیا—

ڈونلڈ کے بعد اڈگر پسر میلکم کینمود بادشاہ ہوا اور نو برس بامن وآسائش سلطنت کی—

اڈگر کے بعد اوسکا بھائی الگزنڈر اول تخت نشین ہوا اس بادشاہ کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اسمین اور انگلستان کو یادرہے

مین اس باب مین نزاع ہوئی کہ وہ کہتے تھے کہ کلیسای سینٹ انڈر یوز
کے اسقف کی تقدیس کا ہمین استحقاق ہے - بادشاہ نی بکمال استقلال
اپنے ملک کے پادریون کی تائید کی سنہ ۱۱۲۴ء مین اوسنے انتقال کیا
اور ڈیوڈ اوّل اصغر اولاد میلکم کینمور بادشاہ ہوا - یہی بادشاہ
جھنڈے کی لڑائی مین جسکا ذکر سابق مین ہوا شاہزادی ماڈ کی طرف سے
لڑا تھا لکن بس یہی لڑائی یہ لڑا - یہ بادشاہ زاہد و متقی اور بے شر تھا
اسکے عہد مین اسکاٹ لنڈ کے لوگون نے زراعت اور تجارت
اور صنّاعی مین بڑی ترقی کی - ایک دن لوگون نے دیکھا کہ بادشاہ
فرش خواب پر مرا پڑا ہے اور اوسکے ہاتہ اسطرح ایک دوسرے سے
ملے ہین کہ گویا دعا مانگ رہا ہے - یہ حادثہ سنہ ۱۱۵۳ء مین ہوا -

پس اسطرح سے جبکہ سلاطین نورمن سلطنت انگلستان پر
قابض تھے بادشاہان سکسن سریر آرای مملکت اسکاٹ لنڈ
تھے اور اونکی سرکار روساء سکسن کی بڑی جائے پناہ تھی کہ وہ اہل نورمن
کی اطاعت اپنی ذلت جانتے تھے - اِسی خاندان شاہی سکسن سے
وہ شاہزادی (یعنی دختر شاہ میلکم کینمور) پیدا ہوئی جسکی شادی
ھنری اوّل بادشاہ انگلنڈ سے ہوئی اور اسی عقد کے سبب سے
ان دونون متضاد قومون مین (یعنے اہل سکسن اور
قوم نورمن) اتحاد ہو گیا فقط

باب پنجم

طرز معاشرت قوم نورمن

جب نورمن لوگون نے انگلستان کو فتح کیا تو وہان بھی اپنے ملک کا قانون جاری کیا اوس قانون کو فیوڈل سسٹم کہتے ہین اور اوسکا اثر اہل انگلستان پر اوس نورمن بادشاہ کے آخر عہد تک رہا جو بوسورتھ کی لڑائی مین مارا گیا۔ یہ سچ ہے کہ قبل فتح نورمن کے بھی سکسن لوگون مین ایسے ہی قانون کے کچھ آثار تھے لکن اس ضابطہ کی تکمیل اور ممالک یوروپ مین ہوئی خاص کر کے قوم نورمن کے زمانہ مین۔ اس قانون (یعنے فیوڈل) کا نام لفظ فیوڈ سے مشتق ہے جسکے معنی پارۂ زمین ہین اسکی بڑی صفت یہ تھی کہ تمام ملک فوج کے قبضہ مین تھا یعنی اسامی مالگذاری مین سرکار کو غلہ یا مواشی یا روپیہ نہ دیتے تھے بلکہ کچھ تھوڑی سی یہ چیزین دیتے تھے باقی جب سرکار کو کوئی لڑائی درپیش ہوتی تھی تو اپنے سردارون کے ہمراہ بادشاہ کی طرف سے مفت لڑتے تھے۔ تمام ملک کا مالک بادشاہ تھا اور وہ بڑے بڑے ضلع امرا کو دیدیتا تھا امرا اپنے اپنے ضلعون کو شرفا پر تقسیم کر دیتے تھے شرفا اپنے اپنے حصہ کا ٹھیکہ اسامیون کو دیتے تھے لکن ان جملہ مراتب مین افسر

اپنے ماتحت لوگون سے یہ اقرار لے لیتا تھا کہ تمھین لڑائی مین شریک ہونا پڑے گا پس جب بادشاہ کو فوج کی ضرورت ہوتی تھی تو وہ امرا کو طلب کرتا تھا اور امرا شرفا کو جمع کرتے تھے اور شرفا اپنی رعیت اور اور متعلقین کو لڑائی کے لیے جمع کرتے تھے پس اسطرح سے ہنگام جنگ ایک فوج عظیم علم بادشاہی کے گرد جمع ہوتی تھی۔ اس قانون کی وجہ سے امرا کو بڑا اقتدار و اختیار حاصل تھا اور اکثر وہ بادشاہ سے منحرف ہوجاتے تھے اور ہمیشہ آپس مین لڑا کرتے تھے۔

سرداری کا درجہ اسی قانون فیوڈل سسٹم کی ایک فرع تھی۔ سرداری کی راہ سے بادشاہ اور فقیر برابر تھا اور دونون کی تعلیم و تربیت ایک ہی طرح سے ہوتی تھی یعنے پہلے بادشاہ و فقیر دونون امیرون کی خواص رہتے تھے بعد اوسکے اونکے مصاحب ہوجاتے تھے بعد اسکے کہین اونھین سرداری کا درجہ حاصل ہوتا تھا اور تمغۂ سرداری یہ ملتا تھا کہ اونکے جوتون مین سونے کے کانٹے لگا دیے جاتے تھے اور وہ سرداری کے عہد کرتے تھے۔ جو شخص درجہ سرداری پاتا تھا اوسے کچھ رسوم کرنے پڑتے تھے منجملہ اونکے ایک رسم یہ تھا کہ جسدن وہ سردار ہونے کو ہوتا تھا اوسکی شب کو مطلق نہ سوتا تھا اور کسی تاریک گرجے مین چلا جاتا تھا اور وہان بڑے بڑے بہادر

جو لڑائیون مین مارے گئے تھے اونکی قبرون کے بیچ مین تنہا اور
خاموش کھڑا رہتا تھا اور اون بہادرون کی سلاح کو باین نظر دیکھا
کرتا تھا کہ یہی ہتہیار مجھے بھی ملین گے — جب سردار اپنے تئین خوب
سجتا تھا تو از سرتا پا غرق آہن ہوتا تھا اوسکی زرہ فولاد کی ہوتی تھی
جسکے پتّر خوب مضبوط جڑے ہوتے تھے اوسکے نیچے وہ نرم چمڑے
کے کپڑے پہنتا تھا اور اوسکے خود پر کلغی لگی ہوتی تھی اور ڈھال
پر تین پھول اور ایک معرکہ بنا ہوتا تھا نیزہ اوسکا خاص آلہ جنگ تھا
علاوہ اسکے وہ ایک چوڑی تلوار اور ایک خنجر بھی باندھتا تھا جسے
(خنجر ظلم کے بدلے) خنجر رحم کہتے تھے اس خنجر سے وہ دشمن نیم بسمل کو
ذبح کر ڈالتا تھا اور اکثر تبر یا گرز بھی رکھتا تھا گرز ایک لکڑی کا سوٹا
ہوتا تھا جسکے سرے پر ایک لوہے کا لٹو موٹی موٹی کیلون سے جڑا ہوتا
تھا — گرز چوبین پادریان نورمن کا بڑا محبوب آلہ جنگ تھا یہ پادری
زرق برق زرہون پر بڑے بڑے سیاہ جبّے پہنکر میدان قتال مین جاتے
تھے اور اونکی اقسام و عہود مانع خون ریزی تھے لیکن مانع سرکوبی و مغزکنی
مطلق نہ تھی — ٹمپلرس[1] ایک مشہور فرقہ جنگی راہبون کا تھا جو سنہ ۱۱۱۸ع

[1] یہ فرقہ اسطرح سے پیدا ہوا کہ اوس زمانہ مین جو عیسائی فلسطین یعنی بیت المقدس کی زیارت کو اسطرح جاتے
تھے اونکی حمایت اور حفاظت کے لیے شہر اورشلیم مین ھیکل یعنی مسجد خاص کے قریب ایک مکان مین
کچھ راہب رہا کرتے تھے چونکہ عبادتخانہ کو انگریزی مین ٹمپل کہتے ہین اور یہ لوگ خاص بیت المقدس کے پاس رہتے تھے اس سبب سے
انہین ٹمپلرس یعنی ھیکل کے رہنے والے کہنے لگے آخر اونہی راہبون سے ایک فرقہ پیدا ہوا اور اوسی فرقہ کو ٹمپلرس کہنے لگے ۱۲ —

مین حادث ہوا تھا۔ اس فرقہ کے لوگ ہنگام جنگ زرہون پر لنبی لنبی قبائین
پہنتے تھے اور اونکے دھنے کندھے پر ایک سفید کپڑے کی ہشت گوشہ صلیب
لگی ہوتی تھی لکن جب لڑائی نہوتی تھی تو فقط سفید کپڑے پہنے رہتے تھے۔ جو لوگ
جہاد کو جاتے تھے اونکی علامت بھی صلیب مسیحؑ تھی انگریزون کی صلیب
سفید ہوتی تھی فرانسیس لوگون کی سرخ اہل بلجیم کی سبز مردمان جرمنی
کی سیاہ اور اہل اٹلی کی زرد۔

نیزہ بازی اوس زمانہ کے امیرون اور سردارون کا خاص شغل تھا۔
جس مقام پر یہ شغل ہوتا تھا اوسے لسٹس کہتے تھے اوسکے گرد ایک
چار دیواری کھنچی ہوتی تھی اور اندر اونچے اونچے برآمدے ہوتے تھے
اونمین امیر اور امیرزادیان بیٹھتی تھین اور باہر غریب تماشائیون کے جمگھٹے
ہوتے تھے اور اکھاڑے کے دونون جانب لڑنے والے سردارون کے
خیمے کھڑے ہوتے تھے اور ایک طرف لوہار اور سلاح ساز جنکی بڑی
قدر و منزلت اوس زمانہ مین تھی زرہون وغیرہ مین کیلین ٹھوکتے
تھے اور اونکے ہتوڑون کی کھٹکھاہٹ دور تک سنائی دیتی تھی
جب یہ سامان ہو چکتا تھا تو جن سردارون کی لڑائی بدی ہوتی تھی
وہ چالاک گھوڑون پر سوار اکھاڑے مین آتے تھے اور اونکے آگے
بہت سے نقیب صدائے قرنا سے اونکے مرتبے ظاہر کرتے جاتے
تھے جب نقیب خاموش ہوتے تھے تو ایک غل ہوتا تھا کہ انعام لائقے

انعام لائے اور برآمدون سے روپے اور اشرفیون کی بوچھار ہوجاتی تھی — اکھاڑہ کے بیچ مین سرداران مبارزطلب قدوم مخالف کے منتظر رہتے تھے اور جب یہ سردار میدان کارزار مین آتے تھے تو جسے اپنا نقطۂ مقابل قرار دیتے تھے اوسکی سپر سے اپنا نیزہ دوچار کرتے تھے اگر سرنیزہ سپر مخالف سے مس ہوتا تھا تو شمشیر آبدار و نیزۂ خونخوار سے کارزار درپیش ہوتا تھا اگر پائے سنان سپر مقابل سے مقابل ہوتا تھا تو فقط کارنمائی اور ہنرآزمائی سلاحِ صلاح سے مدنظر ہوتی تھی — صدائے قرنا پر میدان کی دونون جانب سے پہلوانان مِل تیز زن زن گھوڑے اوڑاتے ہوے بیچون بیچ مین آکر اس زور سے ٹکراتے تھے کہ دیکھنے والے دہشت مین آجاتے تھے اگر یہ دونون پہلوان برابر کے ہوتے تھے تو اسقدر نیزہ بازی ہوتی تھی کہ برچھیون کے ٹکڑے اُڑجاتے تھے اور گھوڑے شل ہو کر گھٹنون کے بل گر پڑتے تھے لیکن اگر ایک نے دوسرے کی خود یا سپر پر خوب تاک کر ضرب لگائی تو یہ کمبخت پہلوان چکر اکر پشت زین سے زمین پر گرتا تھا اور اوسکی زخمون سے خون بہتا جاتا تھا اور بدن زرہ کے بوجھ سے چور ہوجاتا تھا — یہ جان جوکھم کی لڑائی کہ نورمن لوگون کی دانست مین تماشائی لطیف و شغل دلپذیر تھا اکثر دو یا تین دن رہتی تھی اور پچھلے دن جو پہلوان جنیر غالب آتا تھا اوسکے گھوڑے اور زرہین انعام مین پاتا تھا اور علاوہ اسکے جس امیرزادی کو وہ پسند کرتا تھا وہ نازنین

بخطاب ملکۂ کشور حسن و محبت باقیماندہ معرکون کی کارفرما و صدرنشین ہوتی
تھی۔ دوسرے دن اکثر گھمسان لڑائی ہوتی تھی جسمین ایک ایک
گروہ پہلوانون کا لڑتا تھا یہان تک کہ بادشاہ یا کوئی بڑا رئیس چھڑی
سے اونھین اشارہ کرتا تھا کہ بس ٹھہر جاؤ پس جو سردار اس جنگ
مغلوبہ مین غالب آتا تھا وہ تمام گرد و غبار مین اٹا ہوا کارفرمائے معرکہ
یعنی ملکۂ کشور حسن و محبت کے حضور مین آکر جھک جاتا تھا اور وہ معشوقہ
فتنہ ساز اپنے دست نازنین سے اوس عاشق جانباز کو تاج عزت
سے سرفراز کرتی تھی۔ جب سردار لڑ چکتے تھے تو نیچ قوم کے لوگ
بازی کرتے تھے اور یہ کھیل یعنی تیراندازی اور گتکہ بازی اور مینڈھو
لڑانا اونھین بہت پسند تھے۔ اونکی گتکہ بازی ایک قسم کی بنیٹی ہلانا تھا
اوسکی کیفیت یہ تھی کہ دو شخص دو لکڑیان قریب دو فٹ کے لنبی بیچ
سے پکڑتے تھے اور کبھی یہ اوسکو مارتا تھا وہ بچاتا تھا کبھی وہ اسکو
مارتا تھا یہ وار خالی دیتا تھا کبھی دونون ریلتے تھے۔ اسی نیزہ بازی
کے مشابہ اون لوگون کی کشتی بھی تھی اور جس طرح **سکسن**
لوگ مجرمون کی آزمائش آگ اور پانی سے کرتے تھے اوسیطرح
یہ لوگ (یعنے **نورمن**) مجرم کو لڑوا دیتے تھے کہ اگر یہ قصوروار
ہوگا تو خدا خود اس سے سمجھ لے گا

نورمن لوگ قلعے اسواسطے بنواتے تھے کہ لڑائی جھگڑے

کے دنون مین مضبوط و محفوظ رہین چنانچہ ان قلعون کے آثنا جابجا آثار ابتک انگلستان مین جابجا موجود ہین اون سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ہی ایسے مستحکم قلعون کے سبب سے اوس زمانہ کے امیر خود بادشاہ سے اکثر مقابلہ کرتے تھے اور سر بر ہوتے تھے۔ ان عمارات کہنہ کی خاص پہچان یہ ہے کہ انکی محرابین گول ہین بخلاف آج کل کی مکانات کے کہ اونکی محرابین اُبھری ہوتی ہین اور اونکی دریچے گوتھ کی عمارت کی قطع پر نشتر نما ہوتے ہین۔ اِن مکانات قدیم مین سب سے زیادہ مستحکم و محفوظ ایک مربع برج ہوتا تھا جسکے گرد ایک دیوار بیس فٹ اونچی ہوتی تھی اور اوس دیوار مین ایک فصیل اور بہت سی چھوٹی چھوٹی برجیان ہوتی تھین اور اس برج کی دیوارون کی گندگی دس فٹ ہوتی تھی اور اسمین پانچ درجے ہوتے تھے جنمین سب سے نیچے کے درجے مین قیدی رہتے تھے اوسکے اوپر کے درجے مین غلہ رہتا تھا اوسکے اوپر کے درجے مین سپاہی رہتے تھے باقی رہے سب کے اوپر کے دو درجے سو اون مین خود امیر اور اوسکا اہل و عیال رہتا تھا اور اس برج کا دروازہ تیسرے درجے مین ہوتا تھا اوسکے اندر ایک دور دار زینہ بنا ہوتا تھا اور اوس زینہ کے بیچ بیچ مین ایک مضبوط پھاٹک ہوتا تھا اوس پھاٹک کے اوپر دار بڑا سا دبیز تختہ لگا ہوتا تھا کہ جب چاہیے اوسے ہٹا لیجے جب چاہیے پھر چھوڑ دیجیے اور اس تختے کے سامنے ایک گل لوہے کی دندانون مین

لگی ہوتی تھی کہ جب اوسے چھوڑ دیتے تھے تو دشمن کے آنے کی راہ مطلق نرہتی تھی۔ تمام قلعے کے گرد ایک گہری خندق کھدی ہوتی تھی اوس مین پانی بھرا رہتا تھا اور اوسکے اوپر ایک پُل ہوتا تھا کہ جب چاہتے تھے اوسے کھینچ لیتے تھے اور اوس پُل کے ایک کنارے پر دشمن کے روکنے کے واسطے ایک برج بنا ہوتا تھا۔ قلعے کے متصل امیر قلعہ اور اوسکی رعایا کے نوکرون کے مکانات اور دوکانین ہوتی تھین اور لہار اور بڑہئی اور چمڑے والے اور نان بائی اور قسائی اور درزی اور اور بہت سے اہل حرفہ اوسیکے قریب رہتے تھے اور ان بیچارون نے اپنے جھونپڑے قریب قریب اسواسطے ڈال لیے تھے کہ وہ زمانہ بہت نازک تھا اور اکٹھا رہنے مین حفاظت رہتی ہے پس اوس زمانہ کا قلعہ قلعہ کاہے کو ایک خاصا شہر تھا کہ اوسکے گرد ہزارون مکانات اور دکانین تھین۔

اہل نورمن کا طرز معیشت سکسن لوگون کے طریقہ سے معتدل اور لطیف تھا۔ یہ لوگ (یعنے نورمنس) فقط دو وقت کھانا کھاتے تھے امرا و شرفا دن کا کھانا نو بجے کھاتے تھے اور رات کا کھانا سہ پہر کو قریب چار پانچ بجے کے کھاتے تھے اور شب کو سونے سے پیشتر بھی کچھ تھوڑا سا کھا لیتے تھے۔ اکثر عمدہ عمدہ گوشت جو آج کل انگریز لوگون کی میزون پر رکھے جاتے ہین اونہین سے پیشتر

نورمن لوگون نے استعمال کیا تھا اور یہ امر کہ نورمن لوگون نے انگلستان کی غذائین بدل دین خود انگریزی زبان سے ظاہر ہے کہ جتنے زندہ جانورون کے نام ہین مثلاً اکس (بیل) شیپ (بھیڑ) کاف (بچھڑا) پگ (سور) یہ سب سکسن زبان کے الفاظ ہین لکن ان جانورون کے گوشتون کے نام جو آج کل کھائے جاتے ہین سب نورمن زبان کے ہین مثلاً بیف (گای کا گوشت) مٹن (بکری کا گوشت) ویل (حلوان کا گوشت) — اوس زمانہ مین دعوتین بڑے دھوم دھام سے ہوتی تھین اور جو خدمتگار اونکا اہتمام کرتے اونھین سیورس کہتے تھے اور اونسے بالادست اور خدمتگار تھے جنکی خدمت کا تمغہ سفید عصی تھا — دسترخوان پر طرح طرح کے سالن اور شکار کیئے ہوے جانورون کے گوشت اور پکوان اور کئی قسم کی شیرمالین چنی جاتی تھین — امرا نورمن اور اور ملکون کی شرابین پیتے تھے اور جب خوب چھک جاتے تھے تو ایک جام اور پیتے تھے جسے سلامتی کا جام کہتے تھے رہے غربا سو وہ بیچارے اپنے ہی ملک کی بنی ہوتی شراب سے جی خوش کرلیتے تھے — اوس زمانہ مین کھانے کے وقت تہذیب کا بہت لحاظ رہتا تھا اور جو شخص اوسکا خیال نکرتا تھا ہنسا جاتا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ سکسن لوگون مین سے ایک شخص نے اہل نورمن کی محفل مین کھانا کھاکر رومال سے ہاتھ پوچھا اور ہوا مین ہاتھ نہ ہلایا کہ تری خشک ہوجاتی پس اہل محفل اوسپر

بہت ہنسے - بڑے آدمیون کے سونے کی کمرون مین تو کچہ واہیات سے
کاٹ کے پلنگ وغیرہ بچھے بھی ہوتے تھے اور اونپر موٹے کپڑے کے
پلنگ پوش بھی پڑے ہوتے تھے لکن غریبون کو یہ بھی نصیب تھا وہ
بیچارے بیل اور بھیڑ کے چمڑے ہی پر پڑ رہتے تھے -

جسطرح نورمن لوگون نے کھانے قسم قسم کے ایجاد کئے
اوسی طرح پوشاکین بھی نئی نئی طرح کی نکالین - اوس زمانے کے وضع دارون
کی یہ قطع تھی کہ دھاڑی خوب گھٹی ہوئی لنبی لنبی گھونگروالے بال کندھون
پر پڑے ہوے ایک ڈھیلا سا کرتا گھٹنون تک پہنے ہوے ایک کارچوبی
کمر بند باندھے ہوے اور اس سب پر ایک چھوٹا ازرق برق لبادا جسمین
بہت عمدہ حاشیہ اور بہت بھاری سنہری لچکہ لگا ہوا - ان لوگون
کے جوتے بہت ہی عجیب قطع کی ہوتے تھے کچہ دنون تک تو جوتے کی پنجے
لنبی لنبی مینڈھے کے سینگ سے بلدار رہی بعد اوسکے اونکے طول
مین ترقی ہوتی تو اسقدر ہوئی کہ پہننے والے بیوقوفون نے سونے
اور چاندی کی زنجیرون سے اون سوسمارون کو گھٹنون مین باندھنا
شروع کیا - ان لوگون کی ٹوپیان چھوٹی چھوٹی مخمل کی ہوتی تھین اور
لنبے لنبے موزے بہت سے ڈورون سے نیچے کے کرتے مین بندھے
ہوتے تھے - قوم نورمن مین عجب عجب قسم کے لوگ تھے جنسے
اوس زمانے کی اوضاع و اطوار خوب ظاہر ہوتی ہین - بھاٹ کی قطع یہ تھی

کہ کندھے پر ایک تنبورا لٹکا ہوا ایک چاندی کا جوشن بازو پر بندھا ہوا
ایک زنجیر گلے مین پڑی ہوتی اور اوس مین ایک مضراب بندھی ہوتی
مسخرے کی وضع یہ تھی کہ ایک چھوٹی سی ٹوپی پہنے ہوے بہت سے
گھنٹے باندھے ہوے رنگ برنگی کپڑے پہنے ہوے اور جرّاب
ایک سرخ ایک زرد۔ بیت المقدس کے حاجی کی صورت یہ تھی کہ ایک
چھوٹی سی ٹوپی پہنے ہوے اوسکے گرد بہت سے گھنٹے لگے ہوے پاؤن مین
فقط کھڑاؤن جرّابین ندارد ہاتھ مین ایک جریب اوسکے نیچے ایک
لوہے کی شام اور اوپر ایک خرمے کی ٹہنی لگی ہوتی۔ سکسن غلام
کی یہ کیفیت تھی کہ بے صاف کیے ہوے چمڑے کے کپڑے گلے مین
سور کی کھال کا جوتا پاؤن مین اوس مین ایک چمڑے کا تسما لگا ہوا وہ تسما
آدھی ران تک لپٹا ہوا گلے مین ایک پیتل کا پٹّا پڑا ہوا اور اوس مین
اوسکے مالک کا نام لکھا ہوا۔ یہودی کی پوشاک مین ایک چھوٹی سی
زرد چوگوشیا ٹوپی دیکھنے کے قابل تھی۔ یہودی شاہ ولیم
منصور کے عہد مین انگلستان مین آتے تھے اگرچہ اس عرصہ مین وہ ذلیل
بھی ہوے ہنسی بھی گئی لٹے بھی بہت لکن اڈورڈ اوّل کے زمانے
تک اپنی مہاجنی کیے ہی گئے۔ نورمن عورتین اندر ریشمی کرتے
پہنتی تھین اونپر ڈھیلی ڈھیلی لنبی آستینون کی جامے زمین تک
لٹکتے ہوے۔ پادری لوگون کا تمغۂ اجتہاد ایک دبیز خاتم[1] طلائی تھی

[1] مہر کی انگوٹھی ۱۲۔

اوراونکا لباس زُہد بھی قطع داری اور بھڑک مین اوس زمانہ کے
وضع دارون کی نازک پوشاک سے کچھ کم نہ تھا—

نورمن لوگون کے زمانہ مین پادشاہان سکسن کے
عہد کے سکہ مین کچھ تھوڑا ہی سا فرق ہوا اور کچھ تھوڑے سے سکے
اور ملکون کے انگلستان مین رائج ہوسے جنمین ھی لڑے جو اس زمانہ کے
۱۳ شلنگ اور ۴ پنس کے برابر تھا اور نزچن جسکی مقدار ۵ شلنگ
اور ۵ پنس تھی بڑے سکے تھے جس سکے کا نام زچن تھا اوسے
سکون بھی کہتے تھے اور وہ سکہ ملک اٹلی کا تھا اوسی مجاہدین
عیسائی نے اوس ملک سے لاکر انگلستان مین رائج کیا تھا—

نورمن زبان مین ایسے الفاظ بہت تھے جو لڑائی اور
سپاہگری اور قانون اور شکار سے علاقہ رکھتے تھے اور چونکہ خود
پادشاہ اور اہل دربار شاہی کی بھی زبان تھی لہذا گرجون اور کچہریون
اور مدرسون مین سب جگہہ اوسیکا استعمال ہونے لگا چنانچہ لکھا ہے
کہ اسکول کے لڑکے لاطینی کتابون کا مطلب فرانسیسی (یعنی نورمن)
زبان مین بیان کرتے تھے—اسی زمانہ مین ایک مرکب زبان بھی
انگلستان مین پیدا ہوئی جسے لنگوا فرانکا کہتے ہین اس زبان مین
نورمن لوگ اپنے سکسن خدمتگارون اور رعایا سے کلام کرتے تھے

جبتک قوم نورمن کی حکومت انگلستان مین رہی جبتک سکسن لوگ گویا قید رہے پس اسوجہ سے نہ اونھون نے خود ترقی کی نہ اونکی زبان نے کچھ رونق پائی بلکہ فرانسیسی زبان سے ملکر ایک اور زبان پیدا ہوئی جسے سمی سکسن (یعنے نیم سکسن) کہتے ہین - یہ زبان مرکب شاہ جان کے عہد تک جاری رہی - جب سے ولیم منصور نے انگلستان کو فتح کیا سکسن زبان اور نورمن زبان مین برابر جھگڑا رہا کبھی وہ اسپر غالب آجاتی تھی کبھی یہ اوسے مغلوب کرلیتی تھی - جس زمانہ مین فرمان مسمی بہ مگنا چارٹا جاری ہوا ان دونون زبانون مین پھر مقابلہ شروع ہوا آخرالامر سکسن زبان غالب آئی اور انگریزی جدیدہ کے تین خمس محاورات والفاظ کا ماخذ یہی زبان ہے —

انگلستان مین القاب خاندانی کا رسم بھی نورمن لوگون سے نکلا ان القاب کے وجوہ مختلف ہین صفات شخصی اکثر اسباب القاب ہوتے ہین مثلاً بعض شخص کا لقب بسبب اوسکی قوت وجسامت کے آرمسٹرانگ (یعنے قوی بازو) ہوگیا ہے بعض کا لقب بسبب بیاض شعر واھیٹ ھیڈ (موسفید) ہوگیا ہے بعضے کا لقب بسبب اوسکی تیزی وچالاکی کے سوفٹ (تیز) ہوگیا ہے ہنر اور پیشے بھی اکثر القاب کے سبب ہین مثلاً اسمتھہ (لہار) فاکنر (بازدار) ٹیلر (درزی) ملر (پسن ہارا) —

مصنفین مشہور بعہد سلاطین نورمن

دی سکسن کرانکل (تواریخ سکسن) ...... یہ کتاب اون رجسٹرون کے مطابق تالیف ہوئی تھی جو خانقاہون مین رہتے تھے اور اس مین شاہ الفرڈ کے عہد سے سنہ ۱۱۵۴ء تک کے سوانح مرقوم مین فقط

انگلف .... یہ مورخ سنہ ۱۰۳۰ء سے سنہ ۱۱۰۹ء تک رہا اور خانقاہ کرائی لنڈ کا سردار تھا

جیوفری باشندہ مونمتھ ...... یہ مورخ سنہ ۱۱۵۴ء مین مرگیا اوسنے لاطینی زبان مین تاریخ لکھی

ولیم ساکن مامسبری .... یہ مورخ سنہ ۱۰۹۷ء سے سنہ ۱۱۴۳ء تک رہا اور اسنے بھی لاطینی زبان مین تواریخ لکھی

هنری متوطن هنٹنگڈن ...... یہ شخص بھی مورخ تھا اور اسنے سنہ ۱۱۶۸ء مین انتقال کیا فقط

سوانح عظیمہ عہد پادشاہان نورمن	سنہ وقوع
شاہ ولیم اول نی شہر یورک مین دربار کیا	سنہ ۱۰۶۹ع
میلکم اول پادشاہان انگلستان کا مطیع ہوا	سنہ ۱۰۷۲ع
ڈومسڈی بک تالیف ہوئی	سنہ ۱۰۸۰ع سے سنہ ۱۰۸۶ع تک
ولیم دوم کی عہد مین امیر موبری نی بلوی کیا	سنہ ۱۰۹۵ع
عیسائیون نی پہلا جہاد مسلمانونسی کیا	سنہ ۱۰۹۶ع
ہنری اول کی عہد مین شاہزادہ ولیم غرق ہوگیا	سنہ ۱۱۲۰ع
شاہ اسٹیون کی عہد مین شاہزادی ماڈ انگلستان مین وارد ہوئی	سنہ ۱۱۳۹ع
شاہزادہ ہنری انگلستان مین وارد ہوا	سنہ ۱۱۵۳ع
محاصرہ شہر جربوری در عہد شاہ ولیم اوّل	سنہ ۱۰۷۷ع
جنگ ٹنچبری در عہد شاہ ہنری اوّل	سنہ ۱۱۰۶ع
جنگ بی نول .... ایضاً	سنہ ۱۱۱۹ع
جنگ اسٹنڈارڈ در عہد شاہ اسٹیون	سنہ ۱۱۳۸ع
جنگ لنکن .... ایضاً	سنہ ۱۱۴۱ع
محاصرہ اکسفرڈ	سنہ ۱۱۴۲ع

زمانہ
پادشاہان پلین ٹیجنٹ در انگلستان از سنہ ۱۱۵۴ء تا سنہ ۱۴۸۵ء کل ۳۳۱ سال

۔۔۔ ۱۴ پادشاہ

اسمار سلاطین پلین ٹیجنٹ

		سنہ جلوس
ہنری دوم		سنہ ۱۱۵۴ء
رچرڈ اول	(پسر)	سنہ ۱۱۸۹ء
جان	(برادر)	سنہ ۱۱۹۹ء
ہنری سوم	(پسر)	سنہ ۱۲۱۶ء
اڈورڈ اول	(پسر)	سنہ ۱۲۷۲ء
اڈورڈ دوم	(پسر)	سنہ ۱۳۰۷ء
اڈورڈ سوم	(پسر)	سنہ ۱۳۲۷ء
رچرڈ دوم	(نبیرہ)	سنہ ۱۳۷۷ء

باب اوّل

عہد شاہ ہنری دوم ملقب بہ کورٹ مینٹل سنہ ولادت ۱۱۳۳ع سنہ جلوس ۱۱۵۴ع سنہ وفات ۱۱۸۹ع

خاندان پلین ٹیجنٹ کے بانی جیوفری رئیس انجو اور شاہزادی ماڈ دختر ہنری دوم شاہ انگلستان تھی۔ پلین ٹیجنٹ کے معنی لغت لاطینی مین جھاڑو ہے اور اِس خاندان کا یہ لقب اسواسطے ہوا کہ جب اسکا بانی یعنی رئیس اوّل انجو بیت المقدس کی زیارت کو گیا تھا تو اوس نے از راہ عجز و انکسار جھاڑو کے تنکون کا تاج پہنا تھا لہذا اوسکے جانشینون نے بھی اسی گھانس کا تاج اپنا شعار رکھا اور اونکا لقب بھی اسپر ہوگیا۔

شاہ ہنری نوجوان تھا اور اوسکی ترقی و اقبال کے آثار عیان تھے۔ عمدہ ترین صوبجات فرانس اوسکے قبضے مین تھے اور تمام ساحل مغربی ملک مذکور اوسکی تحت حکومت تھا اور جب اوس نے الینور شاہزادی انگلستان سے عقد کیا تو وہ ملک بھی اوسے ملا اور اوسنے مقام ویسٹ منسٹر مین تاج پہنا۔ کئی سال تک پادشاہ ممدوح اون خرابیون کی اصلاح مین مشغول رہا جو اسٹیون

جلوس ہنری دوم ۱۵ دسمبر ۱۱۵۴ع

کے عہد مین بسبب فتنہ و فساد کے پیدا ہوئی تھین اور انگلستان مین نیا سکہ جاری کیا اور جو مفسد کہ خانگی لڑائیون کے زمانہ مین اور ملکون سے اس ملک مین گھس آتے تھے (اور جو اونھین چار پیسے دیتا تھا اوسیکے شریک ہو جاتے تھے) اون سب شریرون کو نکال دیا لکن سب سے مشکل کام یہ کیا کہ جو امیران فتنہ پرداز غربا کو لوٹ لیا کرتے تھے اونکے قلعے اور حصار فی النّار کر دئے

اس بادشاہ کے عہد کی نصف مدّت سے زیادہ تک ایک شخص ٹامس ای بکٹ نامے کے جھگڑے انگلستان مین رہے اس شخص نامی کا قصہ یہ ہے کہ اسکا باپ گلبرٹ ای بکٹ کو اہل اسلام نے فلسطین کی لڑائی مین قید کر لیا اور اوسپر ایک مسلمان عورت عاشق ہوئی اور اوسے قید سے رہا کر دیا جب وہ اپنے وطن کو پھرا تو وہ عورت اپنے معشوق کی مفارقت سے بہت غمگین و پریشان ہوئی آخر الامر خود انگلستان کو روانہ ہوئی لکن وہ فقط دو لفظ انگریزی جانتی تھی لنڈن اور گلبرٹ لنڈن کا نام جاننے سے تو اوس عورت کو یہ فائدہ ہوا کہ اوسے ایک انگریزی جہاز کی سواری ملگئی اور گلبرٹ کا نام جاننے سے یہ نفع ہوا کہ جب وہ لنڈن مین پونہچی تو گلی گلی اسی نام سے اوسے پکارتی پھرتی تھی آخر اوس سے ملاقات ہوئی اور اوس زن مسلمہ نے اوس مرد نصرانی سے شادی کر لی اور اوس سے

ایک لڑکا ہوا اوسکا نام ٹامس اے بکٹ رکھا اور اوسے علوم مذہبی
تعلیم کیے یہان تک کہ وہ پادری ہوا اور تھوڑے عرصہ مین بمشاہرہ
ہزار روپیہ سالانہ کنٹربری کا اسقف مقرر ہوا۔ تھیوبالڈ اسقف اعظم
کنٹربری کے مشورہ سے پادشاہ نے ٹامس اے بکٹ کو منصف
اعلی اور اپنے بیٹے کا اتالیق مقرر کیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین وہ
پادشاہ کا بڑا مقرب مصاحب ہوگیا

یہ شخص شان و شوکت مین پادشاہ سے بھی بڑھ گیا اور ہزارون امرا
اسکے ہمراہ رکاب رہنے لگے اور خوب عیش و عشرت کرنے لگا۔ اسکے
دسترخوان پر کیسکی روک نہ تھی اور اسقدر لوگ بن بلائے چلے آتے
تھے کہ اونھین بیٹھنے کی جگہہ نہ ملتی تھی اور اکثر پیال کے فرش پر
بیٹھ جاتے تھے۔ تھیوبالڈ کے مرنے کے بعد بکٹ کنٹربری
کا اسقف اعظم مقرر ہوا یہ عہدہ جیسے اب اعلی مدارج کلیسائے مسیحی ہے
ویسے ہی جب بھی تھا۔ بکٹ نے دفعتہً اپنی وضع بدل ڈالی اور عہدہ
منصفی اعلی کو استعفا دیا اور جیسا وہ پہلے عیاش واوباش تھا
ویسا ہی اب جز رس و کفایت شعار ہوگیا اور امرا کی صحبت عیش چھوڑ کر
چند راہبون کی صحبت خشک اختیار کی۔

استعفا

اب پادشاہ کو بھی اوس سے نفرت شروع ہوئی اور یہ نفرت

[illegible]

[illegible] آپس [illegible] پادریون سے [illegible]

[illegible] اور پادشاہ [illegible]

[illegible] مین سب سے پہلے اسی شخص نے [illegible] اسقف اعظم

[illegible] تھا اس سبب سے اوسکے [illegible] پادشاہ سے [illegible]

پر اوسکی تقویت [illegible] کی — شاہ ھنری نے چاہا کہ پادریان مجرم

بھی مجرم کے جرائم کی تحقیقات ضمنان پادشاہی کیا کرین بکٹ اس امر سے

پادشاہ کو مانع ہوا اور کہا کہ پادریون کی جلالت قدر اسکی مقتضی ہے کہ وہ کسی

افعال ناشائستہ فقط محاکم کلیسائی مین ہوا کرے — اس قضیہ کے

انفصال کو شہر کلیرنڈن واقع ضلع ولٹ مین کونسل ہوئی اور

کونسل نے پادشاہ کے موافق فیصلہ کیا — پہلے تو بکٹ اس فیصلہ

سے راضی ہوگیا لکن بعد اوسکے پھر اوسنے جھگڑا شروع کردیا اور جب

اوسے اپنی تباہی کا یقین ہوا تو فرانسیس مین بھاگ گیا — چھ برس کے

بعد پوپ الگزنڈر سوم اور لوی شاہ فرانس نے بکٹ مین

اور شاہ ھنری مین مصالحہ کروا دیا لکن جب بکٹ انگلستان مین

پھر آیا تو جو جاگیرین اوسے بجلدوی خدمت اسقفیت عظمی اعطا ہوئی تھین

اونھین ضبط پایا اور ھنری کی مرضی بھی نہوئی کہ وہ جایداد اوسے

مسترد کردی جائے لہذا پھر اوس مین اور پادشاہ مین نزاع شروع ہوئی

اور جن پادریون کے قبضہ مین اراضی متعلقہ کلیسائے کنٹربری

فصل خصومت درمیان ھنری و بکٹ اسقف اعظم سنہ ۱۱۶۴ع

تھین اون سب کو بکٹ نے ملعون و مردود کر دیا — جب یہ خبر
پادشاہ کو نورمنڈی مین پونہچی تو اوسکے منہ سے یہ کلمہ نکل
گیا کہ یہ سب نامرد میری روٹی کہاتے ہین لیکن انمین سے کوئی اتنا
نہین کہ اس مفسد پادری کے ہاتھ سے مجھے چھڑاوے — چار
سردارون نے یہ کلام پادشاہ کا سنا اور بکٹ کو قتل کرنے کی قسم کھائی
اور اس قصد سے انگلستان کو روانہ ہوئے اور کنٹربری کے بڑے
گرجے مین گھس کر بکٹ کو بڑی برچھی سے قتل کیا اور اوسکا دماغ
پارہ پارہ کرکے محراب کلیسائے مقدس مین ڈالدیا — اس ظلم بیجا سے
جو وہ بیچارہ پادری قتل کیا گیا جسے لوگ ولی سمجھتے تھے تو اونھین
بڑا صدمہ اور افسوس ہوا —

قتل بکٹ اسقف اعظم سنہ ۱۱۷۰ء

ہنری کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ آیرلنڈ مملکت
انگلستان مین شامل ہوگیا — اوس زمانہ مین یہ جزیرہ چھہ صوبون پر
منقسم تھا یعنے لینسٹر — ڈسمنڈ یا سوتھ منسٹر —
تھومنڈ یا نورتھ منسٹر — کوناٹ — السٹر —
میتھ — صوبہ میتھ خاصۃ شہنشاہ سے متعلق رہتا تھا اور شہنشاہی کا
دعوی اوکونورس پادشاہان کوناٹ کو تھا — ایرلنڈ کی
بندرگاہین اوسٹ مین یعنی مشرقی لوگون کے قبضہ مین تھین
جو ڈینمارک کے قزاقان بحری کی نسل سے تھے اور بہت آسودہ

تھے اور اونکا شہر ڈبلن تجارت مین لندن کا مقابل تھا لیکن
اکثر لوگ اوس ملک کی بھیڑین وغیرہ چرایا کرتے تھے اور اونکے کپڑے چمڑے
اون کے بنے ہوتے تھے اور اونکے مکانات لکڑی اور جھاڑ کے ہوتے
تھے اور وہ اوس ہنر کو بھول گئے تھے جسے اونکے آباء و اجداد نے ایسے
اپنے عجیب مقبرے بنائے تھے جنکے دیکھنے سے بڑے بڑے
محققین آثار سلف حیران ہوتے ہین -- اہل ویلس کی طرح یہ لوگ
بھی نغمہ کاری اور رباب نوازی مین فائق تھے -

ڈرموٹ شاہ لینسٹر اور اوروارک شاہ لیٹرام
مین لڑائی ہوئی اسکی وجہ یہ ہوئی تھی کہ ڈرموٹ اوروارک
کی بی بی کو لے بھاگا تھا لیکن شہنشاہ اوکونور کی مدد سے
ڈرموٹ کو اوسکی زوجہ پھر مل گئی -- آخر الامر لڑائی
ہوئی اور ڈرموٹ کو اوسکے دشمن نے ایرلنڈ سے
نکالدیا -- ڈرموٹ نے ہنری سے انگلستان مین
سپاہی نوکر رکھنے کی اجازت لی اور رچارڈ ڈی کلیر
رئیس پیمبروک جسکا لقب اسٹرانگ بو تھا اور رابرٹ
فٹز اسٹیون اور مارک فٹز جیرلڈ نے اوسکی نوکری قبول
کی فٹز اسٹیون ۱۴۰ سردار اور ۳۰۰ تیر انداز لیکر خلیج بینٹو مین آیا اور
شہر وکسفرڈ کو مغلوب کرلیا اوسکے بعد فٹز جیرلڈ آیا بعد

اوسکے [illegible] سو آدمی لیکر آیا اور شہر [illegible] اور
ڈبلن کو [illegible] کرلیا [illegible] قلعہ اور گڑھیان [illegible]
[illegible] شاہ ہنری [illegible] کے لوگون سے چھپا کر [illegible] دشمن [illegible]
[illegible] لیکن کچھ عرصہ [illegible] آخر شاہ ہنری [illegible] خود [illegible] فتح کرنے
کو آیا اور [illegible] سفر کیا یعنی [illegible]
[illegible]
[illegible] اطاعت قبول کرلی [illegible]
[illegible] اپنی دولت [illegible] جب شاہ ہنری نے انگلستان کو
مراجعت کی تو اپنے بیٹے شاہزادہ جان کو جسکا سن بارہ برس کا
تھا آئرلنڈ کا حاکم مقرر کیا۔ جب آئرلنڈ کے رئیس شاہزادے
کے حضور کو حاضر ہوے تو اوس احمق لڑکے اور اوسکے مصاحبون
نے اونھیں ذلیل و رسوا کیا اور اونکی داڑھیان نوچ ڈالیں اس حرکت
سے وہ شاہزادہ کے دشمن ہوگئے اور اونکی سرکشی اور بغاوت [illegible]
آئرلنڈ کی فتح سے یہی سوانح مراد ہین جو مذکور ہوے لیکن اوسکی فتح
کامل بڑی مدت کے بعد ہوئی۔

چار برس بعد بکٹ کے قتل کرنیکے شاہ ہنری نے اوسکی
قبر پر جاکر توبہ کی اس طرح سے کہ سارے شہر مین پابرہنہ پھرا اور
مقتول مذکور کے مزار کے سامنے اپنے تئین زمین پر گرا دیا اور

اپنے اوپر پٹوایا اور کوڑے لگوائے —

اس واقعہ کے تھوڑے عرصہ کے بعد هنری نے یہ خبر سنی کہ نزدیک النوک کے قریب گلنول نے بادشاہ اسکاٹ لینڈ کو شکست دیکر گرفتار کر لیا اس خبر سے بادشاہ بہت خوش ہوا اور اسنے شکست الہی کا حصول کیا اور اپنے زمانہ کے عقائد کے موافق یہ سمجھا کہ میری توبہ قبول ہوئی اور بعد ازاں [illegible] شروع ہوئے ولیم بادشاہ [illegible] نے اقرار کیا کہ بادشاہ انگلستان کا تابع ہے اور ہمیشہ اوسکی رعیت رہونگا — یہ اقرار ضرور ہے کہ یہ اقرار ولیم کا ایک امر اضطراری تھا اور اسی اقرار اضطراری کی بنا پر بادشاہ اڈورڈ اول حکومت اسکاٹ لینڈ کا مدعی ہوا —

هنری کے بیٹون کو اونکی ماں اور بادشاہ فرانس نے ایسا بھڑکایا تھا کہ وہ اپنے باپ کی حکومت کو نہ مانتے تھے چنانچہ جب بادشاہ کے سامنے اوسکے پیارے بیٹے جان کا نام باغیون کی فہرست مین پڑھا گیا اور لوگون نے عرض کی کہ اوسکی تقصیر معاف فرمائیے تو اوسے اسقدر صدمہ ہوا کہ تپ چڑھ آئی اور اوسی مرض سے اوس شہر شینن مین انتقال کیا اور فونٹورالڈ کے گرجے مین دفن کیا گیا اور اوسکی قبر کو اوسکے خلف ناخلف رچارڈ نے اشک خونین ندامت سے عبث

رنگین کیا — ھنری کو پانچ بیٹے تھے ولیم ھنری جیوفری
رچرڈ جان انمین سے فقط دو بیٹے رچارڈ اور جان اوسکے
بعد زندہ رہے — اوسکی بیٹیون مین سے شاہزادی ماڈ نے ھنری
ریس سکسنی سے شادی کرلی چنانچہ اسی شاہزادے کی نسل سے وہ
خاندان عالی شان ہی جو بالفعل سریر آرائے سلطنت انگلستان ہی —
ھنری کے چال چلن مین اسنے گھر اسکے کا چھاپہ تھا —
وہ بڑا متکبر و حریص تھا لکن اسکے ساتھ دانا اور دور اندیش
بھی تھا — اوسکے غیض و غضب کو لوگ درندہ صحرائی کا غضب کہتے ہین
اور اوسکی بے ایمانی اوسکی شیرین زبانی اور مردم سازی سے
ظاہر ہوتی تھی — اوسکے عہد مین تجارت کی بہت
ترقی ہوئی اور عیسائیون نے اہل اسلام سے جہاد
کیے اور ممالک مشرقی سے اسباب تجارت مثل طلا و خوشبوئیات
و جواہرات و ملبوسات انگلستان مین لاتے اور لندن کی دوکانون
کو اس اسباب سے آراستہ کیا اور انگلستان سے برّاعظم
یورپ مین تجارت کے واسطے گوشت اور صدف اور سیسہ
اور رانگا اور چمڑا اور کپڑا جاتا تھا — اسی کی عہد مین انگلستان مین
شیشہ کا رواج ہوا اور سنہ ۱۱۸۰ع مین وہان کے لوگون نے اپنے
گھرون کے دروازون مین شیشی لگائے — اس بادشاہ نے یہ
قانون مقرر کیا کہ منصف اور حکام عدالت سال مین چھہ بار ملک کا

دورہ کیا کرین اور ہر دورہ مین تین منصف جائین اور چونکہ شاہ اسٹیون کے عہد کی خانگی لڑائیون کے سبب سے شہر ونچسٹر بہت خراب و برباد ہو گیا تھا لہذا اوسکے بدلے لنڈن دار السلطنت انگلستان مقرر کیا گیا فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹلنڈ

	سنہ وفات
میلکم چہارم	سنہ ۱۱۶۵ع
ولیم	

فرانس

لوی ہفتم	سنہ ۱۱۸۰ع
فلپ اگسٹس	

اسپین

الفونز وہشتم	سنہ ۱۱۵۷ع
سینچو سوم	سنہ ۱۱۵۸ع
الفونز و نہم	

شہنشاہ جرمنی

فریڈرک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پوپ

آناس ٹیشیس چہارم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سنہ ۱۱۵۴ع

اڈرین چہارم (انگریزوں میں سے فقط ایک یہی پوپ ہوا اور اسکا صحیح نام نکولاس بریکسپیر تھا) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سنہ ۱۱۵۹ع

الگزنڈر سوم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سنہ ۱۱۸۱ع

لیوشیس سوم سنہ ۱۱۸۵ع

اربن سوم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سنہ ۱۱۸۷ع

گرگری ہشتم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سنہ ۱۱۸۷ع

کلمنٹ سوم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

باب دوم

عہد شاہ رچارڈ ملقب بہ شیر دل سنہ ولادت ۱۱۵۷ء سنہ جلوس ۱۱۸۹ء سنہ وفات ۱۱۹۹ء

رچارڈ اپنے باپ کی خبر وفات سننے کے ساتھہ ہی انگلستان
مین چلا آیا اور ویسٹ منسٹر مین تاج پہنا لیکن انگلستان
کی سلطنت کی اوسے آرزو نہ تھی بلکہ اوسے یہ دھن تھی کہ فلسطین کے
میدان جنگ مین نام حاصل کرون لہذا پہلے ہی اوسنے مسلمانون سے
جہاد کرنیکے واسطے روپیہ جمع کرنے کی تدبیرین کین اور اس مہم مین اوسنے
اپنے باپ کے خزانے صرف کرڈالے اور سلطانی عہدے اور خدمتین
بیچ ڈالین اور جو ملک اوسکے باپ نے اسکاٹ لنڈ کے بادشاہ
سے چھین لیا تھا اوسکے عوض مین دس ہزار مرکس لیکر واگذار کردیا۔
اس بادشاہ کے عہد مین یہودیون نے بڑی بڑی مصیبتین اوٹھائین
یہ لوگ اوس زمانہ مین مہاجن اور سود خور تھے اور انکے روپیہ کی صندوقون
پر سب کے دانت تھے اور اونکی قوم کو فرانسیس سے کوڑے مار مار کر اور
تر سے کچل کچل کر نکالدیا تھا اور اونکو خوف تھا کہ مبادا انگلستان کے
لوگ بھی ہم سے یہی سلوک کرین پس جسدن بادشاہ کے سر پر تاج رکھا
گیا سب کے سب یہودی بڑی بھاری نذرین لیکر حاضر ہوے اونکے

کے ساتھہ ہی لوگون نے ہلّڑ مچایا اور سب نے چلّا کر کہا کہ بادشاہ کا
حکم ہے کہ ان سب کافرونکو قتل کرو پس اونھون نے سب یہودیون
کے مکانات مین آگ لگا دی اور اسقدر قتل کیا کہ سڑکون پر اونکی خون
کے چھینٹے اڑتے تھے لکن سب سے زیادہ ظلم قلعہ یورک مین ہوا کہ
وہان پانچ سے یہودیون نے مع اپنے اہل وعیال کے پناہ لی تھی
محافظین قلعہ نے اون بیچارے یہودیون کا محاصرہ کرلیا اور ہرچند اونھون
نے روپیہ دیا لکن کسی نے نہ مانا۔ آخر اونھون نے اون لوگون کے جلاد
کو جو اونکے خون کے پیاسے تھے سب مال وزر اپنا آگ مین ڈالدیا بعد
اوسکے اپنے بچون کو قتل کرکے ایک دوسرے کو چھریان مار مار کے
مرگئے۔ اون مین سے چند لوگون نے امان مانگی اور قلعہ کے دروازے
کھول دیتے لکن محاصرین نے اونھین امان ندی اور اندر گھس کے سبکو تہ تیغ
کیا۔ علاوہ یورک کے لن۔ نورچ۔ اسٹمفرڈ۔ اڈمنڈ
سبری۔ لنکن ان سب شہرون مین خدا کے خاص بندون
کی آواز آہ وزاری ونالہ وبیقراری بلند تھی۔ ان بیچارون کی قاتلون
کو کچھہ تھوڑی سی سزا ملی اور اگرچہ شاہ رچارڈ خود اونکی لوٹ مین
شریک تھا لکن اوسنے ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ یہودی ہماری پناہ مین ہین

بعد اس سانحہ کے رچارڈ شاہ انگلستان نے اور
فلپ آگسٹس بادشاہ فرانس نے اپنی فوجین بیابان وزیلی

تیسرا جہاد مسلمانون سے ۱۷ جولائی سنہ ۱۱۹۰ء

واقع صوبہ برگنڈی مین جمع کین اور مسلمانون سے تیسرے جہاد پر آمادہ ہوے — ان دونون بادشاہون کے لشکر مین لاکھ آدمی تھی — شہر وینس مین پونہچکر شاہ ہنری نے شاہ فلپ کو رخصت کیا اور کہا کہ ہم سے اور آپ سے اب شہر میسینا واقع جزیرہ سسلی مین ملاقات ہوگی — جاڑے کی فصل مین یہہ دونون بادشاہ جزیرۂ سسلی مین رہے اور رچارڈ نے چالیس ہزار آونس سونا بادشاہ ٹنکرڈ سے اوسکی بہن جون کے جہیز مین زبردستی لیا — اس منزل مین بھی رچارڈ اور فلپ مین بہت سی رنجشین ذرا ذراسی باتون پر ہوئین — جزیرۂ صنوبر مین دونون بادشاہون نے پھر مقام کیا اور یہان رچارڈ نے برنگیریا شاہزادی نوار سے شادی کی — بادشاہ نے جزیرۂ صنوبر مین اسواسطے توقف کیا تھا کہ اوس جزیرہ کو فتح کرے اور وہان کے بادشاہ ایزاک (اسحق) کو گرفتار کرلیا اور چاندی کی بیڑیان پہنا کر اوسے قیدخانہ مین ڈالدیا — قریب برس روز کے بعد بادشاہ انگلستان شہر عقر مین پونہچا جو لڑائی کا مرکز تھا — دو لاکھ آدمیون کی قبرین جو دیوار ہاے شہر مذکور کے سامنی بنی ہوئی تھین اس بات کی گواہ تھین کہ یہان بڑے قہر کی لڑائی ہوئی تھی صلاح الدین بادشاہ کفار[1] شہر عقر کا گرد کو پہاڑون

[1] ظاہر ہے کہ یہان کفار سے مراد اہل اسلام ہین اور اس مین کچھ تعجب نہین کیونکہ ہر اہل ملت اپنے مخالف مذہب کو کافر کہتے ہین جب مسلمان نصاری کو کافر کہتے ہین تو وہ مسلمانونکو کافر کیون نہ کہین گے ۱۲ مترجم

پر سے فوج محاصرین کی حرکات پر نگران تھا اور اگرچہ ایک عرصہ سے فلپ خود محاصرین کی فوج مین موجود تھا لکن اوسی پادشاہ شیردل یعنے رچارڈ کے آنے سے محافظین شہر کے دل پر خوف و رعب طاری ہوا شاہ رچارڈ کے داخلہ کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد شہر کے دروازے کھولدیے گئے۔ جب شاہ رچارڈ اور فلپ سسلی مین تھے تو اون مین کچھ ملال ہوگیا تھا اور جیسے یہ ملال بڑھتا گیا اس سبب سے فلپ بحیلہ بیماری رچارڈ سے رخصت ہوکر اپنے ملک فرانسیس کا عازم ہوا اور قبل اپنی روانگی کے رچارڈ سے قسم کھائی کہ تمھارے ملک پر حملہ نکرونگا۔ شہر عقر سے رچارڈ مجاہدین نصاری کو شہر یافہ کو لیگیا اور جہان جہان سلطان صلاح الدین نے اوسسے مقابلہ کیا سخت شکست کھائی۔ آخر الامر حامیان صلیب مسیحی قریب بوار ہا بلدۂ مقدسہ اورشلیم (بیت المقدس) پہنچگئے لکن چونکہ لمبے لڑائی اور فاقہ کشی اور بیماری کے مجاہدین عیسوئی کے لشکر مین قلت ہوگئی تھی اور آپس کی نا اتفاقی اور بغض و حسد نے اونکی قوت کم کردی تھی لہذا اونکے سردار نامدار یعنے شاہ رچارڈ نے مجبور ہوکر مراجعت کی حالانکہ وہ غنیمت (یعنے بیت المقدس) جسکی طمع مین اوسنے مواجب خسروانہ ترک کردی تھے اوسکے سامنے جلوہ گر تھے — غرض جہاد تمام ہوا اور جب پادشاہ انگلستان اوس ارض مقدس سے وداع ہوا تو دست دعا بلند کرکے اوسے فضل و رحمت الٰہی کے

خاتمہ جہاد و معمور بادل اسلام ۱۱۹۲ع

سپرد کیا —

جب پادشاہ خلیج وِنِس کے شمالی کنارے پر پونہچا تو اوسکا جہاز تباہ ہوگیا پس اوسنے حاجیون کے بھیس مین سفر کیا اور اپنا نام ہیو سوداگر مشہور کیا اور شہر وِیانا تک بحفاظت پونہچا لیکن اوسکے خواص کی نادانی اوسکی گرفتاری کی باعث ہوئی کہ وہ بیوقوف دستانے پہنکر بازار مین سودا لینے گیا اور دستانہ اوس زمانہ مین دولت وامارت کی علامت تھی پس لیوپلڈ امیر اسٹوریا نے جسے پادشاہ مذکور نے شہر عقر مین اپنے ہاتھ سے مارا تھا اوسے گرفتار کرلیا اور پہلے تو قلعہ ٹاَیرَن اِسٹِین مین اوسے مقید کیا بعد اوسکے شاہنشاہ ھنری ششم نے اوس شیر پا بزنجیر کو چھہ لاکھہ روپیہ کا مول لیکر قلعہ ٹایرّل مین محبوس کیا — اوسکے چھوٹنے کی یہ داستان ہے کہ ایک گویّا فرانسیس کا بلوُنڈل نامے اوس ملک مین سیر کرتا ہوا اوس مقام پر پونہچا جہان رچارڈ قید تھا اور ایک جالی دار دروازہ کے قریب اوسنے بین بجائی اور اوس مین ایک ٹپّا خود پادشاہ کا بنایا ہوا گایا پادشاہ نے جو وہ چیز سنی تو وہ بھی قیدخانے کے اندر سے گانے لگا پس وہ گویّا سمجھہ گیا کہ یہ انگلستان کا پادشاہ گا رہا ہے — بڑی حجت وتکرار سے پادشاہ کا فدیہ دس لاکھہ روپیہ مقرر ہوا اور جب اوسکے گرفتار کرنیوالے نے

[illegible] ۱۱۹۴ء

مبلغ مذکور رعایاے انگلستان سے لے لیا تو اوسے چھوڑ دیا —

ابتک بادشاہ فقط چار مہینے انگلستان مین رہا تھا جب قید سے چھٹ کر آیا تو دو مہینے اور رہا — جب اوسنے قید سے رہائی پائی تو انگلستان کی سلطنت اور فرانسیس کی ریاست دونون کو آفت مین مبتلا پایا — اوسکے بھائی جان نے متولی سلطنت ولیم لونگ چیمپ کو ملک بدر کر دیا تھا اور خود انگلستان کی تاک مین تھا فلپ بادشاہ فرانس اون ریاستون کو دبایا چاہتا تھا جو اوسکے ملک مین تھین بلکہ کیا عجب ہے کہ شہر عقر مین جو وہ شاہ رچارڈ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا اوسکا منشا یہی ہوا ہو — رچارڈ کے انگلستان مین آنے کے ساتھ ہی اوسکے بھائی (جان) کا جتھا ٹوٹ گیا اور اوسنے بکمال عجز بادشاہ سے استغفار قصور کیا اور اوسکی مان کی شفاعت سے اوسکا گناہ بخشدیا گیا —

باقیماندہ ایام عہد رچارڈ فرانسیس کی لڑائیون مین گذرے اور ان لڑائیون مین رعایائے انگلستان کا بہت کچھ صرف ہوا — دو برس مین بادشاہ نے رعایا سے ایک کرور دس لاکھ روپیہ لیکر انہین لڑائیون مین صرف کیا — ایک فیل بات پیہ بادشاہ فرانسیس مین لڑا اور مارا گیا — وہ بات یہ تھی کہ اوسکی رعایا مین سے ایک

شخص وڈومی نامے کے علاقہ مین ایک خزانہ نکلا اوس مین سے
کچھ اوسنے پادشاہ کو بھی دیا لکن اوسنے سب طلب کیا جب اوس نے
انکار کیا تو پادشاہ نے قلعہ چالو مین اوسکا محاصرہ کرلیا اوسکی
دیوار پر سے ایک تیر آکر بادشاہ کے شانے مین لگا ایک نادان جرّاح
نے پیکان نکالا اور زخم سڑ گیا — جب وہ قلعہ فتح ہوگیا تو لوگ
گورڈن کمان دار کو گرفتار کر کے پادشاہ کے بستر مرگ کے قریب
لائے رچارڈ نے اوسے بخشدیا لکن باوجود اس عفو شاہی کے
پادشاہ کے سپہ سالار نے اوس کمبخت جوان کی کھال کھنچوا ڈالی —
اوسی زخم سے پادشاہ نے انتقال کیا اور فونٹیورا ڈ مین اپنے
باپ کی پائینتی دفن کیا گیا —

یہ پادشاہ بڑا جری اور شجاع اور بڑا قوی اور زبردست
جوان تھا اور اوسکی نیلگون آنکھون مین عجب آب و تاب تھی اور
اوسکی بال بھورے اور گھونگھر والے تھے اور علم موسیقی اور فن شعر
مین کامل تھا چنانچہ اکثر مورخین اور افسانہ گویون نے اسکے ان
اوصاف کی بڑی مدح لکھی ہے — فی الحقیقت یہ پادشاہ جوانمردی
اور سپاہگری کا نمونہ تھا لکن جو شخص دس برس انگلستان کا پادشاہ
رہا ہو اور اس عرصہ مین کل چھ مہینے اپنی رعایا مین رہا ہو اور جسکی
بہترین فتوح اوسکی رعیت کی فقر و فلاکت کا باعث ہوئی ہون ایسا شخص

ہرگز خطاب پادشاہی کے لائق نہین ہوسکتا —

اسی پادشاہ کے عہد مین ایک شخص نامی روبن ھڈ نامے ہوا اور اسنے رعایا پر ایسے بھاری ٹیکس باندھے کہ لنڈن مین بلوے ہوا اس بلوے کا بانی ایک شخص فٹز وسبرگ (درازریش) نامی تھا جسنے پھانسی پائی — تین شیرون کا معرکہ جو اب تک پادشاہان انگلستان کی سپر پر بنایا جاتا ہے اسکا موجد یہی پادشاہ تھا — مسلمانون سے جہاد کے فائدے اب اہل فرنگستان کو محسوس ہوے کہ انہین جہادون کے سبب سے یہ ہوا کہ چونکہ یہ سب قومین ایکہی امر پر جمع ہوئی تھین لہذا بہ نسبت سابق کے انمین فی الجملہ محبت و تپاک بڑہا اور ممالک مشرقی سے تجارت کی راہ پیدا ہوئی اور وہان کا مال بافراط انگلستان مین آنے لگا اور رفتہ رفتہ ملک اون شریرون اور بدمعاشون سے پاک ہوگیا جنکے فتنہ و فساد سے ہمیشہ وہان کے لوگون مین ایک تلاطم عظیم رہتا تھا لیکن ان سب فائدون سے بڑھ کے یہ فائدہ ہوا کہ امرا کی قوت گھٹ گئی اور اونکی جاگیرین دولتمند عوام کے ہاتھ آئین اس وجہ سے ان اوسط درجہ کے لوگون کا پایہ بلند ہوا اور انھین جہادون کے سبب سے انگلستان کے آئین مین وہ تغیرات ہوئے جنکی باعث سے پارلیمنٹ مین ھوس آف کومنس (محکمہ عوام) مقرر ہوا فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

ولیم

فرانس

فلپ اگسٹس

اسپانیہ

الفونزو

شہنشاہان جرمنی

	سنہ وفات
فریڈرک اوّل	سنہ ۱۱۹۰ع
ہنری ششم	سنہ ۱۱۹۷ع
فلپ	

پوپ

کلمنٹ سوم	سنہ ۱۱۹۱ع
سلسیٹن سوم	سنہ ۱۱۹۸ع
انوسینٹ سوم	

باب ۳ سوم

عہد شاہ جان ملقب بہ سینسٹر و کیٹ لنڈ سنہ ولادت سنہ ۱۱۶۶ع سنہ جلوس سنہ ۱۱۹۹ع سنہ وفات سنہ ۱۲۱۶ع

چونکہ شاہ رچارڈ کا کوئی اور وارث نہ تھا لہذا وہ اپنا وضی اپنے بھائی جان رئیس مور ٹین کو کر گیا۔ بعد وفات پادشاہ مذکور سو تھمپٹن مین کونسل ہوئی جسنے اوسکی رای کو بحال رکھا اور ویسٹ منسٹر مین جان کو تاج پہنایا۔ من حیث سلسلہ نسب کے جان سلطنت کا وارث نہ تھا اسواسطے کہ اوسکے بڑے بھائی جیوفری کا ایک بیٹا موجود تھا جسکا نام ارتھر رئیس بریٹین تھا اور جسکا سن اوس زمانہ مین بارہ برس کا تھا۔ فرانسیس کے بادشاہ نے اس لڑکے کے دعوی سلطنت کی تائید کی لکن قلعہ میربو واقع پوئیٹو مین اوسکے چچا جان نے اوسے گرفتار کیا اور محبس روئن مین مقید کیا جہان پھر اوسکا کچھ پتا نہ معلوم ہوا بعض کہتے تھے کہ جان نے اپنے ہاتھ سے اوسے قتل کیا۔ شاہزادہ ارتھر کی بہن الینور بھی مدعی سلطنت تھی لہذا تا دم و اپسین قلعہ برسٹل مین مقید رہی۔

جان نے اپنی پہلی زوجہ جونا کو طلاق دیکر ازابلا رئیس زادی انگولیم سے شادی کر لی حالانکہ وہ رئیس مارچ سے منسوب تھی — اس رئیس زادی کو ورغلانے سے اور شاہزادہ آرتھر کے قتل کرنے سے بہت لوگ شاہ جان کے دشمن ہو گئے اور صوبجات نورمنڈی اور انجو اور مائن اوس سے چھین لئے

چونکہ کنٹربری کے اسقف کا عہدہ خالی ہو گیا تھا لہذا راہبون نے جان ڈی گری اسقف نارچ کو وہان کا اسقف اعظم مقرر کیا لکن پوپ انوسینٹ سوم نے اسٹیون لینگٹن کو اوس عہدہ پر مقرر کیا راہبون نے تو پوپ کی بات مان لی لکن بادشاہ نے پوپ کا حکم نہ مانا اور اون سب راہبون کو اونکی خانقاہون سے نکالدیا اور اونکا مال ضبط کر لیا اسواسطے کہ اونھون نے اوسکے وزیر اور مصاحب خاص ڈی گری سے بیوفائی کی تھی — بادشاہ کی ان حرکات سے پوپ نے سب پادریون کو ممانعت کر دی کہ کسی رسم مذہبی مین دخل نہ دین پس چند برس تک انگلستان مین عبادت قطعاً ترک رہی اور گرجے بند ہو گئے اور اونکے گھنٹون مین یونہین پڑے پڑے زنگ لگ گیا اور مردے بے نماز دفن کیے گئے اور اولیا مسیحی کی تصویرون

کیفیت ملک انگلستان کی ۱۲۰۸ع سے سنہ ۱۲۱۲ع تک

پر سپاہی آگئی سب لوگ اس بلائے بیدرمان سے نالان و پریشان تھے لیکن بادشاہ کو کچھ اثر نہوا اور وہ اسکاٹلنڈ اور اپرلنڈ اور ویلس مین گیا اور وہان کے لوگون سے زبردستی اپنی اطاعت قبول کروائی اور خراج لیا — اخرالامر پوپ نے شاہ فرانس کو حکم دیا کہ اس بادشاہ فاسق کو معزول کردو — اس حکم سے جان دب گیا اور چونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ ساٹھ ہزار جوان میرے ہمراہ ہے لیکن انمین سے کسی پر مین اعتماد نہین کرسکتا لہذا اوس نے پوپ کی اطاعت کی قسم کھائی اور یہ اقرار کیا کہ ملک انگلنڈ اور آیرلنڈ کا خراج ہزار مرکس سالانہ خزانۂ روم مین داخل کیا کرونگا۔ فلپ شاہ فرانس جو اس زمانہ مین شہر بولون مین تھا انگلستان کے حملہ پر آمادہ ہوا اور چاہا کہ آبنائے ڈوور سے عبور کرکے ملک مذکور کو مغلوب کرے لیکن چونکہ جان پوپ کی بیعت کرچکا تھا لہذا فرڈننڈ رئیس فلنڈرس شاہ فرانس کو حملۂ انگلستان سے مانع ہوا پس اوس نے غیظ مین آکر صوبۂ فلنڈرس کو شہر گھینٹ تک تاراج کردیا لیکن اوسکے جنگی جہازون کو ولیم لونگ سورڈ رئیس سیلسبری نے جو انگلستان کی فوج بحری کا سردار تھا منتشر و پریشان کردیا۔ اس فتح سے جان بہت خوش ہوا اور صوبۂ پویٹو کو فتح کرنے گیا لیکن اس اثنا مین اوسکے شرکا یعنے شاہ اوتھو اور فرڈننڈ کو شہر

بوُنِس مین شکست ہوئی اور اوسکو امید فتح منقطع ہوگئی تب اوس نے شاہ فرانس سے پانچ برس کے مصالحہ کی درخواست کی اور اوسکی عرض قبول ہوئی —

چند اشخاص نے جو شاہ جان کے شریک تھے آنجو اور پوئیٹو سے بھاگ کر انگلستان مین پناہ لی — یہ لوگ بڑے چالاک اور متفنّی تھے اور اس قابل تھے کہ بادشاہ کو خوش کرین رعیت بیچاری ایسے متفنّیون سے کیا خوش ہوتی غرض انھون نے اپنے رنگ تو خوب دربار شاہی مین جمائے اور قدیم اراکین دولت کو جو بادشاہ کے بڑے مقرب تھے نکلوا دیا — جتنے عہدے اور جاگیرین بادشاہ کے اختیار مین تھین سب اوس نے ان نئے مصاحبون کو دیدین اور اکثر امراء نورمن کو حیلے کرکر کے موقوف کردیا اور اونکے عہدے ان نوخیزون کو دیدئے اور اونکی شادیان امیرون اور سردارون کی لڑکیون سے کردین جو اوس زمانہ کے قانون کے بموجب اوسکی تولیت مین تھین اور اونھین مالدار اور نابالغ یتیمون کا متولی کردیا — ان مصاحبین تازہ نے اخذ زمین ایسی زیادتیان شروع کین کہ شرفاء سکسن اور امراء نورمن کو انسے نفرت کلی ہوگئی پس اسطرح سے یہ دونون قومین جو مدتہاے مدید سے انگلستان مین رہتی تھین اب جا کے بسبب ہمدردی کے آپس مین

متفق ہوئین اور جو لوگ انگلستان زاد تھے اونمین ایک تازہ ہمت و حمیت قومی پیدا ہوئی —

اس پادشاہ جابر کے ہاتھون سے امرا انگلستان اور اونکو خاندان عالیشان سنے ایسی ایسی ذلتین اور نقصان اوٹھائے کہ اونھون نے قسم کھائی کہ اب ہم یہ ظلم نہ اوٹھائین گے جب پادشاہ نے اونکی معروضات سنی تو بآواز بلند کہا کہ یہ کیا ہے وہ میری سلطنت ہی نہ مانگین لیکن اوسے اون لوگون سے سابقہ پڑا تھا جو بڑے کرٹے اور بات کے دھنی تھے اور اگرچہ اوسنے بہت حیلہ حوالہ اور لیت و لعل کیا لیکن آخر الامر ایک امر ایسا ہوا کہ اوسے اونکی عرض چار ناچار قبول کرنی پڑی وہ امر یہ تھا کہ ایک اتوار کو سب لوگ تو گرجون مین تھے اون امرا آشفتہ خاطر نے فرصت غنیمت جان کر لنڈن کو لے لیا اور مقام رنی میڈ مین جو اسٹینس اور ونڈسر کے درمیان مین واقع ہے پادشاہ سے فرمان موسوم بہ میگنا چارٹا پر دستخط کرا لیئے — یہ فرمان عام انگریزی عجائب گھر مین اب تک موجود ہے اور اس مین نہایت ضروری شرط یہ مندرج ہے کہ رعایا ے انگلستان مین سے جو شخص آزاد ہے جبتک اوسکے ہم مرتبہ لوگ اوس کا فیصلہ حسب قانون نکرینگے جب تک وہ نہ نظر بند ہوگا نہ قید کیا جائیگا نہ حفاظت قانونی سے محروم کیا جائیگا نہ اپنی اراضی سے بیدخل

اجرای فرمان میگنا چارٹا سنہ ۱۲۱۰

کیا جاوے گا — علاوہ اسکے یہ فرمان اون فرامین کا موثق و مصدق
ہے جو زمانہ قدیم مین اہل لنڈن و دیگر بلاد کو عطا ہوے تھے اور
اسپین اور ملکون کے تجار کو اس امر کی اجازت لکھی ہے کہ انگلستان
مین رہین اور جب وہان سے جائین تو اون سے جبراً کچہ نہ لیا جاے
پس اب حق تعالیٰ کی فضل و رحمت کو ملاحظہ کیجیے کہ وہ اس طرح
بد بات کو بہتر کر دیتا ہے کہ اس بادشاہ کے عہد سے زیادہ کسی بادشاہ
کے زمانے کی مذمت تاریخ انگلستان مین نہین لکھی ہے لیکن اسیکے
عہد جور مین اہل انگلستان کی آزادی اور راحت کا سامان ہوا
اور یہی سامان نیک اب تک باقی ہے —

جان قسم شرعی کھا چکا تھا کہ اس فرمان کے خلاف نکروںگا
لیکن اوسکے نزدیک قسم کی کچہ حقیقت نہ تھی دنّی میڈ کے معرکہ مین
تو وہ ہمہ تن خلق و مروت رہا لیکن جب سب امرا وہان
سے چلے گئے تو وہ مثل دیوانون کے بکنے لگا کہ کیا منحوس دن مین
کمبخت پیدا ہوا تھا — پہلی خبر جو اون امیرون نے سنی جنکے سبب
قصہ ہوا تھا یہ تھی کہ اوس ظالم (جان) نے کرایہ کی فوج رکھی ہے
اور تمام ملک کو برباد کرتا پھرتا ہے — آسمان شعلہاے قصبات
و زراعات آتش زدہ سے (مثل تنور) روشن تھا اور کوہ و صحرا
مردم بلا رسیدہ و خانمان خراب سے پر — آخر امراء نے حراسان

ہوکر لوٗی شاہ فرانس کو جسّے جانؔ کی بھتیجی منسوب تھی لکھا کہ آپ ہمارے ملک کی سلطنت قبول فرمائین پس اب انگلستان بڑی بلاء مین گھر گیا اسواسطے کہ ایکطرف یہ خوف تھا کہ جب بادشاہان فرانس اس ملک پر قابض و متصرف ہونگے تو خدا جانے کیا کیا ظلم و بدعت کرینگے ایک طرف اوس ظالم اظلم (یعنے جانؔ) کا ڈر تھا کہ اگر اسی عالم غیظ و غضب مین اوسنے فتح پائی تو پھر وہ کوئی دقیقہ انتقام لینے مین اٹھا نہ رکھے گا ــ لکن حق تعالی نے اپنے دست قدرت سے اس شرّ کو دفع کیا ــ شاہ لوٗی بندرگاہ سینڈچ مین وارد ہو چکا تھا اور جانؔ اوسکے مقابلے کو جاتا تھا کہ اسنے مین ایک ایسا شدید طوفان آیا کہ بادشاہ انگلستان کا سب روپیہ اور جواہرات اور کاغذات ملکی بھگئے ــ یہ حادثہ جانکاہ جو اوسنے ساحل خلیج واش سے دیکھا تو اوسے ایسا صدمہ ہوا کہ بخار آگیا ــ بعض موٗرخین کا یہ قول ہے کہ اوسے زہر سے مار ڈالا بعضے کہتے ہین کہ اوسنے شراب و شفتالو کی اسقدر زیادتی کی کہ بیمار ہو گیا اور جان برنہوا ــ غرض بادشاہ نے ناسراچ بیٹے ؔانتقال کیا اور ورسسٹر مین دفن کیا گیا ــ

وفات شاہ جان ۱۹ اکتوبر ۱۲۱۶ع

کوئی اچھی بات شاہ جان کی درج تاریخ نہین ــ وہ بڑا نامرد اور خبیث اور بیحیا اور کاذب تھا اور اوس زمانہ

کے بدکارون مین سب سے بدتر اور اپنی بے ایمان قوم
مین سب سے زیادہ بے ایمان تھا — اوسکا قد لنبا تھا اور
بڑے تن و توش کا آدمی تھا اور خباثتِ طینت و نائت
نفس اوسکے چہرہ سے عیان تھی —

دوسری بی بی ازابلا سے اوسے تین بیٹے تھے
ہنری[۱] رچارڈ[۲] اڈمنڈ[۳] اور تین[۳] بیٹیان تھین
جُون[۱] الینور[۲] ازابلا[۳]

اس بادشاہ کے عہد مین لنڈن کا پُل بالکل بنگیا اور
نیکنامی کی چٹھیون کا رواج ہوا اور یہ رسم جاری ہوا کہ لنڈن
مین ہر سال ایک کوتوال اور دو فوجدار مقرر ہونے لگے چنانچہ
ہنری فِٹز لَون پہلا کوتوال تھا اور مچھلیون کی خوب
تجارت ہوئی اور دو قسم کی مچھلیون کی بڑی قدر تھی سامن
اور ہرنگس سامن تو دریاء ڈی مین خوب ہوتی تھی اور
ہرنگس سینڈ وچ کے کنارے کی فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ — سنہ وفات

ولیم .... سنہ ۱۲۱۴ء

الگزنڈر دوم ....

اسپانیہ

ہنری ....

فرانس

فلپ اگسٹس ....

شہنشاہان جرمنی

فلپ .... سنہ ۱۲۰۸ء

اوتھو چہارم ....

پوپ — سنہ وفات

انوسینٹ سوم .... سنہ ۱۲۱۶ء

اونوریس سوم ....

باب چہارم

عہد شاہ ہنری سوم مولد ونچسٹر سنہ ولادت ۱۲۰۷ع سنہ جلوس ۱۲۱۶ع سنہ وفات ۱۲۷۲ع

جانؔ کی وفات کے بعد لوئیؔ شاہ فرانس لنڈنؔ اور اضلاع مغربی انگلستان پر قابض رہا لیکن وہ امرا جنسے شاہ جان سے فساد ہوا تھا اب اوسکے مرنے کے بعد اونکا رنج و ملال جاتا رہا اور وہ اوسکے صغیر السّن بیٹے ہنری کے پاس جمع ہوے اور گلوسٹر مین اوسکے سر پر بعوض تاج کے ایک سادی سنہری منڈیل رکھدی اسواسطے کہ تاج تو واش کی امواج کی نذر ہو گیا تھا۔ تمام اہل انگلستان خیر خواہان سلطان کو حکم ہوا کہ پادشاہ کے جلوس کی خوشی مین مہینہ بھر تک ایک پارچہ سفید اپنے سر پر باندھے رہین۔ چونکہ بوقت جلوس پادشاہ کا سن فقط دس برس کا تھا لہذا رئیس پیمبروک مدار المہام سلطنت مقرر ہوا۔ اِس عہد تازہ مین پہلا امر یہ ہوا کہ وہ فرمان عام (جو جان نے لکھا تھا) جاری رکھا گیا لیکن اوسکی اکسٹھہ ۶۱ فصلون کا خلاصہ کر کے بیالیس ۴۲ فصلین کر دین۔

سنہ ۵ لوئی ۱۹ سنہ ۱۲۱۷ع

لوئی پادشاہ فرانس نے انگلستان کو جبتک نہ چھوڑا جبتک کہ اوس ملک کیواسطے خوب کوشش نکرلی کہ ابتک وہ ملک گویا اوسی کے قبضہ مین تھا لکن لنکن مین اوس نے ایسی شکست کھائی کہ مجبور ہوکر اس عزم سے باز آیا۔ ادھر تو اوس نے لنکن مین شکست کھائی اودھر اوسکے جنگی جہاز بندرگاہ کیلی مین ہیوبرٹ ڈی برگ نے تباہ کردئے اسطرح سے کہ چونے کی بریان پسوا کر ہوا مین اڑا دین جب وہ چونا فرانسیسی اہل جہاز کی آنکھون مین لگا تو وہ بہت پریشان ہوے پس اس انتشار مین اوس نے اونکے جہازون کی رسّیان اور بادبان کاٹ دیئے اور وہ سب ڈوب گیئے

دو برس تک پمبروک مدار المہام سلطنت انگلستان رہا جب تیسرے برس اوس نے انتقال کیا تو اوسکا عہدہ ہیوڈی برگ اور پیٹر ڈی روچز اسقف ونچسٹر کو ملا لکن ان دونون وزیرون مین اتفاق نہوا اور پینڈلف وکیل پوپ نے بڑی مشکل سے اونھین لڑائی سے باز رکھا تاہم جب پادشاہ ہنری جوان ہوا اور اوسکا سن سترہ برس کا ہوا تو ڈی برگ اوسکا بڑا مقرب ہوگیا اور ڈی روچز نے اپنے تئین کم زور پاکر وزارت کو استعفا دیا اور بیت المقدس کو بقصد حج روانہ ہوا

بعد اوسکے ایک بڑی کونسل ہوئی اور اوس مین
یہ امر قرار پایا کہ فرانسیس پر حملہ کیا جائے اور اس مہم کی سر کرنیکو تمام
رعایا نے اپنی جایداد منقولہ کا پندرہوان حصہ دینا اس شرط سے قبول
کیا کہ بادشاہ (ھنری) تیسری مرتبہ فرمان عام کی تصدیق و توثیق
کردے چنانچہ سرا ڈورڈ کوک لکھتے ہین کہ فرمان مذکور کل تیس[۳۲] مرتبہ
تصدیق کیا گیا ہے۔ اس اثنا مین شاہ لوی نے صوبہ پویٹو
اور گین لے لیا تھا اور ھنری نے جوان صوبون کے فتح کرنے
کو فوج بھیجی تھی وہ کامیاب ہوئی تھی پس بادشاہ کو لوگون نے یہ الزام
دیا کہ اوس نے اپنی اوقات اور رعایا کا روپیہ جو بحیلہ جنگ لیا تھا
عیش و عشرت مین ضائع و برباد کردیا۔ یہ الزام ھنری نے اپنے
وزیر ڈی برگ کے سر تھوپا اور اوسے ذلیل کیا اور جتنا روپیہ
کہ وزیر مذکور کے عہد وزارت مین وصول ہوا تھا اوس سب کا حساب
بادشاہ نے اوس سے طلب کیا لکن وہ محاسبہ نہ دے سکا اور
بوریس ہس کے گرجے مین بھاگ گیا بادشاہ کے لوگ اوسے
ایک گھوڑے پر کس کر بجسم برہنہ وہان سے لنڈن کو لیگئے لکن پھر
بادشاہ ڈرا کہ مبادا گرجے کی بے ادبی کرنے سے پادری لوگ مجھہ سے
ناراض ہوجائین اس خوف سے اوسنے ڈی برگ کو اوسی گرجے مین
پھر بھیجدیا لکن کوتوال کو حکم کیا کہ اوس مکان کا محاصرہ کرلے اور اوسنے
اوس گرجے کے گرد ایک خندق کھدوادی اور ایک حصار سا بنوادیا

الغرض چالیس دن مین هیوبرٹ بھوک سے لاچار ہوکر نکل آیا اور اوسے قید کرکے ایک جہلخانے سے دوسرے جہلخانے مین بھجوایا آخرالامر وہ ویلس کو بھاگ گیا اور تھوڑے دنون کے بعد پادشاہ سے صفائی کرلی

علاوہ مہم مذکورۂ بالا کے ہنری شاہ فرانس (لوی) سے ایک اور لڑائی لڑا - یہ جنگ اوس نے اپنی ماں کے اصرار سے کی تھی جسنے اپنے پرانے یار رئیس مارچ سے شادی کرلی تھی - غرض ٹیلبرگ اور سینٹس مین دو لڑائیان ہوئین اور اگرچہ ان دونون لڑائیون مین کسیکی فتح و شکست نہین ہوئی لکن غلبہ شاہ فرانس کا رہا اس اثنا مین کئی مرتبہ صلح ہوئی لکن شکست ہوگئی آخرالامر صلح کامل ہوگئی جسکے بموجب صوبجات مرقومۂ ذیل شاہ ہنری کو ملے لموسن پریگورڈ کی سی اور انکے عوض مین ہنری نے شاہ فرانس (لوی) کو صوبجات مفصلۂ ذیل دیے جو اوس زمانہ مین اوسکے قبضہ مین تھے - نورمنڈی مین انجو پویٹو -

جنگ ٹیلبرگ و سینٹس ۱۲۴۲ع

اس پادشاہ کی سلطنت بہت دنون تک رہی لکن اس عرصہ مین شاہ اسکاٹ لنڈ سے کبھی لڑائی نہین ہوئی اگرچہ

[illegible]

انگلنڈ کے تین شمالی ضلعون کی نسبت کچھ نزاع رہی — انگلنڈ کے خاندان شاہی اور اسکاٹ لنڈ کے پادشاہ کے خاندان مین دو نسبتین ایسی ہوئین کہ اونکے سبب سے ان دونون سلطنتون مین موافقت ہو گئی — ھنری نے اپنی بڑی بیٹی جون کی شادی الگزنڈر دوم شاہ اسکاٹ لنڈ سے کر دی اور بعد تھوڑے عرصہ کے دوسری بیٹی مارگرٹ کا عقد بھی الگزنڈر سوم پادشاہ اسکاٹ لنڈ سے کر دیا — شاہ انگلنڈ کی فوج اکثر ویلس مین گئی لکن فتح نپائی اور اوس ملک کے چھوٹے چھوٹے پادشاہ اپنے ذرا ذرا سے کوہی ملکون پر بدستور قابض رہے —

ازبسکہ شاہ ھنری فرقہ پوکٹونس کو بہت دوست رکھتا تھا لہذا اوسنے وزیر سابق ڈی رو چز کو اوسکے عہدہ پر بحال کر دیا اور اوسکی وجہ سے اوس فرقہ والون کے بڑے مجمع ہوے اور جب شاہزادی الینور ملکۂ انگلستان ہوئی تو فرقہ پرووِنکیل کی بھی وہان کثرت ہوئی کہ وہ ملکہ کے ہموطن تھے یہ امر رعایا کو بہت ناگوار ہوا اور امرا نے بلوی کیا اور اونکا سربراہ کار سِمن ڈی مونٹفرٹ رئیس لیسٹر ہوا کہ وہ پادشاہ کی بہن الینور کا شوہر تھا ادھر تو رئیس موصوف اپنے بھنوئی (یعنے پادشاہ)

سے منحرف ہوگیا اور ادھر بادشاہ کا چھوٹا بھائی رچارڈ جسنے
چوتھے جہاد مین کئی دفعہ فتح پائی تھی اور بعد اوسکے رومیون کا پادشاہ
مقرر کیا گیا تھا ملک جرمنی کو چلا گیا آسکے اوسکی سلطنت مین
تزلزل پڑ گیا اور جو لوگ اوسکی بربادی کے خواہان تھے اونکے حوصلے
بڑھے ۔ آخرالامر ویسٹ منسٹر مین کونسل ہوئی اور امراء مسلح
دکمّل جمع ہوے پھر آکسفرڈ مین ایک اور کونسل ہوئی جو بنام
پارلیمنٹ مجنون مشہور ہے اور امراء نے اصلاح امور سلطنت کے
واسطے ایک کمیٹی چوبیس ۲۴ آدمیون کی مقرر کی ۔ اس کمیٹی نے قواعد
ذیل مقرر کیے ۔ اوّل ہر ضلع کے آزاد لوگون کی طرف سے چار
سردار بطور وکیلون کے پارلیمنٹ جدید مین شریک ہون ۔ دوم
ہر سال شرِف یعنے وہ افسر جنسے انتظام ضلع اور انفاذ و اجرا
قوانین متعلق ہوتا ہے غلبہ آراے سے مقرر کیے جائین سوم ہر سال
سرکاری روپیہ کا حساب دیا جاوے ۔ چہارم ہر سال تین مرتبہ مجلس
پارلیمنٹ منعقد ہو یعنے ماہ فروری اور جون اور اکتوبر مین لیکن امرا
کی آپس کی نا اتفاقی سے سلطنت کی اصلاح مین تاخیر ہو گئی اور بادشاہ
فرانس محاکم یعنے سرپنچ مقرر ہوا اور اوسنے ہنری کے موافق
فیصلہ کیا ۔ اس فیصلہ نے آتش جنگ خانگی انگلستان مین پھر افروختہ
کی ۔ رئیس لیسٹر نے لندن پر قبضہ کر لیا اور جب سینٹ پال
کے گرجے مین گھنٹہ بجا تو تمام اہل شہر اوسکے جھنڈے کے گرد شور و غوغا

ذکر پارلیمنٹ مجنون ۱۲۵۸ء

شکست و گرفتاری شاہ ھنری
۱۴ مئی سنہ ۱۲۶۴ ع

کرتے ہوے جمع ہوے اور غیر ملکون کے سوداگر جو وہان مقیم تھے اونھین لوٹ لیا اور یہودیون بیچارون کو ناحق قتل کیا۔ شاہ ھنری نے شہر لیوس واقع ضلع سسکس مین شکست کھائی اور گرفتار کرلیا گیا دوسرے دن اوسکے بیٹے شاہزادہ اڈورڈ نے بھی اپنے تئین باغیون کے حوالے کردیا۔ آخرالامر بادشاہ اور باغیون مین مصالحہ ہوا اور اونھون نے اوسکو رہا کر دینے کا اقرار کیا لیکن اس عہد کو وفا نکیا۔ اس مصالحہ کو مصالحۂ لیوس کہتے ہین ھنری اور اوسکے دونون بیٹے قید شدید مین رہے۔ شروع سال آیندہ مین رئیس لیسٹر نے ہر ضلع کے پادریون اور امیرون اور سردارون کو طلب کیا اور ہر دیہ و شہر کے وکلاء طلب کیے اور ان سب کی ایک پارلیمنٹ مقرر کی۔ یہ پارلیمنٹ اس زمانہ کی پارلیمنٹ کا نمونہ تھا یعنے پادری اور امراء بمنزلہ ھوس اف لارڈس (محکمۂ امراء) کے تھے اور وکلاء اہل شہر و قصبات بمنزلہ ھوس اف کومنس (محکمۂ عوام) کے تھے۔

تقرر پارلیمنٹ باضابطہ
سنہ ۱۲۶۵ ع

شاہزادہ اڈورڈ پھر سے بھاگ گیا اور مقام ایوشیم مین جو ضلع وُرسٹر مین واقع ہے اوسنے اور رئیس لیسٹر سے مقابلہ ہوا اور بڑی دیر تک گھمسان لڑائی ہوی۔ رئیس لیسٹر بادشاہ (یعنے ھنری) کو زبردستی میدان جنگ مین لے آیا اور

وہ کچھ زخمی ہو کر گرا اور اگر وہ یہ چلّا کر نہ کہتا کہ مین ھنری نواب ونچسٹر تمھارا بادشاہ ہون تو مارا جاتا — اڈورڈ اپنے باپ کی آواز پہچان گیا اور اوسے بچانیکو دوڑا — رئیس لیسٹر اپنے پسر مقتول کی لاش پر لڑا اور مارا گیا اور اوسکی لاش دشمنون نے پایمال کر ڈالی —

اب تو بادشاہ کی سلطنت خوب مضبوط و مستحکم ہو گئی خانگی لڑائی موقوف ہو گئی اور شاہزادہ مظفر یعنے اڈورڈ مجاہدین سینٹ لوئی کا شریک ہو کر اہل اسلام سے عازم جہاد ہوا — ھنری نے اپنے بیٹے کی غیبت مین انتقال کیا — سوا جارج سوم کے اور کسی بادشاہ نے اتنی مدّت تک سلطنت نہین کی جتنی مدّت تک ھنری نے کی اور اس عرصہ دراز مین اوسنے بہت مصائب و آلام اوٹھائے جو آخر کو اوسکی موت کے باعث ہوے —

یہ بادشاہ سفیہ اور سادہ لوح اور بزدل اور کاہل تھا لکن اوسکی قسمت مین اون ایام نافرجام مین بادشاہ ہونا تھا جبکہ جہاز سلطنت گرداب بلا و مصیبت مین گرفتار تھا اور اوسکے روکنے کو دست قوی درکار تھا — اپنے اعزا و اقارب سے یہ بادشاہ بمحبت و ملائمت پیش آتا تھا اور اوسکا قد میانہ تھا اور بائین آنکھ کا ڈھیلا کچھ جھکا ہوا تھا اسلئے اوسکے چہرہ کی کچھ عجب قطع ہو گئی تھی —

منجملہ اون امور کے جنکی ترقی اس پادشاہ کے زمانہ مین
ہوئی ایک امر یہ تھا کہ مہین کپڑا مثل ململ وغیرہ کے انگلستان مین بلجیم
کے لوگون نے بنا اور پانی کے نل سیسہ کے بنائے گئے اور کاٹ کی
مشعلون کے بدلے شمعون کا رواج ہوا۔ پہلے اسی پادشاہ نے
نیوکیسل کے لوگون کو بذریعہ پروانے کے اجازت دی کہ پتھر کے
کوئلے کانون مین سے کھود کر بیچا کرین۔ پتھر کا کوئلا انگلستان مین اس
افراط سے ہوتا ہے کہ اسکی سوداگری سے وہان کے لوگون نے
بہت روپیہ پیدا کیا ہے۔ اس پادشاہ کے عہد مین انگلستان مین سکہ طلائی
کا رواج ہوا اور راجر بیکن کی تحقیق و تفتیش سے علوم و
فنون کو بڑا فائدہ ہوا۔ یہ حکیم پیشتر راہب تھا اور اسی نے وہ شیشے
ایجاد کیے جنمین چھوٹی چیزین بڑی معلوم ہوتی ہین اور کئی قسم کی
لالٹینین ایجاد کین کہ اون مین عجب عجب تماشے دکھائی دیتے
ہین یہانتک کہ لوگ اسے جادوگر کہنے لگے۔ اسی زمانہ مین برّ اعظم
یورپ مین ایک شخص پالس نامی باشندۂ شہر وِنس
نے سمندر کے پانی کی پیمایش کا ایک آلہ ایجاد کیا اور اوسکی سوی
دو بہتی تنکون کے بیچ مین رکھی فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

	سنہ وفات
الگزنڈر دوم	سنہ ۱۲۴۹ع
الگزنڈر سوم	

فرانس

فلپ آگسٹس	سنہ ۱۲۲۳ع
لوئی ہشتم	سنہ ۱۲۲۶ع
لوئی نہم	سنہ ۱۲۷۰ع
فلپ سوم	

اسپانیہ

ہنری اوّل	سنہ ۱۲۱۷ع
فرڈرک سوم	سنہ ۱۲۵۲ع
الفونزو دہم	

شہنشاہان جرمنی

اوتھو چہارم	سنہ ۱۲۱۸ع

سنہ وفات

فریڈرک دوم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سنہ ۱۲۵۰ع

طوائف الملوکی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تا سنہ ۱۲۷۳ع

پوپ

اونوریس سوم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سنہ ۱۲۲۷ع

سلیسٹن چہارم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سنہ ۱۲۴۱ع

گرگری نہم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سنہ ۱۲۴۱ع

انوسینٹ چہارم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سنہ ۱۲۵۴ع

الگزنڈر چہارم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سنہ ۱۲۶۱ع

اربن چہارم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سنہ ۱۲۶۴ع

کلمنٹ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سنہ ۱۲۶۸ع

گرگری دہم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

باب پنجم

عہد شاہ اڈورڈ اوّل ملقب بہ طویل الساقین سنہ ولادت ۱۲۳۹ء سنہ جلوس ۱۲۷۲ء سنہ وفات ۱۳۰۷ء

جبکہ اڈورڈ بیت المقدس مین مشغول جہاد تھا ایک کافر[1] نے زہر آلود کٹار اوسے ماری — منقول ہے کہ اوسکی زوجہ الینور نے فرط محبت سے اوسکے زخم سے زہر چوس لیا اور وہ اچھا ہو گیا — اس جہاد مین اوسنے چند چھوٹے چھوٹے کار نمایان ہوے اور اٹھارہ مہینے کے بعد وہ فلسطین (یعنے بیت المقدس) سے چلا آیا اور جزیرہ سسلی مین پونہچکر اپنے باپ کے مرنے کی خبر سنی لیکن شہر گین مین اوسنے اور ایک شخص سے فساد ہو گیا اسوجہ سے اوسکے گھر جانے مین تاخیر ہو گئی — وہ فساد یہ تھا کہ شاہزادہ اڈورڈ اور رئیس چیلنس بن پہلے تو شغل نیزہ بازی ہوا آخر کو خوب لڑائی ہوئی جسمین انگریزی سردار غالب آئے — قبل انگلستان مین پونہچنے کے اڈورڈ نے رئیس زادی فلنڈرس سے ایک قصہ طے کیا کہ اوسکے سبب سے اون کی تجارت مین بڑا خلل پڑ گیا تھا — اس مال (یعنے اون) کی قدر انگلستان مین بلجیم کے بزاز بہت کرتے تھے —

---

[1] اغلب ہے کہ اِس سے مسلمان مراد ہے ۱۲

دو برس بعد هنری کی وفات کے شاہ اڈورڈ اور اوسکی
بی بی نے ویسٹ منسٹر مین تاج پہنا - اوس زمانہ مین الگزنڈر
شاہ اسکاٹ لنڈ بھی وہین تھا اور اوسکی مسافرت کا خرچ پچاس
روپیہ روز سرکار شاہی سے مقرر تھا - شاہ اڈورڈ کو بڑی آرزو
تھی کہ ویلس اور اسکاٹ لنڈ کو فتح کرے تاکہ تمام جزیرہ برطن
اعظم اوسکی سلطنت مین شامل ہو جاے -

انگلستان کے بادشاہون مین سے بہتون نے چاہا تھا
کہ ملک ویلس کو مغلوب کر لین لکن کچہ نہو سکا تھا - وہان کے لوگ
اکثر کوہ سنوڈن اور پلنلمن کے جنگلون اور کھوون مین
رہتے تھے لہذا نورمن کے سوارون کا کچہ بس اونسے نہ چل سکتا تھا
اور اونھین پا نہ سکتے تھے - مرلین رمال نے خبر دی تھی کہ جب روپیہ گول
بنایا جاے گا تو ایک شاہزادہ ویلس کا لنڈن مین بادشاہ کیا جائیگا
وہ زمانہ اب آیا کہ ایک بہادر شاہزادہ ارتھر کے تخت پر قابض ہوا
اور اہل ویلس کے حوصلے بڑھے - جب شاہ اڈورڈ نے اہل
ویلس سے بیعت طلب کی تو اونکے رئیس لولن نے باستحقار و استخفاف بیعت سے
انکار کیا آخر یہ مثل کہ غرور کا انجام خرابی ہے صادق آئی - پانچ برس تک
شاہ انگلستان ملک ویلس مین پھرا کیا اور اوسکے ہمراہ جو فوج تھی وہ
کوہستان کی لڑائی مین کار آزمودہ و مشاق تھی - الغرض اوس ملک کی

رئیس لولن نے پادشاہ کا مقابلہ بڑی بہادری سے کیا اور ہ ای
کے راستہ مین فوج شاہی کا معارض و سدّراہ ہوا اور وہین سر پارا گیا
بس اوسکے مارے جانے سے ملک ویلس کی خودسری جاتی رہی —
رئیس ویلس کو حوصلہ ملک گیری و آرزوئے خودسری پر مضحکہ کرنیکے واسطے
پادشاہ انگلستان نے اوسکا سر کاٹ کر لنڈن مین بھیجدیا اور ازراہ
تمسخر اوسپر عشق پیچان کا تاج رکھکر محبس ٹاور کے دروازہ پر
لٹکا دیا — بعد لیولن کے مارے جانے کے اوسکے بھائی ڈیوڈ نے
کچھ عرصہ تک پادشاہ کا مقابلہ کیا لیکن خود اوسیکے اہل وطن نے اوسے
دشمن کے حوالے کر دیا اور پادشاہ کے حکم سے اوسنے پھانسی پائی —
شاہ اڈورڈ پر لوگون نے یہ تہمت لگائی ہے کہ مقام کونوی
پر اوسنے سب ویلس کے بھاٹون کو قتل کر ڈالا کہ مبادا اونکے اشعار
پرتاثیر و شجاعت انگیز سنکر اونکے اہل وطن کو غیرت وحمیت آجاے
اور وہ لڑائی سے نہ باز آئین — نہین معلوم یہ حکایت صحیح ہے یا غلط
لیکن گری شاعر نے اسی قصہ پر ایک غزل تصنیف کی ہے اور وہ مشہور
ہے — پیشتر شاہ اڈورڈ اوّل ہی نے اپنے بڑے بیٹے اڈورڈ
دوم کو اوسکی صغرسنی مین خطاب پرنس آف ویلس (شاہزادۂ
ویلس) دیا تھا اسواسطے کہ وہ اوس ملک کے ایک ضلع مسمّی بہ کیر
نارون مین پیدا ہوا تھا بس اوس زمانہ سے یہ دستور ہو گیا کہ
پادشاہ انگلستان کی اکبر اولاد کو یہی خطاب ملتا ہے —

مارگرٹ شاہزادی کی مرنے سے وارثان سلطنت اسکاٹ لنڈ مین جھگڑا پڑا اور تیرہ شخصون نے دعوی وراثت کیا لکن انمین سے جان بیلیال ور رابرٹ بروس کے دعوی کو ترجیح تھی ــ یہ دونون شاہزادی شاہ ڈیوڈ کی نسل سے تھے جو شاہ ولیم ضیغم کا چھوٹا بھائی تھا بیلیال تو بادشاہ مذکور (یعنی ڈیوڈ) کی بڑی بیٹی کا پوتا تھا اور بروس اوسکی چھوٹی بیٹی کا بیٹا تھا ــ اڈورڈ شاہ انگلستان نے اپنے تئین اس نزاع مین دست اندازی کرنے کا مستحق ٹھرایا اس دلیل سے کہ جب شاہ ولیم ضیغم کو ھنری دوم شاہ انگلنڈ نے قید کیا تھا تو اوسنے اقرار کیا تھا کہ مین پادشاہ انگلستان کی رعیت ہون پس رچارڈ اول کو اسکا استحقاق نہ تھا کہ ولیم نے جو اپنی رعیت ہونیکی سند لکھدی تھی اوسے وہ بیچڈالے اسواسطے کہ وہ دستاویز اوس ایک کا مال نہ تھا بلکہ تمام پادشاہان انگلنڈ کا مال تھا ــ پس اس حیلہ سے اڈورڈ نے چاہا کہ اسکاٹ لنڈ کے مقدمات مین دخل دے اور بیلیال کو اوس ملک کا پادشاہ مقرر کیا ــ

ان واقعات کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد پادشاہ انگلستان اور شاہ فرانس مین جنگ بحری شروع ہوئی ــ اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ انگریز جہازرانون مین سے ایک شخص نے ایک نورمن کو مار ڈالا پس نورمن لوگون نے ایک انگریزی جہاز چھین لیا اور انکے ہم قوم کے

ـلہ اس شاہزادی کا خطاب نوروی کی بیگم مشہور ہے ۱۲ ــ

بدلے اوس مین سے ایک انگریز مسافر کو نکالکر جہاز کے مستول پر اوسے
بھانسی دیدی — یہ ماجرا سنکر سب ملاح سنک کی بندرگاہ کے
جمع ہوے اور بہت سے جنگی جہاز آب نای ڈوور اور خلیج
بسکی مین اکٹھا ہوے اور بہت سی لڑائیان ہوین جنمین اکثر
انگریزون کی فتح ہوئی — شاہ اڈورڈ کو بادشاہ فرانس نے طلب
کیا لکن اوسنے وہان جانے سے انکار کیا اور لڑائی پر آمادہ ہوا۔
لڑائی مین صرف کرنے کو اوسنے کچھ روپیہ تو یہودیون کو لوٹ کر جمع کیا
اور کچھ رعایا سے بطور ٹیکس کے لیا چنانچہ اوسنے اون پر نصف
مرک کے بدلے پانچ مرکس نے بوجھ ٹیکس مقرر کیا اور لنڈن
کے سوداگرون کی کوٹھیون مین جتنا اون اور چمڑا تھا اوسنے دو مرتبہ
ضبط کرکے بیچڈالا — اڈورڈ کے جنگی جہاز بندرگاہ پورٹسمتھ
مین فرانس کی لڑائی پر تیار تھے اور بادشاہ کوچ کیا ہی چاہتا تھا کہ
اوسنے سنا کہ ملک ویلس مین بڑا بلوی ہوا پس وہ لنڈن کو پھر آیا اور جب
ویلس سے فساد دفع ہوا تو اسکاٹ لنڈ مین بلوی ہوا اس
سبب سے اوسے ٹھہرنا پڑا —

اڈورڈ نے کئی مرتبہ بیلیال شاہ اسکاٹ لنڈ
کو لنڈن مین طلب کیا کہ اپنی حرکات ناشائستہ کی جوابدہی کرے اوسکو
اپنی محکومیّت بہت شاقّ معلوم ہوئی اور بادشاہ سے منحرف ہوگیا

لکن اوسّے مقابلہ نہوسکا اور تھوڑے ہی عرصہ مین مغلوب ہوگیا اور
تخت سلطنت پرسے اوٹھا دیا گیا اور تھوڑے دنون کے بعد پادشاہ
کی اجازت سے نورمنڈی کو چلا گیا۔ اڈورڈ نے تمام
اسکاٹ لنڈ مین شہر الجن تک دورہ کیا اور وہان کے لوگون
سے جبرًا اپنی اطاعت قبول کروائی اور جب وہان سے مراجعت کی
تو ریس سرّی کو اوس ملک کا امین و محافظ مقرر کیا۔ بعد اڈورڈ
کی مراجعت کے اسکاٹ لنڈ مین پھر لڑائی شروع ہوئی لکن اس
لڑائی کی حکایت صرف اسکاٹ لنڈ کی تواریخ مین مرقوم ہے۔ وہ قصّہ
یہ ہے کہ اس لڑائی مین والیس اور بروس نے جو بیلیال کے
ہمسر (یعنے رابرٹ بروس) کا پوتا تھا بڑی جرأت و جوانمردی ظاہر
کی اور اسکا انجام یہ ہوا کہ اسکاٹ لنڈ خودسر و خودمختار ہوگیا۔
تین برس قبل اس واقعہ کے اڈورڈ نے پادشاہ فرانس سے مصالحہ
کرکے صوبۂ گین پھر لے لیا تھا کہ یہ صوبہ پادشاہ مذکور نے اوس سے
بفریب لے لیا تھا۔ جب اوس پرانے سپاہی نے (یعنے شاہ اڈورڈ)
یہ خبر سنی کہ بروس مقام اِسکون مین تخت سلطنت اسکاٹ لنڈ
پر بیٹھا تو وہ بہت آشفتہ خاطر ہوا اور اوسنے چاہا کہ کسی طرح
اسکاٹ لنڈ مین پونہچ جاؤن اور یہ اوسکا آخری مہم تھا۔ الغرض
اڈورڈ بڑی مدت تک شہر کارلائیل مین بستر بیماری پر پڑا رہا
اور مقام برا اون سینڈس مین انتقال کیا۔ مرتے وقت اوسنے

یہ وصیت کی تھی کہ میری نعش لشکر کے آگے آگے اسکاٹ لنڈ کی لڑائی پر لے جانا—

پہلی بی بی الینور سے جو ۱۲۹۰ع مین مرگئی تھی اوسے چار بیٹے تھے جنمین سب سے بڑا اڈورڈ تھا جو بہ لقب اڈورڈ دوم انگلستان کا پادشاہ ہوا اور دوسری زوجہ مارگرٹ شاہزادی فرانس سے اوسے ایک بیٹی اور دو بیٹے تھے اڈمنڈ اور ٹامس

شاہ اڈورڈ مین بہت سی اچھی صفتین تھین— وہ بڑا بہادر سپاہی تھا اور امور ملکی کے انتظام و انصرام مین بہت ذہین و ہوشیار و خوش تقدیر تھا لکن ظلم کرنا اور انتقام لینا اور زیادہ طمع کرنا یہ صفتین تو پادشاہان پلین ٹیجنٹ کی گویا جزء لاینفک تھین— پادشاہ موصوف بلند بالا اور عالی شان تھا—

اس پادشاہ کے عہد مین دو تغیر عظیم آئین سلطنت مین ہوے اوّل یہ کہ پادشاہ کو اسکا اختیار نرہا کہ بدون اجازت پادلیمنٹ کسی پر ٹیکس مقرر کرے یا کسی سے روپیہ کی مدد طلب کرے دوّم یہ کہ جب ارباب محکمہ عوام پادشاہ کو روپیہ دیتے تھے تو اوسکے ساتھ اپنی شکایتون

کی رفع ہونے کے واسطے عرضیاں دیتے تھے اِسلئے رفتہ رفتہ اونھین نئے قوانین تجویز کرنے کا اختیار ہو گیا—

جب یہود جام تلخ کام ظلم وجفا تا در دیچکی تو ۱۲۹۰ء مین مملکت انگلستان سے نکالدیے گئے اور اکثر سناروں نے ملک لمبرڈی سے آکر لنڈن مین محلہ لمبرڈ اسٹریٹ مین بود وباش اختیار کی اور وہان یہودیون کے بدلے مہاجن اور کوٹھی والے ہوگئے اسی سبب سے اوس محلہ کا نام لمبرڈ اسٹریٹ ہوگیا اور جبسے وہان مہاجن اکثر آیا کرتی ہین— اِسی زمانہ مین پنکھیان اور عینکین اور شرقی ملکون کا کاغذ اور شہر و نس کے آئینے انگلستان مین مروج ہوے لکن کوئلون کے استعمال کی ممانعت ہوگئی اسواسطے کہ اونکے دھوین سے لوگون کو تکلیف ہوتی تھی— اسکاٹ لنڈ کے تمغہای سلطانی اور وہ کرسی جسپر وہان کے پادشاہون کو تاج پہنایا جاتا تھا شاہ اڈورڈ انگلستان مین لے آیا اور اوس ملک کے تمام کاغذات جلوا دیئے کہ اونکے دیکھنے سے وہان کے لوگون کو لڑائی کا حوصلہ نہ باقی رہے— شاہ اڈورڈ اوّل نے ۱۲۸۵ء مین خانقاہ ویسٹ منسٹر کی عمارت کی تکمیل کی اور وہان وہ کرسی جسپر پادشاہ تاج پہنتے تھے اور وہ پتھر جسپر بنابر بعض روایات کے حضرت یعقوبؑ بیت ایل مین اپنا سر رکھکر سو رہے تھے رکھوا دیا فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لینڈ	سنہ وفات
الگزینڈر سوم	سنہ ۱۲۸۶ع
ملکہ مارگرٹ	سنہ ۱۲۹۰ع
بلیال	سنہ ۱۲۹۶ع
طوائف الملوکی	سنہ ۱۳۰۶ع
رابرٹ اوّل	

فرانس

فلپ سوم	سنہ ۱۲۸۵ع
فلپ چہارم	

اسکانیہ

الفونزو دہم	سنہ ۱۲۸۴ع
سینچو چہارم	سنہ ۱۲۹۴ع
فردننڈ چہارم	

شاہنشاہان جرمنی

	سنہ وفات
رُوڈلف	سنہ ۱۲۹۲ع
اَڈلفس	سنہ ۱۲۹۸ع

البرٹ . . . .

پوپ

گریگری دہم . . . . سنہ ۱۲۷۶ع
انوسینٹ پنجم . . . . سنہ ۱۲۷۶ع
اڈریان پنجم . . . . سنہ ۱۲۷۶ع
جان بست و یکم . . . . سنہ ۱۲۷۷ع
نکولس سوم . . . . سنہ ۱۲۸۰ع
مارٹن چہارم . . . . سنہ ۱۲۸۵ع
اونوریس چہارم . . . . سنہ ۱۲۸۷ع
نکولس چہارم . . . . سنہ ۱۲۹۲ع
سلیسٹن پنجم . . . . سنہ ۱۲۹۴ع
بونیفیس ہشتم . . . . سنہ ۱۳۰۳ع
بینیڈکٹ یازدہم . . . . سنہ ۱۳۰۴ع
کلیمنٹ پنجم . . . .

باب ششم

عہد شاہ اڈورڈ دوم - مولد کیرنارون

سنہ ولادت سنہ ۱۲۸۴ء سنہ جلوس سنہ ۱۳۰۷ء - سنہ وفات سنہ ۱۳۲۷ء

شاہ اڈورڈ اول کی ہڈیان قبرستان ویسٹ منسٹر مین دفن کی گئین - شاہ اسکاٹ لنڈ سے لڑائی موقوف رہی یہ امور تو بادشاہ متوفّی کی وصیت کے موافق ہوے - شاہ اڈورڈ دوم نے اپنے لڑکپن کے دوست پیرس گیوسٹن کو کہ فاسق وفاجر تھا اور ملک بدر کردیا گیا تھا پھر بلالیا اور تولیت و نظامِ مہامِ سلطنت اوسے سپرد کرکے خود شاہزادی ازابلا دختر حسینہ و جمیلہ فلپ شاہ فرانس سے شادی کرنے کو شہر بولون کو روانہ ہوا - گیوسٹن کی حشمت و شوکت پر ارکین دولت خار کھاتے تھے اب اوسنے بیہودہ لقب اونکے رکھے اسلئے وہ غضبناک ہوے - پادشاہِ سادہ لوح نے دو مرتبہ وزیر شریر کو ملک بدر کیا لیکن دونون مرتبہ اوسے پھر بلاکر خلعت وزارت عنایت کیا آخرالامر امرا نے ایکہ کرکے بسرداری نواب لنکسٹر اوسی قلعہ اسکاربرا مین گرفتار کرلیا اور ضلع وارک مین کوہ بلیک لو پر اوسکا سر کٹوا ڈالا - قبل قتل ہونے وزیر موصوف کے ارباب پارلیمنٹ

قتل گیوسٹن مدارالمہام سلطنت سنہ ۱۳۱۲ء

دست بر قبضۂ شمشیر جمع ہوے اور اکیس ۲۱ امیرون کی کونسل مقرر کی کہ پادشاہ کے گھر کا انتظام کرین اور سلطنت کی اصلاح و انصرام کرین۔ ان امرا کا نام منتظمین مملکت ہو گیا۔

اس اثنا مین بروس شاہ اسکاٹ لنڈ نے شہر لنلتہ گو اور روکسبرا اور اڈنبرا اور پرتہ لیلیے تھے اور شہر اسٹرلنگ کا محاصرہ کر لیا تھا اوسکے بچانیکو شاہ اڈورڈ شمال کی جانب روانہ ہوا۔ بروس نے تیس ہزار چیدہ سپاہیون سے فوج انگلستان کا مقابلہ میدان بینک برن مین کیا اور دشمن کو شکست دی۔ پانچ برس بعد اس لڑائی کے شاہ اڈورڈ دوم نے برک کا محاصرہ کیا کہ یہ شہر اسکاٹ لنڈ کی کنجی کہلاتا تھا لیکن اوسنے پھر شکست کھائی اور مصالحہ کر لیا۔ قریب اسی زمانہ کے اڈورڈ بروس برادر پادشاہ اسکاٹ لنڈ ایرلنڈ مین آیا اور شہر کنتر کفرگس مین تاج شاہی پہنا اور دو برس تک صوبہ السٹر پر قابض رہا آخر جنگ فاگی مین مارا گیا اور اوسکے مارے جانے سے شاہ انگلنڈ کی سلطنت ایرلنڈ مین پھر قائم ہو گئی

سنہ ۱۳۱۴ء اور سنہ ۱۳۱۵ء مین اہل انگلستان مصائب و آلام قحط مین مبتلا رہے۔ اورون کا تو کیا ذکر پادشاہ کے دسترخوان پر بھی کچھ

شکست بینک برن کی اڈورڈ دوم پادشاہ انگلنڈ

تسلط اڈورڈ بروس برادر پادشاہ اسکاٹ لنڈ کا ایرلنڈ پر ۱۳۱۶ء

تھوڑی ہی پیدا ہوتی تھی۔ غربا درختوں کی جڑ اور گھوڑے اور کتے کا گوشت کھاتے تھے اور شراب بنا موقوف ہو گیا تھا کہ اناج ضائع نہو۔ جب قحط گیا تو وبا آئی۔ امرا نے اپنے نوکر چاکر برطرف کر دیے بیچارے سوا چوری اور ڈاکہ زنی کے اور کیا کرتے الغرض تنگی اور تاراجی اور خون ریزی تمام ملک میں بشدت ہوئی۔

اب اور دو شخص یعنے اسپنسر اور اوسکا بیٹا شاہ اڈورڈ کے مصاحب خاص بنے اور چونکہ ان دونوں نے بھی ویسی حرکتیں کیں جیسے گیوسٹن نے کی تھیں لہذا انکا حال بھی ویسا ہی ہوا ان مصاحبین تازہ کے قصہ میں طول دینا بیکار ہے خلاصہ یہ کہ ان دونوں نے پھانسی پائی باپ نے برسٹل میں بیٹے نے ہیرفرڈ میں

پادشاہ نے نواب لنکسٹر کو مقام پونٹیفراکٹ میں مروا ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ گیوسٹن کا مارا جانا ابتک اوسکے دل میں کھٹکتا تھا لیکن نواب موصوف کے شریک موجود تھے اور کچھ ایسے سانحے ہوئے کہ اونکی قوت اور زیادہ ہو گئی۔ اڈورڈ اور اوسکی بی بی میں علانیہ لڑائی ہوئی اور ملکہ فرانس میں بھاگ گئی اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا بھی وہیں چلا گیا اوسکے بعد نواب مورٹیمر بھی کہ نواب لنکسٹر کے متوسلین میں سے تھا اوسنے

دیا آخر شوہر سے جدا ہو گئی اور فرانس مین جا کر فوج فراہم کی اور مارٹیمر کو ہمراہ لیکر
حملہ انگلستان پر ہوئی — بادشاہ ویلس مین بھاگ گیا اور ملکہ
کی فوجون نے پکڑ لیا پھر پارلیمنٹ نے اوسے سلطنت سے معزول
کر دیا اور اوسکے بیٹے کو بادشاہ کر دیا — بادشاہ معزول کو قلعہ برکلے
بھیجدیا تھا ایک حجرہ مین نہایت بیکسی مین وہ بظلم و ستم مارا گیا — اوسکے قتل
کا حال فقط اتنا معلوم ہے کہ اوس شب گرد و نواح مین کسی کے بار-
چیخنے کی آواز آئی دوسرے دن صبح کو جب قلعہ کے لوگ اوٹھے تو بادشاہ
کو مردہ پایا اور اوسکی لاش کو خفیہ گلوسٹر مین دفن کر دیا —
شاہ اڈورڈ دوم کے کئی اولاد تھی — اڈورڈ سوم اوسکا
جانشین ہوا جان بچپن مین مر گیا شاہزادی جین نے ڈیوڈ
دوم شاہ اسکاٹلنڈ سے شادی کی اور شاہزادی الینور
باقی رہی —

اڈورڈ دوم متلوّن المزاج اور کاہل الوجود تھا —
دن بھر سیر و شکار مین مصروف رہتا تھا رات بھر ناچ رنگ مین
مشغول رہتا تھا اور انتظام سلطنت مصاحبین مخصوصین پر چھوڑ
دیا تھا — اوسکی صورت اپنے پدر جنگ جو کی مشابہ تھی

اسی بادشاہ کے عہد مین انگلستان مین ظروف گلی کا استعمال

شروع ہوا اور سود د للعہ سیکڑا ہو گیا اور ہنڈی کا رواج ہوا اور اہل انگلستان اور اہل وینس مین درباب تجارت عہد و پیمان ہوا — علاوہ برین ایک سانحہ یہ ہوا کہ فرقہ ٹیمپلرس مغلوب و مخذول ہوا اور مدرسۂ عالیہ ڈبلن قائم کیا گیا اور سنہ ۱۳۰۸ع مین ٹیل نے ملک سوٹزرلنڈ کو خودسر و خود مختار کر لیا —

سلاطین معاصرین — سنہ وفات

اسکاٹ لنڈ

رابرٹ اول . . . .

فرانس

فلپ چہارم . . . . سنہ ۱۳۱۴ع
لوی دہم . . . . سنہ ۱۳۱۶ع
فلپ پنجم . . . . سنہ ۱۳۲۲ع
چارلس چہارم . . . .

اسپانیہ

فریڈرک چہارم . . . . سنہ ۱۳۱۲ع
الفونزو یازدہم . . . .

شہنشاہان جرمنی

البرٹ .... سنہ ۱۳۰۸ع

ہنری ہفتم .... سنہ ۱۳۱۲ع

لوئی چہارم ....

پوپ

کلمنٹ پنجم .... سنہ ۱۳۱۴ع

جان بست و دوم ....

باب ہفتم

عہد شاہ اڈورڈ سوم - مولد ونڈسر - سنہ ولادت ۱۳۱۲ع - سنہ جلوس ۱۳۲۷ع - سنہ وفات ۱۳۷۷ع

اڈورڈ سوم کمسنی مین پادشاہ ہوا — وہ اور اوسکے وُزرا ملکہ ازابلا اور نواب مورٹیمر کے بس مین تھے اور انھین اختیار کلی تھا - اسکاٹ لنڈ کی فوج نے انگلنڈ کے اضلاع شمالی پر حملہ کیا اور چونکہ اوس فوج مین سب سوار تھے اور ہر سوار کی خرجین مین سوا ایک جو کی تھیلی کے اور کچھ سامان نہ تھا لہذا وہ ایسے تیز جاتے تھے

کہ اونکا تعاقب دشوار تھا۔ شاہ اڈورڈ نے حکم دیا کہ جو شخص یہ بتلا دے کہ دشمن کی فوج کس راہ سے آتی ہے اوسے درجہ سرداری اور ہزار روپیہ سالانہ مادام الحیوۃ دونگا۔ ٹامس روکبی نے یہ انعام لیا اور پادشاہ کی فوج کو دریا وِیر پر لیگیا جسکے دوسرے کنارے پر لشکر مخالف مقیم تھا۔ مگر لڑائی نہوئی اور پانچوین دن شب کو جبکہ دونون لشکرون مین سناٹا تھا اسکاٹ لنڈ کی فوج اپنے ملک کو راہی ہوئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد متخاصمین مین مصالحہ ہوگیا اور اڈورڈ نے مورٹیمر کی صلاح سے یہ امر قبول کرلیا کہ اسکاٹ لنڈ کی سلطنت انگلنڈ سے علحدہ اور خودسر رہے۔ اس مصالحہ کی تقویت اور استحکام اس سبب سے ہوا کہ شاہ اڈورڈ نے اپنی بہن جین کی شادی ڈیوڈ شاہزادہ اسکاٹ لنڈ سے کردی۔

اس مصالحہ سے ملکہ ازابلا اور نواب مورٹیمر کی بڑی بدنامی ہوئی اور ادھر اونھون نے پادشاہ کے چچا نواب کینٹ کو مروا ڈالا ادھر شاہ اڈورڈ خود جوان ہوا اور اب اوسکا سن اٹھارہ برس کا ہوا غرض ان وجوہ سے ملکہ اور اونکے مشیر خاص کی قوت اور حکومت بالکل تشریف لیگئی نواب مورٹیمر کو قلعہ نوٹنگھم مین گرفتار کرکے ایک درخت پر پھانسی دیدیا ملکہ ازابلا

(حاشیہ)

محلسراے رایزنگ مین ستائیس برس اٹریان رگرا کی اور سال مین ایک دفعہ پادشاہ بتکلف اوسے دیکھنے کو جاتا تھا۔

اس اثنا مین رابرٹ بروس شاہ اسکاٹ لنڈ مرگیا اور اوسکا بیٹا ڈیوڈ صغیر السن تھا۔ اڈورڈ بیلیال نے جسکا کم ہمت باپ شاہ انگلنڈ کی طرف سے اسکاٹ لنڈ کا حاکم رہا تھا بڑی سرگرمی سے کوشش کی کہ اوس ملک کو لیلے اور شہر برک کا محاصرہ کرلیا۔ چونکہ وہان کا قلعہ بہت ضروری اور کثیر المنفعہ تھا لہذا خود متولی سلطنت اسکاٹ لنڈ اوسکی حفاظت و حمایت کے واسطے گیا اور کوہ ھالیڈون پر شاہ انگلنڈ سے مقابلہ ہوا کہ وہ بیلیال کا طرفدار تھا الغرض اہل اسکاٹ لنڈ نے بڑی شکست فاش کھائی اور اوس ملک کی سلطنت بیلیال کے ہاتھہ آئی اور اضلاع جنوبی دریاے فورتہ چند مدت تک شاہ اڈورڈ کے تحت حکومت رہے

شاہ اڈورڈ نے بڑی جدّ و کدّ کی کہ فرانسیس اور انگلنڈ ان دونون ملکون کی سلطنت میری ذات خاص مین جمع ہو جاتے۔ فلپ چہارم شاہ فرانس کے تینون بیٹے لاوارث مرے تھے لہذا اڈورڈ شاہ انگلنڈ اور فلپ نواب ویلوی

جلوس ایڈورڈ سوم ۱۳۲۷ ع ۱۳۳۳ ع

ہوسےی سلطنت ہوئے اور ان دونون کا دعوی اسپر مبنی تھا کہ
اڈورڈ فلپ چہارم کا نواسا تھا اور فلپ ششم ویلوی اوسکا
بھتیجا تھا لیکن چونکہ فرانسیس کے قانون کے بموجب عورت سلطنت سے
محروم ہے لہذا اڈورڈ بسبب قرابت مادری کے محجوب الارث
رہا اور فلپ پادشاہ ہو گیا۔ پادشاہ انگلنڈ نے سارے ملک کا اون
اور ٹین ضبط کر لیا اور اپنے جواہرات گرو رکھے اور اہی سپر پر
پادشاہ فرانس کا معرکہ ہوا یا اور فرانسیس کو روانہ ہوا باین نیت کہ اب
اپنا حق میدان جنگ مین بزور شمشیر ثابت کرونگا۔ دو لڑائیون
مین تو کسی طرف کی فتح نہوئی آخر فوج انگریزی نے ساحل بلجیم پر
جنگ بحری فتح کی لیکن شہر ٹورانی کے قریب سپاہ فرانسیسی نے اوسکو
مار کر نکالدیا پھر برس روز تک لڑائی موقوف رہی برس دن کے
بعد پھر لڑائی شروع ہوئی مگر کسی کی فتح و شکست نہوئی آخر ساتوین
برس فوج انگریزی شہر کین مین داخل ہوئی اور شاہ اڈورڈ
اور فوج لیکر شہر کیلی کے سمت روانہ ہوا اور سپاہ فرانسیسی کے
روبرو دریاے سین اور سوم سے عبور کر گیا اور کرسی مین
فتح پائی جسنے کیلی کا راستہ کھل گیا۔ لڑائی کی صبح کو خونریزی او
ہلاکت کے آثار ہولناک عیان ہوکر قیامت کا طوفان آیا اور بجلی
چمکی اور بادل گرجا۔ سہ پہر کو پانچ بجے کے بعد فوج فرانسیسی کے سوار
بسرداری امیر النکن اور ایک گروہ جینوا کے تیر اندازون کا انگریزی

دعوی اڈورڈ سوم بر تخت فرانس ۱۳۳۷ ع

فتح بحری سلطان انگلستان ۱۳۴۰ ع

جنگ کرسی ۲۶ اگست ۱۳۴۶ ع

لشکر پر حملہ کرنیکو بڑھا - فوج انگریزی نے تیرون کا منہ برسایا اور لشکر
فرانسیسی نے جھرمٹ کھایا مگر اوسپر تیرون کا منہ پڑا گیا اور گھوڑے پچے
گھوڑا اور آدمی پر آدمی زمین پر لوٹنے لگا آخر سوار پریشان ہو کر بھاگ گئے
اب پیدلون مین لڑائی شروع ہوئی اور پیچھے کی صفین آگے بڑھین اور
انگلستان اور فرانسیس کی فوجین گتھ گئین - شاہ ادورڈ ایک
پون چکی پر کھڑا ہوا لڑائی کا تماشا دیکھہ رہا تھا اور اپنی فتح کا اوسے ایسا
یقین کلی ہو گیا کہ جب ولیعہد پر فوج مخالف کا زیادہ دباؤ پڑا تو اوسنے
مدد مانگی بادشاہ نے مدد نہ دی اور کہا کہ اس لڑکے کو آپ ہی لڑنے دو آج کا
معرکہ اسی کے ہاتھ رہے - شاہ فرانس نے ہزار چاہا کہ انگریزی لشکر
کی صفین چیر کر اپنی فوج سے ضرور سے جا ملے مگر کچھ نہو سکا اور بڑے بڑے
بہادر سردار اوسکی فوج کے مر مر کر گرنے لگے اور اوسکا گھوڑا بھی مارا گیا
اب اوسکو سوا بھاگ جانیکے اور کیا چارہ تھا - دوسرے دن اتنی بھی
شدید و غلیظ لڑائی ہوئی چنانچہ منقول ہے کہ گیارہ شاہزادے اور بارہ سے
سردار اور تیس ہزار سپاہی اس روز کام آئے - جان شاہ بھیمیا
بھی اس لڑائی مین مارا گیا - یہ بادشاہ اندھا تھا اور اسے چار سردار لڑائی
مین لیگئے تھے اس طرح سے کہ اپنے گھوڑون کی لگامین اوسکے گھوڑے
کی لگام مین باندھ دی تھین اور اس بادشاہ کا خود جس مین چار پر شترمرغ
کے لگے ہین اور اسکا تمغہ جسمین یہ کندہ ہے - مین خدمت کرتا ہون -
یہ دونون چیزین ابتک ولیعہد بادشاہ انگلستان پہنتا ہے - لکھا ہے کہ پہلے توپ کا

استعمال اسی جنگ کرِسی مین ہوا

جس سال یہ لڑائی ہوئی اوسی سال دو مہینے کے بعد ایک اور لڑائی ہوئی جسے **نولس کروس** کہتے ہین۔ اس لڑائی کی اصل یہ ہے کہ جب **ڈیوڈ** شاہ **اسکاٹ لنڈ** نے اپنا ملک پھر پایا تو شاہ فرانس کا طرفدار بنکے **انگلنڈ** پر حملہ کیا **فلپا** شاہزادے **ھینالٹ** نے اوسے شکست دی اور گرفتار کر لیا۔ فی الحقیقت یہ شاہزادی بھی ایسی جوانمرد اور شجاع تھی جیسا اوسکا شوہر تھا

جنگ نولس کروس ۱۷ اکتوبر ۱۳۴۶ء

اب فاتح جنگ کرسی نے شہر **کیلی** کا محاصرہ کر لیا لیکن نہ اوسنے دھُس ہوائے نہ محصورین شہر پر کلین چلائین بلکہ بارہ مہینے تک اونپر آب و دانہ بند رکھا آخر جب وہ فاقہ کشی سے ہلاک ہونے لگے تو بمجبوری شہر کے دروازے کھولدیے۔ اس شہر مین بادشاہ انگلستان نے اپنی رعایا کو بسایا چنانچہ دو سے برس سے زیادہ تک یہ شہر بہت آباد رہا اور انگلستان سے اسباب تجارت یہان آکے فروخت ہوتا تھا۔

اب ملک الموت نے ایسی پھونک ماری کہ سب لڑنیوالون کا دم بند ہوگیا۔ ایک مرض خوفناک جسے **کالی بلا** کہتے ہین ممالک ایشیا اور بلاد جنوبی **یورپ** کو صاف کرتا ہوا فرانس اور انگلستان پر نازل ہوا۔ لندن کے قبرستان بھر گئے اور سارے

ملک مین مردہ جانور سڑا کیئے اور اونکی عفونت سی ہوا کی سمّیت اور زیادہ ہوئی محنت اور تجارت بند ہو گئی صدہا غربا۔ ایک ایک دن مین ہلاک ہوے امرا اپنے قلعون کے دروازے بند کر کے بیٹھہ رہے غرض شہر مین مصیبت و بربادی نظر آتی تھی — وبا کے بعد بہت سی خرابیان ہوئین — تمام اہل حرفہ اور کاریگر ہلاک ہو چکے تھے کہ غربا کی جان پر وبا ہمیشہ بھاری ہوتی ہے اور جو بیماری سے بچے اونہون نے ملک چھوڑ دیا۔ اناج کی کھریان کے کھریان گھن سے غارت ہو گئے کیونکہ اتنا روپیہ کسکے پاس تھا کہ وہ اتنی مزدوری دے کر اناج کٹوا تا کھانی کی لاگت چوگنی ہو گئی — عوام الناس کے زعم مین نزول بلا کا یہ سبب تھا کہ اوس زمانے کے مرد داڑیون کو بل دے دیکر چڑہاتے تھے اور عورتین مردون کا لباس پہنتی تھین لہذا سرکار سے قانون جاری کیا کہ لباس مین اسراف نہونے پائے — ایک گروہ شدیدُ التعصّب لوگون کا ھنگری سے آیا انکا نام کوڑی باز مشہور ہے کیونکہ یہ لوگ اپنے اوپر کوڑی مارتے ہوے سارے ملک مین گھومتے پھرتے تھے کہ یہ بلائے عظیم دفع ہو جائے — اسمین کچھہ شک نہین کہ اوس زمانے مین جو انگلستان مین امراض وبائیہ ایسے شدید و مہلک و مزمن ہوتے تھے تو اسکا سبب یہ تھا کہ مکانات اور سڑکین صاف نرہتی تھین اور لوگ کثیف رہتے تھے چونکہ اب اس ملک مین مکان ہوادار ہوتے ہین اور نالے موریان صاف رہتی ہین اور غذا صالح و لطیف ہوتی ہے اور پانی بہت صرف ہوتا ہے

ہوا اب ایسی وبا شدید انگلستان مین نہین آتی جیسے مشرق کی بعض
ممالک اور کثیف شہرون مین ہوتی ہے اور اس احتیاط و صفائی کے
سبب سے اون امراض وبائیہ مین بھی خفت ہوگئی ہے جو پیشتر بڑی
ابتک اس قوم (انگریز) پر مسلط ہوتی ہین۔

اس اثنا مین فلپ شاہ فرانس مرگیا تھا اور اوسکا بیٹا جان
پادشاہ ہوا تھا ۱۳۵۵ع مین انگلستان اور فرانسیس مین پھر لڑائی شروع
ہوئی۔ اس لڑائی کا اہتمام خاصتہً ولیعہد کے سپرد ہوا جسکا لقب بسبب
اوسکی سیاہ زرہ کے شاہزادہ سیاہ پوش ہوگیا۔ پہلی لڑائی مین فوج
انگریزی اون صوبون کے تاخت و تاراج کرنے مین مشغول رہی جو بورڈو
کے گرد و نواح مین واقع ہین۔ دوسری لڑائی پوکٹیرس مین ہوئی ولیعہد
پادشاہ انگلستان فرانسیس کے بیچوں بیچ مین پہنچ گیا تھا جب وہ مراجعت
کی تو اپنی فوج کی سہ گنی فوج اپنی اور بورڈو کے درمیان حائل پائی
پس سوا جنگ دلیرانہ کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ شاہزادہ کی خوش قسمتی
سے لڑائی ایسے مقام پر ہوئی کہ بسبب کثرت درختہای انگور کے فرانسیسی
فوج کے سوار آگے نہ بڑھ سکے اور جنگ کرسی کی طرح اس لڑائی مین
بھی انگریزی تیراندازون نے معرکہ مارا۔ ان تیراندازون نے جھاڑیون
کی آڑ مین لشکر مخالف پر ایسے تیر مارے کہ زرہون کو توڑ کر نکل گئے اور پہلا
اور دوسرا گروہ فرانسیس کی فوج کا پسپا ہوا آخر پادشاہ فرانس پیادہ پا
تیسرے فرقہ سپاہ کو لڑانے لایا مگر شکست فاش کھائی اور خود پادشاہ اور

جنگ پوکٹیرس ۱۹ ستمبر ۱۳۵۶ع

اوسکا کم سن بیٹا گرفتار ہوگیا۔ ان دونون اسیرون کو شاہ اڈورڈ بفتح و فیروزی انگلستان مین لے گیا

پس اب انگلستان مین دو پادشاہ تھے ڈیوڈ شاہ اسکاٹ لنڈ نے گیارہ برس کی قید کے بعد ۱۳۵۷ع مین فدیہ دیکر اپنی بندی سی خلاص کی اور جان شاہ فرانس جو مصالحہ بریٹنی مین رہا کردیا گیا۔ اس مصالحہ کو اہل تاریخ مصالحہ عظیمہ کہتے ہین اور اسکی بموجب شاہ اڈورڈ دعوی سلطنت فرانس سے بالکل دست بردار ہوگیا اور بعوض ممالک مقبوضہ آبائی کے پوئٹوگین اور شہر کیلی اوسکے قبضہ مین رہگئے۔ شاہ جان کا فدیہ تیس لاکھ اشرفی قرار پایا تھا جب وہ یہ مبلغ خطیر نہ ادا کرسکا تو پھر مقید ہوا اور مقام سیوّوی مین انتقال کیا۔ سیوّوی ایک محل مقام اسٹرانڈ مین تھی اور یہ مقام مضافات شہر لنڈن مین بہت آراستہ و پیراستہ تھا۔

شاہزادہ سیاہ پوش صوبہ گین مین حکمران رہا اور اسپانیہ کے پادشاہ پیڈرو ظالم کی کمک کے واسطے فوج کشی کی۔ یہ مہم باعث قرضداری اور مخل صحت شاہزادہ موصوف ہوا اپنی مجبوری و انگلستان مین پھر آیا اور وہان گھل گھل کر مرگیا۔ اس شاہزادہ نے اپنی چچازاد بہن جون سے شادی کی تھی اور اوسے ایک بیٹا رچارڈ تھا۔ جبسے شاہزادہ موصوف فرانسیس سے چلا آیا تھا جبسے وہان حکومت

انگریزی مین ضعف آگیا تھا اور جو صوبے کہ جنگ کریسی اور پوکٹیرس مین ہاتھہ آئے تھے وہ اڈورڈ کی حکومت ضعیف سے یکے بعد دیگرے نکل گئے یہانتک کہ ممالک عظیمہ فرانسیسی مین سے اب فقط کیلی بورڈو اور بیون اوسکے پاس رہگئی - بڑھاپے مین اڈورڈ نے بڑے رنج سہے - ایک رنج تو اوسے یہ تھا کہ پارلیمنٹ اوسکے کہنے مین نرہی تھی اور بیجا شکایتین کرتی تھی - دوسرا صدمہ یہ ہوا کہ بیٹا مر گیا اسپر طرہ یہ ہوا کہ وہ ایک حسین و ذہین و بدوضع عورت آلِس پرّرس نامی پر عاشق ہوا اور اوسنے بادشاہ کو ایسا محکوم و مطیع اپنا بنالیا کہ وہ غرور و نخوت شاہی سب تشریف لے گیا غرض اب فقط درخت ہی درخت رہگیا پھول اور پتے سب جھڑ گئے آخر صرصرِ مرگ نے شجر حیات کو فنا کردیا اور بادشاہ نے برس روز بعد شاہزادے کے مقام شین مین قریب رچمنڈ کے انتقال کیا اور ویسٹ منسٹر مین دفن ہوا - اس بادشاہ کی اولاد بہت تھی مگر فقط چار لڑکے زندہ رہے - شاہزادہ سیاہ پوش لیونل نواب کلیرنس جان نواب لنکسٹر جو گھنٹ مین پیدا ہوا تھا اور اڈمنڈ نواب یورک یہ شاہ اڈورڈ کے بڑے نامی و گرامی بیٹے تھے -

شاہ اڈورڈ کا چال چلن اچھا تھا - وہ بہادر اور عقلمند اور رحم دل تھا اور اگرچہ سلطنت فرانس کی طمع مین اوسنے جادۂ اعتدال سے قدم بڑہایا مگر یہ خطا اوسکی عفو پذیر ہے - اوسکی سلطنت سے ایک فائدہ یہ ہوا

کہ سکسن اور نورمن اور برٹن ان تینون قومون مین جو عداوت
قومی مدت مدید سے تفرقہ انداز تھی وہ جاتی رہی اور اونکی موالفت
و مخالطت سے قوم انگریز پیدا ہوئی۔ سرداران نورمن و کمانداران
سکسن و تیراندازان ویلس جنگ کرسی و پوکٹیرس مین
پہلو بہ پہلو لڑے تھے اور یہ سب ایکہی بلا مین مبتلا تھے اور سب اپنی
ناموری چاہتے تھے لہذا سب متفق اور یکدل ہوگئے اور اب یہ ہوا کہ نورمن
فرنچ زبان جو کچہریون اور مدرسون اور پارلیمنٹ مین مستعمل تھی متروک
ہونے لگی اور سیدھی سادھی مردانہ انگریزی زبان جاری ہوئی۔

اسی پادشاہ کے عہد مین محکمہ امرا اور محکمہ عوام پارلیمنٹ
مین فرق بین ہوگیا اور دونون محکمون کے ممبر علیحدہ علیحدہ کمرون مین
اجلاس کرنے لگے محکمہ عوام کا اجلاس سینٹ اسٹیون کے گرجے
مین ہونے لگا اور اس محکمہ کا صدر نشین ایک اسپیکر (متکلم)
مقرر ہوا اور اسے روپیہ دینے کا اختیار حاصل ہوا اور روپیہ کے عوض
مین ارباب محکمہ مذکورہ نے بہت سے مفید قانون پادشاہ سے منظور کروالیے
ابتک یہ دستور تھا کہ جب پادشاہ سفر کرتا تھا تو غلہ اور مواشی اور چارہ گھاس
اور گھوڑے اور گاڑیان اور اور ضروریات سفر اوسکے اور اوسکے ہمراہیون کے
واسطے ضبط کر لیے جاتے تھے اب یہ ظلم موقوف ہوگیا۔ اڈورڈ
سوم نے یہ آئین ظلم آگین یہانتک بڑہایا تھا کہ بیچارے غریبون کو پکڑ پکڑ کے

سپاہی اور ملاح بناڈالتا تھا اور سوداگری کے جہازون کو بیگار پکڑ کر لڑائی پر لیجاتا تھا۔

اس بادشاہ کے عہد مین پوپ نے جو پادریون پر ٹیکس مقرر کیا تھا وہ موقوف ہوگیا اس ٹیکس کا نام پھلا پھل ہے کیونکہ جن پادریون کو نئے عہدے ملتے تھے اونکی پہلے سال کی تنخواہ پوپ لے لیتا تھا۔ اسی زمانہ مین وہ درجہ امارت مقرر ہوا جسے آرڈر آف دی گارٹر کہتے ہین اور ڈیوک کا خطاب جاری ہوا اور شہزادہ سیاہ پوش کو ڈیوک آف کورنوال کا خطاب عنایت ہوا اور اسی عہد مین کولون کے ایک راہب سوارٹز نے بارود ایجاد کی اور توپ و بندوق وغیرہ کا استعمال شروع ہوا اس سبب سے فن جنگ مین تغیر عظیم واقع ہوا۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
رابرٹ اول	سنہ ۱۳۲۹ع
ڈیوڈ دوم	سنہ ۱۳۷۱ع
رابرٹ دوم	

فرانس

چارلس چہارم	سنہ ۱۳۲۸ع

فلپ ششم . . . . سنہ ١٣٥٠ع

جان . . . . سنہ ١٣٦٤ع

چارلس پنجم . . . .

اسپانیہ

الفونزو یازدہم . . . . سنہ ١٣٥٠ع

پیڈرو . . . . سنہ ١٣٦٩ع

ھانری دوم . . . .

شہنشاہان جرمنی

سنہ وفات

لوی چہارم . . . . سنہ ١٣٤٧ع

چارلس چہارم . . . .

پوپ

جان بست دوم . . . . سنہ ١٣٣٤ع

بنیڈکٹ دوازدہم . . . . سنہ ١٣٤٢ع

کلمنٹ ششم . . . . سنہ ١٣٥٢ع

انوسینٹ ششم . . . . سنہ ١٣٦٢ع

اربن پنجم . . . . سنہ ١٣٧٠ع

گرگری پنجم . . . .

باب ہشتم

عہد شاہ رچارڈ دوم - مولد بورڈو سنہ ولادت ۱۳۶۷ع سنہ جلوس ۱۳۷۷ع سنہ معزولی ۱۳۹۹ع

رچارڈ شاہزادۂ سیاہ پوش کا بیٹا گیارہ برس کے سن مین بادشاہ ہوا - اوسکی تخت نشینی کی بڑی خوشیان لنڈن مین ہوئین جھنڈے کھڑے ہوسے اور محرابین بنین اور چیپ سایڈ کے سوداگرون نے بازار مین حوض بنایا کہ اوس مین سے شراب کا فوّارہ چھوٹتا تھا - جبتک بادشاہ نابالغ رہا انتظام سلطنت بارہ شخصون کے سپرد رہا لیکن بادشاہ کے چچا کونسل سے خارج رہے -

اس بادشاہ کے عہد مین پہلا یادگار واقعہ یہ ہوا کہ بلوائی ہوا اس باعث سے کہ ہر شخص پہ جسکا سن پندرہ برس سے زیادہ تھا ایک شلنگ ٹیکس مقرر کیا گیا - یہ فساد ضلع اسکس اور کینٹ مین شروع ہوا اور شمال مین ونچسٹر تک جنوب مین اسکیبرا تک پھیل گیا - بانی فساد واٹ ٹایلر اور جیک اسٹرا پادری تھا - اس فساد مین قوم سکسن اور نورمن کی عداوت قدیم ظاہر ہوگئی اور اگرچہ سکسن لوگ صاف صاف بآواز بلند یہ کلمہ

نہ کھتے تھے کہ مار لو نورمنس کو جیساکہ سابق مین اونکا معمول تھا مگر اون مین عداوت باطنی تھی جو بصورت فساد درمیان امرا و غربا کی ظاہر ہوتی۔ سکسن دھقانون کی زبان پر یہ شعر جاری رہتا تھا۔ جب آدم مٹی کھودتے تھے اور حوّا چرخا کاتتی تھین تب کون شخص شریف تھا۔ آخرالامر ان دھقانون کے گروہ کے گروہ لنڈن مین گھس آئے اور مکانات کو جلادیا اور بہت سے بیچارے بلجیم کی بزّازون کو قتل کرڈالا۔ شاہ رچارڈ نے ان مفسدون سے مقام مایل انڈ پر ملاقات کی اور یہ درخواستین اونکی منظور کین۔ اوّل بردہ فروشی موقوف ہوجاے۔ دوم زمین پر لگان فی ایکڑ چار پنس رہے۔ سوم سب لوگون کو اجازت دیجاے کہ میلون مین اور بازارون مین خرید و فروخت کرین۔ چہارم کل جرائم سابقہ معاف کردیے جائین۔ جونہین اس فرمان پر پادشاہ کے دستخط ہوے پھر بلوی ہوا اور کئی شخصون کو مارڈالا آخر دوسرے روز خود پادشاہ نے ٹایلر سربراہ کار مفسدین سے مقام اسمتھ فیلڈ مین گفتگو کی اور اوسکے ساتھ بیس ہزار آدمی آئے۔ اتفاقًا اِس بانی فساد کا ہاتھ کٹار پر پڑگیا بس پیچھے سے ولورتھ کوتوال نے اوسکے گلے پر پیش قبض ماری اور جب وہ زمین پر گرا تو پادشاہ کے خواصی والون مین سے ایک نے اوسے مارڈالا۔ رچارڈ نے باغیون کے چین بجبین ہونیکا اور کمانون کے چلّے چڑہانے کا کچھ نہ خیال کیا اور گھوڑا دوڑاکر اونکے قریب آیا اور بآواز بلند کہا کہ

کر تا یلر تو ایک دغاباز آدمی تھا اب مین خود تمھارا سردار ہون — پادشاہ
کی اس جرات نے باغیون پر بڑی تاثیر کی اور وہ سب متفرق ہو گئے
اور بلوہ موقوف ہو گیا — لیکن پادشاہ نے وعدہ عفو کی وفا نہ کی
اور پندرہ سو آدمیون کو پھانسی دلوادی —

پادشاہ فرانس اور شاہ اسکاٹ لنڈ نے باشتراک
انگلنڈ پر حملہ کیا لیکن کچھ نہو سکا — اس زیادتی کا بدلہ رچارڈ
نے شاہ اسکاٹ لنڈ سے یون لیا کہ اوسکے ملک مین گھس گیا اور
اوسکے بیچ مین تک پہنچ گیا اور شہر اڈنبرا اور ڈنفرم لین اور پیرتھ
اور ڈنڈی کو جلا کر خاک کر دیا — لیکن ۱۳۸۸ع مین قبیلہ ڈگلاس
اور قبیلہ پرسی مین بمقام اوٹربرن پر لڑائی ہوئی اوسمین انگریزون
نے شکست کھائی — اس لڑائی کا نام چوی چیس مشہور ہے
اور اسکا ذکر اکثر پرانے گیتون مین ہے

شاہ رچارڈ بسبب کمسنی اور ناتجربہ کاری کے وزیرون
پر بہت اعتماد کرتا تھا اسپر اوسکے چچا خار کھاتے تھے اور امور
سلطنت مین دخیل ہونا چاہتے تھے آخر ایک چچا اوسکا یعنی نواب
گلوسٹر کونسل کا سردار مقرر ہوا — پارلیمنٹ نے کہ جیرت افزائی اور
بیرحمی دونون صفتون سے متصف تھی پادشاہ کے دو مقرب مصاحبونکو

[illegible]

مروا ڈالا اور باقی مقربان دربار شاہی کا مال و اسباب ضبط کر لیا ـــ شاہ رچارڈ موقع تاک رہا تھا آخر جب بائیس برس کا ہوا تو قید تولیت سے اپنی تئین رہا کیا اور چند سال بہ رحم و انصاف حکومت کی مگر اوسکے مزاج مین ایسا ثبات و استقلال نہ تھا کہ جن مفسدین و اشرار مین وہ گھرا ہوا تھا اونسے سرسبز ہوتا

جب ۱۳۹۴ع مین اپن ملکہ بچھ مر گئی تو بادشاہ نے دوسری شادی ازابلا شاہزادی فرانسیس سے کی حالانکہ اوسکا سن کل آٹھ برس کا تھا۔ مگر اس سے عظیم تر یہ ماجرا ہوا کہ فرقہ لولرڈس حادث ہوا ـــ اس فرقہ جدید کا پیشوا جان وکلف تھا جس نے شاہ اڈورڈ سوم کے آخر عہد مین پیشوائی کلیسا یعنی پوپ اور اوسکے اتباع و اشیاع کی ردّ و قدح شروع کی تھی ـــ اس شخص نے صحف مقدسہ سماویہ کا ترجمہ انگریزی مین کیا اور ایسی کتابین تصنیف کین جنسے مذہب پراٹسٹنٹ کا تخم انگلستان کی زمین مین جم گیا ـــ مصلح دین مسیحی جان نواب گھینٹ کے دامن عافیت و ظلّ عاطفت مین رہا اور بآرام و راحت اس دنیائے فانی سے رحلت کی ـــ لولرڈس کے معنے گانیوالے ہین اور ان لوگون کو لولرڈس اسواسطے کہنے لگے کہ خدا کی حمد و ثنا گاتی تھی

سال آخری مین اپنی حیات کے شاہ رچارڈ بالکل خودسر

اور مطلق العنان ہوگیا اسکے تین سبب ہوسے اوّل یہ کہ نواب گلوسٹر
واللہ اعلم کسطرح سے محبس کیلی مین مار ڈالا گیا دوم یہ کہ جتنے قانون
پارلیمنٹ عجیب نی جاری کیے تھے وہ سب بادشاہ نے منسوخ کر دیے
سوم یہ کہ اوسکا محصول مادام الحیوٰۃ اوسے بخشدیا گیا۔ نواب نورفک
اور نواب ھیرفرڈ پسر جان نواب گھینٹ مین لڑائی ہوئی بادشاہ
نے دونو نوابون کو ملک بدر کر دیا۔ نواب نورفک کو تو مدت العمر ملک
سے نکالدیا اور نواب ھیرفرڈ کو دس برس تک خارج رہنے کا حکم دیا۔
نواب نورفک کو انگلستان مین پھر آنا نصیب ہوا مگر نواب ھیرفرڈ پھر آیا
اور اپنے باپ کی جاگیر کا مطالبہ کیا کہ بادشاہ نے وہ جاگیر ضبط کر لی تھی
نواب موصوف فقط بیس آدمیون کے ہمراہ مقام ریونسپر واقع ضلع
یورک مین وارد ہوا مگر جب وہ لنڈن مین پونہچا تو ساٹھ ہزار آدمی
اوسکی حمایت کو جمع ہو گئے تھے رچارڈ بسبب باد مخالف کے تین
ہفتہ تک ایرلنڈ مین رکا رہا اور جب مقام ملفرڈ ھیون
پر پونہچا تو دیکھا کہ سلطنت میرے قبضہ سے نکل گئی۔ الغرض مقام
فلنٹ پر نواب ھیرفرڈ نے بادشاہ کو قید کر کے بکمال ذلت وخواری
لنڈن مین بھجوا دیا۔ پارلیمنٹ کے دونون محکمون کے ممبر قصر الامارۃ
ویسٹ منسٹر مین جمع ہوسے جہان تخت شاہی خالی پڑا ہوا تھا
اور اوسپر زربفت کی پوشش پڑی ہوئی تھی اور شاہ
رچارڈ کو معزول کیا اور نواب ھیرفرڈ کو بخطاب شاہ

معزول شدن رچارڈ دوم ۱۳۹۹ء

هنری چہارم بادشاہ کیا اور رچارد کی معزولی کی خوشی کی اور نواب ہیرفرڈ
کو بادشاہت کی مبارکبادی دی سنہ ۱۴۰۰ع کے پہلے مہینے مین بادشاہ معزول
نے محبس پونٹیفراکٹ مین انتقال کیا اوسکی موت کا سبب یا منع
طعام یا ترقاتل سے انجام ہوا۔ بعض مورخین اسکاٹ لنڈ نے یہ روایت
لکھی ہے کہ شاہ رچارڈ اسکاٹ لنڈ مین بھاگ گیا اور وہان
کے بادشاہ نے مدت تک اوسکی پرورش کی آخر شہر اسٹرلنگ مین
راہی ملک بقا ہوا۔ شاہ رچارڈ کو کوئی اولاد نہ تھی

رچارڈ دوم اور اڈورڈ دوم کی چال ڈھال ایک سی
تھی اور انتظام مملکت وعنوان سیاست کی بھی ایک ہی سی کیفیت تھی
اور انجام بھی دونون کا ایک ہوا۔ رچارڈ کو آرایش و نمایش کا ازحد
شوق تھا اور اوسکے کپڑے سونے اور جواہرات سے لدے رہتے تھے
اور دس ہزار آدمی اوسکی خواصی مین رہتے تھے ــــ دو سال اسکے
آخری مین اوس سے ایسے امور سرزد ہوے کہ اونسے معلوم ہوتا ہے
کہ وہ بڑا کینہ جو تھا اور خودسری پر مرتا تھا اور اسی کے پیچھے اوسنے
جان دی ــ یہ بادشاہ خوبصورت تھا مگر اس مین زنانہ پن تھا اور جلد باز
تھا اور بات رک رک کے کرتا تھا

اسی بادشاہ کے عہد مین ہنڈی کا رواج انگلستان مین ہوا

اور وہ درجہ امارت مقرر ہوا جسے ارڈر اف دی باتہ
کہتے ہین اور قلعہ ونڈسر کی عمارت ختم ہوئی لیکن بادشاہ کے ظلم سے
بیچارے کاریگرون کو مفت کام کرنا پڑا اور درجہ امارت بذریعۂ فرامین
شاہی کے عنایت ہوا اور یہ رسم نکلا کہ بوقت ادائے رسوم تاجداری ایک
سردار دستانہ ہاتھہ سے اوتار کر زمین پر پھینک دیتا تھا اور کہتا تھا کہ جسی
پادشاہ کی سلطنت مین کچھہ کلام ہو بسم اللہ آئے ہمین گو وہمین میدان
اوس زمانہ مین تو اس رسم کا بڑا وقار تھا لیکن اب بھی کچھہ
باقی ہے اور بوقت جلوس پادشاہ برابر ادا کیا جاتا ہے —

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

	سنہ وفات
رابرٹ	سنہ ۱۳۹۰ع
رابرٹ سوم	

فرانس

چارلس پنجم	سنہ ۱۳۸۰ع
چارلس ششم	

اسپانیہ

ھنری دوم	سنہ ۱۳۷۹ع
جان اوّل	سنہ ۱۳۹۰ع

ھنری

ہنری ....

شہنشاہان جرمنی

چارلس چہارم .... سنہ ۱۳۴۸ء

ونسیسلاس ....

پوپ

گوگری یازدہم .... سنہ ۱۳۴۸ء

اربن ششم .... سنہ ۱۳۸۹ء

بونیفیس ....

باب ۹ نہم

حالات اسکاٹ لنڈ و ایرلنڈ در عہد ہفت پادشاہان پلین ٹیجنٹ از سنہ ۱۱۵۳ء تا سنہ ۱۳۷۰ء

ہمگی ۲۱۷ سال — ۸ شاہان اسکاٹ لنڈ

پادشاہان اسکاٹ لنڈ — سنہ جلوس

میلکم چہارم .... (نبیرۂ شاہ ڈیوڈ اول) ... سنہ ۱۱۵۳ء

ولیم اوّل .... (برادر) .... سنہ ۱۱۶۵ء

الگزنڈر دوم .... (پسر) .... سنہ ۱۲۱۴ء

الگزنڈر سوم .... (پسر) .... سنہ ۱۲۴۹ء

ملکہ مارگریٹ .... (دختر پسر) .... سنہ ۱۲۸۶ء

جان بیلیال .... (از نسل ڈیوڈ اول) ... سنہ ۱۲۹۲ء

سر ولیم والیس .... (متولی سلطنت) ....

رابرٹ بروس .... (از نسل ڈیوڈ اول) ... سنہ ۱۳۰۶ء

ڈیوڈ دوم .... (پسر) .... سنہ ۱۳۲۹ء

میلکم چہارم ڈیوڈ اول کا پوتا سریر آرائے سلطنت اسکاٹ لینڈ ہوا۔ اس پادشاہ کا باپ شاہزادہ ہنری تھا جو جنگ نورتھ الرٹن میں سے بہزار دشواری بھاگا تھا۔ شاہ میلکم کو لوگ کنواری لڑکی کہتے تھے خواہ اس سبب سے کہ اوسکی صورت لڑکیوں کی سی تھی خواہ اس وجہ سے کہ وہ مثل لڑکیوں کے ڈرپوک تھا۔ شاہ ہنری دوم کو بادشاہ اوسنے نورتھمبرلینڈ اور کمبرلینڈ کا علاقہ واپس دیدیا تھا۔
میلکم چہارم نے مقام جڈبرا میں سنہ ۱۱۶۵ء میں انتقال کیا

پادشاہ موصوف کے بعد اوسکا بھائی ولیم اول تخت نشین ہوا۔ اس پادشاہ نے ضیغم کا خطاب حاصل کیا شاید اسوجہ سے کہ پہلے اسنے شیر کا معرکہ اپنی سپر پر بنوایا تھا۔ ولیم نے اسبات کی کوشش کی کہ نورتھمبرلینڈ اور کمبرلینڈ کا علاقہ کہ اوسکے قبضہ سے نکل گیا تھا پھر لے لے اور اس کوشش میں اوسے انگریزی فوج نے مقام انولک پر گرفتار کرلیا اور رہائی پانے کے واسطے اوسنے ہنری دوم

شاہ انگلنڈ کی اطاعت و فرمانبرداری کی قسم کھائی اور یہ اقرار کیا
کہ شاہ انگلنڈ کی طرف سے شہر ان قلعہ جات کے اسکاٹ لنڈ کو رکھونگا -
شاہ رچارڈ شیردل نے اپنا حق اعلی نسبت مملکت اسکاٹ لنڈ
کے دس ہزار مرکس لیکے چھوڑ دیا تھا - انچاس برس سلطنت کرکے ولیم
اوّل نے ۱۲۱۴ع مین وفات کی - اس پادشاہ نے سب پادشاہان اسکاٹ
لنڈ سے زیادہ عرصہ تک سلطنت کی

ولیم اوّل کے بعد اوسکا بیٹا الگزنڈر دوم پادشاہ ہوا -
یہ پادشاہ اکثر اسمین مشغول رہا کرتا تھا کیتھنس کے باشندگان ڈینس
اور سلٹس سکنہ کوہستان اور اہالی فتس وحشیان گیلوبی کے
غدر و فساد کو دفع کرتا رہا -

الگزنڈر سوم اپنے باپ کا جانشین ہوا - بوقت جلوس
اوسکا سن کل آٹھ برس کا تھا اور اسی عالم طفولیت میں اوسکی شادی
مارگرٹ دختر ھنری سوم شاہ انگلنڈ سے ہوئی - اس پادشاہ
کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اوسنے اہل نورمنڈی کے حملہ کو روکا اور
ظفریاب ہوا - حملہ آوران نورمنڈی نے بسرداری اپنے پادشاہ ھیکو
کے جزائر بیوٹ و آرن فتح کیئے اور ساحل لارگس پر وارد
ہوے مگر طوفان عظیم نے اونکے جہازون کو پارہ پارہ کردیا اور

اہل اسکاٹ لنڈ نے اونھین سمندر مین نکالدیا - ھیکو جزائر ارکنی مین پونہچا اور شکست کے غم مین مرگیا - اس فتح کے سبب سے جزائر مغربی سلطنت اسکاٹ لنڈ سے متعلق ہوگئے - بعد چند مدت کے مارگرٹ دختر الگزنڈر سوم کی شادی ارک شاہ نوروي سے ہوئی - الگزنڈر سوم فہم و فراست مین دوسرا الفرڈ تھا - اوسنے امرا کی قوت اسطرح توڑ دی کہ اونکے متعلقین ملازمین کم کردئے اور عدل و انصاف خالص جاری کرنیکے واسطے اوسنے تمام ملک کو چار ضلعون مین منقسم کیا اور اون مین ہر سال خود دورہ کرتا تھا - عنفوان شباب مین وہ ایک شب تیرہ و تار مین ساحل دریا پر سوار جاتا تھا کہ مقام کنگھورن کے قریب ایک پتھر سے ٹکرا کر دریا مین گر پڑا اور اوسمین سے مردہ نکلا - یہ سانحہ سنہ ۱۲۸۶ء مین ہوا

بعد الگزنڈر سوم کے ملکہ مارگرٹ وارث تخت و تاج ہوئی — اس شاہزادی کا باپ ارک شاہ نوروي تھا اور ماں مارگرٹ اسکاٹ لنڈ کی شاہزادی تھی - اڈورڈ اوّل نے اپنے جدّ ھنري دوم کے دعوے مملکت اسکاٹ لنڈ کی تجدید کی اور چاہا کہ اپنے بیٹے اڈورڈ دوم کی شادی اسکاٹ لنڈ کی کم سن شاہزادی مارگرٹ سے کرے جو بہ لقب شاہزادی ناکتخداے نوروي مشہور تھی مگر سنہ ۱۲۹۰ء مین یہ شاہزادی

اسکاٹ لنڈ

اسکاٹ لنڈ کو آتی تھی کہ جزائر اد کنی مین بہ سن ہشت سالگی انتقال کیا۔

اب وہ نزاع و فساد شروع ہوا جسکے سبب سے اسکاٹ لنڈ کئی برس تک پادشاہ انگلنڈ کے حلقۂ اطاعت مین رہا۔ رابرٹ بروس اور جان بیلیال حریف و رقیب تھے اور دونون اپنا سلسلۂ نسب شاہ ولیم ضیغم کی طرف منتہی کرتے تھے۔ بروس شاہزادی ازابلا کا بیٹا تھا اور ازابلا ڈیوڈ نواب ہنٹنگڈن کی منجھلی بیٹی تھی اور نواب ہنٹنگڈن ولیم ضیغم کا بھائی تھا۔ بیلیال شاہزادی مارگرٹ کا پوتا تھا اور مارگرٹ ولیم ضیغم کی بڑی بیٹی تھی۔ شاہ اڈورڈ اوّل نے بیلیال کے موافق فیصلہ کیا اور اوسے مثل اپنے تعلقہ دار کے تخت سلطنت اسکاٹ لنڈ پر متمکن کیا۔ مگر اوسنے اپنے آقا اور خداوند نعمت کے ہاتھ سے ایسی ذلتین اوٹھائین کہ آخر وہ بیچارہ بزدل آدمی تنگ ہو کر بگڑ کھڑا ہوا۔ اڈورڈ کی بھی بس یہی مراد تھی حیلۂ بغاوت کو غنیمت سمجھکر اوسنے بیلیال کو معزول کیا اور اسکاٹ لنڈ کو جنوب سے شمال تک تاخت و تاراج کیا اور نواب سرّی کو اوس ولایت بے والی کا متولّی اور ہیوڈی کرسنگھم کو خزانچی اور ولیم اورمسبی کو منصف اعلی مقرر کیا۔

لیکن اسکاٹ لنڈ کا بچانیوالا موجود تھا۔ وہ سر ولیم والیس تھا۔ اس جوانمرد وطن دوست نے آٹھ برس تک (یعنے ۱۲۹۷ء سے ۱۳۰۵ء تک) اپنے ملک کی حمایت و حراست کی ۔ وہ سر میلکم والیس باشندہ الرسلی کا منجھلا بیٹا تھا ۔ الرسلی ایک قریہ حوالی شہر پیزلی میں ہے ۔ سر میلکم والیس نے کہ قد و قامت اور جرأت و شجاعت میں دیو تھا ایک انگریز کو جسنے شہر ڈنڈی میں اوسکی کچھ اہانت کی تھی مار ڈالا تھا اور جنگل میں عافیت گزین ہوا تھا وہان اوسکے اہل وطن اوسکی کمک کو جمع ہوے اور اوسنے اون قلعون کو جنمین حُرّاس و حُفّاظ انگریزی متحصّن تھے مغلوب کرنا شروع کیا ۔ نواب سرّی اور نواب کرسنگھم ایک فوج عظیم لیکے چلے کہ اوس زبردست کو زیر کرین ۔ والیس نے قریب شہر اسٹرلنگ کے جہان دریاے فورتھ پر پل چوبین بنا تھا مورچہ لیا اور اوسکی فوج دریاے مذکور کے ساحل شمالی پر صف آرا ہوئی لیکن بسبب تو دہاے ریگ کے اوسکی تعداد دشمن کو نہ معلوم ہوئی جب نواب سرّی نے پل کو دیکھا تو وہ ٹھہر گیا مگر والیس کی تمسخریہ و استہزا اور نواب کرسنگھم کی ملامت و شناعت سے غیرت مین آکر فوج کو عبور دریا کا حکم دیا ۔ جب نصف فوج انگریزی دریا سے عبور کر گئی تو والیس نے اوسکی صفوف شکستہ پر حملہ کیا اور اوسکی جرأت و ہنرمندی کا انعام منعم حقیقی نے فتح مبین اور ظفر کامل دیا

غرض چند ہی مہینے مین ایک قلعہ بھی اسکاٹ لنڈ کا فوج انگریزی کے قبض و تصرّف مین نہ رہا۔

شاہ اڈورڈ بسرعت تمام فلینڈرس سے آیا اور لاکھہ آدمیون کی فوج جمع کرکے بعزم پیکار جانب اسکاٹ لنڈ روانہ ہوا۔ بادشاہ نے اضلاع جنوبی ملک مذکور کو برباد کیا اور چاہتا تھا کہ اپنی فاقہ کش فوج کو پھیر لائے کہ دو اسکاٹ لنڈ کے امیرون نے بمکر و فریب اوسے کہدیا کہ والیس فالکرک کے جنگل مین ہے اسی جنگل مین دونون فوجون مین مقابلہ ہوا اور انگریزی کمانڈارون کے ہاتھہ میدان رہا۔ والیس چند برس اور اپنے ملک کو پہاڑون مین دشمن سے لڑا کیا مگر ۱۳۰۵ع مین اوسکے ایک چھوٹے دوست سر جان مونٹیتھ نے اوسے دغا سے دشمن کے حوالے کردیا اور اوسکو پابزنجیر کرکے لنڈن مین لائے اور پھانسی دیکر اوسکا سر کاٹ ڈالا اور تشہیر کیا۔

اب دوسرا ستارہ اُفق اسکاٹ لنڈ سے طلوع ہوا یعنی رابرٹ بروس نواب کیرک نے سلطنت کا دعوی کیا۔ یہ شاہزادہ اوس بروس کا پوتا تھا جو بیلیال سے لڑا تھا۔ سر رابرٹ بروس کا رقیب ریڈ کومن باشندہ بیڈ نوک تھا۔ دونون حریفون مین منورایٹ فرایس کے گرجے مین قریب ڈمفریز کے مقابلہ ہوا

اور بروس نے کومن کو کٹار سے مار ڈالا — یہ گناہ بروس کو مضر ہوا مگر بعد چند مدت کے اوسنے مقام اسکون پر تاج پہنا (سنہ ۱۳۰۶ء)

اڈورڈ اوّل کے مرنے سے اسکاٹ لنڈ حکومت غیر سے بچ گیا اور اگرچہ سات برس تک لڑائی کم و بیش ہوا کی مگر بروس ہی پادشاہ رہا۔

اب اڈورڈ دوم نے قصد مصمم کیا کہ سلطنت اسکاٹ لنڈ کو ایک ہی ضرب مین فنا کردے — غرض لاکھ آدمی کی فوج لیکروہ حدود جنوبی اسکاٹ لنڈ کو طے کر گیا بروس سے فقط تیس ہزار کا لشکر فراہم ہو سکا — دونون فوجون مین مقام بیمک برن پر قریب شہر اسٹرلنگ کے مقابلہ ہوا — لڑائی کے ایک روز پیشتر بروس ایک چھوٹی سے ٹانگن پر سوار فقط تبر باندھے ہوے شام کو نکلا اور ایک انگریزی سردار کو قتل کیا جسکا نام ھنری ڈی بوھن تھا اور اوسنے صفوف لشکر کے سامنے بروس پر حملہ کیا تھا — قبل آغاز جنگ کہ اہل اسکاٹ لنڈ مصروف دعاے ظفر بدرگاہ خالق اکبر ہوے — انگریزی سوار کہ اپنی فتح سے مطمئن تھے ایکبارگی ٹوٹ پڑے مگر خائب و خاسر ہوکر رجعت قہقری کی اسواسطیکہ تمام میدان جنگ مین گڑھے کھدے ہوے تھے اور اونپر تیز نکیلی لکڑیون کی باڑہ لگی ہوئی تھی اور اوپر گھانس بچھی تھی — اب پچاس ہزار تیر خونخوار تگرگ وار انگریزی کمانون سے برس پڑے —

جنگ بینک برن ۲۴ جون ۱۳۱۴ء

بروس نے دیکھا کہ میری فوج کٹی جاتی ہے اب توقف کا محل نہین ہے غرض اوسنے سوارون کو لیکر حملہ کیا اور انگریزی کمانداروں کو پس پا کیا پھر اُن گایل اور جزائر شمالی کے لوگون کو ساتھ لیکر اسی زور وشور سے حملہ کیا کہ انگریزی فوج کی صفون کو تہ وبالا کردیا کہ اتنے مین بیس ہزار آدمی مثل سیل قریب کے پہاڑ سے اوتر آئے اور انگریز خوف زدون کی نظرون مین تو یہ ایک تازہ فوج اسکاٹ لنڈ والون کی کمک کو آئی حالانکہ فی الحقیقت یہ سب فوج کے کدّر تھے اور لوٹ کی طمع سے آئے تھے الغرض انگریز سرپٹ بھاگے اور بروس کی پکی فتح ہوئی — اوس روز سے بینک برن اسکاٹ لنڈ کے شہرون مین نہایت مشہور ومعروف ہو گیا

اس لڑائی کے بعد اڈورڈ دوم نے دو مرتبہ پھر خفیف سی کوشش کی کہ اسکاٹ لنڈ مین اپنی حکومت قائم کرے اور دو ہی مرتبہ اسکاٹ لنڈ والون نے انگلنڈ پر حملہ کیا بس پھر تو اسکاٹ لنڈ کی خودسری اور اوس ملک کے پادشاہ کے حقوق خود پارلیمنٹ انگریزی نے سنہ ۱۳۲۸ء مین بمقام یورک ایک خاص جلاس کرکے قبول کر لیے — اس ماجرے کے ایک سال کے بعد رابرٹ بروس مرگیا اور امیر ڈگلاس کو وصیت کر گیا کہ میرا دل چیر کر بیت المقدس مین لیجا کر دفن کرنا۔ امیر موصوف نے اپنے وعدہ کو وفا کیا اور وہ امانت لیکر عازم

ارضِ مُقدّسِ کنعان ہوا مگر اسپانیہ یعنے اندلس کے وادی پرخطر
مین اہل اسلام سے لڑائی ہوئی اور مارا گیا۔ جب ڈگلاس کو اپنی
موت کا یقین ہو گیا تو اوسنے وہ چاندی کی ڈبیا جس مین بروس کا
دل رکھا تھا صفوف لشکر اسلام کی طرف پھینک دی اور چلا کر کہا کہ
اے دل جری تو آگے جا ڈگلاس بھی تیرے پیچھے آئیگا
نہین تو مر جائیگا۔ الغرض بروس کے دل کو اسکاٹ لنڈ
مین لیجا کر خانقاہ میلروز مین دفن کیا۔

شاہ ڈیوڈ دوم کا سن کل چھہ برس کا تھا جبکہ اوسکے باپ
نے انتقال کیا۔ سن طفولیت مین وہ اکثر فرانس مین رہا تھا۔ رینڈلف
اور مرّے یکے بعد دیگرے شاہزادۂ نابالغ کی طرف سے متولی سلطنت
رہے۔ انکے ایام تولیت مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ پادشاہ انگلنڈ نے
کوشش کی کہ اڈورڈ بیلیال کو تخت سلطنت اسکاٹ لنڈ
پر متمکن کرے۔ یہ امر ڈیوڈ کے دل مین مدتون کھٹکا کیا آخر جب
اڈورڈ سنہ ۱۳۴۶ع مین فرانیس مین گیا تو ڈیوڈ نے انگلنڈ پر
فوج کشی کی مگر جنگ نولس کروس مین قریب شہر ڈرھم کے
وہ منہزم ہوا اور قید کر لیا گیا۔ آخر سات برس کی قید کے بعد اوسنے
رہائی پائی مگر اہل اسکاٹ لنڈ کو اوسکی رہائی پر خوشی کرنیکی کوئی
وجہ نہ تھی کہ وہ ایک عظیم الشان پادشاہ کا نالائق بیٹا تھا اور اوسکی عادات

زشت اور مجادلہ اراکین دولت نے اوسکے عہد بی فیض کا خاتمہ کر دیا

حالات ایرلنڈ

غارتگران ڈینمارک کے حملون کے آثار و علامات اس ملک مین کئی سے برس تک باقی رہے — یہ ملک کہ خوبصورتی اور سرسبزی وشادابی مین ضرب المثل ہے اور اسی جزیرۃ زمردین کہتے ہین بالکل خراب و برباد ہو گیا تھا اور اسکا حال بھی ویسا ہو گیا تھا جیسے انگلنڈ ہفت ریاستہای سکسن کے زمانہ مین تھا — اہل ڈینمارک کی نسل سے جو لوگ اس جزیرہ کے کنارے پر رہتے تھے اونکا نام اہل مشرق ہو گیا تھا — یہ لوگ رفتہ رفتہ اصل باشندون سے مختلط ہو گئے — یون تو اس ملک مین بہت سے چھوٹے چھوٹے رئیس تھے مگر چھہ پادشاہ نامی تھے اور اونکی عملداری السٹر — لینسٹر — کوناٹ — نورتہ منسٹر — سوتہ منسٹر میتھ — ان صوبون مین تھی — کبھی کبھی ان پادشاہون مین تھوڑا سا اتفاق بھی ہو جاتا تھا لیکن اکثر لڑائی رہتی تھی — پس ۱۱۷۲ء مین ایرلنڈ کی یہ کیفیت تھی جبکہ اوسکی فتح شروع ہوئی

سلاطین پلین ٹیجنٹ کی حکومت مین ایرلنڈ نے بڑے شدید ظلم اور بدعتین سہین اور غدر و فساد بھی اکثر ہوا — اس جزیرہ کا

جنوب و مشرق کا حصہ جہان انگریز بستے تھے سرحدّ انگریزی کھلاتا تھا
اس سرحد کے اندر جو امیر رہتے تھے اونھون نے پہلی مرتبہ ۱۲۹۵ع
مین مجلس پارلیمنٹ منعقد کی

ایرلنڈ کے حالات مین ایک ماجراے عجیب و غریب یہ ہے
کہ اڈورڈ بروس نے چاہا کہ اس جزیرہ کا بھی بادشاہ ہوجاون
الغرض بادشاہ موصوف اپنے بھائی رابرٹ سے مدد لیکر ہمراہی چھہ
ہزار آدمی کے بعد عبور دریا صوبہ السٹر مین پونہچا اور مقام کیرک فرگس
مین تاج شاہی سرِ شوریدہ پر رکھا اور صوبہ جنوبی پر دو برس تک قابض
رہا۔ ۱۳۱۸ع مین بروس فوج انگریزی سے لڑائی مین مقام فاگرٹ
قریب ڈنڈلک کے مارا گیا

قریب زمانہ شاہ اڈورڈ سوم کے جو انگریز ایرلنڈ مین
تھے اونکے متضادّ فرقے ہوگئے حملہ آوران قدیم کی اولاد احفاد سکنہ
جدید کو بچشم حقارت دیکھتی تھی مگر فرقہ اوّل کے اکثر لوگ باشندگان
اصلی یعنے سلٹ سے مختلط ہوگئے تھے اور اونکا لباس اور زبان
اور قوانین اختیار کر لیے تھے۔ اہل انگلنڈ ان ایرلنڈ کی انگریزون
سے ایسے برگشتہ و مخالف تھے کہ جو شخص ایرلنڈ کا لباس پہنتا تھا
یا وہان کی زبان سیکھتا تھا وہ حسب قانون مستوجب قید غلیظ و جرمانہ

شدید ہوتا تھا اور قوانین آیرلنڈ کو قبول کرنا جرم بدخواہی و بغاوت میں داخل تھا۔

باب دہم

طرز معاشرت اہل انگلستان درعہد پادشاہان

پلین ٹیجنٹ

سلطان شیردل کے زمانہ میں قانون فیوڈل سسٹم کمال اوج پر تھا۔ اس قانون کا زوال اوسدن سے شروع ہوا جسدن سے عوام یعنے وکلا رعایا شریک پارلیمنٹ ہوے اور جو کچھ بنیاد شکستہ اسکی باقی رہگئی تھی وہ محاربہ روز نرمین بالکل منہدم و منعدم ہو گئی۔

رفتہ رفتہ امرا و شرفا میں نفاست اور شائستگی آگئی۔ گرم مصالح کے استعمال سے کھانیکا مزہ بدل گیا اور شیشہ کے دروازون اور مٹی کے برتنون اور کوئلے کی آگ اور شمع کی روشنی سے گھر کی رونق اور آسائش زیادہ ہو گئی۔ چھپرون کے بدلے کھپریلین پڑنے لگین۔ اس زمانہ کے طرز عمارت کو گلزار کہتے ہین اور اسکی خاص صفتین یہ ہین کہ محرابین کنگرہ دار ہوتی ہین اور نقش و نگار اور گلکاری بہت ہوتی ہے۔ مگر اسباب خانہ ابتک قلیل تھا چنانچہ بہت معقول مقدار کے گھر مین بڑی کرامت یہ تھی

کہ دو ایک پلنگ رکھے ہین تین چار مونڈھے تپائیان پڑی ہین چھہ سات دسپنے پھکنیان رکھی ہین ایک پیتل کی پتیلی رکھی ہے اوسپر ایک پیتل کی رکابی اور ایک کٹورا رکھا ہے۔

بڑے بڑے سوداگر اون کا بیپار کرتے تھے۔ بلکہ پادشاہون کو بھی پشمینہ کی سوداگری سے عار نہ تھی چنانچہ جس پادشاہ نے کسی کا معرکہ سر کیا تھا وہ اشجع و احسن ملوک انگلستان تھا مگر اوسکا ہمسر شاہ فرانس اوسے ازراہ مضحکہ پادشاہ پشمینہ فروش کہتا تھا۔ فوج کے چار فرقے تھے اوّل سردار اور سواران جلو شاہی اور اونکے اتباع و حواشی دوم سواران سبک سیر جو چھوٹے چھوٹے گھوڑون پر سوار اکثر اسکاٹلنڈ کی لڑائیون مین بھیجے جاتے تھے سوم تیر انداز جنکی تیز دستی سے بڑے بڑے معرکے سر ہوے۔ اونکی کمانین دو قسمون کی تھین نیم کش کمانین جنسے پردار تیر لگاتے تھے اور خمیدہ کمانین جنسے سادے تیر مارتے تھے۔ چہارم پیادے اونکے ہاتھون مین برچھیان سر پر جھلم گلے مین دوہری کرتیان اور ہاتھون مین آہنی دستانے۔ اوس زمانہ مین روپیہ کی کیا قدر تھی یہ کچھہ مزدوری کی مقدار سے معلوم ہوسکتا ہے۔ گھسیارہ آٹھ پائی اور مزدور ایک آنہ اور بڑھئی ایک آنہ چار پائی اور تھوئی دو آنہ روز پاتا تھا۔ کسیکو یہ اجازت نہ تھی کہ اپنے قرب و جوار سے دور جاکر مزدوری کرے مگر ضلع ڈربی اور اسٹافرڈ اور لنکشیر

کے لوگ اِس حکم سے مستثنی تھے اور وہ لوگ جو حدود اسکاٹ لنڈ
اور ویلس سے آتے تھے وہ بھی اس قید سے آزاد تھے اور وہ انگریزی
کسانون کو خریف کاٹنے مین مدد دیتے تھے۔ زراعت کا شغل علماء
و قسیسین کو بھی مرغوب و مطبوع تھا چنانچہ بکٹ اسقف اعظم اور
اوسکے اتباع راہب گھاس کاٹا کرتے تھے اور کھیتون مین کٹے ہوے
درختون کے گٹھے باندھا کرتے تھے۔ انھین راہبون کے سبب سے
اوس زمانہ کے باغون مین ترقیان ہوئین۔

شاہ اڈورڈ سوم کے اہل دربار کے لباس سے اوس زمانہ
کی وضع معلوم ہو جاتے گی۔ وضعدارون کی پوشاک یہ تھی کہ چوڑی چوڑی
آستینون کے کرتے آدھے سفید اور آدھے نیلے۔ پاجامے گھٹنون
سے بھی اونچے۔ جرّابین رنگ برنگی۔ جوتون کی نوکین اتنی لمبی کہ سنہری
زنجیرون سے کمر بند مین باندھی جاتی تھین۔ داڑھیان لمبی لمبی بلدار۔
بالون کے جوڑے پیچھے دم سے لٹکتے ہوے۔ چھوٹی چھوٹی ریشمی ٹوپیان
اوپر عجیب و غریب جانورون کی صورتین کڑھی ہوئین اور ٹھڈی کے
نیچے بوتامون سے بندھی ہوئین۔ بیگمات کی پوشاک مین ایک چیز
نہایت عجیب تھی کہ ٹوپیان چھجے دار ہوتی تھین اور بعضی ٹوپیان
دو فٹ اونچی ہوتی تھین اور اونکے اوپر سے رنگ برنگی آبدار فیتون
کی قطار کی قطار مثل قوس قزح کے لہراتی تھی۔ سائے بڑے لمبے چوڑے

پہنتی تھین اور کمر چینین رنگ برنگی اور اونکی سنہری ڈابون مین بیش قیمت
کی جوڑی لگی رہتی تھی اور وہ خوبصورت خوبصورت چالاک گھوڑون پر سوار
ہو کر سیر و شکار کو جاتی تھین۔ شاہ رچارڈ دوم کی بی بی این شاہزادی
بھیمیا نے عورتون کی سواری کیواسطے یکرخہ زین ایجاد کیا۔

اس زمانہ تک نیزہ بازی سب لہو و لعب سے اقدم و اولی
تھی لیکن اب ایک اور کھیل ایجاد ہوا وہ یہ ہے کہ ایک حلقۂ آہنی کسی
چیز مین لٹکا دیتے تھے اور سردار گھوڑے اوڑاتے ہوے اوس حلقہ
کو نوک نیزہ پر اوٹھا لیتے تھے اور اسی طرح سے ایک لکڑی کی تصویر
پر نشانہ لگاتے تھے کہ وہ ایک قلابے مین لٹکی ہوتی تھی اور اوسکے
ہاتھہ مین کاٹ کی تلوار ہوتی تھی پس جس شخص کی برچھی اوس تصویر [illegible]
کے بیچو بیچ مین پڑتی تھی وہ تو بلوہ نکل جاتا تھا لیکن اگر وہ چوکا اور اوسکی
برچھی ذرا ہٹ کر لگی تو وہ تصویر چکر کھا جاتی تھی اور جیسے ہی وہ اناڑی
اوسکے قریب سے گذرتا تھا وہ کاٹ کی تلوار اوسپر اس زور سے پڑتی
تھی کہ معاذ اللہ۔ گھڑ دوڑ اور سانڈون کی لڑائی یہ دو کھیل ایسے تھے
کہ ادنیٰ و اعلیٰ سب کو مرغوب تھے۔ مگر غربا کو تیر اندازی کا بڑا شوق تھا
اور اونھین بادشاہ کا حکم تھا کہ ہر اتوار کو اور روز عید بعد نماز کے تیر اندازی
مین مشق کیا کرین اور ان اوقات مخصوصہ مین ہر قسم کے لہو و لعب
کی ممانعت تھی جیسے مرغ لڑانا چکر پھینکنا گیند کھیلنا جس زمانہ کا

حال اس مثل کا مصداق ہو کہ جسکی لاٹھی اوسکی
بھینس اور شہ زوری اور سپاہ گری کی ایسی قدر
و منزلت پس کچھہ تعجب نہین کہ جو تعلیم کہ فی زمانِنا
معتبر ہے اوس زمانہ کے لوگ اوس کا کچھہ خیال نکرتے
تھے ـــ بڑے آدمیون کو فقط سپاہگری اور شکاری
کا شوق تھا اور وہ لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے
اور اگر کچھہ پڑھنا جانتے تھے تو بقول ایک ظریف
کے چھوٹے چھوٹے الفاظ کے تو ہجے لگا لیتے تھے
بڑے بڑے الفاظ بالکل اُڑا جاتے تھے ـــ
فقط پادری ذی علم ہوتے تھے مگر اون کا علم بھی محدود
و محصور تھا فنّ الٰہیات سے اونھین بہت شوق تھا
لیکن بعد او سکے اور علوم و فنون کا بھی کچھہ شوق
ہوا ـــ جو پیشے عمدہ تھے وہ پادری کرتے تھے چنانچہ
وکالت طبابت معلّمی یہ پیشے پادریون سے متعلق
تھے ـــ ہر خانقاہ مین ایک لکھنے کا کمرہ علیحدہ ہوتا
تھا اور اوس مین راہب بکمال سہولت و اطمینان
کتابون کی نقلین لکھا کرتے تھے اور ہر صفحہ کے
حاشیہ پر جدول طلائی اور انواع و اقسام کے
عمدہ رنگون کی جدول بناتے تھے لہذا قلمی

کتابین بڑی قیمتی ہوتی تھین یہانتک کہ مجموعۂ صُحُفِ
سماویۂ قلمی کی قیمت چار سے روپیہ تھی —

فتح نورمن سے جو تغیرات ہوئے وہ زبان
انگلوسکسن پر بھی موثر ہوئے اور اب یہ زبان سیمی
سکسن یعنے سکسنِ مخلوط یا غیر خالص ہوگئی اور یہی
ہیئت اس زبان کی تا زمان ھنری سوم باقی رہی —
یہ قاعدہ کلّیہ ہے کہ جب زبان قدیم مین تغیر ہوکر اوسّے
جدید زبان پیدا ہوتی ہے تو جون جون اِس زبان مین
ترقی ہوتی جاتی ہے علامات تصریف کلمات سے حذف
ہوجاتے ہین اور اونکے مقام پر الفاظ معاون آجاتے
ہین اور یہ بھی قاعدہ ہے کہ جسقدر اہل زبان کی
ترقی ہوتی ہے اوسیقدر زبان کی بھی ترقی و توسیع
ہوتی ہے اور جسطرح تغیرات قومی تدریجی ہوتے
ہین اوسیطرح تغیرات لسانی بھی بہ تدریج ہوتے ہین —
الغرض زبان اور اہل زبان مین ملازمت ہے —
اڈورڈ سوم کے زمانہ تک تو اہل انگلستان
فاتحین نورمن کے قہر و غلبہ سے متحیر و متردد رہے
جب اس پادشاہ کا زمانہ ہوا تو وہ خواب غفلت سے

بیدار ہوے اور دام اسیری سے خلاصی پائی اور
انگریزی علم ادب اختراع ہوا اور نظم ونثر دو نون ایجاد
ہوے۔ شعراء اطالیہ کی نغمہ سنجی وشیرین سخنی نے
جیوفری جاسر کے قلب پر ایسی تاثیر کی کہ اوسنے
کتاب مشہور بہ حکایات کنٹربری نظم کی اور قریب
اسی زمانہ کے جان وکلف کے مصنّفات شائع ہوے۔
جسطرح چاسر ابو الشعرا انگریزی مشہور ہے اوسیطرح
وکلف کو ابو النثار کہنا بجا ہے۔ یہ مصنف طبقۂ اوسط
زبان انگریزی کے باقی ہین اور یہ طبقہ لسان ملکہ الزبتہ
کے عہد تک جاری رہا۔

مشاہیر اہل تصنیف بعہد سلاطین پلین ٹیجنٹ

(از سنہ ۱۱۵۹ع تا سنہ ۱۳۹۹ع)

درزبان سمی سکسن

لیمون .... ضلع وُرسسٹر مین مقام اریلی رجس کا قسیس تھا۔ اسنے قریب سنہ ۱۲۰۰ع کے تاریخ انگلستان نظم کی

درزبان انگریزی قدیم

رابرٹ باشندہ گلوسسٹر .... سنہ ۱۲۳۰ع سے سنہ ۱۲۸۵ع تک رہا۔ اسنے تاریخ انگلستان نظم کی

رابرٹ میننگ .... برن کا رہنے والا تھا۔ یہ بھی مورخ تھا

بیسٹن .... راہب اور شاعر تھا۔ اسے شاہ اڈورڈ دوم اسکاٹلنڈ مین اس غرض سے لیگیا تھا کہ اوسکی فتوح کا حال نظم کرکے سنائے مگر اوسے

۱۵۶۹

اسکاٹ لنڈ کے لوگون نے گرفتار کرکے جنھبیلنگ بون کا حال نظم کروایا

در انگریزی طبقۂ اوسط

جان گوئر........ سنہ ۱۳۲۰ع سے سنہ ۱۴۰۲ع تک رہا۔
اسنے اشعار بہت اچھے تصنیف کیے

جیوفری چاسر........ سنہ ۱۳۲۸ع سے سنہ ۱۴۰۰ع تک رہا۔
یہ سب سے اوّل اور بڑا شاعر انگریزی ہے اور یہ شاہ اڈورڈ سوم اور رچارڈ دوم کے اہل دربار مین سے تھا۔ اسکی مشہور کتاب **حکایات کنٹربری** ہے

جان مینڈول........ سنہ ۱۳۰۰ع سے سنہ ۱۳۷۲ع تک رہا۔
اسنے ایک کتاب **سیاحت ممالک مشرقیہ** انگریزی اور فرانسیسی اور لاطینی زبانون مین تصنیف کی

جان وکلف ..... سنہ ۱۳۸۴ء مین وفات کی —
ضلع یورک کا رہنے والا تھا —
بیلیال کالج واقع اکسفرڈ
مین علم الٰہیات کا مدرس اعلی
تھا — اور صحفِ سماویہ کا مترجم
اور مہذب ملّتِ مسیحی ہے

جان باربر .... ابرڈین کا اسقف تھا —
اسنے قریب سنہ ۱۳۷۵ء کے رابرٹ
بروس کے حال مین ایک کتاب
نظم کی

تاریخات سوانح عظیمہ عہد سلاطین پلینٹجنٹ

(از سنہ ۱۱۵۴ء تا سنہ ۱۳۹۹ء)

سوانح عامہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
قتل بکٹ اسقف اعظم ...	ہنری دوم	سنہ ۱۱۷۰ء
ممانعت عبادت از جانب پوپ ..	جان ...	از سنہ ۱۲۰۸ء تا سنہ ۱۲۱۴ء
تقرر بیلیال بہ سلطنت اسکاٹ لنڈ ...	اڈورڈ اول	بسنہ ۱۲۹۹ء

سانحہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
تاجداری رابرٹ بروس	...... اڈورڈ اول	...... سنہ ۱۳۰۶ء

تغیرات در آئین ملکی

سانحہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
انعقاد کونسل کلیرنڈن	...... ھنری دوم	...... سنہ ۱۱۶۴ء
نفاذ فرمان میگنا چارٹا	...... جان	...... سنہ ۱۲۱۵ء
تقرر پارلیمنٹ مجنون	...... ھنری سوم	...... سنہ ۱۳۵۸ء
تعیین محکمہ عوام پارلیمنٹ	...... ایضاً	...... سنہ ۱۲۶۵ء
تقرر کونسل ارڈینرس	...... اڈورڈ دوم	...... سنہ ۱۳۱۰ء
تعیین پارلیمنٹ عجیب	...... رچارڈ دوم	...... سنہ ۱۳۸۸ء

محاربات و مصالحات

سانحہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
جہاد سوم با اہل اسلام	...... رچارڈ اول	...... ۱۱۹۰ء تا سنہ ۱۱۹۲ء
جنگ بووِنس	...... جان	...... سنہ ۱۲۱۴ء
جنگ لنکن	...... ھنری سوم	...... سنہ ۱۲۱۷ء
جنگ لوِس	...... ایضاً	...... سنہ ۱۲۶۴ء

سانحہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
جنگ ایوشیم	ہنری سوم	سنہ ۱۲۶۵ء
جنگ بینک برن	اڈورڈ دوم	سنہ ۱۳۱۴ء
جنگ کوہ ہیلیڈن	اڈورڈ سوم	سنہ ۱۳۳۳ء
آغاز محاربہ فرانسیس	ایضاً	سنہ ۱۳۳۸ء
جنگ کرسی	ایضاً	سنہ ۱۳۴۶ء
جنگ نولس کروس	ایضاً	ایضاً
جنگ پوکٹیرس	ایضاً	سنہ ۱۳۵۶ء
مصالحہ بٹنی	ایضاً	سنہ ۱۳۶۰ء
بغاوت ٹایلر	رچارڈ دوم	سنہ ۱۳۸۱ء
جنگ آٹربرن	ایضاً	سنہ ۱۳۸۸ء

تغیرات سلطنت

سانحہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
فتح ایرلنڈ	ہنری دوم	سنہ ۱۱۷۲ء
فتح ویلس	اڈورڈ اوّل	سنہ ۱۲۸۳ء
فتح کیلے	اڈورڈ سوم	سنہ ۱۳۴۷ء
استحصال صوبہ گین و پوئیٹو	ایضاً	سنہ ۱۳۶۰ء

۳۰

نزع ہر دو صوبہ مذکورہ از حکومت انگریزی ... ایضاً ..... بسنہ ۱۳۵۷ع

سلطنت خاندان لنکسٹر

سنہ جلوس

هنری چہارم ...... (پسر جان نواب گمنٹ) ..... بسنہ ۱۳۹۹ع

هنری پنجم .... (پسر) .... بسنہ ۱۴۱۳ع

هنری ششم .... (پسر) ...... بسنہ ۱۴۲۲-۱۴۶۱ع

باب اوّل

عہد شاہ هنری چہارم - ولد بولنگبروک -

سنہ ولادت ۱۳۶۶ع - سنہ جلوس ۱۳۹۹ع

سنہ وفات ۱۴۱۳ع

اب وارث خاندانِ لنکسٹر سریر آرائے سلطنت انگلستان ہوا - چونکہ اڈمنڈ نواب مارچ شعبۂ اولے خاندان پلین ٹیجنٹ سے تھا لہذا حسب قانون وراثتِ انگریزی مستحق سلطنت یہی شاہزادہ تھا اِس خوف سے بادشاہ نے اوسے مقید بقید شدید کیا - ایک مدت کے بعد یہ قاعدہ اصول اولیۂ قانونِ سلطنتِ انگلشیہ میں داخل ہوا کہ اکبرِ اولاد مالک تخت و تاج ہوتا ہے

اس پادشاہ نے پہلے مہم اسکاٹ لنڈ سر کیا - نواب ڈگلاس و نواب پرسی مین کہ رئوسا حدود جنوبی اسکاٹ لنڈ سے تھے نائرہ بغض و عداوت قدیمہ پھر مشتعل ہوا - الغرض مقام نسبٹ موور اور کوہ ہوملڈن پر اسکاٹ لنڈ والون نے شدید شکست کھائی -

جنگ نسبٹ موور ۱۴۰۲ء

کئی مرتبہ غدر و فساد ہنری کی سلطنت مین مخل و حارج ہوا - ایک مرتبہ یہ خبر مشہور ہوئی کہ رچارڈ زندہ ہے اور اسکاٹ لنڈ مین ہے اور نواب مارچ بھی جیتا تھا لہذا پادشاہ کا حق سلطنت ناقص تھا - ایسی ایسی وجوہ و دلائل سے لوگون نے نزع سلطنت کی تدبیرین کین لیکن کچھ پیش رفت نہ گئی -

ہنری چہارم کے تمام عہد سلطنت مین ایک شخص آون گلنڈوَر کہ ویلس کا باشندہ تھا خودسر رہا اور پادشاہ کا مطیع نہ ہوا - یہ شخص لنڈن کے قانونی مدرسون کا تعلیم یافتہ تھا اور شاہ رچارڈ دوم کا جلودار و سلاح بردار رہا تھا - جب وہ اپنے ملک ویلس مین پھر آیا تو بسبب کمال تبحّر و علمیت کے ساحر مشہور ہو گیا اور اوسے معلوم ہوا کہ میری جاگیر کا ایک حصّہ پادشاہ کے دوست خاص نواب گری نے دبا لیا ہے پس آون پادشاہ سے منحرف و باغی ہو گیا -

مگر شاہ ھنري کے بڑے دشمن دو امیر تھے اور وہ دونون باپ بیٹے تھے اور اونکا نام پرسي تھا۔ باپ بخطاب نواب نورتھمبرلنڈ مشہور تھا بیٹا بسبب تیزی اور آتش مزاجی کے بلاربے درمان مشہور تھا۔ یہ امر تحقیق نہین کہ جس پادشاہ کو ان دونون امیرون نے خود تخت پر بیٹھایا تھا وہی پر انھون نے کیون تلوار کھینچی۔ شاید اسکا سبب یہ ہو کہ ھنري نے سر اڈمنڈ موُرٹیمر باشندۂ ویلس کا خون بہانہ قبول کیا اور چونکہ وہ بلاربے درمان کا عزیز تھا اس سبب سے وہ پادشاہ سے منحرف ہو گیا۔ الغرض آون گلنڈوور اور اہل اسکاٹ لنڈ امراء پرسي کے شریک ہوئے اور مقام شروزبري پر پادشاہ سے مقابلہ کیا اور بڑی طویل اور خونریز جنگ ہوئی مگر بلاربے درمان کے مارے جانے سے ھنري کی فتح ہوئی۔ نواب نورتھمبرلنڈ کہ بسبب بیماری کے شرکت جنگ سے معذور رہا تھا بلا عذر پادشاہ کا مطیع ہو گیا اور اوسکا قصور معاف کر دیا گیا مگر پھر وہ باغی ہو گیا اور اسکاٹ لنڈ اور ویلس مین آوارہ و سرگردان رہا آخر الامر ٹیڈ کسٹر واقع ضلع یورک مین مارڈالا گیا۔

جنگ شروزبری ۱۴۰۳ء

ازابلا شاہزادی بیوہ کے جواہرات اور جہیز کے بارہ مین پادشاہ فرانس سے بھی نزاع ہوئی اسواسطیکہ حسب اقرار طرفین ملکہ موصوفہ

اسباب بعد اوسکے شوہر کے مرنیکے مسترد کر دینا چاہتے تھا مگر پادشاہ انگلستان نے اس دعوے کے جواب مین شاہ جان کا فدیہ طلب کیا کہ اوسے جنگ پوبکٹیرس مین انگریزون سنے اسیر کیا تھا۔ تھوڑے عرصہ تک تو طرفین سے علانیہ لڑائی کا اظہار نہین کیا مگر امراہ فرانسیسی شاہ ھنری کی ذلت و اہانت کرتے تھے یہانتک کہ اب اونھون نے اوسکے ملک کو لوٹنا شروع کیا۔ لیکن دو حادثے ایسے ہوے کہ اونکے سبب سے اسکاٹ لنڈ اور فرانس مین ھنری کو غلبہ ہوگیا۔ ایک حادثہ یہ ہوا کہ شاہزادہ جیمس کہ شاہ اسکاٹ لنڈ کا اکبر اولاد تھا فرانسیس کے مدرسہ مین تحصیل علم کے واسطے جاتا تھا کہ راستہ مین طوفان آیا اور اوسکا جہاز ساحل انگلنڈ پر بہہ آیا اور وہ مقام پیونسی پر گرفتار ہوگیا۔ دوسرا حادثہ یہ ہوا کہ نواب اورلینس کے قتل ہونے سے فرانسیس مین آتش جنگ خانگی درمیان خاندان اورلینس اور خاندان برگنڈی کے افروختہ ہوئی۔ ھنری کبھی ایک خاندان کا شریک ہوا کبھی دوسرے خاندان کی طرف ہوگیا یہانتک کہ صوبجات اکوٹین اور پوئٹو اور انگولیم پھر اوسکے قبضہ مین آگئے۔

آخر زمانہ مین بڑے بیٹے کی بدکاری و شقاوت سے ھنری کی زندگی تلخ ہوگئی مگر پھر بھی اس شاہزادے سے کبھی نیک باتین ظہور مین آجاتی تھین چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ولیعہد کے ایک بدمعاش

مصاحب کو گیسکوئین منصف اعلیٰ نے قید کا حکم دیا تو شاہزادہ نے منصف مذکور پر تلوار کھینچی مگر اوس جج نے بھی کچھ خوف نہ کیا اور شاہزادہ کو پکڑ کر خاص بادشاہی کونسل مین بھیجدیا تاکہ معلوم ہو کہ خاندان شاہی بھی پابندی قانون سے آزاد نہیں۔ شاہزادے نے بخوشی جج کا حکم مان لیا اور پھر کچھ اوسسے بغض و عداوت نہ رکھی بلکہ بلطف و محبت پیش آیا۔ پھر ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ کچھ کلمات سہواً شاہزادہ کے مُنہ سے نکل گئے اور اوسسے معلوم ہوا کہ بادشاہ کو یہ گمان ہے کہ سلطنت لیا چاہتا ہے پس شاہزادہ باپ کے حجرہ مین چلا گیا اور بادشاہ کے قدمون پر گر پڑا اور عرض کیا کہ حضرت فدوی کو مار ڈالین مگر ذلیل نفرمائین

شاہ ھنری کا سن تو کچھ ایسا نہ تھا مگر صرع کے دورون نے اوسے ضعیف و مضمحل کر دیا۔ آخری دورہ بادشاہ کو ویسٹ منسٹر مین آیا اور وہ کنٹربری مین دفن کیا گیا۔ اوسنے دو شادیان کی تھین اوسکی پہلی بی بی میری بوھن دختر نواب ھیرفرڈ تھی اور دوسری زوجہ جین شاہزادی نوار تھی۔ جین کو کوئی اولاد نہ تھی میری کی اولاد ھنری پنجم ٹامس نواب کلیرنس جان نواب بڈفرڈ ھنری نواب گلوسٹر بلانچ اور فلپا تھی۔

ھنری چہارم جری اور بیدار مغز اور چالاک تھا اور رعایا

اور پارلیمنٹ کا مزاج خوب جانتا تھا - اوسکا عالم خوف و اضطرار
مین ہونا اس امر سے خوب ثابت ہوتا ہے کہ جب اوسکے عہد مین پہلی
مرتبہ پارلیمنٹ نے اجلاس کیا تو چالیس شخصون نے اوسے ذلیل
و حقیر کرنیکے واسطے اپنے دستانے زمین پر پھینکدیے اور ہنگام تقریر
پادشاہ کو کاذب و مکار کہنا تو کچھہ بات ہی نہ تھی - پادشاہ موصوف
میانہ قد تھا اور آخر زمانہ مین ایک انہ اوسکے مُنہ پر نکل آیا تھا اس
سبب سے اوسکا چہرہ بگڑ گیا تھا تو اوس زمانہ کے وہمی لوگ کہتے تھے کہ یہ سزا
پادشاہ کو خدا نے اس گناہ کی دی ہے کہ اسنے اسکاٹ و بے
اسقف اعظم کنٹربوری کو کہ باغیان پرسی کا متوسل تھا قتل
کروا ڈالا -

اس پادشاہ کے عہد مین محکمہ عوام پارلیمنٹ نے تدریجاً
اپنی قوت بڑہائی چنانچہ اوس قانون کو اونھون نے بحال رکھا جسکے
بموجب وہ اور اونکے نوکر نظر بندی اور حبس سے بری تھے اور اونھون نے
یہ اختیار حاصل کیا کہ بعوض عرائض تحریری کے تقریراً اپنے مطالب
عرض کرتے تھے اور اب صدر محکمہ یا مقرر جلسہ کی تقریر مین بیباکی
و آزادی زیادہ ہو گئی اور ارباب محکمہ عوام نے یہ حق اپنا مستقر
و ثابت کر دیا کہ ہماری راے سے روپیہ دیا جائے اور جس بات مین
ہم کہین اوسمین ہمارا دیا ہوا روپیہ صرف ہو اور اوسکا حساب

ہمین سمجھا دیا جاوے —

اس پادشاہ کے عہد مین پہلی مرتبہ تخالف مذہبی کی سبب سے لوگون پر ظلم و تعدی ہوئی اور ولیم ساٹو قسیس کلیسائے سینٹ اوسوتھد واقع لنڈن مقتول ہوا — قسیس موصوف اپنے مقتدے وکلف کے اصول و عقائد مین ثابت قدم رہا اور مُتّہم بکفر و زندقہ ہو کر سنہ ۱۴۰۱ ع مین زندہ جلا دیا گیا —

پیشتر انگلستان مین توپ کا رواج اسی پادشاہ کے وقت مین ہوا چنانچہ لکھا ہے کہ جب سنہ ۱۴۰۵ ع مین ھنری نے شہر برّک کا محاصرہ کیا تو ایک بڑی توپ کا گولہ قلعہ کے ایک برج پر اس زور سے پڑا کہ اوسکے پرخچے اُڑ گئے اور اہل قلعہ نے مارے خوف کے دروازے کھولدئے —

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

سنہ وفات

رابرٹ دوم . . . . سنہ ۱۴۰۶ ع

جیمس اوّل . . . .

فرانس

چارلس ششم . . . .

اسپانیہ

هنری سوم . . . .

شہنشاہان جرمنی

ونسلاس . . . . سنہ ۱۴۰۰ع

رابرٹ . . . . سنہ ۱۴۱۰ع

سجمنڈ . . . .

پوپ

بونیفیس نہم . . . . سنہ ۱۴۰۴ع

انوسینٹ ہفتم . . . . سنہ ۱۴۰۶ع

گریگری دوازدہم . . . . سنہ ۱۴۰۹ع

الگزانڈر پنجم . . . . سنہ ۱۴۱۰ع

جان بست و سوم . . . .

باب دوم

عہد شاہ ہنری پنجم - مولد مونمتہ - سنہ ولادت سنہ ۱۳۸۸ء - سنہ جلوس سنہ ۱۴۱۳ء - سنہ وفات سنہ ۱۴۲۲ء

پہلے تو شاہزادہ ہال بڑا بدمعاش اور شورہ پشت مشہور تھا مگر اب پادشاہ شجاع وجری ہنری پنجم ہوگیا - پہلے اس پادشاہ نے یہ امر کیا کہ پرانے مصاحبوں کو برطرف کردیا اور چھانٹ چھانٹ کے عقیلوں کو اپنا ندیم کیا جنمین سر ولیم گیسکوئن سب سے زیادہ مشہور ممتاز تھا - پادشاہ نے نواب مارچ کو رہا کردیا اور امراے پرسی کی جاگیر بلاے بے درمان کے بیٹے کو واگذار کردی -

ہنری کے ابتدا عہد مین فرقہ لولّرڈس تہذیب ملت مسیحی مین کوشش کرنیکے سبب سے موردِ عتاب سلطانی ہوا - اس فرقہ کا رئیس سر جان اولڈ کیسّل تھا جو بخطاب نواب کوبھم مشہور تھا - رئیس موصوف پیشتر پادشاہ کا ہمدم و ہمراز تھا اور بعضون نے لکھا ہے کہ شیکسپیئر شاعر کی نقل مسمّی بہ فالسٹاف کا موضوع یہی شخص ہے - بعد اوسکے رئیس مذکور اپنی حماقت کی باتون سے تائب ہوا اور اپنے قلعہ کولنگ کو فرقہ لولّرڈس کا مامن و ماوے

کیا- اسی قلعہ سے پادشاہی سپاہی ئیس موصوف کو پکڑ کر مجبس ٹاور میں
لے گئے اور پادشاہ نے پادریون کے خوش کرنے کے واسطے اوسکی عقیدہ
کو بدعت عظیمہ و معصیت کبیرہ مشتہر کیا- الغرض نواب کوبھم مجبس سے
نکل گیا اور اپنے تابعین کو کلیسا سے سینٹ گائل مین جمع کرکے
آمادۂ فساد ہوا مگر پادشاہ بھی بڑا ہوشیار تھا کہ نصف شب کو باغیون پر
ٹوٹ پڑا اور اونھین منتشر و پریشان کر دیا- اوسکا پیشوا تو بھاگ گیا مگر
اونمین سے اکثر گرفتار ہو کر قتل کئے گئے اور تین برس کے بعد نواب
اولڈکیسل رئیس فرقۂ باغیہ حملہ آوران اسکاٹ لنڈ کا شریک
ہوا اور بجرم بغاوت و الحاد زندہ جلا دیا گیا-

ابتک تو پادشاہان انگلستان فقط مدعی خطاب پادشاہ
فرانس رہے مگر یہی پادشاہ ھنری پنجم اس خطاب کا سزاوار ہوا کہ
اسنے فرانسیس کی جنگ خانگی کو غنیمت جانکر اڈورڈ سوم کے دعوی
سلطنت فرانس کی تجدید کی اور شروط مصالحہ بریٹنی کی تکمیل و ایفا
چاہا- اس درخواست کے جواب مین پادشاہ فرانس نے کچھ گیند
بھیجدیئے اسسے یہ کنایہ تھا کہ پادشاہ انگلستان گیند کھیلنا جانتا ہے
لڑنا کیا جانے- یہ ھنری پر بڑا خار گذرا اور اوسنے لڑائی کا سامان
کیا اور نواب بڈفرڈ کو متولی سلطنت مقرر کیا اپنے جواہرات گرو
رکھے زبردستی روپیہ قرض لیا امرا و ارا کین دولت کو بعزم جنگ فرانس

جمع کیا۔ مگر جنگ مین اس سبب سی تاخیر ہوگئی کہ لوگون نے سازش کر کے چاہا کہ نواب مارچ کو پادشاہ کردین یہ سازش پادشاہ کو معلوم ہوگئی اور لارڈ اسکروپ کہ پادشاہ کا ہمدم و ہمراز بلکہ ہمخواب تھا اور رچارڈ نواب کیمبرج پادشاہ کا ابن عم بجرم بدخواہی معاقب بسزاے موت ہوے۔

اب پادشاہ ایک بیڑا جہازون کا تیار کر کے اور تیس ہزار آدمی ساتھ لیکر بندرگاہ سوتھمٹن مین سوار ہوا اور دریاے سین تک پونہچ گیا اور پانچ ہفتہ کے زمانہ مین قلعۂ ہرفلور کہ دریا مذکور کے ساحل راست پر واقع تھا اور نہایت مضبوط و مستحکم تھا لے لیا بعد اوسکے وہی فوج جو بسبب شدت بیماری و کثرت زخمہاے کاری کی نصف رہگئی تھی ہمراہ لیکر یہ قصد عظیم کیا کہ کیلی کو اوسی راہ سی جاکر جس راہ سے کہ اڈورڈ سوم کا لشکر ظفر پیکر گیا تھا۔ الغرض جب پادشاہ منزل مقصود پر پونہچا تو دریاے سوم کے پل ٹوٹے پائے اور قلعون پر دیکھا کہ تیز نکیلی لکڑیون کی باڑھ لگی ہے مگر چند روز کے بعد ایک مقام غیر محفوظ دریا مین دیکھا اور بسرعت تمام اوس مقام سے عبور کر کر سیدھا بسمت کیلی راہی ہوا اودھر سپہ سالار فرانسیسی قریب بہ اگنکورٹ کے قدوم مخالف کا منتظر تھا اور اوس شب تیرہ و تار و شدت امطار مین سپاہ جرار انگریزی نے مشاہدہ کیا کہ فرانسیسی لشکر مین جا بجا آگ روشن ہے۔ فوج فرانسیسی مین لاکھ

آدمی تھے اور سپاہ انگریزی کی ہفت چند تھی مگر شہر کری سی وہان سے دور
نہ تھا اور وہان کی فتح جو یاد آئی تو ہر انگریز کا دل شیر ہو گیا۔ دوسرے دن
علی الصباح انگریزی کماندار کہ سوا فتح کے شکست کا نام نجانتے تھے آگے
بڑہے اور للکارتے ہوے بڑہے چلے گئے۔ آلات معمولی کے سوا اونکے
ہاتھون مین تیز نکیلی لکڑیان بھی تھین اُن لکڑیون کی اونھون نے ایک
ترچھی قطار اپنے سامنے باندہ لی اور اس دیوار چوبین نے فرانسیسی
فوج کے حملہ کو خوب روکا اور اوسکی آڑ مین انگریزی تیراندازون نے
تیرون کا مِنہ برسادیا بعد اوسکے کمانون کو پھینک کر سوارون کے ساتھ
صفوف شکستہ فوج مخالف پر صاعقہ وار ٹوٹ پڑی اور فوج فرانسیسی کا
پھلا اور دوسرا اور تیسرا حصہ یکے بعد دیگرے منہزم ہوا۔ خود بادشاہ
ھنری عین شدت جدال و قتال مین مشغول کارزار تھا اور اگرچہ کئی
مرتبہ گرز گران اور شمشیر برّان اوسکی حلق پر رکھدی مگر اوسے گزند نہ پہنچا۔
پادشاہ انگلستان کی حکمت اور قواعد دانی سے سپاہ فرانسیسی سراسیمہ
اور پریشان ہو گئی کہ اوسنے کچھ سوار پوشیدہ دیہ **اگنکورٹ** مین
کہ عقب فوج فرانسیسی واقع تھا بھیجے اور اونھون نے مکانات مین آگ
لگا دی۔ الغرض فوج فرانسیسی منہزم و مفرور ہوئی اور خود سپہ سالار
فرانسیسی اور بڑے بڑے نامور امیر اور آٹھ ہزار سردار اور سواران جرّار
اوس روز کام آئے مگر سپاہ ظفر پناہ انگریزی مین فقط سولہ سے
آدمی مارے گئے۔ بعد اس فتح عظیم کے ھنری نے فوج فرانسیسی کا

تعاقب نکیا اور ڈوور کو چلا گیا - جب پادشاہ ڈوور مین بفتح
و فیروزی پونہچا تو رعایا کی خوشی کی حدو پایان نہ تھی یہانتک کہ لوگ اوسکو
جہاز کے استقبال کے واسطے سمندر مین کود پڑے اور ہزارون آدمی احسنت
احسنت کہتے ہوے زیر پرچم نشانہاے ظفر لنڈن تک پادشاہ کے ساتھ
گئے اور پارلیمنٹ نے بلا درخواست پادشاہ کے بہت سا روپیہ اوسے
دیا اور تا دام الحیوۃ اوسے اون اور چمڑے کا محصول معاف کردیا -

فتح نورمنڈی ۱۴۱۹ع

سنہ ۱۴۱۷ع مین محاربہ فرانس پھر شروع ہوا - پادشاہ انگلستان
نے آہستہ آہستہ فرانسیس کے شہر فتح کیے یہانتک کہ چھ مہینے کے محاصرہ
کے بعد شہر رُوَن کو فتح کرلیا اس سبب سے صوبہ نورمنڈی اوسکے
قبضہ مین آگیا - اب ایک ایسا حادثہ ناگہانی ہوا کہ فرانسیس کی سلطنت لے
لینیکی بہت سہل راہ نکل آئی - وہ حادثہ یہ تھا کہ نواب برگنڈی کو ہوا خواہان
شاہ فرانس نے بمکر و دغا مار ڈالا لہذا نواب موصوف کے طرفدار پادشاہ
فرانس کے خون کے پیاسے ہوگئے اور شاہ ھنری کے شریک ہوگئے

مصالحہ ٹروئز ۱۴۲۰ع

اس سبب سے ھنری کو اتنی قوت ہوگئی کہ اوسنے حاکمانہ شروط مصالحہ پادشاہ
فرانس کو لکھ بھیجے اور مصالحہ ٹروئز منعقد ہوا جسکی شروط ضروریہ یہ
ہین - اوّل یہ کہ شاہ ھنری فرانسیس کی شاہزادی کیتھراین کو اپنے
حبالہ عقد مین لائے - دوم یہ کہ تا حیات پادشاہ ضعیف الدماغ چارلس
ھنری سلطنت فرانسیس کا متولی رہے - سوم یہ کہ بعد وفات شاہ

چارلس ہنری فرانسیس کا پادشاہ ہو

شاہ ہنری اپنی دولہن کو ساتھ لیکر تھوڑے دنون کے لیے انگلستان مین آیا تھا کہ ایک ایسی خبر وحشت اثر سنی کہ اولٹا فرانسیس کو پھر گیا۔ پادشاہ فرانس کے ولیعہد نے فوج اسکاٹ لنڈ کی مدد سے سپاہ انگریزی کو مقام بوجی پر شکست دی اور شاہ ہنری کے بھائی نواب کلیرنس کو قتل کر ڈالا۔ ہنری کو یہ امید تھی کہ اسکاٹ لنڈ والے اپنے پادشاہ سے نہ لڑینگے اس خیال سے وہ اونکے پادشاہ جیمس کو قید تھا لڑائی مین لیگیا۔ یہ امید پادشاہ کی نہ برآئی مگر چونکہ وہ ہمیشہ فتح نصیب رہا لہذا اس دفعہ بھی اوسنے دشمن کو نکالکر قصبہ بورجز مین کردیا اور قلعہ مُو کو کہ قریب پیرس پای تخت فرانس کے واقع تھا اور نہایت مستحکم تھا مغلوب کرلیا اس سبب سے اہل فرانس کی حریفانہ تدبیرین باطل ہوگئین۔

اب شاہ ہنری کی طمع ملک گیری اقصی مدارج کامیابی کو پونہچ گئی تھی۔ تمام ملک شمالی فرانس تا ساحل دریاے لُوار اوسکے قبضہ مین تھا اور تاج فتح و فیروزی جو اوسنے جنگ اگنکورٹ اور رُوؔن مین پایا تھا اوس مین سے ایک تار بھی نہ گرنے پایا تھا۔ اودھر تو پیرس مین عید فتح کی خوشیان ہو رہی تھین ادھر لُوؔر مین

شاہ ھنری کا دربار گرم تھا جسکے تزک و احتشام کے سامنے خود پادشاہ
فرانس کا دربار گرد تھا - شاہ ھنری نے بیین اوج وسطوت مین اس
دار فانی سے رحلت کی - اوسکے مرض مین مورخین نے اختلاف کیا ہے
لیکن اتنا امر یقینی ہے کہ جوانی کی عیاشی و میخواری اوسکی جوان مرگی کا
باعث ہوئی - اوسکا جنازہ نہایت تزک و احتشام سے انگلستان مین
لیگئے اور قبرستان ویسٹ منسٹر مین دفن کیا - اوسے فقط
ایک بیٹا ھنری ششم تھا - اوسکے بعد اوسکی زوجہ کاکیتھراین نے
اون ٹیوڈر سے کہ شرفاء ویلس مین سے تھا عقد کر لیا پس اسطرح سے
خاندان شاہی ٹیوڈر کی بنیاد پڑی -

ھنری پنجم شجاع اور مدبر و سیاست دان تھا - اوسکے
غرور و نخوت سے لوگ کشیدہ خاطر رہتے تھے مگر اوسکا عدل مستقیم رعایا
کے نزدیک اوسکے عیوب و جرائم کا کفارہ تھا - وہ فوج کا بڑا پیارا تھا
کہ اوسکی رکاب ظفر انتساب مین ہمیشہ اوسے فتح و فیروزی نصیب ہوتی
یہ پادشاہ کشیدہ قامت اور لاغر تھا -

اس پادشاہ کے عہد مین محکمہ عوام پارلیمنٹ نے ایک اختیار
عظیم حاصل کیا وہ یہ تھا کہ کوئی قانون بے اس محکمہ کی منظوری کے
نافذ نہو گا - جتنا روپیہ رعایا نے اس پادشاہ کو دیا اوتنا کسیکو نہ دیا تھا

اسواسطے کہ اوسکی فتوح سنے اونکی نظرون کو ایسا خیرہ کردیا تھا کہ جس بات کی اوسنے درخواست کی رعایا نے فوراً منظور کرلیا اور اکثر چیزون سے محصول مادام الحیوۃ اوسے معاف کردئے اور ان محصولون کی ضمانت پر اوسنے بہت سا روپیہ قرض لیا۔ آمدنی ملک قریب پانچ لاکھ ساٹھہزار روپیہ سالانہ کے تھی مگر اکثر مخارج مداخل سے بڑھجاتا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ قریب دولاکھ روپیہ سالانہ کے فقط شہر کیلی مین صرف ہوجاتا تھا۔ انگریزی فوج بحری کی بنا بھی اسی پادشاہ کے وقت مین ہوئی کہ اسنے ایک بڑا وسیع جہاز اپنے واسطے شہر بیون مین بنوایا۔ ان بیڑون مین جنمین شاہ ھنری سنے بنوایا تھا یا سوداگرونکے جہاز ہوتے تھے یا اور ملکون کے جہاز بکرایہ لیے جاتے تھے۔ شاہ ھنری سنے رچارڈ وھٹنگٹن تاجر لنڈن کو تین مرتبہ عہدۂ کوتوالی سے سرافراز کیا اور اس سوداگر سنے ایک جہاز مسمی بہ کیٹ مین کئی مرتبہ بقصد تجارت سفر دریا کیا اور بہت دولت حاصل کی چنانچہ اسی جہاز کے نام سے بچون کے بہلانے کی کہانی نکلی ہے اور وہ بہت مشہور ہے۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
جیمس اوّل	

فرانس

چارلس ششم . . . .

اسپانیہ

ہنری سوم . . . . سنہ ۱۴۰۶ع

جان دوم . . . .

شہنشاہ جرمنی

سجسمنڈ . . . .

پوپ

جان بست و سوم . . . . سنہ ۱۴۱۵ع

مارٹن پنجم . . . .

باب ۳ سوم

عہد شاہ ہنری ششم - مولد ونڈسر - سنہ ولادت سنہ ۱۴۲۱ع - سنہ جلوس سنہ ۱۴۲۲ع - سنہ وفات سنہ ۱۴۶۱ع

چونکہ بوقت جلوس اس پادشاہ کا سن کل چھہ مہینے کا تھا لہذا بیس آدمیونکی

کو نسل انتظام امور سلطنت کے واسطے مقرر کی گئی اور نواب بڈفرڈ عم پادشاہِ شیرخوار متولّی ولایت فرانس مقرر ہوا اور دوسرا چچا همفری نواب گلوسٹر مخاطب بخطاب حافظ مملکتِ انگلستان ہوا

هنری پنجم کی وفات کے تھوڑے عرصہ کے بعد پادشاہ فرانس نے انتقال کیا اور اوسکا ولیعہد بخطاب چارلس ہفتم پادشاہ ہوا۔ دریاے لوا د عملداری انگریزی اور عملداری فرانسیسی مین حدِّ فاصل تھی۔ جنگ کرونٹ (۱۴۲۳ء) اور جنگ ورنول (۱۴۲۴ء) مین نواب بڈفرڈ نے فرانسیس مین انگلستان کا نام رکھ لیا۔ نواب گلوسٹر نے جیکولاین شاہزادی بویریا سے شادی کی اور بربناے وراثت شاہزادی موصوفہ اکثر بلاد ممالک ندرلنڈس کا مدعی ہوا۔ نواب برابنٹ بھی اسی شاہزادی کی زوجیت کا مدعی ہوا اور نواب گلوسٹر کے دعوے کا مانع وقادح ہوا اور نواب برابنٹ کی اعانت وتائید اوسکے ابن عم رئیس اعظم برگنڈی نے کی پس اسطرح سے رئیس موصوف پادشاہ انگلستان کی شرکت سے خارج ہوا۔ نواب گلوسٹر نے اپنے وطن مین بھی بوفرٹ اسقف ونچسٹر سے کہ نہایت متکبر اور صاحب مکنت تھا مناقشہ کیا پس ان وجوہ سے نواب بڈفرڈ کی حکومت فرانسیس مین ضعیف ہوگئی

آخرالامر ۱۴۲۸ء مین ارباب کونسل نے یہ تجویز کیا کہ سپاہ

انگریزی دریائے لوادسے عبور کرکے جو صوبے کہ شاہ چارلس کے تحت حکومت ہین اونہین تاخت وتاراج کرے مگر بنابر قول بعض مورخین کے متولی ولایت فرانس یعنے نواب بڈفرڈ اس امر سے مانع ہوا۔ الغرض پہلے فوج انگریزی نے شہر اُورلینس کا محاصرہ کیا اور بیرون شہر خفیف سی لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی کا نام عجیب وغریب ہوگیا یعنے مچھلیون کی لڑائی۔ اسکی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ ایک انگریزی سردار کچھ رسد کی گاڑیان لشکرگاہ انگریزی کی طرف لیے جاتا تھا کہ مقام رُوورے پر فرانسیسی سوارون نے اوسپر حملہ کیا اور اوسنے اونہین بھگا دیا چونکہ رسد کی گاڑیون مین نمکین مچھلیان بکثرت تھین اس سبب سے اس لڑائی کا نام یہ ہوگیا۔ اس لڑائی کی فتح ہونے سے اور محاصرین انگریزی کی جرأت واستقلال سے اہل فرانس ہمت ہار گئے اور شہر اورلینس سے مایوس ہوگئے

خروج جون مدعیہ رسالت ۱۴۲۹ع

مگر دفعۃً زمانہ کا رنگ بدل گیا۔ ایک عورت جون نامی نے کہ ایک دیہاتی سرائے مین خادمہ تھی پادشاہ فرانس سے ملازمت چاہی اور عندالملاقات عرض کیا کہ مجھے خدا نے اسواسطے بھیجا ہے کہ انگریزون کو اورلینس سے نکالدون اور حضور کو (یعنے چارلس کو) رہیمس مین لیجاؤن۔ پادشاہ فرانس نے اس مدعیہ رسالت کا نہایت اعزاز واحترام کیا خواہ اس وجہ سے کہ اوسکے افسانہ کا اوسے یقین آگیا

خواہ اس سبب سے کہ پادشاہ کو اپنی ضعیف الاعتقاد فوج کا پھسلانا
منظور تھا۔ القصہ یہ عورت زرہ پہنکر اور شرغہ گھوڑے پر سوار ہوکر
اورلینس کے بچانیکو چلی اور داخل شہر ہوئی اور قلعہ کو مغلوب کیا اور
فوج انگریزی کو نکالدیا اس سبب سے اوسکا لقب مجاہدۂ اورلینس
ہوگیا۔ دو مہینے کے عرصہ مین شاہ چارلس نے شہر ریہمس مین
تاج پہنا اور اوس مدعیۂ رسالت کی رسالت کی تکمیل ہوئی۔ مگر تھوڑے
ہی عرصہ کے بعد انقلاب شروع ہوا اور شہر کومپین کی جنگ مغلوبہ
مین اوس عورت کو ایک کمانندار نے گھوڑے پر سے کھینچ لیا اور قید کرلیا
اور متولی انگریزی کے ہاتھہ بیچڈالا اور چھہ۶ مہینے قید رہکر وہ عورت بہ تہمت
سحر روون کے بازار مین زندہ جلادی گئی۔

مدعیۂ رسالت زندہ جلادی گئی سنہ ۱۴۳۱ع

شاہ ہنری کہ ہنوز لڑکا تھا ویسٹ منسٹر مین مزین
بہ تاج شاہی ہوا اور پیرس دارالسلطنت فرانس مین بھی اوسکی تاجداری
کے رسوم ادا کیے گئے کیونکہ یہ امر ضروری متصور ہوا کہ چونکہ شاہ چارلس
شہر ریہمس مین تاج پہن چکا ہے لہذا ہنری کی تاجداری خود پیرس دارالسلطنت
مین کیجاے مگر پیرس مین ہنری کی تاجداری فقط ڈھکوسلہ تھا۔ سنہ ۱۴۳۵ع مین
شہر آرس مین ایک مجلس منعقد ہوئی اور قسیسون نے بہت چاہا کہ دونون بادشاہون
مین مصالحہ ہوجاے مگر کچھ نہوا۔ اب دو سانحے ایسے ہوے کہ اونکے سبب سے انگریزی سلطنت
فرانسیس مین متزلزل ہوگئی۔ ایک سانحہ نواب بڈفرڈ کا انتقال تھا دوسرا

سانحہ یہ ہوا کہ نواب اعظم برگنڈی نے پادشاہ فرانس سے مصالحہ کر لیا
اور اوسکی مشارکت اختیار کی۔ الغرض شہر پیرس بہت جلد انگریزون کے
قبضہ سے نکل گیا اور ۱۴۴۴ء مین اونھون نے بخوشی پادشاہ فرانس سے
دو برس کے واسطے مصالحہ کر لیا۔ دوسرے سال شاہ ھنری نے
ڈِیُ رئیس صوبہ انجو و مین کی دختر حسینہ و جمیلہ مارگرٹ
سے کہ نہایت عالی ہمت تھی شادی کر لی اور یہ صوبے یعنے مین و انجو
بہ تنسیخ رسم عام دولہن کے باپ کو مسترد کر دیے۔ یہ صوبے فرانسیس کی کنجیان
کہلاتے تھے اور جب یہ سلطنت انگلستان سے جدا کیے گئے تو ساری
ملک مین واویلا پڑ گئی۔ اب سپاہ فرانسیسی جوق جوق دریای لوار سے
عبور کر آئی اور رُون و نورمنڈی اوسکے مطیع و منقاد ہوگئے
شمال فرانس سے شاہ چارلس نے عنانِ عزیمت بسمتِ جنوب
منعطف کی اور شہر پر شہر پادشاہ ظفر پناہ کا مطیع و خیر خواہ ہوا یہانتک
کہ ۱۴۵۱ء مین از خلیج ڈُوور تا کوہ پرنینا پادشاہ انگلستان کا
جھنڈا کسی مقام پر نہ باقی رہا سوا کیلی کی گڑھی کے کہ اوس پر ایک انگریزی
جھنڈا رہ گیا تھا۔ پس انگریزون کو جو فرانسیس مین سلطنت کرنے کا
خیال خام تھا اوسکا انجام یہ ہوا۔

ھنری ششم کے ابتداے عہد مین (۱۴۲۳ء) جیمس شاہ
اسکاٹ لنڈ نے رہائی پائی اور اپنے ملک کو مراجعت کی اور اپنے

اونھون نے بعض مکانات کو لوٹا تو اہل لنڈن بگڑے اور پل کو چھین لیا اور چھہ گھنٹہ بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا بعد اوسکے چند عرصہ تک لڑائی موقوف رہی اور اسقف ونچسٹر نے اس مدت قلیل کو غنیمت جانکر مشتہر کر دیا کہ جو لوگ فوراً اپنے اپنے گھرون مین پھر جائین اونھین امان دیگئی اب کیڈ کے ساتھہ ایک آدمی بھی نرہا اور اوسنے پھر چاہا کہ فوج جمع کرے لیکن کچھہ نہوسکا آخر وہ بھاگ گیا اور ایک سوار اڈن نامی نے اوسی اسکس کے ایک باغ مین دیکھہ لیا اور قتل کیا اور ہزار مرکس اوسکے قتل کا انعام پایا۔ ظن غالب یہ ہی کہ نواب یورک اس فساد کی بنیاد تھا اور اگر وہ ظفر یاب ہوتا تو باغی اوسے تخت پر بٹھا دیتے

خاندان لنکسٹر پر مدت سے ادبار آتا جاتا تھا اب بالکل تباہی آگئی کہ جنگ خانگی شروع ہوگئی۔ نواب یورک سلطنت لینیکی تدبیرین پختہ کرچکا تھا اب اونکو عمل مین لانیکا عین وقت تھا۔ یہ سچ ہی کہ شاہ ھنری کے یہان لڑکا پیدا ہوا تھا اور بڑی خوشیان ہو رہی تھین مگر لوگ اس وجہ سے بہت غصہ لاتے تھے کہ پادشاہ نواب سمرسٹ پر بہت عنایت کرتا تھا اور اوسے لوگ یہ الزام دیتے تھے کہ اسی نے نورمنڈی کا صوبہ کھوادیا ہے اودھر پادشاہ نے صوبہ گین کے لے لینے کا ارادہ کیا لیکن شکست فاش کھائی اس سے رعایا اور رنجیدہ خاطر ہوئی۔ اس نازک وقت مین پادشاہ کو جنون ہوگیا اور عنان مہام

سلطنت نواب **یورک** کے ہاتھہ آئی اور وہ مخاطب بہ خطاب **حافظ الملک** ہوا مگر اوسکی حکومت تھوڑے ہی عرصہ تک رہی اور پادشاہ تندرست ہوگیا اور نواب **یورک** عہدے سے معزول ہوا مگر اوسے تو حکومت کا مزہ پڑگیا تھا لہذا وہ آمادۂ جنگ ہوا اور اب وہ لڑائی شروع ہوئی جسکا نام **محاربہ روز** مشہور ہے۔ اس لڑائی کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ روز کے معنے گلاب کا پھول ہین چونکہ متخاصمین مین سے فوج **یورک** کا تمغہ سفید گلاب کا پھول تھا اور سپاہ **لنکسٹر** کا تمغہ سرخ گلاب کا پھول تھا لہذا اسکو محاربہ روز یعنی **جنگ گلاب پوشان** کہنے لگے۔ خاندان **یورک** کے بڑے معین و مددگار نواب **سیلسبری** اور اوسکا بیٹا نواب **وارک** تھے

آغاز محاربہ روز سنہ ۱۴۵۵ء

باقی عہد شاہ **ہنری** مین چھہ لڑائیان ہوئین اور یہ امر کہ سلطنت کسکا حق ہے میدان کارزار مین طرفین کی فوج تو اسکا انفصال کرتی ہی تھی اب تمام ملک مین ہر گھر مین اسپر مباحثہ و مناقشہ ہونے لگا اور تمام اہل انگلستان کے دو فرقے متضاد ہوگئے۔ آخر الامر ۱۴۵۵ء مین مقام **سینٹ البنس** پر لڑائی ہوئی اور فوج **لنکسٹر** نے شکست کھائی اور پادشاہ مقید ہوگیا مگر پھر تھوڑے عرصہ مین وہ رہا کر دیا گیا اور برائے نام صلح ہوگئی ۱۴۵۹ء مین پھر لڑائی ہوئی اور فوج **یورک** نے جنگ **بلور ہیتھ** واقع ضلع **اسٹفرڈ** مین پھر فتح پائی۔ پھر ۱۴۶۰ء مین بمقام **نارتھمپٹن**

روپیہ دینا اسی محکمہ کے اختیار مین تھا اور یہی اسکی قوت کی بات تھی
اس محکمہ کے ممبر پارلیمنٹ مین بالالتزام نہ حاضر ہوتے تھے اور معلوم
ہوتا ہے کہ امورسیاست کا جو وہ انصرام کرتے تھے تو اسکا سبب قوی ایک یہ تھا کہ
جن لوگون کی طرف سے وہ پارلیمنٹ مین وکیل تھے اونسے تنخواہ پاتے
تھے دوسری یہ کہ بمراعاۃ خدمت وکالت رعایا قید اور سزا سے بری کر دیے گئے
تھے — اسی بادشاہ کے عہد مین پارلیمنٹ مین راے دینے کا استحقاق اون
لوگون پر منحصر ہوگیا جنکے پاس کم سے کم چالیس شلنگ سالانہ نکاسی
کی زمینداری تھی —

مدت سے آمدنی ملک بہت کم ہوگئی تھی اسواسطیکہ ھنری
چہارم کو فرانسیس کے ملک سے بڑی آمدنی تھی اور اب ھنری ششم
کی عملداری فرانسیس کے فقط ایک شہر مین رہگئی اس سبب سی کل پچاس ہزار
روپیہ سالانہ کی آمدنی اوسے رہگئی اور بسبب مصارف کثیرہ محاربات
فرانس کے اور اور وجوہ سے شاہ ھنری تیس لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ کا
قرضدار ہوگیا تھا

اسی بادشاہ کے عہد مین اِٹن کالج اور کنگس کالج کیمبرج
۱۴۴۰ء مین مقرر ہوے اور اسکے بعد ۱۴۵۲ء مین مدرسۂ عالیہ
گلیسگو مقرر ہوا اور ھیلی منجّم نے ۱۴۵۶ء مین ستارۂ ذوالذّنب

مشاہدہ کیا اور سنہ ۱۴۵۷ء مین انگلستان مین شیشہ بننا شروع ہوا۔ اِن وباتونسے ثابت ہوتا ہے کہ جنگ خانگی کے تلاطم عظیم اور اختلال و انتشار مین بھی علوم و فنون آہستہ آہستہ ترقی کر رہے تھے۔ اودھر بڑا اعظم یورپ مین ایک ایسا فنّ لطیف رفتہ رفتہ ترقی کرتا جاتا تھا جسّے ایسے منافع عظیم حاصل ہوئے کہ کسی فن سے نہوے تھے۔ اس فن سے چھاپہ کا فن مراد ہے۔ سنہ ۱۴۴۲ء مین فاسٹ نے لکڑی کے تختون پر چھاپا۔ سنہ ۱۴۴۴ء مین گٹن برگ نے سیسہ کے حروف بنائے سنہ ۱۴۵۰ء مین بیلن کا چھاپہ نکلا اور سنہ ۱۴۵۲ء مین اسکویفّر کے ڈھالے ہوے حروف استعمال مین آئے

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
جیمس اوّل	سنہ ۱۴۳۷ء
جیمس دوم	سنہ ۱۴۶۰ء
جیمس سوم	

فرانس

چارلس ششم	سنہ ۱۴۲۲ء
چارلس ہفتم	

اسپانیہ

جان دوم	سنہ ۱۴۳۷ء
ہنری چہارم	

شہنشاہان جرمنی

سجسمنڈ . . . . سنہ ۱۴۳۷ع

البرٹ دوم . . . . سنہ ۱۴۳۹ع

فرڈرک چہارم . . . .

پوپ

مارٹن پنجم . . . . سنہ ۱۴۳۱ع

یوجینس چہارم . . . . سنہ ۱۴۴۷ع

نکولاس پنجم . . . . سنہ ۱۴۵۵ع

کیلکسٹس سوم . . . . سنہ ۱۴۵۸ع

پایس سوم . . . .

سلطنت خاندان یورک — سنہ جلوس

اڈورڈ چہارم . . پسر رچارڈ نواب یورک) . . . سنہ ۱۴۶۱ع

اڈورڈ پنجم . . . . . . (پسر) . . . . . . سنہ ۱۴۸۳ع

رچارڈ سوم . . . . . (عم) . . . . سنہ ۱۴۸۵-۱۴۸۳ع

باب اوّل

عہد شاہ اڈورڈ چہارم ـ سنہ ولادت ۱۴۴۲ء

سنہ جلوس ۱۴۶۱ء ـ سنہ وفات ۱۴۸۳ء

ہنوز محاربہ وزز ختم نہوا تھا ـ شمال کے لوگ ھنری کے شریک رہے مگر اہل لنڈن اور جنوب کے لوگ اڈورڈ کی طرف ہوگئے ـ ۱۴۶۱ء مین عین برف باری مین اڈورڈ نے مقام ٹوٹن واقع ضلع یورک مین فتح پائی اس سبب سے اوسکی سلطنت قائم ہوگئی ـ ملکہ مارگرٹ بامید حصول مدد فرانسیس مین گئی اور پھر فوج لنکسٹر کے صفوف شکستہ میدان کارزار مین آراستہ ہوے لیکن مقام ھجلی مور اور ھگزھم پر منہزم ہوے اور ھنری میدان ھگزھم سے بھاگ کر لنکشیر کے جنگلون مین چھپا اور برس روز سے زیادہ تک کسیکے ہاتھ نہ آیا مگر آخر کو گرفتار ہوا اور محبس ٹاور مین مقید ہوا

۱۴۶۴ء مین اڈورڈ نے لیڈی الزبتہ گری سے پوشیدہ شادی کرلی ـ یہ بیگم ایک سردار وڈول نامے کی بیٹی تھی اور وہ خود تو تاج شاہی سے مزین ہوکر ملکہ بنی اور اپنے بھائیون اور بہنون کی شادی بڑے بڑے امیرزادون اور امیرزادیون سے کردی جو بادشاہ

کی تولیت مین تھے۔ ان نسبتون سے اُمرا جل کر خاک ہوگئی علی الخصوص
خاندان نِوِلِس کے امیر جنکا رئیس نواب وارک تھا۔ اس امیر کا لقب
کتب تواریخ مین پادشاہ گر لکھا ہے اور یہ وزیر اعظم اور حاکم شہر کیلی
تھا اور کیلی کی حکومت سے اعلی کوئی خدمت پادشاہ کے اختیار مین نہ تھی
پس پادشاہ سے تقرب و خصوصیت کا جاتا رہنا امیر موصوف کو کیونکر گوارا
ہوتا۔ الغرض نواب وارک اور پادشاہ مین روز بروز نفاق بڑھتا گیا
یہانتک کہ علانیہ لڑائی ہوگئی۔ نواب موصوف نے باعانت نواب کلیرنس
عمّ پادشاہ ضلع یورک اور ضلع لنکن کے لوگون سے بلوہ کروادیا
مگر آخر الامر یہ دو امیر مغلوب و مقہور ہوکر لوی یازدہم شاہ فرانس کی کنف
حمایت مین عافیت گزین ہوے اور وہان ملکہ مارگرٹ سے ملاقات
ہوئی۔ چونکہ ملکہ اور نواب وارک کا مقدمہ واحد تھا لہذا یہ دونون اس بات
پر متفق ہوے کہ شاہ اڈورڈ کو مخذول و معزول کرین ملکہ مارگرٹ
نے اپنے بیٹے اڈورڈ کی شادی نواب وارک کی بیٹی این سے
کردی اس سبب سے اونکا اتحاد باہمی اور مستحکم ہوگیا۔

پانچ مہینے فرانسیس مین رہکر نواب پادشاہ گر بلا مزاحمت
جنوب انگلستان مین وارد ہوا اور اب اہل لنکسٹر کو پھر حصول سلطنت
کی امید ہوتی اسواسطے کہ چھ ہزار آدمیون نے سفید گلاب کا پھول دکہ
تمغہ خاندان یورک تھا اپنی ٹوپیون سے پھینک کر آواز بلند کہا کہ

خدا ہماری پادشاہ ھنری کو سلامت رکھے۔ قصہ کوتاہ شاہ اڈورڈ ھالنڈ مین بھاگ گیا اور ھنری کو قید خانہ سے لاکر پھر تخت پر بٹھایا۔

ازبسکہ شاہ اڈورڈ کی ایک بہن نواب برگنڈی سے منسوب تھی لہذا اوس پادشاہ آوارہ وطن کو اوس سے فوج اور روپیہ اور جہاز سب سامان ملا اور چند ہی مہینے کے عرصہ مین وہ مقام ریونسپر واقع ضلع یورک مین پونہچ گیا۔ جب اڈورڈ نوٹنگھم مین پونہچا تو ساٹھہ ہزار آدمیون نے سفید گلاب کا پھول (اوسکی فوج کا تمغہ) پہن لیا اور اوسکا بھائی نواب کلیرنس بھی کہ بڑی مدت سے نواب وارک کا شریک تھا اب اوس سے آکر ملگیا اور اوسکی فوج عرصہ قلیل مین لنڈن مین داخل ہوگئی۔ ۱۴۷۱ع مین عید فسح کو کہ روز یکشنبہ تھا مقام برنٹ پر وارسے نیارسے کی لڑائی ہوئی اور اس لڑائی مین ہر برگ گل سرخ مرجھا مرجھا کر زمین پر گرا یعنے نواب وارک اور اوسکا بھائی مونٹیگ اور اور سرداران خاندان لنکسٹر اوس دن کام آئے۔ اوسی روز ملکہ مارگریٹ اور اوسکا بیٹا پلی متھ مین پونہچے اور تین ہفتے کے بعد اونکی فوج ٹکڑے اڑ گئی اور وہ بمقام ٹیوکسبری واقع ضلع گلوسٹر مین گرفتار کرلیے گئے۔ جب ملکہ اور شاہزادے کو قید کرکے پادشاہ ظفر پناہ (اڈورڈ) کو دربار مین لائے تو وہ دل قوی شاہزادی کا جسنے بڑے بڑے خوفون کا سامنا

کیا تھا اور بڑی بڑی مصیبتین کس شجاعت و مردانگی سے جھیلی تھین صدمۂ فراق اولاد سے شق ہو گیا جبکہ اوسنے دیکھا کہ میرے پیارے کے نازنین رخسار اڈورڈ کے آہنی دستانونسے شق ہو گئے ہین اور اوسکا خون نواب کلیرنس اور نواب گلوسٹر کے خنجر ظلم سے ٹپکتا ہے مگر ملکہ کی زندگی ایسی دراز تھی کہ اوس سوزید کے بعد بھی گیارہ برس تک جیتی رہی اور لوی شاہ فرانس نے خونبہا دیکر اوسے چھڑا لیا۔ جس روز شاہ اڈورڈ بفتح و فیروزی داخل شہر لنڈن ہوا اوسی روز ھنری محبس ٹاور مین بظلم و ستم قتل کیا گیا۔

اب شاہ اڈورڈ کے بھائیون مین سخت نزاع ہوئی۔ نواب کلیرنس بربنائے زوجیتِ اکبر بناتِ نواب وارک بادشاہ گر کی جاگیر کا مدعی ہوا نواب گلوسٹر نے بادشاہ گر کی دوسری بیٹی این [illegible] بیوۂ شاہزادۂ اڈورڈ مقتول کو ڈھونڈ کر اوس سے شادی کر لی اور وہ بھی اپنی زوجہ کے حصہ کا طالب ہوا۔ الغرض بادشاہ نے دونون بھائیون کو راضی کیا اور جائداد متنازع فیہ دونون پر تقسیم کر دی اور اونکی خوشدامن اوس پیرانہ سالی مین مفلس ہو گئی

اب اڈورڈ نے شاہ فرانس سے لڑنیکا منصوبہ باندھا اور بزرگان سلف کا دعوے اوس ملک کی نسبت از سر نو قائم کیا۔

چند قومی وجہون سے اوسنے اس لڑائی کا قصد کیا تھا - اوّل تو وہ وجہ
کیجانب سے رئیس اعظم برگنڈی کا عزیز تھا اور یہ رئیس شاہِ فرانس کا
جانی دشمن تھا - ثانیًا پادشاہ کو یہ منظور تھا کہ جن مفسدون کی طبیعت مین
شر ہے اور میری سلطنت کی فکر مین رہتے ہین اور آتش جنگ خانگی کو
پھر افروختہ کیا چاہتے ہین اونھین غیر ملک مین لڑنیکو بھیجدون - اس
لڑائی کے واسطے پارلیمنٹ نے پادشاہ کو روپیہ دیا علاوہ برین اوسنے
ایک نیا اور بہت عمدہ طریقہ اخذ زر کا نکالا کہ مالدار لوگون کو اپنے پاس
بلاکر اونسے نذرین طلب کین پس اونکی کیا مجال تھی کہ پادشاہ کے حکم سے
انکار کرتے - اس روپیہ کا نام پادشاہ نے نذرانہ کا روپیہ رکھا -
الغرض بعد تاخیر بسیار پادشاہ نے فرانسیس پر فوج کشی کی مگر اپنے
شرکا کو قابل استعانت و استمداد نہ پایا تب تو اوسے بہت پس وپیش ہوا
کہ اتنے مین شاہ فرانس نے پیام مسرت فرجام مصالحہ ومشارکت بھیجا
غرض بمقام پکگنی دریاے سوّم پر پل باندھا گیا اور نصف راہ
پر دونون پادشاہون نے ملاقات کی اور لکڑی کے کٹھرے مین
ہاتھ ڈالکر مصافحہ کیا اور شروط مصالحہ کے ایفا کی قسم کھائی - اس مصالحہ
کی بڑی شرطین یہ تھین اوّل لوی شاہ فرانس پچھتر ہزار دینار فورًا
دے اور پچاس ہزار دینار سالانہ شاہ اڈورڈ کو مادام الحیوۃ دیا کرے
دوم سات برس تک دونون ملکون مین لڑائی موقوف رہے اور بلا محصول
تجارت جاری رہے سوم شاہ فرانس کا ولیعہد اڈورڈ کی بڑی بیٹی

معاہدۂ پکگنی درمیان بادشاہان فرانس و انگلستان ۱۴۷۵ء

الزبتہ سے شادی کرے ۔ اس مصالحہ کا سبب یہ ہوا کہ شاہ فرانس نے
پادشاہ انگلستان کے رفقار و ملازمین پر روپیہ کی بوچھار کردی اور
اکثر امرار انگلستان بفخر کہتے تھے کہ ہم شاہ لوی کے نمکخوار ہین ——

انگلستان کی رعایا اس لڑائی کے انجام بد سے بہت شاکی
تھی کہ اسی کے صرف کے واسطے اوس سے اسقدر محصول لیا گیا
تھا اور اگر پادشاہ ذرا بھی سانس لیتا تو آتش فتنہ و فساد مشتعل ہوجاتی
مگر پادشاہ بھی عاقل تھا کہ اس بات کو سمجھ گیا اور آیندہ اوسنے ایسی تدبیر
کی کہ سلطنت کا کام چلا جاتے اور رعایا سے ایک کوڑی نہ لیجاتے ——
اِس غرض سے اوسنے سوداگرون سے محصول لینے مین شدت کی اور
پادریون سے دہ یکی لی اور سابق کی معافیون کو مسترد کر لیا
اور جرمانے لینے شروع کئے اور اپنے نام سے بحیرۂ روم کی بندرگاہون
مین تجارت کروائی پس ان تدبیرون سے سارا خرچ بھی اوسکا نبہ گیا بلکہ
وہ اور مالدار ہوگیا اور رعایا بھی کسیقدر راضی اور آسودہ رہی ——

نواب کلیرنس کے قتل کا دھبہ اڈورڈ کے نام پر رہگیا ——
مدت سے دونون بھائیون مین تفرقہ پڑگیا تھا خاصۃً اس وجہ سے کہ اڈورڈ
نے نواب کلیرنس کی شادی میری دختر رئیس اعظم برگنڈی سے
کہ نہایت مالدار تھی نہونے دی تھی اور جب نواب کلیرنس کا دوست ٹامس

برڈٹ بہ تہمت سحر مقتول ہوا تو نواب موصوف نے بادشاہ کو علانیہ اوسکے
خون کا الزام دیا- اس گستاخی کا عوض بادشاہ نے یہ لیا کہ نواب کلیرنس کو
محکمۂ امراے پارلیمنٹ مین طلب کیا اور اوسکے قتل کا حکم دیا اور
دس دن کے اندر وہ محبس ٹاور مین مرگیا اور یہ افواہ اڑا کہ وہ مامسی
شراب کی ناند مین ڈوب گیا کہ وہ شراب اوسے بہت مرغوب تھی-

شاہ اڈورڈ مین ایک عجیب بات یہ تھی کہ وہ چاہتا تھا کہ جسدن میرے یہان لڑکا پیدا ہو
اوسیدن اوسکی نسبت اور ملک کے بادشاہ کے خاندان مین ٹھہرا لون
مگر اس باب مین جو اوسنے تدبیرین کین وہ نہ چلین — اوسنے یہ منصوبہ باندھا
تھا کہ میری بیٹی کی شادی بموجب مصالحہ بکگنی کے شاہ فرانس کو لیعہد
سے ہوجاے سو یہ منصوبہ یون باطل ہوا کہ اوسکی وفات کے
تھوڑے روز پیشتر ولیعہد شاہ فرانس کی شادی مارگریٹ شہزادی
برگنڈی سے ہوگئی — چند روز بعد اس شادی کے بادشاہ کہ بسبب
عیاشی اور تماش بینی کے ضعیف و مضمحل ہوگیا تھا ایک مرض خفیف مین
مبتلا ہوا اور اب وہ مرض فوراً منجر بمرض مہلک ہوگیا اور بادشاہ اکتالیس
برس کے سن مین مرگیا اور ونڈسر مین مدفون ہوا - اس بادشاہ کو
دو بیٹے تھے یعنے اڈورڈ جسکا سن اب بارہ برس کا تھا اور رچارڈ
نواب یورک اور پانچ بیٹیان تھین انمین سب سی بڑی شاہزادی

الزبتہ شاہ ھنری ہفتم کے حبالۂ عقد مین آئی ۔

اڈورڈ چہارم مین بڑا وصف یہ تھا کہ وہ لذائذ نفسانیۂ قبیحہ کو دوست رکھتا تھا اور اوسکی شہوات نفسانیّہ کے سبب سی بڑے بڑے مُعزّز خاندان بیحرمت ہوگئے ۔ بھاری اور پرتکلّف کپڑی نفیس کھانے اور قیمتی شرابین اوسے سب سی زیادہ مرغوب تھّین اور اوسنی خون کے دریا مین پیر کر سلطنت لی اور مُخبری سے سلطنت کو تھاما چنانچہ لکھا ہے کہ جو کچھہ اوسکے دربار مین ہوتا تھا اور جو امر کہ دور دور کے اضلاع مین واقع ہوتا تھا اوسکا علم اوسے ہو جاتا تھا ۔ یہ پادشاہ خوبصورت اور ذی کمال تھا لیکن تماش بینی اور میخواری کے سبب سی آخر زمانہ مین بھول گیا تھا اور محض بیکار ہو گیا تھا ۔

اسی پادشاہ کے عہد مین عرائض پارلیمنٹ قوانین بنائی گئے جو ابتک باسم **قوانین پارلیمنٹ** موسوم ہین ۔ یہ تدبیر اسواسطے کی تھی کہ قبل اسکے کہ پادشاہ ان قوانین کے نفاذ کو منظور کرے انمین کسیطرح کا تغیّر و تبدّل نکر سکے

اڈورڈ چہارم کا زمانہ اسواسطے مشہور ہے کہ اس زمانہ مین چھاپہ کا رواج انگلستان مین ہوا ۔ **ولیم کیگسٹن** جسنے چھاپہ کا ہنر

ملک ہالنڈ مین سیکھا تھا اب اوسنے ایک فرانسیسی کتاب کا ترجمہ
انگریزی مین کیا اور سنہ ۱۴۷۱ع مین اوسے شہر گھینٹ مین چھاپا —
یہ پہلی کتاب انگریزی زبان مین چھپی — سنہ ۱۴۷۳ع مین کیکسٹن نے مقام
ویسٹ منسٹر مین چھاپہ خانہ قائم کیا اور سنہ ۱۴۷۴ع مین اس مطبع سے
پہلی کتاب جو ولایت انگلستان مین چھپی تھی جاری ہوئی — اس کتاب
کا نام دی گیم اینڈ پلے آف چیس ہے — اسکاٹ لنڈ
کو سنہ ۱۵۰۹ع مین اور آیرلنڈ کو سنہ ۱۵۵۱ع مین یہ نعمت غیر مترقبہ ملی — اسی زمانہ
مین اوّل مرتبہ انگلستان مین ڈاک لنڈن سے اسکاٹ لنڈ تک
جاری ہوئی اور ڈاک کی یہ کیفیت تھی کہ بیس بیس میل کے فاصلہ پر سوار
مقرر کیے جاتے تھے اور وہ دست بدست ایک دن مین سو میل خطوط
ومراسلات لیجاتے تھے

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

سنہ وفات

جیمس سوم . . . .

فرانس

چارلس ہفتم . . . . سنہ ۱۴۶۱ع

لوئی یازدہم . . . .

اسپانیہ

ہنری چہارم . . . . سنہ ۱۴۵۴ء

شاہ فرڈننڈ و ملکہ ازابلا . . . .

شہنشاہ جرمنی

فرڈرک سوم . . . .

پوپ

پایس دوم . . . . سنہ ۱۴۶۴ء

پال دوم . . . . سنہ ۱۴۷۱ء

سکسٹس چہارم . . . .

باب دوم

عہد شاہ اڈورڈ پنجم سنہ ولادت سنہ ۱۴۷۰ء

سنہ جلوس سنہ ۱۴۸۳ء ۹ اپریل ـ سنہ معزولی سنہ ۱۴۸۳ء ۲۵ جون

اڈورڈ پنجم اکبر اولاد پادشاہِ متوفی فقط گیارہ ہفتہ تک پادشاہ رہا ـ اس زمانہ قلیل میں سر رچارڈ نواب گلوسٹر جس نے خطاب حافظ الملک حاصل کیا تھا اور اپنے بھتیجے کا بڑا خیر خواہ اور محبِ صادق بنا تھا سلطنت

لینے کی فکر مین لگا تھا - آخر الامر بادشاہ خردسال کو مقام اسٹونی اسٹراٹفرڈ واقع نوردتھمپٹن مین گرفتار کر لیا اور بہ تجمل ظاہری اوسے لنڈن مین لے گئے اور محبس ٹاور مین قید کیا - بادشاہ کی مان سے اوسکے دوسرے بیٹے کو بھی چھین لیا اور اوسے بھی اوسی محبس مین قید کیا غرض وہ دونون طفل نادان زندان بلا مین مصروف بازی تھے اور دام قضا مین پھنس رہے تھے لیکن اوس سے بالکل بیخبر تھے -

دوسری تدبیر غصب سلطنت کی نواب گلوسسٹر نے یہ کی کہ جو امیر کہ بادشاہ خردسال کے خیرخواہ تھے اونھین دفع کیا چنانچہ امیر ھیسٹنگس کو کونسل کے مکان مین بہ تہمت سحر گرفتار کر کے ٹاور کے گرجے مین تختۂ چوبین پر اوسکا سر جدا کیا اور اوسی روز امیر ریورس بادشاہ کے ماموں اور کیکسٹن کے مربی کو مع اور تین امیرون کے قلعہ پونٹیفراکٹ مین قتل کیا جہان وہ بوقت گرفتاری اڈورڈ قید کیا گیا تھا - جب یہ سب ہو چکا تو نواب بکنگھم نے کہ خاندان شاہی سے تھا صنادید اہل لنڈن سے مقام گلڈھال پر ملاقات کی اور بڑے جوش و خروش سے تقریر کی اور کہا کہ نواب گلوسسٹر تخت و تاج کا وارث حقیقی ہے - اشراف اہل لنڈن اس تقریر کو سنکر خاموش ہو رہے مگر چند رذالے چلائے کہ خدا شاہ رچارڈ کی عمر دراز

کرے اور دوسرے روز نواب بکنگم نے لوگون کیطرف سے ایک عرضی
لکھکر نواب گلوسٹر کو دی کہ آپ سلطنت قبول فرمائین - الغرض
نواب حافظ الملک نے بکراہت ظاہری سلطنت کو قبول کر لیا اور
اڈورڈ کی پادشاہت کا خاتمہ ہوگیا -

باب ۳ سوم

عہد شاہ رچارڈ سوم ملقب بہ خمیدہ پشت سنہ ولادت سنہ ۱۴۵۲ء سنہ جلوس سنہ ۱۴۸۳ء سنہ وفات سنہ ۱۴۸۵ء

دو ہفتہ بعد قبول سلطنت کے رچارڈ نے مع اپنی زوجہ ایلن دختر
نواب پادشاہ گر کے مقام ویسٹ منسٹر مین تاج پہنا اور
امرا اور اراکین دولت کے مرتبے بڑہائے اور پادشاہ متوفی کے خزانے
لٹائے اس سبب سے ایک گروہ عمائد اوسکا معین و خیرخواہ ہوا - بعد اسکے
اوسنے تمام ملک مین دورہ کیا اور اوسکا قول یہ تھا کہ مین اس غرض سے
دورہ کرتا ہون کہ انگلستان مین امن و صلح قائم کرون اور عدل و انصاف
خالص شایع کرون غرض اس دورہ مین پادشاہ نے دوبارہ رسوم تاجداری
مقام یورک مین ادا کئے - مگر قبل اسکے کہ پادشاہ یورک مین
پہونچے ایک گناہ عظیم کا مرتکب ہوا - سر ٹامس مور سے روایت

ہے کہ شاہ رچارڈ نے جیمس ٹوّل رسالہ دار کے ہاتھہ وارک
سے لنڈن کو ایک حکمنامہ بنام بریکنبری داروغہ محبس ٹاور بھیجا
اوسمین یہ حکم لکھا تھا کہ محبس مذکور کی کنجیان چوبیس گھنٹہ کے واسطے
حامل حکمنامۂ ہذا کے حوالہ کردے - اسی محبس مین اڈورڈ پادشاہ
معزول اور اوسکا بھائی قید تھے چنانچہ عین تاریکی شب مین فورسٹ
اور ڈایٹن دو جلادون نے جو خاصتہً ان شہزادون کے قتل کرنیکے
واسطے نوکر رکھے گئے تھے عالم خواب مین اونکی حلق مین کپڑا ٹھونس کر
مار ڈالا اور اونکے لاشے ٹوّل کو دکھلاکر زینہ کے نیچے دفن کردیے -
یہ حکایت خود اون قاتلون کے بیان پر مبنی ہے - مگر حق یہ ہے کہ قوی
دلیلون سے (اگرچہ یہ دلیلین تامّ و مُسکِت نہین ہین) ثابت ہوتا ہے
کہ رچارڈ اس فعلِ شنیع سے بری تھا اور یہ حکایت تاریخ انگلستان
مین ہمیشہ موردِ بحث و محلِ نزاع رہیگی -

ایک گروہ قوی امرا و شرفا کا ہمیشہ سے شاہ رچارڈ کا مخالف
و معاند تھا اور اب چونکہ اڈورڈ چہارم کے بیٹے مرچکے تھے لہذا اون
لوگون نے چاہا کہ خاندان یورک و لنکسٹر مین اتفاق ہوجائے
اور اس غرض سے اونہون نے ہنری نواب رچمنڈ کی شادی
الزبتھ شاہزادی خاندان یورک سے کردی - ہنری اپنی ان
مارگرٹ بوفرٹ کی طرف سے جان نواب گھینٹ کا کونسا

تھا اور الزبتہ اڈورڈ چہارم کی بڑی بیٹی تھی۔

اب غاصب سلطنت انگلستان پر خوف وخطر زیادہ ہوتا جاتا تھا چنانچہ نواب بکنگھم فوراً اوسکا دشمن جانی اور ھنری کا طرفدار ہوگیا۔ آخر الامر ۱۸ اکتوبر ۱۴۸۳ء مین بلوے ہوا اور نواب رچمنڈ بھی ضلع ڈیون مین وارد ہوا چاہتا تھا کہ بسبب شدت طوفان کے اوسکے جہاز پیچھے ہٹگئے۔ نواب بکنگھم جسنے مقام برکنک مین پادشاہ پر تلوار کھینچی تھی دریاے سورن مین طوفان آنے کے سبب سے اپنی شرکا سے نہ مل سکا اور اوسکی فوج جس مین سب اہل ویلس تھی پراگندہ ہوگئی آخر نواب مذکور بھیس بدلکر ایک خدمتگار بینسٹر نامے کے گھر مین جاکر چھپا اور بنابر قول بعض مورخین کے میزبان نے مہمان کو دشمن کے حوالہ کردیا اور سیلسبری کے بازار مین اوسکا سر تن سے جدا کیا گیا۔

پادشاہ کو ھنری اور الزبتہ کی مواصلت سے خوف ہوا اور اوسنے چاہا کہ اوس شاہزادی کی شادی میرے بیٹے سے ہوجاے مگر دولھہ کے فوراً مرجانے سے یہ تدبیر بھی پادشاہ کی نہ چلی تب اوسکے ذہن مین یہ آیا کہ اپنی بھتیجی کی شادی اپنے ساتھہ کرلے اور لوگون کو یہ شبہہ ہوا کہ اسی غرض سے پادشاہ نے اپنی ملکہ این کو زہر دیدیا سکے رٹکلف اور کیٹسبی اوسکے بڑے مشیرون نے اس عقد غیر جائز سے

اوسے باز رکھا پس اب اوسے کوئی چارہ نہ تہا بجز اسکے کہ اوس لڑائی کے نتیجہ کا انتظار کرے جو عنقریب ہونیوالی تہی۔ غرض اوسنے ایسا ہی کیا مگر وہ کمال محزون و غمگین رہتا تہا کیونکہ اوسکا روپیہ سب خرچ ہو چکا تہا اور اب چونکہ اوسکی سلطنت معرض زوال مین پڑی تہی لہذا اوسکے رفقا اور ہوا خواہون کی وفاشعاری مین بہی فرق آگیا اور پادشاہ خاصتہ امیر اسٹینلی سے بہت خائف رہتا تہا کہ ضلع لنکشایر اور چیشایر مین اوسکا علاقہ بہت وسیع و زرخیز تہا۔ اب پادشاہ کو رات کی نیند اڑ گئی اور یہ بہی لکھا ہے کہ وہ اکثر نیند مین جہجک پڑتا تہا اور بآواز ہولناک چلانے لگتا تہا۔ اس عالم خوف و ہراس مین پادشاہ نے یہ خبر سنی کہ ھنری تین ہزار آدمی کی جمعیت سے دریاے سیٹن مین آپہنچا۔ شاہ رچارڈ نے شہر نوٹنگھم مین کہ وسط ملک مین واقع تہا مورچہ لیا اور سب ناکون پر سوار مقرر کر دیے کہ غنیم کے آنے کی خبر جلد پادشاہ کو دین الغرض غرہ ماہ اگست کو ھنری مقام ملفرڈ ھیون مین پونہچا اور دو ہی ہفتہ کے عرصہ مین دونون لشکر مقام بوسورتہ پر دوچار ہوے مگر رچارڈ کی فوج سے بہت سے لوگ چلے گئے۔ قصہ مختصر ہر دو خاندان گلاب پوشان مین آخری لڑائی ہوئی اور اس لڑائی مین رچارڈ نے فوج لنکسٹر کے علم بردار کو قتل کیا اور نواب رچمنڈ پر بہی خاتمہ کی ضرب لگایا چاہتا تہا کہ خود ہدف تیر قضا ہوا اور جو تاج پہنکر وہ میدان کارزار مین آیا تہا وہ ایک قریب کی جہاڑی مین ملا اور اوسی تاج کو

جنگ بوسورتہ ۱۴۸۵ع

امیر اسٹینلی نے شاہزادۂ ظفر پناہ ھنری کے سر پر رکھا۔ رچارڈ کے لاشے کو ایک گاڑی پر لاد کر لیسٹر مین لے گئے اور گری فرایس کے گرجے مین دفن کردیا

مُورّخین اور افسانہ گوؤن نے آخر سلاطین پلین ٹجنٹ کی بڑی ہجو و مذمت کی ہے اور لکھا ہے کہ وہ بیرحم اور خادع و ماکر تھا اور غلبۂ حرص و طمع سے مطلق العنان و مرفوع القلم ہوگیا تھا اور شدید اور ہولناک گناہون کا مرتکب ہوتا تھا مگر انصاف کی بات یہ ہے کہ اگرچہ یہ پادشاہ اچھا نہ تھا لیکن اسکا حال جو ہم پر حالی ہے وہ پادشاہان ٹیوڈر کے دور مین لکھا گیا تھا لہذا اوس مین احتمال بغض و عناد مُتطرّق ہے۔ یہ پادشاہ نحیف و لاغر تھا اور اسکے ہاتھہ دُبلے اور شانے بدقطع تھے اس سبب سے اسکا نام خمیدہ پشت مشہور ہوگیا۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ — سنہ وفات

جیمس سوم . . . .

فرانس

لوی یازدہم . . . . سنہ ۱۴۸۳ع

چارلس ہشتم . . . .

اسپانیہ

اسپانیہ

شاہ فرڈننڈ وملکہ ازابلا . . . .

شہنشاہ جرمنی

فرڈرلے سوم . . . .

پوپ

سکسٹس چہارم . . . . سنہ ۱۴۸۱ع

انوسینٹ ہشتم . . . .

باب چہارم

طرز معاشرت اہل انگلستان درعہد سلاطین

خاندان یورک ولنکسٹر

جبتک محاربہ روزز رہا باب صلاح وسداد اہل انگلستان پر مسدود رہا اسواسطیکہ جب لوگون کو اپنی زندگی کا یقین نہ تھا تو تعلیم وتہذیب کا کیا خاک دھیان کرتے بلکہ اونکا مقصد عظیم تو حفظ جان تھا لہذا وہ

فن سپاہگری کو بہت ضروری سمجھتے تھے۔ اوسکے واسطے ہر ایک مصیبت و بلا مین مبتلا تھے امراء اور اہل دول کے خاندان غارت ہوگئے بڑے بڑے عظیم الشان قلعے منہدم ہوگئے اور سیکڑون دیہات جلکر خاک ہوگئے۔

اس زمانہ مین انگلستان کے طرز معاشرت مین ایک بڑی ترقی یہ ہوئی کہ غلام بنانیکا رسم موقوف ہوگیا۔ یہ رسم قبیح ابتدا زمانہ قوم سکسن سے اوس ملک مین جاری تھا۔ قوم نورمن کے غلبہ و تسلط سے آقا تو بدلگئے تھے لیکن غلام نہ آزاد ہوے تھے مگر قریب زمانہ شاہ هنري دوم کے یہ کار ثواب (یعنے آزادی غلامان) شروع ہوا اور تین سو برس تک آہستہ آہستہ جاری رہا اور اسکا شیوع ایسا آہستہ ہوا کہ اوس زمانہ کے کسی مورخ کو نہ محسوس ہوا چنانچہ جب انگریز کے نام کو لوگ باعث ذلت و توہین سمجھتے تھے جب نکولاس بریکسپیر کہ قوم انگریز سے تھا پوپ کے مرتبہ پر فائز ہوا اور قریب اوسی زمانہ کے ٹامس اے بکٹ کہ یہ بھی انگریز تھا انگلستان کے نورمن بادشاہ سے برسر مقابلہ ہوا قسیسین روم مین سے اکثر ایسے تھے جو انگلستان کے غلامون پر ترس کھاتے تھے اور یہ رسم ہوگیا تھا کہ جب غلامون کا مالک قریب بمرگ ہوتا تھا تو پادری تمام حکومت کلیسائی اوسے غلامون کے آزاد کردینے کی رغبت دیتی تھی چونکہ جنگ خانگی سے اوس قوم کی قوت ٹوٹ گئی تھی جو حاکم تھی لہذا

اس امر عظیم کی زیادہ تائید و تقویت ہوئی اور خاندان ٹیوڈر کی ابتدا سلطنت مین بندہ گری انگلستان سے قطعاً معدوم و مفقود ہوگئی

انگلستان مین جیسے اب سلطنتِ شخصی محدود ہے ویسے ہی جب بھی تھی - یہ طرز حکومت و عنوان سیاست اوس قبیل سے ہے جو قرن اوسط مین یورپ مین حادث ہوا تھا اور اس قسم کی سلطنت مین انگلستان کا آئینِ حکومت احسن و اولے ہے - پادشاہ کا عہدہ قطعاً موروثی ہوگیا تھا اور پادشاہ کو حکومت الکلّ فی الکلّ حاصل تھی اور وہ تمام ملک کا مالک تھا مگر اوسکی حکومت تین اصولِ عظیمۂ سیاست سے کہ قدیم الایام سے ملحوظ و مرعی تھے محدود و مقید تھی اوّل پادشاہ کوئی قانون بدون استرضائی پارلیمنٹ نہ بنا سکتا تھا دوئم پادشاہ بدون رضامندی محکمۂ مذکورہ رعایا سے ٹیکس نہ لے سکتا تھا سوئم سیاست ملک مین اوسے قانون کی پابندی واجب تھی اور اگر وہ خلاف قانون کرتا تھا تو اوسکے کارندے اور مشیر مشغول الذمہ رہتے تھے -

اب امرا نے بعوض قلعون کے جنکا حال سابق مین لکھا گیا بڑے بڑے چوبی مکانات بنانے شروع کیے اور اونھین نقش و نگار سے آراستہ کیا اور کمرون مین مُشجّر کے پردے ڈالے - قصبون کے مکانات مین اوپر کے درجے نیچے کے درجے سے اتنے باہر نکلے ہوتے تھے کہ

تنگ کوچون مین مقابل کے مکانات مین فقط چند فیٹ کا تفاوت باہم رہجاتا تھا چنانچہ یہ طرز عمارت ابتک پرانے قصبون کے مکانات مین جیسے چسٹر ہی موجود ہے۔ اسکا سبب یہ تھا کہ ابتک لوگون کو صاف روشنی اور تازہ ہوا کی قدر نہ معلوم تھی کہ یہ جسم و دل دونون کو کسقدر نافع ہین امرا اور اہل مقدرت دن بھر مین چار مرتبہ کھانا کھاتے تھے اسطرح سے کہ پانچ بجے صبح کو اوٹھتے تھے اور سات بجے حاضری کھاتے تھے پھر دس بجے کھانا کھاتے تھے پھر چار بجے چاشت نوش کرتے تھے پھر نو بجے رات کو ناشتہ کرتے تھے جسمین کچھہ تھوڑے سے کلچے اور خوشبو شراب ہوتی تھی اور یہ غذا سونیکے کمرون مین کھائی جاتی تھی۔ غربا اور محنتی لوگ دوپھر کو کھانا کھاتے تھے اور یہی وقت اونکے کھانیکا ابتک باقی ہے اسواسطے کہ امرا کو تو اتنی فرصت اور اطمینان رہتا ہے کہ وہ اپنے کھانے کے اوقات بدلا کرتے ہین مگر محنتی لوگ بسبب روزمرّہ کی مشقّت کے مجبور رہتے ہین اور اونکے اوقاتِ غذا ہر زمانہ مین یکسان رہتے ہین۔

اس زمانہ مین نقول و حکایات کی شبیہین (جیسے واجد علی شاہ کا رہس تھا) باقاعدہ بننے لگین اور پہلے خود پادری گرجون مین ایسی شبیہین بنتے تھے اور انہین اشباہ معجزات کہتے تھے اور ان شبیہون سے یہ مقصود تھا کہ عوام النّاس کو صُحُفِ مقدّسۂ سماویہ

کے حالات معلوم ہو جائین مگر اُسسے بہت سو ءادب ہوتا تھا۔ شاہ ھنری چہارم کے عہد مین اسطرح کی ایک شبیہ اعجاز مقام اسمتھ فیلڈ مین بنائی گئی اور آٹھ دن تک لوگون کو دکھلائی گئی اور از ابتدائے خلقت عالم تمام حالات مرقومۂ صُحف سماویّہ اس شبیہ مین مُتشکّل کیے گئے۔ قریب زمانہ شاہ ھنری ششم کے اخلاق کی شبیہین بنانے کا رسم نکلا اور یہ شبیہین اشباہ معجزات سے نہایت بہتر و پاکیزہ تر تھین کہ اِن مین اہل دنیا (نہ اہل دین یعنے پادری) شبیہ بنتے تھے اور انبیاء و رُسل (جنکا ذکر کُتُب سماویّہ مین ہے) کی شبیہین نہ بنائی جاتی تھین۔ ایسی شبیہون کو اشباہِ اخلاق کہتے تھے اسواسطے کہ شبیہ بننّے والے رحم اور عدل اور صدق اور اور اخلاق حمیدہ کی صورت بنتے تھے۔ پادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین (بعوض اشیاء ذہنیہ کی) اشیاء خارجیہ کی شبیہین بننّے لگے جنکا استخراج تواریخ اور طرز معیشت و عنوان معاشرت سے کیا جاتا تھا۔

کُل تواریخ زمانہ جدید مین کوئی واقعہ ایسا نہین مرقوم ہے جس سے ایسے منافع کثیر و دائمی پیدا ہوے ہون جیسے چھاپہ کی ایجاد سے ہوے ہین جبسے یہ ہنر اختراع ہوا کتاب بنانے کا طریقہ بالکل بدل گیا اور قلمی کتابون کی عوض چھپی ہوئی کتابین شایع ہوئین مگر اس زمانہ تک نہ تو چھپی ہوئی کتابون کی ابتدا مین مصنف اور کتاب کا نام ہوتا تھا نہ بڑے حرف لکھی جاتی تھے

نہ اور علامات سوا وقف و لا کے ہوتے تھے اور الفاظ کے املے میں صرف اصوات حروف کا لحاظ رہتا تھا لہذا ہر مصنف کی املے کا طریقہ جدا تھا اور اکثر اوقات ایک ہی صفحہ میں ایک ہی لفظ بصورِ مختلفہ مرقوم ہوتا تھا۔ اس زمانہ میں طبقہ اوسط کی انگریزی رائج تھی اور اس زبان میں اور چاسر شاعر کی نظم مسمی بہ **حکایات کنٹربوری** کی عبارت میں کچھ تھوڑا ہی سا فرق ہے۔

مشاہیر اہل تصنیف مائۂ ہذا (از سنہ ۱۳۹۹ء تا سنہ ۱۴۸۵ء) در انگریزی طبقۂ اوسط

جیمس اوّل .... پادشاہ اسکاٹ لنڈ انیس ۱۹ برس تک انگلنڈ میں قید رہا اور چاسر شاعر کی نظم کا مطالعہ کیا اور مثنویاں تصنیف کیں۔ اب فقط ایک کتاب اسکی یعنی **کنگس کوہیر** باقی رہگئی ہے

جان لِڈگیٹ .... قریب سنہ ۱۴۳۰ء کے ہوا۔ یہ ایک راہب اور شاعر تھا اور اسنے خاصۃً ایک مدرسہ شعر آموزی کیواسطے جاری کیا تھا اسکی بڑی تصنیفات **تاریخ تھیبلس** اور **محاصرۂ ٹروی** ہیں

والسنگھم .... راہب تھا۔ اسنے قریب سنہ ۱۴۴۰ع کے تاریخ تصنیف کی

سر جان فورٹسکیو ...... قریب سنہ ۱۴۵۰ع کے ہوا منصف اعلی تھا۔ اسکی مشہور کتاب آئین انگلستان ہے

ولیم کیکسٹن .... سنہ ۱۴۱۰ع سے سنہ ۱۴۹۱ع تک ہا۔ اسیے پہلا چھاپنیوالا انگلستان مین ہوا اور اسنے قریب ساٹھ کتابون کے تصنیف اور ترجمہ کین

تاریخات سوانح عظیمہ زمانہ ہذا (از سنہ ۱۳۹۹ع تا سنہ ۱۴۸۵ع)

وقائع عامہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
شہادت ساٹر	ہنری چہارم	سنہ ۱۴۰۱ع
رہائی جیمس اول شاہ اسکاٹ لنڈ	ہنری ششم	سنہ ۱۴۲۳ع
جون مدعیہ رسالت زندہ جلا دی گئی	ایضاً	سنہ ۱۴۳۱ع
انگلستان مین پہلی مرتبہ کتاب چھاپی گئی	اڈورڈ چہارم	سنہ ۱۴۷۴ع

تغیرات سلطنت

کیلی کے سوا سب شہر فرانسیس کو سلطنت انگلستان سے نکل گئے	ہنری ششم	سنہ ۱۴۵۱ع

محاربات و مصالحات

نام جنگ	عہد وقوع	سنہ وقوع
جنگ نسبٹ مورن	ہنری چہارم	سنہ ۱۴۰۲ع
جنگ کوہ ہوملڈن	ایضاً	سنہ ۱۴۰۲ع
جنگ شروزبری	ایضاً	سنہ ۱۴۰۳ع
جنگ اگنکورٹ	ہنری پنجم	سنہ ۱۴۱۵ع
محاصرہ رون	ایضاً	سنہ ۱۴۱۹ع
مصالحہ ٹرویز	ایضاً	سنہ ۱۴۲۰ع
جنگ کرونٹ	ہنری ششم	سنہ ۱۴۲۳ع
جنگ ورنول	ایضاً	سنہ ۱۴۲۴ع
کیڈ کی بغاوت	ایضاً	سنہ ۱۴۵۰ع
مصالحہ پکگنی	اڈورڈ چہارم	سنہ ۱۴۷۵ع

جنگہائے روزز

از سنہ ۱۴۵۵ء تا سنہ ۱۴۸۵ء ۳۰ سال ۱۲ جنگ

عہد وقوع	جنگ	فریق ظفریاب	سنہ وقوع
ھنری ششم	جنگ اوّل سینٹ البنس	خاندان یورک	سنہ ۱۴۵۵ء
	جنگ بلورھیتہ	ایضاً	سنہ ۱۴۵۹ء
	جنگ نورتھمپٹن	ایضاً	سنہ ۱۴۶۰ء
	جنگ ویکفیلڈ	خاندان لنکسٹر	سنہ ۱۴۶۰ء
	جنگ مورٹیمرس کروس	خاندان یورک	سنہ ۱۴۶۱ء
	جنگ دوم سینٹ البنس	خاندان لنکسٹر	سنہ ۱۴۶۱ء
اڈورڈ چہارم	جنگ ٹوٹن	خاندان یورک	سنہ ۱۴۶۱ء
	جنگ ھجلی مور	ایضاً	سنہ ۱۴۶۴ء
	جنگ ھگزھم	ایضاً	سنہ ۱۴۶۴ء
	جنگ برنٹ	ایضاً	سنہ ۱۴۷۱ء
	جنگ ٹیوکسبری	ایضاً	سنہ ۱۴۷۱ء
رچارڈ سوم	جنگ بوسورتھ	خاندان لنکسٹر	سنہ ۱۴۸۵ء

شجرۂ نسب

مشعرِ قرابت خاندان پلین ٹجنٹ و خاندان ٹیوڈر

اڈورڈ سوم

اسکے سنجھلے بیٹے

جان نواب لنکسٹر کو شاہزادی
کیتھراین سونفرڈ سے یہ اولاد تھی

جان بوفرٹ نواب سمرسٹ

شاہزادی مارگرٹ بوفرٹ نے

کیتھراین شاہ ہنری پنجم
کی ملکہ بیوہ نے اون
ٹیوڈر سے شادی کی

نواب رچمنڈ
سے شادی کی

ہنری نواب رچمنڈ جو بعد ازآن شاہ ہنری ہفتم ہوا

زمانہ
پادشاہان ٹیوڈر
از سنہ ۱۴۸۵ع تا سنہ ۱۶۰۳ع ہمگی ۱۱۸ سال ۵ پادشاہ

		سنہ جلوس
هنري ہفتم	....	سنہ ۱۴۸۵ع
هنري ہشتم	..... (پسر)	سنہ ۱۵۰۹ع
اڈورڈ ششم	..... (پسر)	سنہ ۱۵۴۷ع
ملکہ میري	..... (خواہر علّاتي)	سنہ ۱۵۵۳ع
ملکہ الزبتہ	..... (خواہر علّاتي)	سنہ ۱۵۵۸-۱۶۰۳ع

وقائع عظیمۂ متعلقۂ زمانۂ ہذا

(۱) حدوث مذہب پراٹسٹنٹ

(۲) احیاء علوم ادبیہ

(۳) ترقي و توسیع تجارت

باب اوّل

عہد شاہ ھنری ہفتم

سنہ ولادت ۱۴۵۵ء سنہ جلوس ۱۴۸۵ء سنہ وفات ۱۵۰۹ء

انگلستان کی حقیقی تاریخ ھنری ہفتم کے عہد سے شروع ہے۔ جیسے طوفان ہوا کو صاف کر دیتا ہے اوسیطرح سے جنگ خانگی نے بقیۂ آثار قانون فیوڈل سسٹم کو اس ملک سے دفع کیا اور سب باتون کا انتظام تازہ اور درست ہوگیا۔ مدت سے دولت علم خانقاہون مین مخزون و محصور تھی لیکن اب بذریعہ چھپی ہوئی کتابون کے یہ دولت لوگون کے گھرون مین پہونچی اور اب لوگ بجاے خود پڑھنے اور فکر کرنے لگے۔ ابتک تو ناظرین نے ملاحظہ کیا کہ پادشاہان فرانسیسی افواج انگریزی کے ساتھ ولایت فرانسیس مین عیش کرتے تھے اور یہ بھی ملاحظہ کیا کہ امراے انگلستان مثل قزاقان (عرب و ترک) کے تھے اور دہقان مثل غلامان (حبش و دیلم) کے تھے مگر اب دیکھیگا کہ پادشاہان برطانیہ تخت سلطنت برطانیہ پر متمکن ہین اور غلام آزاد ہوگئے اور ایک اوسط درجہ کا فرقہ زمینداروں اور سوداگرون کا پیدا ہوا۔ الغرض سلاطین ٹیوڈر کے زمانہ مین علم ادب اور فن تجارت اور مذہب پراٹسٹنٹ کی ترقی انگلستان مین شروع ہوتی اور چند مدت کے بعد آئین سلطنت انگلستان کہ کئی سے برس سے ترقی کرتا چلا آتا تھا اعلی مراتب

کمال و استحکام کو پونہچ گیا اور جب اوس خاندان رفیع الشان کا دور ہوا جو بالفعل حامل لواے سلطنت ہے تو رعایا و برایا اسباب صحت اور اصول عافیت سے مطمئن ہوکر بعیش و آرام تمام زیر سایۂ ہما پایۂ پادشاہان عالیمقام رہنے لگی —

ھنری ہفتم دشمنون سے خالی نہ تھا - ایک رقیب اوسکا مقام شرّف ھٹّن واقع ضلع یورک مین موجود تھا وہ اڈورڈ نواب وارک پسر نواب کلیرنس تھا جسکا سن اب پندرہ برس کا تھا - دوسرا رقیب جان ڈی لاپول نواب لنکن تھا جسے رچارڈ سوم اپنا وارث مقرر کرچکا تھا - یہ شاہزادہ الزبتہ کا بیٹا تھا اور وہ شاہ اڈورڈ چہارم کی بڑی بیٹی تھی — نواب وارک بحکم شاہ ھنری مجبس ٹاور مین بھجوادیا گیا مگر نواب لنکن نے پادشاہ کی بیعت کرلی لہذا وہ قید سے محفوظ رہا

پادشاہ کا لنڈن مین بہ تزک و احتشام داخل ہونا اور رسوم تاجداری ادا کرنا ۲۲ اگست سے ۳۰ اکتوبر تک ملتوی رہا اسکا سبب یہ ہوا کہ ایک وبا نازل ہوئی تھی جسکی علامت قوی شدّت تعریق تھی لہذا اوسکو پسینہ کی بیماری کہنے لگے تھے — جب رسوم تاجداری سے فراغت ہوئی تو پادشاہ نے مجلس پارلیمنٹ منعقد کی اور اوس سے اپنے حق کی تصدیق

چاہی اور کہا کہ مجھے سلطنت کا استحقاق موروثی اور بجہت فتح دونو طرح
سے ہے اور اپنے استحکام اور شاہزادگان یارک کی عداوت دفع کرنے
کے واسطے اوسنے شاہزادی الزبتہ دختر کلان اڈورڈ چہارم سے
شادی کرلی — علاوہ براین پادشاہ نے پوپ انوسینٹ ہشتم سے
ایک فرمان باین مضمون حاصل کیا کہ جو شخص شاہ ھنری یا اوسکی اولاد
احفاد کی سلطنت مین مخل و خارج ہوگا وہ ملعون و مرتد ہوجاے گا —
ھنری ہفتم کو خاصتہً جان مورٹن اور رچارڈ فوکس ان
دو قسیسون پر بڑا وثوق واعتماد تھا کہ یہ دونون عالم جلاوطنی مین اوسکے
یار وغمگسار رہے تھے — چنانچہ اوسنے مورٹن کو کینٹربری کا
اسقف اعظم کردیا اور فوکس کو ونچسٹر کا اسقف کیا

مگر باوجود اس دوراندیشی اور پیش بینی کے پندرہ برس تک
ھنری کی سلطنت معرض خوف عظیم مین رہی اور سازش پر سازش
مخل امن وعافیت ہوتی چنانچہ ایکمرتبہ پادشاہ شمال کے ملک مین دورہ کرتا
تھا اور شہر لنکن مین تھا کہ اوسے خبر پہونچی کہ ضلع یارک مین
بسر براہکاری امیر لوول اور ضلع ورسسٹر مین باغواے چند
اشخاص مسمّی بہ اسٹفرڈس فساد ہوا مگر یہ فساد جلد دفع ہوگیا اور
بڑے اسٹفرڈ کو پھانسی دیدی اور امیر لوول نے رئیس برگنڈی
کی زوجہ بیوہ مارگرٹ کی یہان جاکے پناہ لی — یہ شاہزادی شاہ

ادورڈ چہارم کی بہن تھی اور ھنری ہفتم کے زمانہ مین کئی مرتبہ مدعیان سلطنت انگلشیہ نے اس شاہزادی کے یہان جا کر پناہ لی - جب یہ فساد دفع ہو گیا تو بادشاہ نے پھر دورہ کرنا شروع کیا اور شہر یورک مین تین ہفتہ قیام کیا اور لوگون کو خطابہاے عزت عنایت کئے اور بد انتظامیونکو دفع کیا وہان سے بادشاہ برسٹل مین گیا اور ہر ضلع مین وہان کے امرا و حکام اوسکے ہمراہ رکاب ہوے - برسٹل مین بادشاہ نے بڑا احسان کیا کہ صناعیہ اہل شہر کو جہاز بنانے اور تجارت از سر نو شروع کرنیکی ترغیب دی کہ جنگ خانگی کے زمانہ مین وہان کی تجارت بہت کم ہو گئی تھی -

اس بادشاہ کے زمانہ کو زمانۂ خدع و مکر کہنا چاہیئے - سابق مین بیان کیا گیا کہ ایک شخص وارث تخت و تاج محبس ٹاور مین مقید تھا یعنے شاہزادہ نوجوان نواب وارک پس یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اگرچہ سب لوگ اوس کی حقیقت حال سے واقف تھے مگر شہر ڈبلن مین ایک پادری سِمّن باشندۂ اکسفرڈ نے خروج کیا اور ایک لڑکے کو شاہزادہ ادورڈ نواب وارک مشہور کر دیا حالانکہ فی الحقیقت وہ ایک نان بائی کا لڑکا تھا جسکا نام لیمبرٹ سمنل تھا - رچارڈ نواب یورک شاہ ھنری ششم کی طرف سے ایرلنڈ کا حاکم رہا تھا اور نواب کلیرنس بھی اوس ملک کا ناظم رہا تھا اس سبب سے گلاب سفید (یعنے خاندان یورک) وہان کے لوگون کا بڑا محبوب تھا اور اب چونکہ نواب کلڈیر ایرلنڈ کا صوبہ دار تھا اور وہ خاندان

خروج پادری سیمن در ڈبلن ۱۴۸۶ع

یورک کا بڑا پکا دوست تھا لہذا اوس نے پسر نان پز کو خاندان یورک کا شاہزادہ ٹھرا کر اوسکا بڑا اعزاز و احترام کیا مگر چار اسقف جنکا نام بٹلو تھا اور شہر واٹرفرڈ کے لوگ شاہ ھنری کے خیر خواہ رہے باقی تمام اہل ایرلنڈ نواب کلڈیر کے شریک ہوگئے اور اوس نان بائی کے لونڈے کو بخطاب اڈورڈ ششم بادشاہ بنایا- اب تو شاہ ھنری کی سٹی بھولی اور امرا و اراکین دولت قسیسین کو جمع کیا اور اونکے مشورہ سے جو لوگ سابق مین اوسکے دشمن تھے اونکے جرائم کو عفو کیا اور جو فی الحقیقت شاہزادہ وارک تھا اوسے محبس ٹاور سے نکالکر تمام اہل شہر کے سامنے کلیسائے سینٹ پال مین لیگیا اور وہان سے اوسے محلسرائے شین مین لیگیا مگر اس کا سبب کچھ نہین معلوم ہوتا کہ پادشاہ نے ملکہ بیوہ الزبتہ کو کیون خانقاہ برمنڈسی مین قید کیا-

اب پادشاہ کو ایک اور خوف پیدا ہوا کہ نواب لنکن نے اوسکا ساتھ چھوڑ دیا حالانکہ یہ شاہزادہ شاہ رچارڈ کی وفات کے زمانہ سے ھنری کا خیر خواہ اور جان نثار رہا تھا- مگر اب وہ اپنی چچی شاہزادی برگنڈی کے پاس بھاگ گیا اور دو ہزار آدمی کی جمعیت سے ڈبلن مین جاکر سمنل کا شریک ہوا- اب اوس طفل کاذب مدعی سلطنت نے تاج پہنا اور اوسکے نام سے پارلیمنٹ منعقد ہوئی- شاہ ھنری کنلورتھ مین اپنی ملکہ کے مکان پر تھا کہ اوسنے سنا کہ نواب لنکن

اور سمنل فرنس کے قریب صلع لنکشیر مین آپونچے جلد پادشاہ پر شبخون مارنیکے قصد سے آگے بڑھتے آتے ہین - غرض پادشاہ نے بعجلت تمام فوج کو مقام نورک مین جمع کیا مگر راستے اور سڑکین ایسی خراب تھین کہ فوج شاہی نوٹنگھم اور نورک کے درمیان مین راستہ بھول گئی اور مقام اسٹوک پر باغی پادشاہی لشکر پر آپڑے اور آگے کے لوگون پر حملہ کیا مگر پادشاہی فوج نے بڑی شجاعت اور استقلال سے اونکے حملہ کو رد کیا اور انہین پس پا کیا کہ استنے مین پادشاہی سوار چارون طرف سے ٹوٹ پڑے اور باغیون کو شکست فاش ہوئی - نواب لنکن لڑائی مین کام آیا اور اسیر لول جو اس مہم مین باغیون کا شریک ہوا تھا اوسدن سے مفقود الخبر ہوگیا اور سمن اور سمنل نے پادشاہ کی اطاعت قبول کر لی سمن تو قیدخانہ مین مرگیا سمنل کو پادشاہ کے باورچی خانہ مین دیگچہ شوئی کی خدمت عطا ہوئی بعد اوسکے وہ عہدہ بازداری سے سرفراز ہوا -

ملکہ کو پادشاہ سے استحقاق سلطنت زیادہ تھا لہذا پادشاہ اوسپر خار کھاتا تھا اور اوسے ایک گوشہ تنہائی مین ڈالدیا تھا مگر اب ملکہ کی تاجداری بڑے تزک و احتشام سے ہوئی اور یہ امر رعایا کی ذات سے ہوا کہ رعایا نے اس باب مین ایسی سخت گفتگو کی کہ پادشاہ کو یہ جرات نہوئی کہ ملکہ کی نسبت مراسم شاہانہ ادا کرنے سے انکار کرتا - قریب اسی زمانہ کے ایک جدید محکمہ نے جو بنام اسٹار چیمبر یعنی ایوان کواکب مشہور ہے پارلیمنٹ کد

اختیارات حاصل کیے۔ اسکی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ جس قصر مین یہ کچہری ہوتی تھی
اوسمین نقش و نگار بہت بنے ہوسے تھے۔ اس محکمہ کے حاکم صدر الصدور
خزانچی داروغہ دیوان خانہ ایک اسقف ایک امیر اور کئی بڑے جج تھے۔ اسکا
بڑا کام یہ انجام دینا تھا کہ وظیفہ رعایتی کو موقوف کردے۔ وظیفہ
رعایتی امراکو سرکار شاہی سے ملا کرتا تھا جسکے ذریعہ سے وہ بدمعاشون کو
وردیان دیکر نوکر رکھتے تھے اور اونسے قسم لیتے تھے کہ جب کسی سے لڑائی
جھگڑا ہو تو ہماری طرف سے لڑنا

شاہ ھنری نے اپنے ہمعصر بادشاہون سے طریقۂ صلح و آشتی
مرعی رکھا اور فقط ایکمرتبہ وہ طوعاً و کرہاً بادشاہ فرانس سے لڑا۔ تفصیل اس
اجمال کی یہ ہے کہ جتنے بڑے بڑے تعلقے سلطنت فرانسیس سے متعلق تھے اونمین سے
فقط بریٹین کا تعلقہ خودسر رہگیا تھا اور باقی تعلقے تدریجاً شامل سلطنت فرانس
ہوگئے تھے۔ جب اس تعلقہ کا رئیس فرانسس مرگیا تو اوسکی ریاست این اوسکی
دختر دوازدہ سالہ کو ملی مگر بادشاہ فرانس نے اوس ریاست کا دعوی کیا اور
چونکہ ھنری عالم جلاوطنی مین مدت مدید تک ریاست بریٹین مین رہا تھا لہذا
وہ مجبور ہوگیا کہ اوس رئیس زادی بے مونس و بے یار کی مدد کے واسطے فوج
بھیجے مگر اس مدد دینے مین یہ قید لگادی کہ جسقدر روپیہ رئیس زادی موصوفہ کی اعانت مین
صرف ہوگا اوسکی ضمانت مین وہ دو قلعے بادشاہ کو دیدے اور بغیر بادشاہ کی
اجازت کے وہ اپنی شادی نکرے۔ اس فوج کے سامان درست کرنے کے واسطے جو بادشاہ

نے محصول مقرر کیا تو انگلستان کے شمال مین بلوہ ہوگیا مگر نواب
سرّی نے باغیون کو منتشر و پریشان کر دیا اور ایک سردار اونکا جان
ای چیمبر شہر یورک مین قتل کیا گیا اور دوسرا سردار باغیون کا
سرجان اگرمونٹ بیگم برگنڈی کے پاس بھاگ گیا۔ این
رئیس زادی برٹینی کی نسبت برضامندی شاہ ھنری رومیون کی بادشاہ
میکسملین سے ٹھہری تھی مگر چارلس بادشاہ فرانس نے رئیس زادی مذکورہ
کی شادی زبردستی اپنے ساتھ کر لی اس سبب سے بادشاہ انگلستان
آمادۂ جنگ فرانسیس ہوا۔ بادشاہ کے اس ارادہ سے رعایا خوش
ہوئی اسواسطے کہ وہ مدت سے لڑائی کی باتین کرتا تھا اور لڑائی
کیواسطے اوسے پارلیمنٹ نے بھی روپیہ دیا تھا اور اوسنے زبردستی
نذرانہ کا روپیہ بھی لیا تھا مگر اس ارادہ کی تکمیل کبھی نہوتی تھی اور بادشاہ
تاخیر و تعویق کی اسباب پیدا کرتا تھا آخر اکتوبر ۱۴۹۲ع مین وہ فرانسیس مین
پونہچا اور شہر بولون کا محاصرہ کر لیا۔ مگر فرانسیس کا بادشاہ جانتا تھا کہ
ھنری پر روپیہ کی محبت کا بہت غلبہ ہے لہذا اوسنے بہت سا روپیہ
دینے کا وعدہ کر کے ھنری سے صلح کر لی اہل انگلستان نے ہای واویلا
مچائی کیونکہ بہت سے سردارون اور امیرون نے اپنے تئین برباد کر دیا
تھا اور روپیہ قرض لیکر اور اپنی جاگیرین بیچکر بادشاہ کو روپیہ دیا تھا
فقط اس امید سے کہ فرانسیس کی غنیمت مین سے ہم بھی حصہ پائینگے
گے

اب اوس کذّاب اکبر پرکن وادبلک نے خروج کیا۔ یہ شخص ٹورنی کا رہنے والا تھا اور اسنے یہ مشہور کیا تھا کہ مین رچارڈ پلین ٹجنٹ نواب یورک ہون اور شاہ اڈورڈ چہارم کا منجھلا بیٹا ہون۔ اگرچہ اس امر کی دلیل قوی موجود ہے کہ جس شاہزادہ کی نقل یہ شخص بنا تھا وہ مجلس ٹاور مین قتل ہو چکا تھا مگر تو بھی یہ ایسا لاحل معمّی ہے کہ وار بلک کے وقت کے لوگ بھی اوسکی بات کا یقین لائے اور مورّخین حال نے بھی اوسکے موافق دلیلین لکھی ہین پہلے اس شخص نے ایرلنڈ مین خروج کیا تھا بعد ازان وہ پیرس مین طلب کیا گیا مگر جب شاہ فرانس نے ھنری سے مصالحہ کرلیا تو واربلک بمجبوری فرانسیس سے چلا گیا اور مارگرٹ شاہزادی برگنڈی نے کہ ھنری کے دشمنون کی دوست صادق تھی اوسے اپنا بھتیجا بنایا اور اوسکی اردلی کیواسطے سوار مقرر کئے اور جو عزت و آبرو شہزادون کی کرنی چاہیے اوسطرح اوسکی عزت کی اور اوسکا نام گلاب سفید رکھا۔ الغرض طرفداران خاندان یورک نے ھنری کی سلطنت لینےکی تدبیر کی اور سر رابرٹ کلفرڈ نے کہ شاہزادی برگنڈی کا کارندہ تھا واربلک سے کئی ملاقاتین کین اور انگلنڈ کو جو خطوط بھیجے اونمین لکھا کہ بیشک واربلک نواب یورک ہے۔ مگر ادھر ھنری بھی خوب ہوشیار تھا اور اوسکو گویندے

اسُ سے یہ کنایہ تھا کہ وادبلک خاندان یورک کا شہزادہ ہے کیونکہ گلاب سفید اوس خاندان کا لقب ہو گیا تھا ۱۲—

ہر جگہہ لگے ہوئے تھے اور بڑی بڑی تنخواہیں پاتے تھے - کلفرڈ ز تو اپنو ساتھیو نسو دغا کی
اور جو لوگ اس سازش مین سربراہ کار تھے وہ سب یکبارگی گرفتار ہوئے
اور جو خطوط اونھون نے فلنڈرس مین بھیجے تھے وہی اونکی ثبوت
جرم مین پیش کئے گئے اور سمّن مونٹفرڈ سر رابرٹ ریٹکلف
ولیم ڈابنی اور لارڈ فٹزوالٹر یہ سب مفسد قتل کئے گئے —
سر ولیم اسٹینلی بھی مشارکت مفسدین سے متّہم ہوا اور اپنے جرم کا
اعتراف کیا اور قتل کیا گیا حالانکہ یہ وہ شخص تھا جسنے بوسورتہ کی
لڑائی مین پادشاہ کی جان بچائی تھی اور اسکے بھائی امیر اسٹینلی نے میدان
جنگ مین پادشاہ کے سر پر تاج رکھا تھا اور چونکہ ولیم اسٹینلی بڑا
مالدار شخص تھا لہذا اوسکے قتل سے بہت سی دولت هنری کے
ہاتھہ لگی —

ایسے ایسے نقصانون سے واربک کے طرفدار ہمت ہار گئے
اور اب کذّاب اکبر نے لڑنے کا قصد مصمم کیا - غرض تین برس بعد
پہلے خروج کے وہ چند اشخاص کے ساتھہ مقام ڈیل مین پونہچا اور
کچھہ لوگ اطراف و جوانب مین بھیجے کہ لوگون کو اوسکی اعانت پر آمادہ کرین
مگر اشراف و صنادید اہل کینٹ نے باغیون کو مار کر نکال دیا اور ۱۵۰ کو
گرفتار کر لیا اور واربک نے فلینڈرس کو مراجعت کی — اہل
فلینڈرس نے واربک کو پناہ دی اس سبب سے پادشاہ ایسا

غصہ ہوا کہ انگریزی کپڑے کا بازار شہر انٹورپ سے کیلی ہین منگوالیا اور فلینڈرس کے سوداگرون کو اپنی قلمرو سے نکلوادیا اور اپنی رعایا کو حکم کیا کہ ممالک پست کو چھوڑکر چلے آئین- اس حکم سے چندروز تک انگریزون اور بلجیم والون مین تجارت معطل رہی اور اہل بلجیم نے ایسے شدید نقصان اٹھائے کہ وہ بہت مضطرب ہوے اور ہنری سے درباب تجارت مصالحہ کرلیا- اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اور جای پناہ وار بک کے ہاتھہ سے نکل گئی-

آخر وار بک فلینڈرس سے کورنوال کو روانہ ہوا مگر اوس شہر مین انگریزی عملداری ایسی مستحکم تھی کہ وہان فساد برپا کرنے کی گنجایش نہ تھی- ایرلنڈ مین سد باب فساد ایک قانون کے سبب سے ہوا تھا جسے قانون پوئینگ کہتے ہین- اس قانون کا واضع سر اڈورڈ پوئینگ صوبہ دار ایرلنڈ تھا اور اسمین یہ حکم لکھا تھا کہ تمام قوانین سابقہ انگریزی ایرلنڈ مین نافذ اور معمول بہ سمجھے جائین اور کوئی قانون ایرلنڈ کی پارلیمنٹ نہ تجویز کرے جبتک کہ پارلیمنٹ انگریزی اوسے نہ منظور کرلے- جب ایرلنڈ مین پناہ نہ ملی تو وار بک جیمس چہارم شاہ اسکاٹلنڈ کے پاس چلا گیا اور وہ بہ مراسم شاہانہ اوس سے پیش آیا- اوس زمانہ مین شاہ اسکاٹلنڈ اور پادشاہ فرانس مین بڑا اتحاد تھا اور چونکہ پادشاہ فرانس نے

اس سے ہالنڈ اور بلجیم مراد ہے کہ یہ ملک نشیب مین واقع ہین ۱۲

حملۂ اسکاٹلنڈ بر انگلنڈ
از طرف واربک سنہ ۱۴۹۶ء

واربک کی سفارش شاہ جیمس سے کی تھی لہذا اوسنے بڑی خاطر و مدارات اوسکی کی اور اوس جوان رعنا کے حسن و وجاہت اور پسندیدہ اطوار اور اوسکی عجیب و غریب روداد سے شاہ اسکاٹ لنڈ کا دل بھی پگھل گیا اور ایک اور شخص کا دل بھی اوسپر آیا یعنی ایک شاہزادی اسکاٹ لنڈ کی اوس سے محبت کرنے لگی اس شاہزادی کا نام کیتھراین گورڈن ہے اور یہ نواب هنٹلی کی بیٹی تھی — الغرض شاہ اسکاٹ لنڈ کی مرضی سے واربک کی شادی شاہزادی موصوفہ سے ہوگئی بلکہ شاہ جیمس نے اس سے بھی زیادہ سلوک اوسسے کیا کہ چاندی کے برتن تڑواکر روپیہ بنوایا اور فوج نوکر رکھی اور عین شدت سرما مین واربک کو ساتھ لیکر حدود جنوبی کو طے کیا — مگر اہل انگلنڈ کو بڑی بڑی کاہشین اور مصیبتین اوٹھاکر امن و صلح کی قدر معلوم ہوئی تھی لہذا وہ حملہ آوران اسکاٹ لنڈ کے شریک نہوے بلکہ فوج اسکاٹ لنڈ کی لوٹ مار سے وہ اور غصہ ہوے — شاہ اسکاٹ لنڈ نے جو یہ کیفیت دیکھی اور یہ خبر سنی کہ فوج میری مقابلہ کو روانہ ہوتی ہے تو وہ سیدھا اپنے ملک کو پھر گیا

اس حملہ کو رد کرنیکے واسطے جو شاہ هنری نے ٹیکس مقرر کیے تو ضلع کورنوال مین بلوے ہوا اور وہان کے لوگون نے یہ شکایت کی کہ پادشاہ نے جو یہ بار گران ہمپر لادا ہے تو اس سے ہمین کچھ نفع نہین بلکہ اضلاع شمالی کا فائدہ ہے — الغرض اہل کورنوال نے بسر اہکاری

فلیمنٹ وکیل اور جوزیف نعلبند بلوے کیا اور مقام ویلس پر اسیر اڈلی بھی اونکا شریک ہوا اور فوج باغی سیلسبری اور ونچسٹر سے ہوکر مقام بلیکھیتہ مین پونہچی جہان سے لنڈن کے مکانات دکھائی دیتے تھے۔ ان باغیون کے مقابلہ مین شاہ ہنری وہ فوج لیگیا جو اونسے اہل اسکاٹ لنڈ سے لڑنیکو رکھی تھی۔ باغیون پاس فقط تیر اور کمانین اور ہنسیان یہ ہتھیار تھے پس وہ پادشاہ کے حملہ کی تاب نہ لا سکے اور اونکے سردار گرفتار ہوکر قتل کئے گئے

جیمس شاہ اسکاٹ لنڈ نے پھر انگلنڈ پر فوج کشی کی اور قلعہ نورھم کا محاصرہ کر لیا لیکن فتح نہ نصیب ہوئی لہذا وہ صلح کا خواہان ہوا اور سفیر اسپانیہ متخاصمین مین واسطہ ہوا۔ پادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین اسپانیہ یعنے اندلس بھی ممالک یورپ مین بہت معزز وممتاز تھا۔ الغرض پادشاہان انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ مین مصالحہ ہوگیا اور اب وارنبک کو اسکاٹ لنڈ مین رہنا محال ہوگیا پس وہ اپنی بی بی اور چند رفیقون کو ساتھہ لیکر ایرلنڈ مین چلا گیا اور کچھہ دنون اوس جزیرہ کے جنگلون مین پڑا رہا۔ مگر کورنوال کے لوگون مین ابتک بغاوت کا حوصلہ باقی تھا لہذا وارنبک نے بھی دوسرے حملہ پر کمر باندھی اور وہ خلیج وھٹ سینڈ مین ساحل کورنوال پر وارد ہوا اور اپنے تئین شاہ چارلس چہارم بناکر اپنا جھنڈا مقام بوڈمن مین گاڑا۔ اگرچہ ٹین

تک پہنچتے پہنچتے اوسکے پاس چھہ ہزار آدمی جمع ہو گئے اور اوسنے اوس
شہر کا محاصرہ کر لیا مگر توپون کے نہونے سے اور اہل شہر کی جوانمردی و
استقلال سے کہ اونہون نے شہر کے پھاٹک مین آگ روشن کر دی کہ باغی
آگے نہ بڑھسکے اور اپنے مورچے باندہ لیئے وار بک خائب و خاسر
ہو کر پھر گیا۔ بعد ازآن اوسنے شہر ٹانٹن پر حملہ کیا مگر چونکہ بادشاہی لشکر
قریب تھا اور لڑائی کا یقین تھا اس سبب سے اوسکی ہمت ٹوٹ گئی اور
جن لوگون کو وہ اونکے گھرون سے کھینچ لایا تھا اونھین بلا مین پھنسا کر
خود چپکے سے کھسک گیا اور معبد بولیو واقع ہیمپ شایر مین پونہچا۔
القصہ باغیون نے ہتھیار ڈالدیے کچھہ لوگون نے پھانسی پائی باقی
اپنے گھرون کو بھجوادئے گئے۔ واربک کی زوجہ بادشاہ کے ہاتھہ لگی
اور معزز عہدہ پر مقرر ہوئی یعنے ملکہ کی خواصون مین داخل ہوئی۔
اس نئی خواص کو ملکہ نے گلاب سفید کا خطاب دیا کہ کسی زمانہ مین اوسکا
شوہر اس خطاب سے مشہور تھا۔ اب واربک کو لوگون نے سمجھایا کہ جا کر
بادشاہ کے قدمون پر گرا اور اوسے مجمع عام مین لندن مین لائے اور
اوسنے پونچھہ پانچھہ شروع کی۔ اوسنے اپنے جعل و مکر کا اعتراف کامل کیا
اور اوسکا اظہار مشتہر کیا گیا تاکہ لوگون کو اطمینان ہو جائے۔ بعد ازآن
واربک کو شدید حوالات مین رکھا مگر چھہ مہینے مین وہ بھاگ گیا اور
پھر پکڑا گیا اور حکم ہوا کہ دو دن تک اسکا پاؤن کاٹ مین پڑا رہے تب تو
مجبور ہو کر اوسنے اپنی ولدیت حقیقی اور دعوائے کاذب کا چھپا ہوا اشتہار

بآواز بلند پڑہا بعد اوسکے اوسے مجبس ٹاور مین قید کیا جہان وہ بدنصیب شاہزادہ نواب وارک قید تھا - ان دونون قیدیون مین باہم دوستی ہوگئی اور اوںھون نے بھاگ جانیکی تدبیر کی مگر پکڑے گئے اور قتل کئے گئے - وار بک نے ٹایبرن مین پھانسی پائی اور مرتے وقت اپنی جعل کا اقرار کیا اور پادشاہ سے استغفار قصور چاہا - اب رہا وہ بدنصیب شاہزادہ نواب وارک جسکی تمام عمر قیدخانہ مین بسر ہوگئی تھی اور اوسکا کچھہ گناہ نہ تھا سوا اسکے کہ پادشاہان پلین ٹیجنٹ کی اولاد ذکور مین ایک یہی شاہزادہ باقی رہ گیا تھا سواسے بھی فتنہ پردازی کی تہمت لگاکر پھانسی دیدی

تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ رالف ولفرڈ نے کہ ایک موچی کا لڑکا تھا ضلع کینٹ مین خروج کیا تھا اور کہتا تھا کہ شاہزادہ وارک مین ہی ہون اور ایک قسّیس پیٹرک نامی نے پیشتر اس راز نہفتہ کو خطبہ مین بیان کیا تھا - غرض ولفرڈ کو توحسب قانون پھانسی دیدی اور پیٹرک قیدخانہ مین مرگیا - ولفرڈ کے فساد سے ھنری نے شاہزادہ وارک کو متّہم کرکے قتل کیا - اِس بیگناہ شاہزادہ کی قتل کا بڑا دھبّا شاہ ھنری کے نام پر رہگیا

اب پادشاہ کی سلطنت جم گئی اور اب اوسے اسبات کی فکر ہوئی کہ اپنے لڑکون کی شادیان اور ملکون کے پادشاہونسے کرکے وہان بھی اپنا رنگ جمائے اور کسیطرح سے

روپیہ جمع کیجیے اور انگلنڈ واسکاٹ لنڈ مین جو قدیم زمانہ سی عداوت چلی
آتی تھی اور علی الخصوص اضلاع سرحدی مین بشدّت عداوت تھی سو یہ خصومت
پادشاہ نی اسطرح دفع کی کہ اپنی بڑی بیٹی مارگرٹ کی شادی جیمس چہارم
شاہ اسکاٹ لنڈ سے کردی سیہ شادی خوب یاد رکھنی چاہئے کیونکہ یہی
عقد سنہ ۱۶۰۳ع مین اتّحادِ سلطنت انگلنڈ واسکاٹ لنڈ کا منشا ہوا۔ ملک غیر مین
اپنا اقتدار بڑہانیکو اسطرح ھنری نی اپنی بڑی بیٹے ادھر کی شادی کیتھرائن
دختر فرڈننڈ وازابلا پادشاہ وملکۂ اسپانیہ سے کردی مگر دولہا
بیچارا کہ بڑا نیکبخت اور ذی علم شاہزادہ تھا بعد شادی کے کُل چھ مہینے
جیا اور اوسکی زن بیوہ سے اوسکی بھائی ھنری نے پوپ کے فتوے
سے شادی کرلی سنہ ۱۵۰۳ع مین ملکہ نے انتقال کیا اور اب پادشاہ اس
فکر مین لگا کہ کوئی مالدار بی بی بیاہ لائے مگر کوئی تدبیر اوسکی نہ چلی

شاہ رچارڈ سوم خاندان سفّلک کو سلطنت دیگیا تھا۔
اڈمنڈ نے کہ جان ڈی لاپول کا بھائی تھا جو جنگ اسٹوک
مین مارا گیا تھا نواب مقتول کی جاگیر کا دعوے کیا مگر ھنری نی اڈمنڈ
کے دعوے کا انکار کیا اور وہ اپنی چچی شاہزادی برگنڈی پاس بھاگ
گیا۔ ھنری ایسا خائف ہوا کہ خاندان سفّلک کی کئی شاہزادون کو
گرفتار کرلیا اور نواب سفّلک اپنی چچی کے مرنے سے مفلس ہوگیا اور
نواب اعظم فلپ نی اوسے پادشاہ کی حوالہ کردیا اور وہ محبس ٹاور مین قید کیا گیا

ھنری ہفتم کی شروع سلطنت سی برابر لوگون سی بجبر روپیہ لیا گیا اور سر چارڈ ایپسن اور اڈمنڈ ڈڈلی کے ذریعہ سے پادشاہ رعایا کو لوٹتا تھا۔ یہ دونون شخص وکیل تھے اور ڈڈلی محکمہ عوام پارلیمنٹ کا اسپیکر (مقرر) مقرر ہوا تھا۔ ایک ہی بات سے پادشاہ کے ظلم و جبر کی کیفیت معلوم ہو جائیگی۔ ایکمرتبہ پادشاہ ایک مقرب سردار نواب اکسفرڈ کی ملاقات کو گیا اور جب وہان سے مراجعت کرنے لگا تو راستہ مین کچھ خوبصورت جوان خوب زرق برق پوشاکین پہنے ہوئے دونون جانب صف بستہ دیکھے پس پادشاہ نے نواب اکسفرڈ سی پوچھا کہ کیون نواب یہ لوگ تو تمہارے ہی ملازم ہین۔ نواب نی مسکرا کر کہا کہ قبلۂ عالم بھلا غلام کو ایسے نوکر رکھنے کا کہان مقدور ہی خیر یہ بھی میرے ساتھ ہین اور حضرت کے مجرے کو حاضر ہوئے ہین یہ سنکر پادشاہ بہت چونکا ہوا اور کہا کہ نواب ہم تمہاری مہمانداری سی بہت خوش ہوے لیکن صاحب ہمسی یہ نہین ہو سکتا کہ ہماری روبرو کوئی امر ہمارے قانون کے خلاف کیا جاے۔ اس سے وہ قانون مراد تھا جسکی بموجب امرا کا وظیفہ رعایتی موقوف ہو گیا تھا اور (سبحان اللہ پادشاہ کی عالی ہمتی دیکھا چاہیئے) کہ نواب اکسفرڈ پر لاکھ روپیہ جرمانہ کیا اسواسطیکہ ہمارے اعزاز و اکرام مین اتنا اہتمام کیون کیا۔

شاہ هنري ہفتم نے ۱۵۰۹ع موسم بہار مین اس دار ناپایدار سے رحلت کی — نقرس کے متواتر دورون کے سبب سے وہ دائم المرض ہوگیا تھا آخر کو اوسے دق ہوگیا مرتے وقت اوسنے حکم کیا کہ جن لوگون کو ہم سے کوئی ضرر پہنچا ہو اونسے اوسکی مکافاۃ کیجاے — اس پادشاہ نے ایک ہی شادی کی — اوسکا بڑا بیٹا ارتھر اوسکے سامنے ہی مرگیا تھا اور اوسکا منجھلا بیٹا شاہ هنري ہشتم تھا اور اوسکی بیٹیون کی شادی پادشاہون سے ہوئی تھی یعنی شاہزادی مارگرٹ جیمس چہارم شاہ اسکاٹ لنڈ کی زوجہ تھی اور شاہزادی میري ٹوی دوازدہم شاہ فرانس کی ملکہ تھی — اس دوسری شاہزادی نے بعد بیوہ ہونے کے برنڈن نواب سفک سے شادی کر لی تھی —

میگالی صاحب مورخ نے تین وصف پادشاہان ٹیوڈر کے بیان کئے ہین اول یہ پادشاہ بہ نسبت سلاطین پلین ٹیجنٹ کے زیادہ خودسر اور مطلق العنان تھے دوم وہ اپنے رعایا کے مزاج سے خوب واقف تھے سوم وہ سب جری اور قوي الارادہ تھے — مگر هنري ہفتم مین یہ دو صفتین بڑہی ہوئی تھین کہ بدگمان اور گھونا تھا اور حرص اوس مین بڑا عیب تھا مگر اس پادشاہ کے عہد مین بہت سے مفید قانون جاری ہوے اور ملک مین امن وامان رہی اور انگلستان مین تجارت کی بنیاد پڑی

جو قوانین ہنری ہفتم نے جاری کیے اون مین سے وہ قانون سب سے اہم و کثیر المنفعت تھا جسکے بموجب امرا کو اجازت دیگئی تھی کہ اپنی جاگیرین بدون مراعاتِ عقد انٹیل بیع کر ڈالین — عقد انٹیل کے یہ معنی ہین کہ مورث اپنی جائداد کو کسی خاص طبقہ ورثہ کے پاس نامزد اسطرح کر دے کہ کسی وارث کو بذریعہ بیع یا وصیت کے اوسکے انتقال کا اختیار نہ رہے اس قانون کے جاری کرنے سے ہنری کا یہ مطلب تھا کہ امرا کی قوت کم ہو جائے جس سے وہ ڈرتا تھا مگر اس قانون سے غریب بھی امیر ہو گئے اور جن لوگون نے کچھ روپیہ پیدا کیا تھا اونھون نے امرا کی جاگیرین خرید لین اور امرا بھی ایسے قرضدار تھے کہ اونھون نے بھی خوشی سے بیچین — جنگ خانگی مین بہت سے امرا کے گھر تباہ ہو گئے تھے چنانچہ ۱۴۵۴ء مین ترپن ۵۳ امراء جلیل القدر شاہ ہنری ششم کی طلب سے حاضر ہوئے تھے مگر ۱۴۸۵ء مین کل انتیس ۲۹ امیر جمع ہوے اور یہ بھی نوخیز تھے غرض اسطرح سے ایک فرقہ جدید امرا کا پیدا ہوا جسمین صنادیدِ عوام داخل تھے

ہنری ہفتم کے حکم سے ایک بڑا بھاری جنگی جہاز تیار ہوا جسمین دو عرشے تھے — اس جہاز کا نام ھادی ہے اور اسکی تیاری مین ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ صرف ہوا تھا اور اسمین ۸۰۰۰ من اسباب بار ہوتا تھا — مگر اس پادشاہ کا عہد خاصتہً اسبات سے مشہور و ممتاز ہو گیا کہ نئی دنیا ظاہر ہوئی — ۱۲ اکتوبر ۱۴۹۲ء مین کلمبس نے جزائر بہاما

کو ظاہر کیا - اوسنے پیشتر شاہ اسپانیہ سے مدد مانگی تھی جب اوسنے
کچھہ شنوائی نہ کی تو کلمبس نے اپنے بھائی برتھولومیو کو انگلستان
مین بھیجا کہ شاہ ھنری سے جہاز طلب کرے - جب برتھولومیو
انگلستان مین آیا تو اپنے ساتھہ نقشے بھی لیتا آیا اور یہ اوّل مرتبہ وہان
کے لوگون نے نقشے دیکھے - القصہ جہازران مذکور اپنے بھائی کلمبس کو
بادشاہ انگلستان کی ملازمت کے واسطے بلانے جاتا تھا کہ راہ مین دزدان
دریا نے اوسے گرفتار کر لیا - اس اثنا مین کلمبس نے بادشاہ
اسپانیہ سے جہاز لیکر وہ خوفناک سفر دریا شروع کر دیا تھا - مگر
برّاعظم امریکا کے ظاہر کرنیکا افتخار انگریزون ہی نے اپنی عالی ہمتی
سے حاصل کیا کہ شاہ ھنری نے سبستین کیبٹ کو کہ ونس
کا جہازران تھا شہر برسٹل سے بھیجا اور وہ ۱۴۹۷ء مین ساحل
لیبریڈر پر پہنچا اور بسمت جنوب فلورڈا کو روانہ ہوا -
اوسی سال ویسکوڈیگاما باشندہ پرتگال نے راس گڈھوپ
کے گرد دورہ کیا اور تری سے ہندوستان کی راہ نکالی - ان واقعات
کے سامنے اور سوانح جو ھنری ہفتم کے عہد مین ممالک یورپ مین
ہوئے کچھہ حقیقت نہین رکھتے اور اوس زمانہ سے عمدہ اور مفید اشیاء
دور دور کی ولایتون سے علی الاتصال انگلستان مین چلی آتی ہین اور یہ
ملک مرکز دائرۂ عقل ہے جتنے علوم حکمیہ و فنون فلسفیہ اور علم
ادب اور زبان انگریزی اور ان سب سے اولیٰ وافضل دین مسیحی کہ

معتقدین حقیقی کے نزدیک اشرف نعمات ہے جمیع اقطار واکناف عالم میں از شرق تا غرب جاری وساری ہیں

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

سنہ وفات

جیمس سوم .... سنہ ۱۴۸۸ع

جیمس چہارم ....

فرانس

چارلس ہشتم .... سنہ ۱۴۹۸ع

لوئی دوازدہم ....

اسپانیہ

شاہ فرڈننڈ وملکہ ازابلا .... سنہ ۱۵۰۴ع

شہنشاہان جرمنی

فرڈرک چہارم .... سنہ ۱۴۹۶ع

میکسملین اوّل ....

پوپ — سنہ وفات

انوسینٹ ہشتم .... سنہ ۱۴۹۲ع
الگزنڈر ششم .... سنہ ۱۵۰۳ع
پایس سوم ....

باب ۲ دوم

عہد شاہ ہنری ہشتم

سنہ ولادت ۱۴۹۱ع۔ سنہ جلوس ۱۵۰۹ع۔ سنہ وفات ۱۵۴۷ع

ہنری ہشتم اٹھارہ برس کے سن مین پادشاہ ہوا۔ چونکہ وہ باپ کی جانب سے خاندان لنکسٹر سے تھا اور مان کی جانب سے اوسکا نسب خاندان یورک کی طرف منتہی ہوتا تھا لہذا اوس مین ان دونون متضاد خاندانون کے حقوق جمع تھے۔ رعایا کہ پادشاہ متوفی کی حرص مال سے پسگئی تھی اس پادشاہ کی سریر آرائی سے کہ بظاہر شجاع و سخی تھا خوش و مسرور ہوئی۔ سب سی پیشتر اس پادشاہ نے یہ کام کیا کہ ڈڈلی اور ایمسن کو قتل کر ڈالا اب لوگون

کے دل مین ٹھنڈک پڑی اور ایسا امن و اطمینان حاصل ہوا
کہ پانچ پادشاہون کے عہد مین اوسکا نام نہ جانتے تھے یہ دستور ہی کہ بخیل
باپ کا بیٹا مُسرف ہوتا ہے۔ چنانچہ یہان بھی ایسا ہی ہوا کہ نواب سرّی
کی ترغیب و تحریص سے کہ اب وہ وزیر اعظم تھا پادشاہ نوجوان عیش و
عشرت مین غرق ہو گیا اور شغل نیزہ بازی اور رقص و سرود اور تماشہ
اور میخواری و تماش بینی برابر ہونے لگی اور اگر ایک آدہ گھنٹے پادشاہ
کو ان اشغال سے فرصت ملی تو موسیقی اور علم ادب کا کچھ چرچا ہوا۔
اوّل سال جلوس مین ھنری نے اپنے بھائی آرتھر کی زن بیوہ کیتھرائن
سے شادی کی

پادشاہان فرانس کو مدتِ سے اطالیہ کے فتح کرنیکی آرزو تھی اور اب
ظن غالب تھا کہ لوئی دوازدہم اوس ملک کو مغلوب کرلے۔ پوپ
جولیس دوم امام رومتہ الکبریٰ[1] نے فرڈننڈ شاہ اسپانیہ اور اہل
ونِس سے سازش کرکے افواج فرانسیسی سے مقابلہ کرنا چاہا اور شاہ
ھنری کو ایک گلاب کا پھول کہ مشک سے معطّر اور دُھن سے مُدھّن تھا
بطور ہدیہ کے بھیجکر سائل مدد ہوا۔ اس ہدیہ سے پادشاہ انگلستان پھول
گیا اور پوپ کا شریک ہو گیا اور پارلیمنٹ نے پہلے ہی اجلاس مین اوسے
روپیہ دیا۔ الغرض سپاہ انگریزی اسپانیہ کو روانہ ہوئی کہ فرانیسیون

[1] یعنے اٹلی یا اطالیہ کہ اسے عرب رومتہ الکبریٰ کہتے تھے ۱۲۔

جنوب سے حملہ کرے مگر فرڈ ننڈ شاہ اسپانیہ نے فوج انگریزی کو
اپنی ذاتی لڑائی مین حاکم نوادسے لڑوانا چاہا اس سبب سے سپہ سالار
انگریزی برخواستہ خاطر ہوکر انگلستان کو پھر آیا اور صوبہ گین پر حملہ نکیا مگر تاہم
پہلی لڑائی مین لوی شاہ فرانس کا بڑا نقصان ہوا اور جب اوسکی
فوج اطالیہ سے فرانسیس مین برخاست ہوآئی تو صوبہ لمبرڈی
مین جو اوسنے بڑے بڑے شہر اور قلعے مغلوب کر لیے تھے اونمین سے
چند ہی قلعے اوسکی پاس رہگئے باقی سب پوپ نے لے لئے۔

سنہ ۱۵۱۳ع کے اجلاس مین پارلیمنٹ نے شاہ ھنری کو
ایک قسم کا محصول بخشدیا اور اور روپیہ بھی دیا اور پادشاہ مع فوج
شہر کیلی کو روانہ ہوا اور وہان میکسملین شہنشاہ جرمنی بھی آکر
اوسکا شریک ہوا۔ الغرض ٹیروون کہ ایک قریہ قرائے فرانسیس مین ہے
ہی محصور ہوا مگر اہل قلعہ دو مہینے تک لڑا کئے اور اس عرصہ مین ھنری
نے جنگ گنسگیٹ فتح کی جسکا لقب بسبب سرعت فرار سواران فرانسیسی
کے جنگ مہمیز مشہور ہے۔ بعد اوسکے پادشاہ نے شہر ٹورانی
کو مغلوب کرکے بفتح و فیروزی معاودت بسوے انگلستان کی۔ اس
اثنا مین جیمس چہارم شاہ اسکاٹلنڈ نے پادشاہ فرانس کی
دوستی اور اتحاد دلی کے بھروسے پر انگلنڈ پر حملہ کیا تھا مگر اوسکی فوج
فلوڈن کے میدان مین منہزم ہوئی اور وہ خود اور اکثر امرا

جلد ۱۱ انسائکلوپیڈیا ۱۸۱ سنہ ۱۵۱۳ع

اسکاٹ لنڈ اسیر ہوا اور سپہ سالار فوج انگلنڈ کے اسیر ہوئے

اس پادشاہ کے عہد مین اکیس برس تک کارڈنل ٹامس ولزی بہت مشہور و معروف رہا - یہ شخص ۱۴۷۱ء مین مقام اپزوچ پر پیدا ہوا تھا اور کل چودہ برس کے سن مین اسنے مدرسۂ عالیہ اکسفرڈ سے سند فضیلت حاصل کی اور اسکا لقب طفل عالم مشہور ہو گیا اور نواب ڈورسٹ نے جسکے لڑکون کو اوس نے پڑھایا تھا شہر لمنگٹن واقع ضلع سمرسٹ کا پادری اوسے مقرر کردیا بعد ازان ولزی شہر کیلی کا قسیس مقرر ہوا وہان اوسنے فوکس اسقف اعظم ونچسٹر سے تعارف پیدا کیا اور اوس نے اوسکی سفارش شاہ هنری ہفتم سے کی - ولزی نے پادشاہ کی خدمت ایسی سرگرمی اور جانفشانی سے کی کہ اسکے صلہ مین ضلع لنکن کا نائب اسقف اعظم اور پادشاہی خیرات خانہ کا داروغہ مقرر ہوا - ازبسکہ هنری ہشتم نوجوان اور عیاش تھا لہذا جب اوسنے اس قسیس کو دیکھا کہ کاروبار سلطنت کے انجام دینے کی بھی عمدہ لیاقت رکھتا ہے اور محفل رقص و سرود مین میخواری اور ناچنے گانے سے بھی باک نہین رکھتا تو اوسے یورک کا اسقف اعظم اور تمام انگلستان کا صدر الصدور کردیا اور اب اس قسیس کی حشمت و شوکت پادشاہ کے برابر ہو گئی اور آٹھ سے آدمی اوسکی جلو مین رہنے لگے اور اوسکی ریشمی پوشاک نقرہ و طلا سے دمکنے لگی اور اوسکی نخوت اس درجہ

کو پہنچگئی کہ جب پادشاہی گرجے مین جاتا تھا تو اپنی کلاہ اسقفی عین مقام صدر کلیسا مین رکھتا تھا اور جب ۱۵۱۸ء مین وہ پوپ کا خلیفہ مقرر ہوا تو اوسنے بڑے بڑے امراے انگلستان کو سلفچی اور آفتابہ دیگر محافل و مجالس مین اپنے ہاتھ دھلواسے - ولزی کی شان و شوکت اور غرور و نخوت دیکھکر وہ لوگ خوش ہوے جنکے زمرہ سے اوسنے اوج حاصل کیا تھا اور اوسنے علوم و فنون کو ایسی جلا اور رونق دی کہ عقلا بھی اوسکے معترف و رطب اللسان ہوے -

اب فرانسس اول سریرآراے سلطنت فرانس ہوا - اس پادشاہ کو ملک اطالیہ فتح کرنیکی آرزو موروثی تھی لہذا وہ پادشاہ انگلستان سے صلح و آشتی کا متمنی ہوا اور اس مطلب کو حاصل کرنے کے واسطے اوسنے ارسال تحائف اور پاپوسی کے ذریعہ سے ولزی کو اپنے اوپر مہربان کیا آخر اسکا ثمرہ یہ ہوا کہ ولزی نے پادشاہ فرانس کو ٹورنی مسترد کروادیا - ۱۵۱۹ء مین میکسملین شہنشاہ جرمنی مرگیا اور چارلس پنجم اوسکا جانشین کیا گیا - اب چارلس اور فرانسس اور ہنری یہ تین پادشاہ سرآمد سلاطین یورپ تھے اور انکے ممالک محروسہ مین بھی اتصال تام تھا - چارلس کے تحت حکومت اسپانیہ - اسٹریا - نیپلس بلجیم اور ہالنڈ تھے اور نئی دنیا اور اوسکے معاون طلا و نقرہ

بھی اوسکی قبضہ مین تھے۔ فرانسیس کا ملک مستحکم و سرسبز تھا اور چارلس کی متفرق و منتشر عملداری کے بیچوبیچ مین واقع تھا لہذا چارلس کو اوس سے مقام خوف تھا۔ ھنری کی سلطنت اِن دونون کے ملک سے قریب تو تھی مگر خلیج برطنی اور بحر شمالی کے حائل ہونے سے محفوظ و مامون تھی اور اس قرب و اتصال کے سبب سے پادشاہ انگلستان ایک ہی ہفتہ مین ان دونون پادشاہون کے ملک مین فوج لیجا سکتا تھا لہذا یہ دونون اوسکی خوش آمد کرنے لگے۔ شاہ فرانس نے قریب شہر کیلی کے ایک مجلس مین ھنری کو بلایا اور چارلس خود اوسکی ملاقات کو انگلستان مین آیا۔ ولزی کو بڑی آرزو تھی کہ مین پوپ ہو جاؤن چارلس نے اوس سے وعدہ کیا کہ جہانتک مجھہ سے ممکن ہوگا یہ آرزو آپ کی برلاؤن گا اور اسطرح سے اسقف مذکور کو اپنا دوست بنایا۔

شاہ ھنری نے فوراً شہر کیلی مین پہنچکر فرانسس پادشاہ فرانس سے درمیان گاینس اور ارڈرس کی ملاقات کی اور چونکہ اس صحبت مین دونون پادشاہ اور اونکے رفقاء و ملازمین بڑے زرق برق ہو کر آئے تھے لہذا اسکا نام بزم زرین ہو گیا۔ الغرض تین ہفتہ خالی خولی ملاقاتین اور نیزہ بازیان اور ضیافتین ہوئین مگر کوئی کام کی بات نہوئی۔ بعد اسکے شاہ ھنری اور شاہ چارلس مین قصبہ گریولینس مین ملاقات ہوئی جو شہر کیلی سے

انعقاد بزم زرین ۲۰ مئی ۱۵۲۰ع

ذرا شمال کی طرف ساحل دریا پر واقع ہے اور جو کچھ [illegible]
کو شاہ فرانس سے ہو گئی تھی وہ بھی اسی طرح [illegible] اور
صفحۂ خاطر سے بالکل محو ہو گئی

جب ہنری نے انگلستان کو مراجعت کی تو اڈورڈ
اسٹفرڈ نواب بکنگھم کو قتل کروا ڈالا — نواب ممدوح نے منجمون
کے اغوا اور اپنی شاہزادگی کے غرور سے کچھ کلمات ناشائستہ کہے تھے
جن سے کنایۃً یہ مطلب تھا کہ اگر پادشاہ بے اولاد مرے گا تو میں سلطنت
لونگا — اسی نواب پر انگلستان مین عہدۂ نظارت کا خاتمہ ہو گیا —

اب شروع دین مہذب کہ اعظم سوانح متعلقۂ تاریخ جدیدۂ انگلستان
مین ہوتا جاتا تھا — کئی سال سے دریاے ٹیبر کے کنارہ پر سینٹ
پیٹر کا کلیساے عظیم الشان تیار ہو رہا تھا — اس عمارت کے صرف
کے واسطے پوپ لیو دہم نے راہبون کو مغفرت نامے لیکر بھیجا تھا کہ
انھین بیچ لاؤ — یہ مغفرت نامے پوپ اربن دوم نے غزوات
صلیبی کے زمانہ مین اختراع کیے تھے اور لوگون کو یہ گمان تھا
کہ جو روپیہ ہم ان کاغذ کے پرزون کے عوض مین دیتے ہین اوسکی جزا
مین ہمین مراتب اولیا و اتقیا ملین گے — مارٹن لیوتھر کہ فرقہ
اگسٹاین سے ایک راہب تھا اور ملک سیکسنی کا باشندہ تھا

ان مغفرت نامون کے عقیدہ پر معترض وقادح ہوا اور پچانوے ۹۵ مسئلے
مستنبط کرکے کلیسائے وٹنبرگ کے دروازہ پر معلق کردے —
اون مین سے ایک مسئلہ یہ تھا کہ فقط حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان لانے سے
نجات ملیگی — بعد ازآن شہر لیبزگ مین اعاظم علماء و عقلاء
جرمنی شمالی جمع ہوے اور اونکے سامنے لیوتھر نے یہ مسئلہ ثابت
کیا کہ فقط صحف سماویہ پر دین و ایمان کی بناء اور مدار ہے
اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ کلام ربّانی کی تلاوت اور تفسیر بجاے خود
کرے — قلعہ وٹنبرگ کے دروازہ پر لیوتھر نے کلیسائے
روم سے تعلقات مذہبی بالکل قطع کرڈالی اور پوپ کے حکمنامہ کو
جسمین اوسنے لیوتھر کے کفر وارتداد کا فتویٰ دیا تھا آگ مین ڈالدیا
ان باتون کی خبر سنکر اکثر اہل انگلستان جنھین جان وکلف کے
عقائد حقّہ یاد تھے اور اونکی عظمت و احترام کرتے تھے بہت خوش
ہوے مگر شاہ ہنری ابتک پکّا کیتھولک یعنے تابع دین قدیم
تھا اور اوسنے لاطینی زبان مین ایک کتاب تصنیف کی اور اوس مین
مسائل سبعہ کلیسائے روم کی تائید و تقویت کی اور ایک نقل
اوسکی پوپ کو بھیجی — پوپ لیو کہ امام وقت تھا ایسے عظیم الشان
بادشاہ کی نصرت سے بہت خوش ہوا اور اوسے مؤیّد الدّین ناصر الملّۃ کا
خطاب عنایت کیا چنانچہ ابتک بادشاہان انگلستان اسی خطاب سے
مخاطب ہین اور اس لقب کے پہلے دو حرف انگلستان کے سب

لیوتھر کا ۹۵ مسئلے مستنبط کرکے مشتہر کرنا

قطع علاقہ مذہبی درمیان لیوتھر و کلیسائے روم ۱۰ دسمبر ۱۵۲۰ء

سلاطین

سکون پر کندہ ہین - لیوتھر نے بڑے زور و شور سے اور بلا خوف و خطر ھنری کے کتاب کی رڈ لکھی اور اب تمام اہل یورپ کی نظر اس مباحثہ پر جمگئی - الغرض اس کار خیر مین جسکا بانی لیوتھر ہوا تھا خدا نے برکت دی اور ہر روز دین مہذّب کی اتباع و اشیاع زیادہ ہوتے گئے -

چارلس پنجم اور فرانسس اوّل مین جو لڑائی شروع ہوئی تو پہلے ھنری شاہ چارلس کی طرف ہوگیا اور فوج انگریزی نے دو مرتبہ فرانسیس پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوئی اگرچہ دوسرے حملہ مین سپاہ انگریزی ایک شہر مین پہنچ گئی کہ اوسّے اور پیرس پایہ تخت فرانس سے کل ساڑھے سولہ کوس کا فاصلہ تھا - منجملہ اور اسباب کے روپیہ کا نہونا بھی ایک سبب شکست فوج انگریزی کا ہوا اسواسطیکہ بادشاہ متوفّی کے خزائن وافرہ خالی ہو چلے تھے اب ان خزانون کے پر کرنیکے واسطے ھنری نے مجبوری ۱۵۲۳ء مین مجلس پارلیمنٹ منعقد کی کہ سات برس سے دونون محکمہ پارلیمنٹ کے بند تھے اور ارباب محکمہ کے افعال سے بادشاہ ایسا ناراض تھا کہ سات برس اور اونھین معطّل رکھا - اس سات برس کے عرصہ مین نذرانہ کے روپیہ سے پادشاہ کو بڑی آمدنی رہی اور اب جو محکمہ عوام پارلیمنٹ منعقد ہوا تو ولزی داخل قصر الامارۃ ہوا اور اٹھ سّے لاکھہ روپیہ پادشاہ کے واسطے طلب کیا

اور صدر محکمہ مسٹر ٹامس مور نے اوسکی تائید کی مگر ممبران محکمہ مذکور نے تقریبا نصف مبلغ مطلوب دیا اور جب اوس قسیس مسٹر کش (کولڈ ی) نے طلب زرمین حجت و تکرار زیادہ کی تو ارباب محکمہ نے اوس سے کہا کہ ایسے مقدمات مین فقط ہم مباحثہ و تقریر کے مجاز ہین تمھین کیا دخل ہے

اب ھنری کی تدبیرین بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ اوسکے وزیر ولزی کی تدبیرین نسبت ممالک غیر کے بدل گئین اسواسطے کہ اب دو پوپ مر چکے تھے یعنے لیو دہم ۱۵۲۱ء مین مرگیا تھا اور اڈرین ۱۵۲۳ء مین راہی ملک عدم ہوا تھا مگر ان دونون اماموں کے مرنے سے جو ولزی کو آرزوی حصول منصب امامت تھی وہ نہ برآئی اور دومرتبہ جو وہ حصول مراد سے مایوس و ناکام ہوا تو بادشاہ کی طرف سے اوسکا دل کھٹا ہوگیا کیونکہ بادشاہی کے وعدۂ نصرت و حمایت پر تو اوسنے اتنی مدت سے مشقت نظم امور سیاست گوارا کی تھی اب فرانسس شاہ فرانس کا حال بھی قابل عبرت ہوگیا تھا چنانچہ خود اوسکا قول تھا کہ پیویا کی لڑائی مین (جو ۲۵ فروری ۱۵۲۵ء مین ہوئی تھی) سوا عزت کے اور کچھ میرے پاس نرہا اور اب وہ شاہ چارلس کا اسیر تھا۔ غرض برسوں تک بادشاہ فرانس کو رہائی نہ نصیب ہوئی آخر میڈرڈ کے مصالحہ مین اوسنے اپنی جان بخشی کے عوض مین برگنڈی جیسا

زیر حصہ صوبہ شہنشاہ چارلس کو دینے کا اقرار کیا مگر اس وعدہ کو وفا نہ کیا۔ دو برس بعد اس مصالحہ کے جبکہ شہنشاہ چارلس کی فوج زیر سرداری بورباون جو فرانسیس سے بھاگ آیا تھا روم کو تاخت و تاراج کیا اور پوپ کو قید کر لیا تو ھنری اور فرانسس نے خوب مستحکم سازش کر کر چاہا کہ پوپ کو رہا کر لین اور شہنشاہ موصوف کے ملک مین لڑائی ڈال دین

بیس برس کی معاشرت و مواصلت کے بعد شاہ ھنری نے یہ حیلہ نکالا کہ مجھے شاہزادی کیتھرائن سے جواز نکاح مین کلام ہے کہ یہ تو میرے برادر متوفی کی زوجہ ہے۔ یہ شاہزادی خوبصورت اور نیک سیرت تھی اور حق تو یہ ہے کہ ھنری کی طبیعت اوس سے سیر ہو گئی تھی اور اوسکی ایک خواص این بولین پر نہایت مائل تھی۔ یہ عورت نواب اوّل نورفک کی پوتی تھی۔ اب ھنری کو یہ دھن لگ گئی کہ کسیطرح ملکہ کو طلاق دیدون مگر اسمین بڑی دقتین تھین کیونکہ اوّل تو ملکہ کیتھرائن چارلس پنجم شہنشاہ جرمنی کی بھیجی تھی دوم یہ کہ وہ بڑی متعصب کیتھولک تھی اور پوپ کی بڑی مقرب تھی۔ مگر ھنری نے کہا کہ مین اِسے طلاق دون پر دون اور ولزی سے بھی یہ راز کہدیا۔ وہ کئی گھنٹہ تک پادشاہ کے قدمون پر سر رکھے رہا اور ہزار چاہا کہ اوسے اس ارادہ سے باز رکھے مگر کیا

ہوسکتا تھا۔ غرض اب ولزی حیران ہوا کہ کیا کرون اودھر پوپ پر
شہنشاہ جرمنی کا رعب ایسا غالب ہی کہ وہ ھنری کی درخواست درباب
اجازت طلاق کا ہیکو منظور کریگا ادھر مجھے اتنی طاقت نہین کہ پوپ
کا مقابلہ کرون۔ آخر اسقف مذکور نے دوھری چال چل کر اپنی تئین
غارت کیا کہ ظاہر مین تو وہ طلاق کا درپے رہا مگر باطن مین اوس نے
پوپ کی اطاعت سی طلاق مین لیت ولعل ڈالدیا۔ آخر الامر اِس
مقدمہ کی تحقیقات کیواسطے لنڈن مین ایک خاص عدالت مقرر ہوئی
اور وُلزی اور کیمپجیو کہ اطالیہ کا ایک اسقف تھا اس عدالت
مین منصف بنکر بیٹھی۔ پہلے روز ایک عجب درد انگیز ماجرا ہوا کہ جب
ملکہ کیتھراین کا نام پکار اگیا تو وہ آئی اور قسم تو نہ کھائی مگر بچشم گریان اپنے
تئین اپنے شوہر کے پانون پر گرادیا اور کہا کہ مجھپر رحم کرو کہ مین تمھاری ملک
مین مسافر ہون اور تئیس برس سے تمھاری کیسی وفادار بی بی ہون آخر جب
ملکہ کی کچھہ شنوائی نہوئی تو وہ باہر چلی گئی لیکن ھنری کو کچھہ اثر نہوا
اور وہ اس مقدمۂ طلاق مین پیروی کئیے گیا مگر کچھہ فیصلہ نہوا اور قریب
دو مہینے کے اجلاس کے بعد پوپ نے اس عدالت کو روم مین منتقل
کردیا۔ اس تاخیر سے شاہ ھنری وُلزی پر بہت غصہ ہوا اور مہر
پادشاہی اور تمغۂ منصب صدرالصدوری اوس سے چھین کر سر ٹامس
مور کو دیا اور اوسکی محل سرا جسکا نام قصر سفید ہی مع مال واسباب
کے ضبط کرلی۔ آخر ولزی ناچار ہوکر ضلع یورک مین عزلت گزین ہوا

اور اس ذلت و خواری کے بعد فقط ایک برس اور زندہ رہا۔ اوسکی وفات کی کیفیت
یہ ہے کہ نواب نورتھمبرلنڈ نے اوسے بجرم بدخواہی نمک حرامی مقید کر کے لنڈن مین
پھانسی دینے کے واسطے بھیجا کہ اثنا راہ مین اوسے پیچش ہو گئی اور
خانقاہ لیسٹر مین اوسنے انتقال کیا۔ مرتے وقت اوسنے عجب
عبرت انگیز کلمات کہے کہ جس سرگرمی اور جانفشانی سے مینے پادشاہ
کی خدمت کی ہے اگر اسطرح مین خدا کی عبادت کرتا تو وہ اس عالم پیری
مین مجھے چھوڑ نہ دیتا مگر میری جزا یہی ہے۔

شاہ ھنری کی طبیعت رفتہ رفتہ مہذبین ملت
کی طرف راغب و مائل ہوتی جاتی تھی اور اس میلان طبیعت کا سبب
منافع ملکی تھے نہ فوائد دینی۔ اب مہذبین ملت نے شہر اسپائرس
کے شورے مین اپنا نام پراٹسٹنٹ یعنے منکرین مسلک پوپ
رکھا۔ اس زمانہ مین ٹامس کرنمر اور ٹامس کرمول پادشاہ
کے مشیران خاص تھے۔ ٹامس کرنمر نے کہ منجملہ ممبران مدرسۂ عالیہ
کیمبرج تھا پادشاہ سے عرض کیا کہ طلاق کے مقدمہ مین مدارس عالیہ
کے علما سے استصواب کیا جاے۔ پادشاہ نے یہ سنکر کہا کہ ہان کیا
خوب بات تمنے کہی ہے اور کرنمر کے مشورہ پر عمل کیا۔ الغرض مقدمۂ
طلاق تمام مدارس عالیہ یورپ مین بطور استفتا بھیجا گیا اور تمام
اہل حلّ و عقد نے شاہ ھنری کے موافق فیصلہ کیا۔ اس سے کرنمر کی

بن پڑی۔ کروموَل نے بھی اسیطرح سے کوئی مشورہ دیا اور پادشاہ کا مقرب ہوگیا۔ اس شخص کے حالات بہت مختلف و متشتت ہیں۔ پہلے یہ شہر انٹورپ کو ایک کارخانہ تجارت مین متصدی تھا بعد ازان روم کی تاراجی مین یہ سپاہی ہوا پھر وِنِس مین محرر ہوا بعد اوسکے انگلستان مین وکالت کرنے لگا آخر کو ولزِي وزیر اعظم کا وکیل ہو گیا۔ اسی شخص کے مشورہ سے شاہ ھنرِي نے پوپ کی امامت کا انکار کیا اور اپنے تئین کلیساے انگلستان کا امام بنایا

اب وہ سلسلۂ امامت و ماموميّت جسّے اہل انگلستان مدّت سے خلیفۂ روم (یعنے پوپ) کے قید اطاعت مین تھے حلقہ بحلقہ ٹوٹنے لگا۔ ۱۵۳۱ء مین جو مجلس پارلیمنٹ منعقد ہوئی تو اوسنے پادشاہ کی امامت و ولایت تسلیم کرلی۔ پھر ۱۵۳۲ء کی پارلیمنٹ نے ممانعت کردی کہ پوپ کو پھلا پھل ندیا جاے۔ یہ ایک قسم کا خراج تھا کہ جب اسقفون کے عہدے خالی ہوتے تھے تو اونکے پہلے سال کی آمدنی پوپ کو نذر کیجاتی تھی۔ بعد اوسکے ۱۵۳۳ء کی پارلیمنٹ نے ممانعت کردی کہ مقدمات کا مرافعہ پوپ کی عدالت مین نہ کیا جاے۔ اسی سال مین این بولین پادشاہ کی خاص محل ہوئی اور ملکہ کیتھراین کو پادشاہ نے طلاق دیدیا اور وہ اوسکے پاس سے چلی گئی اور تین برس کے بعد ضلع ھنٹنگڈن مین مرگئی اور ایک بیٹی جسکا نام میرِي تھا چھوڑ گئی۔ جب اس بات

کی خبر پوپ کو پہنچی تو اوسنے بہت غضبناک ہوکر کہا کہ اگر پادشاہ ہنری
ملکہ کیتھرائن کی طرف پھر رجوع کریگا تو اوسے ملعون کردونگا مگر پادشاہ
بھی ایسا جن تھا کہ اوس دھمکی سے ذرا بھی نہ پسیجا۔

جب طلاق کا مقدمہ طے ہو گیا تو اب یہ امر محل نزاع رہا کہ
کلیسائے انگلستان کا امام کون ہے پادشاہ یا پوپ۔ یہ امر بھی ۱۵۳۴ء
کی پارلیمنٹ نے منفصل کیا اور منصب امامت مع کل اختیارات متعلقہ
اون پادشاہ کو عنایت کیا۔ قریب اوسی زمانہ کے ضلع کینٹ مین ایک
پاک بی بی پیدا ہوئین یہ عورت مجنون و مصروع تھی اور عقائد جدیدہ کی مذمت مین
بڑاتی تھی اور پادشاہ کو کوستی دیتی تھی کہ اوسنے ملکہ کیتھرائن سے ایسا
سلوک کیا۔ اس مجنونہ کا اصلی نام الزبتھ برٹن تھا اور بعض اشخاص
نے یہ اظہار کیا کہ یہ عورت فقط مفسدون کے اغوا سے یہ باتین کرتی ہے
پس اوسکے اغوا کرنیوالے بھی اکثر اوسکے ساتھ قتل کئے گئے۔ مگر دو
بہت بڑے شخص اس پادشاہ جابر کے قہر سے ہلاک ہوے یعنی جان فشر
اسقف روچسٹر اور سر ٹامس مور جسکی کتاب اٹوپیا مشہور
ہے۔ یہ دونو شخص ناحق ۱۵۳۵ء مین اس جرم پر قتل کیے گئے کہ انھون
نے پادشاہ کی امامت کا انکار کیا تھا۔ اب پادشاہ انگلستان سے اور
پوپ سے بالکل قطع ہوگئی اور اس زمانہ سے کلیسائے انگلستان
بذات ایک علحدہ مسلک ہو گیا۔ پوپ پال دوم خلیفہ وقت نے شاہ ہنری

سے کفر و الحاد کا فتوے دیدیا مگر بادشاہ نے اوسکی ایک نہ سُنی

اب بادشاہ نے مصمم ارادہ کیا کہ خانقاہین شکست کردے
اور کرومول نے جسے کل اختیار کلیسا کا دیا گیا تھا اور نائب
امام کا خطاب عنایت ہوا تھا خانقاہون کو توڑنا شروع کیا۔
بہت لوگون کی راے مین خانقاہون کے شکست کرنے کی
معقول وجہین تھین اور وہ کہتے تھے کہ اکثر راہب فاسق
و فاجر ہوتے ہین اور اکثر خانقاہین دار الفسق ہین مگر بادشاہ
نے اونکے فسق و فجور کے سبب سے اونھین نہین شکست کیا
بلکہ اونکے برباد کرنے سے اوسکی یہ غرض تھی کہ پوپ کی حکومت
بالکل زائل ہو جاتے اور راہبون کی دولت خزانہ شاہی مین
داخل ہو۔ الغرض پارلیمنٹ نے کہ ہمہ تن بادشاہ کی مطیع تھی
اور اب اوسکا چھٹھا اجلاس تھا ایک قانون جاری کیا کہ جتنی
خانقاہون کی آمدنی دو ہزار روپیہ سالانہ سے کم ہے وہ شکست
کی جائین۔ تین برس کے بعد بڑی خانقاہین بھی برباد کی گئین
اور کل ۳۲۱۹ عبادت خانے بالکل خراب و برباد کر دئے گئے
اور اونکی سالانہ آمدنی کہ ۱۹۱۰۰۰ تھی بادشاہ کے ہاتھ لگی اور
اونکے عوض مین چھہ علاقے اسقفون کے مقرر کئے گئے

قانون فیوڈل سسٹم کی بڑی بڑی خرابیاں ابتک ملک ویلس مین باقی تھین — اوس ملک کے امراء غدار اپنے اپنے ضلعون مین کوس لمن الملک بجاتے تھے اور ہمیشہ باہم مجادلہ و مقاتلہ کیا کرتے تھے اور ہر روز خونریزی اور نہب اموال اونکا شعار ہو گیا تھا مگر اب ان امراے سرکش کے اختیارات سلب ہو گئے اور ہر مقام پر قوانین انگریزی جاری و نافذ کئے گئے — اسی زمانہ سے چوبیس ممبر اہل ویلس کی طرف سے پارلیمنٹ مین شریک شورا ہوے اور اب وہ ملک حقیقۃً انگلستان سے متحد ہو گیا —

ہنری ہشتم کی بیاہتا بی بی ملکہ کیتھراین نے ۸ جنوری ۱۵۳۶ء مین انتقال کیا اور اوسی سال ۱۹ مئی کو اوسکی سوت این بولین قتل کی گئی — جبتک ملکہ کیتھراین کے طلاق کا مقدمہ طے نہوا تھا جبتک تو بادشاہ این بولین کا عاشق زار رہا مگر جب بادشاہ کے مراد بر آئی (یعنے خاص محل کو طلاق ہو گیا) تو اب خرد محل سے بھی بے اعتنائی و سردمہری کرنے لگا اور اوسکی طبیعت بے ثبات ایک اور معشوقہ نازک ادا پر فریفتہ ہوئی جسکا نام جین سیمور تھا — این بولین کے دشمنون نے اوسکی طرف سے بادشاہ کے کان بھرے اور اوس

بیچاری کے دوستون مین سے فقط کرنمر اوسکی طرف سے بولا۔
الغرض ملکۂ مذکورہ کو پادشاہ کی خیانت و بیوفائی کی تہمت لگا کے
قتل کا حکم دیا اور بوقت قتل وہ بشاش رہی اور پادشاہ کے حق مین
دعاے خیر کی۔ اس شاہزادی کو ایک بیٹی الزبتھ تھی جو بعد چندے
کے ملکۂ انگلستان ہوئی۔ دوسرے روز جین سیمور پادشاہ
کی محل بنین

اس پادشاہ کے عہد مین مذہب پراٹسٹنٹ کا مناط
و مدار فقط بائبل (یعنی مجموعۂ صحف سماویہ) پر ہوگیا۔ قریب
ڈیرہ سے برس کے گذرے تھے کہ جان وکلف نے کتب مقدسہ
سماویہ کا ترجمہ انگریزی زبان مین کیا تھا مگر ہنری ہشتم کے ابتداء
عہد مین جو ترجمہ کتب مذکورہ کا انگلستان مین شائع تھا وہ ولیم ٹنڈیل
کا کیا ہوا تھا۔ یہ عالم مدرسۂ عالیہ آکسفرڈ کا تعلیم یافتہ تھا اور سنہ ۱۵۲۶ء
مین اسنے کتب عہد جدید کا ترجمہ کرکے مشتہر کیا پھر چار برس کے بعد
کتب عہد عتیق کا ترجمہ بھی مشتہر کیا۔ سنہ ۱۵۳۵ء مین عالم موصوف
صوبۂ فلینڈرس مین زندہ جلا دیا گیا اور اوسی سال مایلس
کورڈیل نے کہ کیمبرج کے علما مین سے تھا کل صحف سماویہ
کا ترجمہ انگریزی زبان مین کرکے مشتہر کیا۔ یہ ترجمے صحف سماویہ
کے نسخہ لاطینی سے کیے گئے تھے اور پادشاہ کے حکم سے ایک ایک

نسخہ کوورڈیل کی ترجمہ کتب مقدسہ کا ہر ضلع کے گرجے کے ستون یا منبر مین باندہ دیا گیا تاکہ جس شخص کا جی چاہے اوسکی تلاوت کرے ۱۵۳۹ء مین ایک اور ترجمہ صحف سماویہ کا بنام مصحف کبیر مشہور ہوا۔ یہ ترجمہ کرنمر کے اہتمام سے تیار ہوا تھا جو اب کنٹربری کا اسقف اعظم تھا۔ ان نعمات غیر مترقبہ (یعنے تراجم صحف سماویہ) کو لوگون نے بخوشی قبول کیا اور کتاب مقدس کا ایک ایک نسخہ خریدنے کے واسطے کہ ابتک وہ گران قیمت تھی ہر گھر مین کچھہ روپیہ جمع ہوا اور جو لوگ پڑھنا جانتے تھے اکثر اونکے پاس سننے والون کے بھیڑ لگی رہتی تھی اور سامعین بکمال توجہ و اشتیاق اوس کلام پاک کو سنتے تھے جسمین حیات ابدی کا وعدہ ہے

خانقاہون کے شکست ہونے سے لوگ بہت ناخوش ہوئے علی الخصوص اضلاع شمالی مین بہت شورشش ہوئی اور دریای ٹرنٹ کے شمال کے ملک مین چالیس ہزار آدمیون نے جنکا سرگروہ ایک شخص اسک نامی تھا بلوے کیا۔ چونکہ ان لوگون کا یہ مقصود تھا کہ کلیسای روم (یعنے مذہب قدیم کیتھولک) کو بحال کرین لہذا اونھون نے اس فساد کا نام جہاد فی سبیل اللہ رکھا۔ اِن باغیون کے آگے آگے قسیس چلتے تھے اور اِن کے علمون

صلیب مسیحی اور جام مطہر نصب تھا۔ شہر یورک اور ہل کچھ دنون ان لوگون کے قبضہ مین رہا آخر بوعدۂ عفو قصور اور شدت باران سرما کے سبب سے وہ اپنے گھرون کو پھر گئے۔ دوسری سال کی شروع مین پھر بلوے ہوا مگر بیکار ہوا اور اسک و دیگر سرداران فرقۂ باغیہ قتل کئے گئے

ولادت فرزند ارجمند جسکا نام بعد ادائے رسوم اصطباغ اڈورڈ رکھا گیا شاہ هنری کو سرور موفور ہوا اور اوسکی ولادت کی خوشی بادشاہ کو اسقدر ہوئی کہ ملکہ جین سیمور کے مرنے کا غم بھی بھول گیا اگرچہ چندہی روز بعد ولادت شاہزادہ کے ملکہ نے انتقال کیا تھا

اگرچہ بادشاہ نے پوپ سے تو بالکل قطع کردی تھی مگر وہ لیوتھر کا بھی دوست نہ تھا اور ابتک وہ قدیم اعتقادات پر ثابت تھا علی الخصوص عقیدہ قلب ماہیت پر جسکے یہ معنے ہین کہ جو لوگ عشاء مقدس عیسوی تناول کرتے ہین اونھین یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ روٹی نہین کھاتے نہ شراب پیتے ہین بلکہ وہ روٹی اور شراب (معاذ اللہ) نفس الامر مین مقلوب الماہیۃ ہوکر حضرت مسیح کا گوشت وخون ہو جاتے ہین ــــ الغرض هنری بیچ ادھر

مین تھا نہ کلیسا اے روم کا تابع تھا نہ مذہب جدید کا پابند بلکہ وہ اسبات
کی کوشش کرتا تھا کہ کیتھولک اور پراٹسٹنٹ دونون فرقون
کے قلوب کو اپنے آرا و عقائدِ مخترعہ پر مائل کرے یہانتک کہ ان دونون
فرقون مین سے جن لوگون نے اوسکی راے سے مخالفت و اعراض
کیا اونھین اوسنے زندہ جلوا دیا۔ پادشاہ کے مسائل مخترعہ کے
اعتقادات سبعہ مقرر ہوئے جنمین اوّل و اہم یہ اعتقاد تھا
کہ سب لوگ مسئلہ قلبِ ماہیتہ کو حق جانین اور اسکے انکار کو
باعث قتل سمجھین۔ چونکہ ان اعتقادات سبعہ مخترعہ کے سبب سے
بہت لوگ قتل ہوے لہذا انھین آئین خونین کہنے لگے۔ قریب
اسی زمانہ کے پارلیمنٹ نے حکم قطعی جاری کیا کہ جن امور کو پادشاہ
ھنری مشتہر کرے اونھین قوانین واجب العمل سمجھنا چاہیے۔
یہ حکم پارلیمنٹ کا کلاً و قاطبتہً حقیقتِ آئینِ انگلستان کے خلاف
تھا کیونکہ اسنے ضمناً شاہ ھنری کو ایسا خودسر و مطلق العنان
کر دیا جیسا شہنشاہ روس یا شاہِ ایران ہے

ھنری کی چوتھی بی بی آین رئیس زادی کلیوس تھی
جسکا باپ پراٹسٹنٹ مذہب کا ایک شاہزادہ تھا۔ یہ شادی
کرومول کی تجویز سے ہوئی تھی کہ اوس سے یہ مقصود تھا کہ مذہب پراٹسٹنٹ
انگلستان مین مستحکم ہو جائے۔ الغرض شاہزادی مذکورہ کی تصویر پادشاہ کو

دکھائی اوسے اوسکی صورت پسند آئی اور اوسے انگلستان میں طلب
کیا مگر جب بادشاہ اس شاہزادی کے دیکھنے کو آیا تو اوسنے فلینڈرس
کی بڑی گھوڑی خطاب دیا اسواسطیکہ اس شاہزادی مین حسن
تھا نہ نزاکت تھی اور سوا اپنے ملک کی زبان کے اور کوئی زبان نجانتی
تھی۔ القصہ کسیقدر تاخیر کے بعد شادی ہوئی مگر بادشاہ نے اس
مشاطہ گری کا قصور کرومول کو ہرگز نہ معاف کیا اور اب تین
باتون کی فکر اوسے ہوئی ایک یہ کہ کرومول سے انتقام لے
دوسرے یہ کہ شاہزادی این کو طلاق دے تیسرے یہ کہ کیتھرائن
ھاورڈ سے شادی کرے۔ اس ملکہ کا مذہب کیتھولک تھا
اور یہ نواب نورفک کی بھتیجی تھی۔ چھ ہی مہینے مین یہ تینون مقصد
بادشاہ کے حاصل ہوے یعنے کرومول کو بہ تہمت کفر و بدخواہی
قتل کروا ڈالا اور ملکہ این کو اوسی کی مرضی سے اپنے سے جدا کیا اور
تمت العمر وہ انگلستان مین رہی اور تیس ہزار روپیہ سالانہ پنشن
پاتی رہی اور ملکہ کیتھرائن ھاورڈ کو بادشاہ نے اپنے ساتھ
تخت پر بٹھایا۔ ملکہ موصوفہ کے تخت نشین ہونے سے فرقہ
کیتھولک کے لوگ کہ اوسکے ہم مذہب تھے بہت خوش ہوے
اور اوسکے اوج کو وہ شگون نیک سمجھے۔ ملکہ جاین سیمور و
این کلیوس و کیتھرائن ھاورڈ ان تین شاہزادیون
نے دین مہذب کی تائید و تقویت کی۔

قریب ڈیڑھ برس کے زمانہ تک تو ملکہ کیتھر این ھاورڈ کا حسن و جمال پادشاہ کے مطبوع خاطر رہا بعد اوسکے کچھ حالات موحش اوسکی جوانی کے زمانہ کے مشہور ہوے اور کینمر نے ایک عرضی مین یہ حالات ملکہ کے لکھکر پادشاہ کو بھیجے پہلے تو پادشاہ نے اونکا یقین نکیا لیکن جب کہ ملکہ نے خود اقرار کیا اور بہت سے گواہون نے بحلف بیان کیا کہ وہ قبل شادی کے آوارہ وبدوضع تھی تو پادشاہ کی آتش حسد بھڑکی اور سوا ملکہ کے خون کے کوئی چیز اوسکو نہ بجھا سکی آخر ملکہ مقام ٹاور ہل پر قتل کی گئی اور اوسکے ساتھہ ایک اور عورت لیڈی راچفرڈ بھی قتل ہوئی کہ وہ اوسکے بدکاری مین شریک ہوئی تھی اور ملکہ این بولین خاصّتہً اوسیکی گواہی سے قتل کی گئی تھی —

جسطرح شاہ ھنری نے اپنی شادیون کے امر مین تلوّن طبع اور عدم استقلال ظاہر کیا اوسیطرح امور مذہبی مین بھی تغیرات کئے چنانچہ پہلے جو اعتقادات سبعہ اوسنے مقرر کئے تھے اونپر بھی وہ قائم نہ رہا اور اب دو کتابین پے در پے مشتہر کین اور اونمین مختلف و متناقض مسلک مقرر کئے اور سابق مین جو پادشاہ نے تلاوت صُحُفِ سماویّہ کی اجازتِ عام دی تھی اب اوسے بھی اشراف اور تجّار پر منحصر و محدود کردیا —

آخر عمر مین هنری ہشتم اسکاٹلنڈ اور فرانسیس کی لڑائیون
مین مشغول رہا مگران لڑائیون کی تفصیل لکھنا کچھہ ضرور نہین ہے —
پادشاہ کی چھٹھی بی بی کیتھر این پار امیر لیٹمر کی زن بیوہ تھی —
اوس کے محلون مین سے فقط یہ بی بی بچ گئی اگرچہ اسکا سر بھی کئی مرتبہ
جا ہی چکا تھا - پادشاہ کا مزاج ایک تو خلقت سے سخت و درشت
تھا اب زیادہ مٹاپے اور ایک ٹانگ مین ناسور پڑجانے کے سبب
سے وہ اور بھی بدمزاج ہوگیا تھا چنانچہ ایکروز اعتقادات مذہبی کے
بارے مین ملکہ اور پادشاہ مین کچھہ گفتگو ہوئی اور ملکہ نے اوسکے کلام
کی رد کی اسپر پادشاہ ایسا غصہ ہوا کہ اوسے قید کرنیکا حکم دیا مگر ملکہ کے
ایک دوست نے اتفاقاً اوس حکمنامہ کو دیکھہ لیا اور اوسنے کہدیا
پھر جو پادشاہ سے ملاقات ہوئی تو ملکہ نے بحال انکسار و عاجزی
عرض کیا کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہے اور مین آپ کی ہدایت کی
نہایت شکرگذار ہون غرض ملکہ کا عذر مقبول ہوا اور جب قاضی القضاۃ
اوسے گرفتار کرنیکو آیا تو پادشاہ نے اوسے کہا کہ چلے جاؤ —

سب سے آخر جو شخص اس پادشاہ جائر کے قہر مین مبتلا ہوا
وہ ہاورڈ نواب سرّی تھا - یہ امیر اسواسطے مشہور ہے کہ اسنے
انگریزی علم ادب کو بہت رونق و جلا دی اور سب شعرا سے بیشتر اوسنے
اشعار غیر مقفّٰی تصنیف کئے - نواب موصوف ملکہ کیتھراین

ھاورڈ کا چچازاد بھائی تھا اور اس شبہہ پر قتل کیا گیا کہ سلطنت لینے کی فکر مین ہے اور اوسکے جرم پر بڑی دلیل یہ پیش کی گئی کہ اوسنے اپنی سپر پر شاہ اڈورڈ مجاہد کا معرکہ بنوایا ہے حالانکہ وہ معرکہ اوسکے بزرگون کے وقت سے چلا آتا تھا۔ نواب سرّی کا باپ نواب نورفک بھی بیٹے کے ساتھ گرفتار ہوا تھا اور وہ بھی قید خانہ مین قتل کا منتظر تھا کہ ھنری کے مرنیکی خبر آئی۔

کئی روز سے اہل دربار خوب جانتے تھے کہ پادشاہ مر رہا ہے مگر اوسکے خوف سے کوئی زبان سے نہ نکال سکتا تھا آخرالامر سر اینٹنی ڈِنّی نے پادشاہ کو آگاہ کیا کہ موت قریب ہے۔ تب پادشاہ نے کونمر اسقف اعظم کو یاد فرمایا مگر اسقف اعظم جب آیا جبکہ پادشاہ مین طاقت گفتار نہ باقی رہی تھی۔ جب کونمر نے کہا کہ اپنا اعتقاد نسبت حضرت مسیح ؑ کے ظاہر کیجیے تو پادشاہ نے اوسکا ہاتھ دبا دیا اور اوسکی روح مفارقت کر گئی۔ اس پادشاہ نے چھہ شادیان کی تھین اور تین اولاد تھے۔ قریب ایک مہینے پیشتر اپنی وفات کے اوسنے وصیت نامہ لکھا تھا جسکے بموجب شاہزادہ اڈورڈ وارث تخت و تاج تھا بعد اوسکے شاہزادی میری اوسکے بعد شاہزادی الزبتھ۔ یہ وصیت پادشاہ کی بعینہٖ عمل مین آئی۔

شاہ ھنری مین غرور اور خود بینی بہت تھی اور وہ اپنے علم پر نازان تھا اور جوانی مین اپنے حسن پر بھی مغرور تھا مگر خاصّتہً تلوّن طبع اور عدم استقلال اور خودروی کے سبب سے اوسنے بڑے بڑے گناہ سرزد ہوسے اور اوسسے زیادہ بہت کم پادشاہان انگلستان خودسر و مُطلق العِنان ہوسے - اٹھارہ برس کے سن مین تو وہ بڑا حسین اور رنگیلا جوان تھا اور علم موسیقی مین مشّاق اور انشا پردازی مین طاق تھا مگر جب اوسکا سن پینسٹھ برس کا ہوا تو وہ محض ہیکل مُضغۂ گوشت اور مُجسّم شہواتِ نفسانیۂ خبیثہ ہو گیا -

ھنری ہشتم کے عہد مین بڑا واقعہ تاریخی یہ ہوا کہ انگلستان مین مذہب پراٹسٹنٹ کی بنیاد پڑی -

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ	سنہ وفات
جیمس چہارم	سنہ ۱۵۱۳ء
جیمس پنجم	سنہ ۱۵۴۲ء
ملکہ میری	

سنہ وفات

فرانس

لوئی دوازدہم . . . . سنہ ۱۵۱۵ع

فرانسس اول . . . .

اسپانیہ

فرڈننڈ . . . . سنہ ۱۵۱۶ع

چارلس اول . . . .

ترکستان روم

سلیم اول . . . . سنہ ۱۵۲۰ع

شہنشاہ جرمنی

میکسملین اول . . . . سنہ ۱۵۱۹ع

چارلس پنجم . . . .

پوپ

جولیس دوم . . . . سنہ ۱۵۱۳ع

لیو دہم . . . . سنہ ۱۵۲۱ع

اڈرین ششم . . . . سنہ ۱۵۲۳ع

کلمنٹ ہفتم . . . . سنہ ۱۵۳۴ع

پال سوم . . . .

باب ۳ سوم

عہد شاہ اڈورڈ ششم سنہ ولادت ۱۵۳۷ء
سنہ جلوس ۱۵۴۷ء - سنہ وفات ۱۵۵۳ء

ھنری ہشتم کے وصیت نامہ مین یہ حکم لکھا تھا کہ شاہزادہ اڈورڈ جسکا سن اب دس برس کا تھا اٹھارہ برس کی عمر مین بالغ سمجھا جاے اور اوسکے زمانہ نابالغی مین اٹھائیس امیرون اور قسیسون کی کونسل امور سلطنت کا انتظام کرے - اس کونسل نے کسی سردار کا ہونا ضروری جانکر نواب ھرٹفرڈ کو بخطاب حافظ الملک اپنا سردار مقرر کیا کہ وہ ملکہ جین سیمور کا بھائی اور پادشاہ کا ماموں تھا - بہت سے لوگون کو درجہ امارت عنایت ہوا اور بہتون کے درجہ کی ترقی ہوئی - جن امیرون کے درجہ کی ترقی ہوئی اون مین سے نواب حافظ الملک کو نواب سمرسٹ کا خطاب ملا - کونمر اسقف اعظم کونسل تولیت کے ممبران اعلی مین سے تھا -

شاہ ھنری کے وصیت نامہ مین یہ حکم بھی لکھا تھا کہ اگر ممکن ہو تو شاہزادہ اڈورڈ کی شادی میری شاہزادی اسکاٹلنڈ

سے کردیجاے مگر اہل اسکاٹ لنڈ اس نسبت سے ناراض تھے
اور اونھین زبردستی اس نسبت پر راضی کرینکے واسطے نواب ہمرہٹ
اٹھارہ ہزار آدمیونکی فوج سرحد جنوبی اسکاٹ لنڈ مین لیکیا
اور اوس ملک کے متولی سلطنت نواب آرن نٹ نے اوسکا مقابلہ مقام
پنکی پر مسلبرا کے قریب کیا مگر شکست کھائی (۱۰ ستمبر ۱۵۴۷ء) - نواب
حافظ الملک نے اپنے زوال حکومت کی تدبیرون کی خبر سنکر لنڈن
کو مراجعت کی اور اس لڑائی کا خاتمہ ہوگیا مگر اہل انگلنڈ کو کچھ خاک
نفع نہوا بلکہ اونکی اس کوشش سے کہ اسکاٹ لنڈ والون سے
زبردستی یہ نسبت قبول کروالین وہ لوگ بھی اون مین سے برخلاف
ہوگئے جو کہ اس شادی سے راضی تھے اور نواب ھنٹلی نے کہا
کہ ہمین یہ شادی ناپسند نہین ہے مگر جس طور سے شادی کی بات
چیت کی ہے وہ ہمارے خلاف ہے اور اسکاٹ لنڈ کی شاہزادی کو
کہ ابھی لڑکی تھی حفاظت کی نظر سے فرانس مین بھجوادیا -

اس بادشاہ کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ دین مہذّب
کی تکمیل ہوئی اسواسطیکہ چونکہ نواب حافظ الملک مذہب پراٹسٹنٹ
کا معتقد تھا لہذا اوسنے اس امر مین اہتمام بلیغ کیا کہ نوعمر بادشاہ تک انھین
لوگون کی رسائی ہو جو دین مہذّب کے معتقد ہون - نواب موصوف
کی حسن تدبیر اور سعی جمیل سے کلیساے انگلستان کی وہ صورت ہوگئی جو اب ہے

اور اس کار خیر مین کرنمر اسقف اعظم نے سب سے زیادہ جدّ و جہد کی اور اوسکی اعانت رڈلی اسقف لنڈن اور لیٹیمر اسقف ورسسٹر نے بھی کی اور صحف سماویہ کو زیادہ تر عام و شایع کیا اور بنظر اخلاص عقاید حقّہ از اوہام و وساوس باطلہ بارہ خطبے مشتہر کیے اور گرجون مین جو مورتین اور تصویرین نصب تھین اونھین توڑ ڈالا اور لاطینی زبان مین جو دعا پڑھی جاتی تھی اوسے موقوف کردیا اور اوسکے مقام پر وہ کتاب ادعیہ مقرر کی جو اب تک کلیسای انگلستان مین پڑھی جاتی ہے اور انگلستان کے اہل پراٹسٹنٹ کیواسطے بیالیس اعتقادات یا اصول دین منضبط کیے —

سابق مین بیان کیا گیا کہ نواب سمرسٹ نے بخوف زوال حکومت اسکاٹ لنڈ سے مراجعت کی اور فی الحقیقت لوگ اوسکی حکومت کے درپے تھے اور خود اوسکا بھائی سیمور امیر بحر جسنے شاہ ھنری ہشتم کی زن بیوہ سے شادی کرلی تھی اوسکا جانی دشمن تھا — اگرچہ سیمور امیر بحر کے ٹاور ھل پر قتل ہونے سے یہ سازش توڑک گئی مگر اب ایک اور مقابلہ ایسا بیڈھب آپڑا کہ نواب حافظ الملک کو لینے کے دینے پڑگئے — ڈڈلی نواب وارک اوس امپسن ڈڈلی کا بیٹا تھا جو ھنری ہفتم کو زبردستی لوگون سے روپیہ دلوادیتا تھا اور اوسکے بیٹے کو ھنری ہشتم نے

رئیس لوزلی کا خطاب دیا تھا اور اب وہ کونسل تولیت کا ممبر تھا اور بسبب اپنی طمع کے کونسل مین بڑا آدمی ہو گیا تھا اور اب چونکہ وہ نواب سمرسٹ کے فریق مخالف کا سرگروہ تھا لہذا اوس سے ہمسری اور زور آزمائی کرنے لگا۔

مگر اس زمانہ مین رعایا کی جو کیفیت تھی اوسکا بیان کرنا اِن دو طامع امیرون کے آپس کے جھگڑے لکھنے سے بہتر ہے پس واضح ہو کہ اگرچہ خانقاہون مین بری باتین ہوتی تھین مگر پھر بھی اون سے بہت فائدے تھے۔ چنانچہ ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ غریب آدمی اور مسافرات کو خانقاہون مین ٹکتے تھے اور جو جاگیرین اونکی نامزد تھین وہ چھوٹے چھوٹے زمینداروں کو معتدل قیمت پر بطور ٹھیکہ کے دی جاتی تھین اور اِن خانقاہون کے مالک یعنے راہب اُون زمینداروں سے رعایت کرتے تھے اور اونکا غلہ بے عذر و منّت خرید لیتے تھے۔ پس اِن خانقاہون کے شکست ہونے سے غدر و فساد برپا ہوا کیونکہ ابتک کینہ و عناد لوگون کے دل مین باقی تھا۔ قطع نظر زمینداروں کے اہل حرفہ کو تازہ شکایتین پیدا ہوئین اسکا سبب یہ ہوا کہ لوگون کو اُون کی اسقدر ضرورت ہوئی کہ بہت سی زمین مزروع اونھون نے بھیڑون کی چراگاہ کر دی اور کسانون اور کاشتکارونکو مزدوری بہت کمیاب ہو گئی اسیطرح یہ ہوا کہ مزدوری کی مقدار بہت کم ہو گئی

اورمزدورونکو کھوٹا روپیہ دیتی تھی جو ھنری ہشتم نی اپنی رفع ضرورت کیواسطی
جاری کیا تھا اور کھانے کی چیزین گران ہوگئین اور اکثر اضلاع
انگلستان مین آگ لگ گئی — القصہ دس ہزار آدمیون نی شہر اگن ٹو
کامحاصرہ کرلیا اور ایک چمڑے والے کیٹ نامی نے بلوط کے
درخت کے نیچے بیٹھکر ضلع نورفاک کے شرفاء کو قانون بتانا
شروع کیا — مگر ہرجگھہ باغی جلد مغلوب ومقہور ہوسے اور کیٹ
کے شریک جو بدمعاش تھے اونھین نواب وارک نے منتشر وپریشان
کردیا اور اوس سرگروہ باغیان کو پھانسی دیدی —

نواب وارک تو ادھر غدر دفع کرنے مین مشغول تھا
اودھر شاہ فرانس نے متولّیِ سلطنت اسکاٹ لنڈ کی کمک
کو فوج بھیجی اور اوسنے انگریزی سپاہیون کو قلعہ ہواٹی ھیڈنگٹن
سے مار کر نکالدیا — پس اب نواب حافظ الملک کو اہل اسکاٹ لنڈ
سے صلح کے لالے پڑ گئے اور روز بروز اوسپر خوف زیادہ ہوتا جاتا
تھا — بعد فتح جنگ پنکی کے نواب موصوف نے شان وشکوہ پادشاہی
اختیار کرلی تھی اور اہل کونسل سے مشورہ کرنا عار سمجھتا تھا اور
بہت لوگ اوسے یہ طعنہ دیتے تھے کہ اسنے اپنے بھائی کو قتل
کروا ڈالا اور فرقہ کیتھولک کے لوگ ہای واویلا کرہے تھے
کہ اس شخص نے ہمارے گرجے کھدوا ڈالے اور اسقفون کے

مکانات گروادیے اور اپنے واسطے اسٹرانڈ مین محل بنوائی — نواب وارک نے ان لوگون کو اور بھڑکا کر اپنے فریق کو مستحکم کیا اور اب لوگون کو حافظ الملک سے اسقدر عداوت ہو گئی کہ اوس نے مجبور ہو کر اپنے عہدہ کو استعفا دیا اور بہ تہمت غصب سلطنت بادشاہ مقید ہوا آخر اوس نے ارباب کونسل کے سامنے دو زانو جھککر تمام جرائم کا اقرار و اعتراف کیا اور پارلیمنٹ کی راے سے تمام حکومت اوس سے چھین لی گئی اور اوسپر سخت جرمانہ کیا گیا مگر بادشاہ نے رحم کھا کر اوسکا جرمانہ معاف کر دیا اور اوسے رہا کر دیا —

اہل کونسل تولیت کو ہمہ تن کلیسای انگلستان کا تصفیہ و تزکیہ منظور تھا لہذا اونھون نے حکم کیا کہ سب لوگ عقائد مُہذبہ پر مہر و دستخط کر دین اور بیشتر گارڈنر اسقف کو اس امر کی دعوت کی اور جب اوسنے انکار کیا تو اوسکا عہدہ چھین کر قید کیا اور تین روز تک اسقفون کو وعظ کہنے کی ممانعت رہی مگر شاہزادی میری کو اونھون نے مذہب کیتھولک مین ایسا راسخ الاعتقاد پایا کہ اوسکو راہ پر نہ لا سکے اور اوسکو اوسیکے حال پر چھوڑ دیا کہ مبادا اوسے چھیڑنے سے اوسکا ماموزاد بھائی شاہ چارلس سے لڑائی ہو جائے —

اب نواب وارک کو امیر نورتھمبرلنڈ کا خطاب ملا

بجتنے اوسکی طمع کو تسکین ہوئی مگر اوسکا رقیب نواب سمرسٹ اگرچہ عہدہ حافظ الملک سے معزول ہوگیا تھا لیکن پھر بھی ہردل عزیز تھا۔ اب اِس رقیب کو غارت کرنیکا وقت آگیا تھا آخر اوسے اس تہمت پر قید کیا کہ شمال کے ملک مین اسنے بلوہ کروایا اور نواب نورتھمبرلنڈ ودیگر اراکین دولت کے مارڈالنے کی فکر مین تھا الغرض حافظ الملک معزول کی روبکاری ستائیس امیرون کے اجلاس مین ہوئی جنمین نواب ونچسٹر صدر کونسل تھا اور اوسپر جرم عظیم ثابت کر کے ٹاور ہِل پر قتل کیا۔ جب نواب حافظ الملک کے قتل کا وقت آیا تو لوگ اوسکے غم کے مارے اوسکے قصورون کو بھول گئے اور اوسکے خون مین اپنے رومال تر کر کے گھرون مین اپنے مال کے ساتھ رکھے۔

اب نواب نورتھمبرلنڈ انگلستان پر حکمران تھا اور چونکہ چند مدت سے بادشاہ بیمار رہتا تھا لہذا اس نواب طماع کو شب و روز یہی خیال رہتا تھا کہ بادشاہ مرے تو سلطنت میرے خاندان کو ملے اور وہ شاہ اڈورڈ کو سمجھاتا تھا کہ آپ کی بھنین یعنے شاہزادی میری والِزبتھ تو بادشاہ ہو ہی نہین سکتین اسواسطے کہ پارلیمنٹ نے ایک خاص قانون مین اونھین آپ کے والد کی اولاد غیر حلال قرار دیا ہے اور نہ اسکاٹ لنڈ کی شاہزادی آپ کے بعد بادشاہ ہو سکتی ہے کیونکہ اوّل تو وہ غیر ملک کی شاہزادی ہے دوسری وہ بادشاہ

فرانس کے ولی عہد سے منسوب ہے لہذا اب پادشاہت شاہزادی
ڈوبر سٹ کا حق ٹھہرا کہ وہ میری ٹیوڈر کی بیٹی ہی جو کسی زمانہ
مین فرانسیس کی ملکہ تھی اور بعد اوسکے رئیس زادی سفک کے
خطاب سے ممتاز ہوئی تھی لہذا اوسکے بعد سلطنت کی وارث
اوسکی بیٹی لیڈی جین گرے ٹھہری — ازبسکہ پادشاہ
کو مذہب پراٹسٹنٹ سے کمال خلوص و محبت تھی لہذا وہ اس انتظام
پر راضی ہوگیا اور اگرچہ بعض ارباب کونسل نے اسمین پس و پیش کیا
مگر آخر کو نواب نودتھمبرلنڈ کی راے کو غلبہ ہوا اور فرامین پادشاہی باین
مضمون جاری ہوئے کہ سلطنت انگلستان خاندان ٹیوڈر کے
شعبۂ صغرے کیطرف منتقل کی گئی

ہنوز یہ امر طے نہوا تھا کہ پادشاہ بہت بیمار ہوگیا اور تپ دق
کے آثار بد عیان ہوے - نواب نودتھمبرلنڈ کہ ہر وقت پادشاہ کے
بستر کے قریب رہتا تھا اوسکا علاج ایک عورت سے متعلق کردیا کہ بڑی
حاذقہ مشہور تھی مگر اوسکی دوا سے پادشاہ کا حال زیادہ سقیم ہوا چنانچہ اسی
سبب سے شبہ ہوتا ہے کہ اوسے زہر دیکر مار ڈالا - پادشاہ نے سولہ برس
کی عمر مین مقام گرنیچ مین انتقال کیا - یہ لڑکا نیک بخت اور فکر و خوض
کا عادی اور بڑا سلیم الطبع تھا - اوسکے ہاتھ کا لکھا ہوا روزنامچہ جسمین
اوسنے اپنے عہد سلطنت کے سوانح لکھے ہین ابتک عجائب خانۂ انگریزی مین موجود ہے

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ

سنہ وفات

ملکہ میری . . . .

فرانس

فرانسِس اوّل . . . . بسنہ ۱۵۴۷ء

هنری دوم . . . .

اسپانیہ

چارلس اوّل . . . .

ترکستان روم

سلیمان اوّل . . . .

شہنشاہ جرمنی

چارلس پنجم . . . .

پوپ

پال دوم . . . . بسنہ ۱۵۵۶ء

جولیَس سوم . . . .

باب پنجم

عہد ملکہ میری اولے سنہ ولادت ۱۵۱۶ء

سنہ جلوس ۱۵۵۳ء سنہ وفات ۱۵۵۸ء

بعد وفات اڈورڈ ششم کے لیڈی جین گری نواب نورتھمبرلنڈ کے حکم سے فوراً بادشاہ کی گئی۔ اس شاہزادی کا سن کل سولہ برس کا تھا اور بڑی ذی کمال اور خوبصورت اور خوش سیرت تھی اور بادشاہ متوفی کے ساتھ اوسنے یونانی اور لاطینی زبانین پڑہی تھین اور اوسکی طرح یہ بھی تنہائی اور عزلت گزینی کو دوست رکھتی تھی۔ جو آفتین کہ بادشاہت کو لازم ہین اونسے وہ بہت خائف تھی اور اوسنے بڑے جبر و اکراہ سے اپنے خسر (یعنے نورتھمبرلنڈ) کے حکم کو قبول کیا مگر وہ کیونکر بادشاہ ہوسکتی تھی کہ رعیت کا دل تو شاہزادی میری کی طرف مائل تھا کہ وہ ملکہ کیتھرائن (زوجۂ اولی ہنری ہشتم) کی بیٹی تھی اور اوسنے ضلع سفک سے خط لکھہ کر بڑے بڑے امرا و اراکین دولت کو اپنی طرف جمع کرلیا اور اوسکی فوج روز بروز زیادہ ہوتی گئی مگر ادھر نواب نورتھمبرلنڈ سے کل چھہ ہزار آدمی جمع ہوسکے اور اون مین سے بھی اکثر کھسکتے جاتے تھے۔ الغرض ارباب کونسل اور صنادید اہل لنڈن شاہزادی میری کی طرف ہوگئے اور

ہر جگہہ بخطاب میری ملکہ اولے انگلستان اوسکی منادی کروادی نواب نورتھمبرلنڈ اور نواب سفک اور امیر گلفرڈ ڈڈلی اور شاہزادی جین گری یہ سب قید کئے گئے اور نواب نورتھمبرلنڈ تو فوراً قتل کیا گیا مگر اور قیدی کچھہ روز جیتے رہے

ملکہ میری کے حمایت کرنیوالون کے پاس دلیل قوی یہ تھی کہ اوسکا دعوے نسبت سلطنت کے سب پر اولے و اقدم ہے۔ ملکۂ مذکورہ کا سن اب تینتیس ۳۳ برس کا تھا اور اپنی مان کی ذلت اور اپنی بے آبروئی سے اوسکا مزاج چڑچڑا ہو گیا تھا مگر مذہب کیتھولک کی دل سے معتقد تھی اور اوسکا مقصد عظیم یہ تھا کہ وہ مذہب بہمان شان و شوکت اور عظمت و سطوت انگلستان مین از سر نو قائم ہو جاے پس بمجرد جلوسِ تخت سلطنت اوسنے امرا و قسیسینِ کیتھولک المذہب کو قید سے رہا کر دیا اور گارڈنر اور بونر کو عہدہ اسقفیت پر بحال کر دیا اور نواب نورفک کو خلاص کر دیا اور صریحاً مردمان ضلع سفک سے نقض عہد کیا کہ وہ قوانین مذہبی جنھین اڈورڈ ششم نے جاری کیا تھا منسوخ کر دئے اور کرنمر و رڈلی و لیٹیمر و دیگر پیشوایان مذہب پراٹسٹنٹ کو محبوس کیا۔ غرض ملکہ کی ان حرکات سے تمام انگلستان خائف و ترسان تھا مگر ابھی اسکے بھی بدتر ایک امر ہونیوالا تھا۔ وہ یہ تھا کہ اس مقصد عظیم (یعنی احیاءِ مذہب کیتھولک

کے حاصل کرنیکے واسطے ملکہ نے شاہ اسپانیہ سے شادی کرلی اور بماہ جولائی ۱۵۵۴ء مین ملکہ کا عقد فلپ پسر شہنشاہ چارلس وارث سلطنت اسپانیہ سے ہوا اور دوسرے سال فلپ سریر آرائے ملک مذکور ہوا۔ اس عقد سے کہ اعظم سلاطین کیتھولک المذہب سے ہوا تھا ملکہ کا حوصلہ بھی نکلا اور وصال معشوق بھی نصیب ہوا کہ وہ فلپ پر عاشق تھی مگر فلپ کی طبیعت چند ہی روز مین اپنی زوجہ کے حسد اور بد مزاجی سے برخواستہ ہو گئی اور ایک سبب اسکا یہ بھی ہوا کہ بی بی میان سے گیارہ برس بڑی تھی اور چونکہ رعایائے انگلستان بھی اس شاہزادہ کے کبر و غرور سے خوش نتھی لہذا وہ برس روز کے اندر ہی اوس ملک سے چلا گیا اور ۱۵۵۷ء مین فقط چند روز کے واسطے پھر آیا مگر بعد اوسکے پھر کبھی اپنی بی بی کے دیکھنے کو نہ آیا۔

عقد ملکۂ میری بہ فلپ ولیعہد شاہ اسپانیہ ماہ جولائی ۱۵۵۴ء

تمام قوم انگریز اس شادی سے ناراض تھی اور سب کہتے تھے کہ اب چند ہی روز مین انگلستان ملک اسپانیہ کا ایک صوبہ ہو جائیگا اور وہ عدالت سراپا ظلم و بدعت یعنی دار القصاص[1]

---

[1] اس عدالت کا نام انکوزیشن تھا اور یہ شاہ فرڈننڈ و ملکہ ازابلا کے وقت مین ملک اندلس مین اس غرض خاص سے معین ہوئی تھی کہ منکرین مذہب کیتھولک پر حد جاری کیجاتی تھی چنانچہ اس عدالت سراپا ضلالت کے حکم سے ہزارہا بیگناہ حرق و ضرب و دیگر عقوبات شدیدہ سے قتل کیے گئے اس سبب سے اسکا نام دار القصاص رکھا گیا۔ ۱۲

اب لنڈن مین بھی جاری ہو گی — الغرض ضلع ڈیون اور ضلع کینٹ
مین بلوے ہوا — ڈیون کا فساد تو بآسانی دفع ہو گیا مگر اہل کینٹ
نے سٹھ لٹ اور ویسٹ منسٹر چھین لیا بعد اوسکے وہ بھی مغلوب
ومقہور ہوئے اور اونکا سرگروہ سر ٹامس وایٹ مقام ٹیمپل بار
پر گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا اور چار سے آدمی اوسکے ساتھیون مین سے
بھی قتل کئے گئے — اس غدر مین نواب سفک بھی شریک تھا اور اوسکا
گناہ اوسکی بیٹی جین گو یے اور اوسکے شوہر کے قتل کا حیلۂ معقول
ہاتھ لگا اور یہ شاہزادی اور اسکا شوہر محبس ٹاور کے اندر قتل کئی گئی مگر پہلا اوسکے
شوہر ڈڈلی کو قتل کیا اور اوسکی خون آلود لاش کو پاس سے اوسی بھی قتل کرنے لیگئے
اور اوسنے باطمینان و بشاشت جان دی اور مرتے دم تک اپنی دین مین
ثابت قدم رہی — تھوڑی دیر قبل اپنے قتل ہونے کے اوسنے ایک یونانی
نسخہ صحف سماویہ کا اپنی بہن کو بطور ہدیۂ آخری کے بھیجا اور تھوڑے عرصہ
کے بعد اوسکا باپ بھی قتل کیا گیا —

ظلم و جور بر معتقدین مذہب پراٹسٹنٹ ۱۵۵۵ع

اب وہ ظلم و تعدی شدید شروع ہوئی جسکے سبب سے
ملکہ اولے انگلستان کا نام میری سفاکہ ہو گیا — کارڈنل
پول نائب امام روم (پوپ) نے کہ انگلستان کے خاندان شاہی
سے تھا ملکہ کو عفو و درگذر کی صلاح دی مگر گارڈنر اور بونر اسقف
نے صدائے بکشید و بسوزید بلند کی اور ملکہ کی راے بھی اونسے متفق

ہوگئی — القصّہ تین برس کے عرصہ مین ۲۸۸ مرد و عورت و اطفال
اس سبب سے کہ اونکا مذہب پراٹسٹنٹ تھا زندہ جلا دئے گئے
اور ہزارہا آدمی اسّے خفیف تر عقوبات مین مبتلا ہوے۔ ان عبرت
انگیز حادثون کا ظہور مقام اسمِتھ فیلڈ واقع لنڈن مین ہوا
جہان اکثر اشخاص محکوم بہ عقوبتِ موت ہوکر دھکتی ہوئی آگ کے
شعلون مین جلکر ہ گئے اور ہزار پادریون سے زیادہ ممبرون پر سے
اُتار دیے گئے اور جو اون مین سے بچ گئے وہ اس طوفان عظیم سے
بھاگ کر برّاعظم یورپ مین عافیت گزین ہوئے — یہ پادری اکثر
شہر فرنک فرٹ اور جینوا مین مقیم ہوے اور انہین کے
زمرہ سے جان نوکس مہذّبِ ملّتہ اسکاٹ لنڈ اور فوکس
مصنّف کتابُ الشہدا۔ اور کورڈیل مترجم صُحف سماویّہ تھے
اور چونکہ یہ پادری زمانہ جلاے وطن مین اون لوگون کی صحبت مین
رہے جو برّاعظم یورپ مین دین مہذّب (پراٹسٹنٹ) کے
پیشوا تھے لہذا اونھون نے ملّتِ مہذّبہ کے اعتقادات و اعمال کا
علم صحیح حاصل کیا اور جب انگلستان کو مراجعت کی تو اوس فرقہ کی
بنا ڈالی جسے پیُوریٹن (فرقہ صافیہ) کہتے ہین اور بعد چند مدت
کے یہ فرقہ انگلستان مین بہت مشہور و معروف ہوگیا۔

پہلے جان ڈُوجرہس خادمِ کلیساے سینٹ پال ملکہ

سفّاکہ کے ظلم وستم سے ہلاک ہوا بعد اوسکے ھُو پر اسقف گلوسٹر
پون گھنٹہ نہایت درد و الم مین مبتلا رہا اور اوسنے ایک ہاتھہ تو اپنا
لٹکا دیا اور دوسرے ہاتھہ سے خوب چھاتی پیٹی اور اسقدر بدعا کی
کہ اوسکی زبان سوجھہ گئی اور بولنے سے عاجز ہوگیا۔ رڈلی اُسقف
لنڈن اور لیٹیمر جو کسی زمانہ مین وُرسٹر کا اسقف تھا یہ دونون
پادری ساتھہ مقام اکسفرڈ مین زندہ جلا دیے گئے چنانچہ لکھا
ہے کہ جب لیٹیمر کے اعضاء لاغر کو لکڑی مین باندہ دیا تو اوسنے
اپنے ہمدرد رڈلی سے کہا کہ ای بھائی خوش اور بشّاش رہو
آج ہم انگلستان مین ایسی مشعل (ہدایت) روشن کرینگے کہ
خدا سے امید ہے کہ وہ کبھی نہ بجھے گی۔ آخر بارود کا تھیلا
اِن دونون کے گرد رکھہ کے آگ دیدی اور لیٹیمر تو یکبارگی اُڑ
گیا مگر رڈلی کی جان آہستہ آہستہ نکلی

سنہ ۱۵۵۶ع مین کرینمر کو بھی قتل کرنے لیچلے اور چونکہ وہ قید
دراز سے شکستہ دل ہوگیا تھا اور اوسسے جان بخشی اور عزّت افزائی
کا وعدہ کیا لہذا اوسے طمع دامنگیر ہوئی اور وہ مذہب پراٹسٹنٹ سے
انحراف وارتداد پر راضی ہوگیا مگر پھر جو اوسنے اپنے مقام پر غور و
تامّل کیا تو بہت نادم و پشیمان ہوا اور جو مذہب اختیار کیا تھا اوس
مین ثابت قدم رہا اور مرنے سے نہ ڈرا بلکہ خود اپنا ہاتھہ شعلہاے

آتش فشان مین ڈال دیا یہانتک کہ وہ جلکر کولا ہوگیا اور کئی مرتبہ چلّاکر
کہا کہ یہ نالائق ہاتھ اسی قابل تھا اور جب اوسکے جسم مین آگ
لگی تو اوسکے چہرہ سے آثار درد والم مطلق نہ معلوم ہوتے تھے اور جب
وہ جل گیا تو اوسکا دل خاکستر جسم سوختہ مین سے صحیح و سالم ملا۔

اگرچہ ملکہ میری کو اپنے شوہر فلپ دوم پادشاہ اسپانیہ
کی سردمہری اور بے اعتنائی کا بڑا صدمہ تھا مگر جب وہ شاہ فرانس
سے لڑنے پر آمادہ ہوا تو وہ اوسکی شریک ہوئی اور انگریزی فوج
ندرلنڈس مین پہنچی اور اوسنے قلعہ سینٹ کوئنٹن کے
مغلوب کرنے مین سپاہ اسپانیہ کی مدد کی مگر اس خفیف فتح کے
بعد فوج انگریزی نے نقصان عظیم اٹھایا۔ مین شدت سرما مین
نواب گائیس شہر کیلی پر دفعۃً آپڑا اور چونکہ یہ شہر ترائیون کے بیچ
مین واقع تھا اور قلعہ مین بھی بہت کم لوگ رہگئے تھے کیونکہ حکام
انگریزی کا قاعدہ تھا کہ بلحاظ کفایت و قلت خرچ بہت سے
فوج کو موسم خریف مین قلعہ سے برخواست کردیتے تھے لہذا جب
سپاہ فراسیس نے خشکی اور تری دونون طرف سے حملہ کیا تو یہ شہر کیلی
کہ فرانسیس کی کنجی تھی اور اڈورڈ سوم کے وقت سے انگریزون
کے قبضہ مین تھا آٹھہی روز کے عرصہ مین اون سے چھن
گیا۔

کیلی کا انگریزون سے چھنجانا ۱۵۵۸ء

ملکہ میری اکثر بیمار رہتی تھی اور مرض استسقا مین مبتلا تھی
اور اب اوسکا دل بھی نالان و پریشان رہتا تھا اور شہر کیلی کے جانے
کا ایسا صدمہ عظیم ہوا کہ وہ اکثر کہا کرتی تھی کہ مرنیکے بعد بھی اس شہر کا
نام میرے دل پر لکھا رہے گا۔ علاوہ برین اوسکا شوہر بھی اوسپر
مطلق توجہ نکرتا تھا اور وہ جانتی تھی کہ رعایا مجھسے ناراض ہے اور
مجھے کوئی اولاد نہین ہے اور میری سوتیلی بہن الزبتہ جسکا مذہب میری
دین کے خلاف ہے یعنے وہ پراٹسٹنٹ ہے اور میری سوتیلی مان این بولین
کی بیٹی ہے میرے بعد بادشاہ ہوگی غرض ایسے ایسے صدمات سے
اوسی تپ کہنہ لاحق ہوئی اور اوسیسے وہ ہلاک ہوئی۔

اگرچہ حق تعالیٰ بندے کی بہتری کے واسطے اوسے غم دیتا ہے
مگر ملکہ میری نے چھٹپن مین ایسے صدمے اوٹھائے تھے کہ اوسکا
دل سخت ہوگیا تھا اور مزاج مین درشتی آگئی تھی اور مذہب پراٹسٹنٹ
سے اوسے سب سے زیادہ عداوت تھی پس بعوض اسکے کہ اس
شاہزادی کو ہم میری سفاکہ کے لقب سے ملقب کرین ہمین
لازم ہے کہ اسکے حال پر عبرت و تاسف کرین کہ اسنے بسبب غلبہ
حرارت مذہبی کے رحم کو بھی بھلا دیا کہ یہ عورت کی عادت جبلّی ہے
اور اوسنے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ کوئی ارمان اوسکا نہ نکلا اور
کوئی آرزو اوسکے دل کی نہ برآئی۔

سلطنت

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ — سنہ وفات

ملکہ میری . . . .

فرانس

ہنری دوم . . . .

اسپانیہ

چارلس اوّل . . . . . (سلطنت سی مستعفی ہوا) . . . . . بسنہ ۱۵۵۶ء

فلپ دوم . . . .

ترکستان روم

سلیمان اوّل . . . .

شہنشاہ جرمنی

چارلس پنجم . . . . بسنہ ۱۵۵۸ء

پوپ

جولیس سوم . . . . بسنہ ۱۵۵۵ء

مارسلس دوم . . . . بسنہ ۱۵۵۵ء

پال چہارم . . . .

باب ۵ پنجم

عہد ملکہ الزبتھ سنہ ولادت سنہ ۱۵۳۳ء

سنہ جلوس سنہ ۱۵۵۸ء سنہ وفات سنہ ۱۶۰۳ء

جب شاہزادی الزبتھ تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئی تو خوشی کے گھنٹے بجے اور آگ روشن کی گئی - یہ شاہزادی شاہ ھنری ہشتم اور ملکہ این بولین کی بیٹی تھی - جبتک اوسکی بہن ملکہ میری جیتی رہی جبتک وہ محلسرا ے ہیٹفیلڈ مین رہی اور اگرچہ براے نام آزاد تھی مگر فی الحقیقت قید تھی - جب یہ ملکہ پادشاہ ہوئی تو پہلے اسنے مذہب پراٹسٹنٹ کے بحال کرنے کی تدبیر کی اور اس کی تکمیل سنہ ۱۵۶۲ء مین ہوئی جبکہ بیالیس ۴۲ اعتقادات مذہبی جنہین کرنمر اسقف نے مرتب کیا تھا او نہین گھٹا کر انتالیس ۳۹ اعتقادات کردئے اور کلیسا ے انگلستان اوس ہیئت پر قائم کیا گیا جسطرح پر کہ وہ اب ہے - جس شخص مدبر و سیاست دان کی صلاح سے ملکہ الزبتھ نے یہ تغیر اعتقادات مذہبی مین کیا اور اور اہم معاملات سلطنت کو انجام دیا وہ ولیم سیسل تھا جو بعد اوسکے مخاطب بہ نواب برلی ہوا -

اسکاٹ لنڈ - فرانس - اسپانیہ - اور

ندرلنڈس — خاصتہ ان ملکون سے ملکہ الزبتھ کو مقدمات
سیاست درپیش رہی — جب میری ملکہ اسکاٹ لنڈ کی شادی
فرانسس دوم ولیعہد شاہ فرانس سے ہوئی تو اس نسبت کے
سبب سے ان دونون ملکون مین سابق سے بھی زیادہ اتحاد ہوگیا — ملکہ
موصوفہ نے دو ملکون کی سلطنت پر بھی قناعت نکی بلکہ انگلستان
کی سلطنت کا دعوے بھی اس بنیاد پر کیا کہ الزبتھ تو غیر صحیح النسب
قرار پا چکی ہے لہذا اوسکے بعد مین سلطنت کی وارث ہون کہ مین
شاہ ہنری ہفتم کی بڑی بیٹی مارگریٹ کی اولاد سے ہون —
ملکہ الزبتھ نے یہ قصور شاہزادی میری کا کبھی نہ معاف کیا اور
جب یہ شاہزادی نوبرس کے سن مین بیوہ ہوکے فرانسیس سے چلی آئی
اور سات برس اپنے ملک اسکاٹ لنڈ مین بلا و مصیبت مین
مبتلا رہکر وہان سے بھاگی اور سرحد جنوبی کو طے کر کے ملکہ انگلستان
سے طالب امان ہوئی تو اوسنے رقیب سمجھکر اوسپر رحم نہ کھایا اور
جھلخانہ مین ڈلوا دیا — تھوڑی مدت بعد ملکہ میری کے فرانسیس سے
چلے آنے کے اوس ملک مین جنگ خانگی شروع ہوئی اور یہ لڑائی بھی
مثل اور بڑی لڑائیون کے جو سو برس تک بعد حدوث مذہب
پراٹسٹنٹ یورپ مین ہوا کین درمیان فرقہ
پراٹسٹنٹ اور فرقہ کیتھولک کے ہوئی — ملکہ انگلستان اہل
پراٹسٹنٹ کی طرف ہوگئی اور ۱۵۶۲ء مین شاہزادہ کونڈی نے

کہ فرانسیس کے اہل پراٹسٹنٹ کا سردار تھا شہر ہیورڈ پر ملکہ انگلستان کا قبضہ کروا دیا مگر برس روز سے بھی کم مدت مین وہ شہر حکومت انگریزی سے نکل گیا۔

اب وہ پیشوایانِ فرقہ پراٹسٹنٹ جو اسمتہ فیلڈ کے شعلہائے آتش فشان سے بچکر بلاد یورپ مین منتشر ہوگئے تھے انگلستان مین پھر آئے اور کچھ عرصہ تک کلیسائے انگلنڈ کے مقلد رہے مگر جب اونسے یہ اصرار کیا گیا کہ ملکہ الزبتہ کو امام اعظم کلیسا جانو تو وہ چند ہی سال مین زمرۂ تابعینِ کلیسائے انگلنڈ سے علیحدہ ہوگئے اور چونکہ وہ چاہتے تھے کہ طریقہ رائجہ سے پاکیزہ تر اور صاف تر مسلک مقرر ہو لہذا اونکا نام پیوریٹن (فرقہ صافیہ) ہوگیا۔ اس فرقہ جدیدہ کے لوگ جبۂ[1] اسقفی اور نشان صلیب ہنگام اصطباغ اور استعمال کتاب ادعیۂ مخصوصہ اور تزئین کنائس بہ تصویرات کاغذی وحجری اور تلوین ابوابِ کنائس اور حکومت مذہبی اساقفہ ان امور پر قادح و معترض ہوئے اور فرقہ پیوریٹن کی مخالفت وانحراف کا باعث قانونِ امامتِ پادشاہ اور قانون تقلید مذہب مختار ہوئے کہ یہ دونون تھوڑی ہی مدت بعد جلوس ملکہ

ظہور فرقہ پیوریٹن ۱۵۶۶ء

[1] یہ ایک خاص قسم کا سفید جامہ ہوتا ہے کہ پادری لوگ بوقت نماز جماعت پہنتے ہین اور بعض فرقے اسی شرطِ صحتِ عبادت جانتے ہین ۱۲

الزبتہ کے نافذ ہوے تھے — قانون امامت پادشاہ کے بموجب
تمام پادری اور ملازمین سرکاری مامور تھے کہ اسبات کی قسم کھائین کہ
ملکہ الزبتہ امور دینی و دنیوی اور مقدمات کلیسائی و ملکی دونون
کی مالک و مختار ہے اور کسی غیر ملک کے پادشاہ کو یہ استحقاق نہین ہے
کہ انگلستان کے مقدمات مین دخل دے سکے — یہ قانون بالذات پوپ
کی نقض خلافت کے واسطے جاری کیا گیا تھا کہ وہ ابتک حکومت انگلستان
کا مدعی تھا — قانون تقلید مذہب مختار بوعید عقوبات شدیدہ
سوا مذہب مختار دو طریقہ مرعیہ عبادت کے اور تمام طرق و انحاء عبادت
سے مانع تھا — ان قوانین کے سبب سے بہت سی لوگ فرقہ کیتھولک
کے قتل کئے گئے اور فرقہ پیوریٹن کے لوگ بھی اکثر انکی متابعت
نکرنے سے قید اور جرمانون مین مبتلا ہوتے اور اسیوجہ سے اونکا
تعب خوارج ہو گیا —

اٹھارہ برس سے زیادہ عرصہ تک میری شاہزادی
اسکاٹ لنڈ انگلستان کے محبس مین پڑی رہی — یہ شاہزادی
سنہ ۱۵۶۸ع مین انگلستان مین بھاگ آئی تھی اور دوسری برس
تو ابدوق نارفک نے کہ امراے انگلستان مین سب سے اول تھا
اور پکا کیتھولک اور بہت حمیدہ خصائل تھا ملکہ موصوفہ کو شادی
کا پیام دیا — البتہ یہ امر خطرناک تھا اور الزبتہ کی خفگی کا باعث ہوا

آخر نواب موصوف مقید ہوا اور جب اوسنے شاہزادی میری سے
شادی نکرنے کا اقرار کرلیا تب رہائی پائی لکن بعد دو برس کے نواب
نورفک نے پھر اپنی منگیتر کی خلاصی کی تدبیرین کین اور اس باب
مین شاہ اسپانیہ سے خفیہ تحریر کی اور ایک نوکر کے ہاتھ اشرفیون
کی تھیلی اور ایک خط میری کے ہواخواہون کو اسکاٹ لنڈ مین
بھیجا وہ خدمت گار وہ تھیلی اور خط نواب بُولی کے پاس لے آیا
علاوہ براین کچھ کاغذات جنسے نواب نورفک کی بدخواہی فتنہ پردازی
ظاہر تھی اوسکے گھر مین بوریون اور کھپرون کے اندر سے نکلے غرض
وہ قید کیا گیا اور بعد تحقیقات کے قتل کیا گیا۔

قتل نواب نورفک ١٥٧٢ع

الغرض لوگون نے ہزار چاہا کہ کسی تدبیر سے سازش خفیہ کر
یا بہ عہد و پیمان شاہزادی میری کو زندان بلا سے رہا کرین مگر کچھ
نہو سکا۔ چونکہ جتنے لوگ کیتھولک مذہب کے انگلنڈ مین تھے
وہ سب شاہزادی موصوفہ کے دلی خیر خواہ تھے اس سبب سے ملکہ
الزبتہ کو اوسکے بھاگ جانیکا نہایت اندیشہ تھا۔ آخر لوگون نے
سازش کرکے چاہا کہ ملکہ الزبتہ کو قتل کرکے میری کو تخت پر بٹھا
دین مگر اسمین شاہزادی کی اور ابتری ہوئی۔ ان لوگون کا سربراہ کار
ایک شخص بلیمنگٹن نامی ضلع ڈربی کے شرفا مین سے تھا۔
غرض ایک شخص شراب بیچنے کے بہانہ سے اوس قید خانہ مین گیا جہان

شاہزادی

شاہزادی میری مقید تھی اور دیوار کے سوراخ مین سے اوسے
کچھ خطوط دیتے۔ یہ خط اور شاہزادی نے جو انکے جواب لکھے تھے
وہ بفریب والسنگھم منشی الملوک کے ہاتھ لگے۔ آخر چودہ شخص
جو اس سازش مین شریک تھے گرفتار ہوکر قتل کئے گئے اور یہ تجویز
ہوئی کہ خود شاہزادی میری کی تحقیقات کیجاے کہ وہ بھی اس
سازش مین شریک تھی۔

قلعہ فودرنگی واقع ضلع نورتھمپٹن مین چھتیس

کمشنران شاہی کے اجلاس پر شاہزادی میری کی روبکاری ہوئی
پہلے تو شاہزادی نے روبکاری سے انکار کیا لیکن پھر راضی ہوگئی
کہ مبادا میری انکار سے یہ نہ ثابت ہو کہ مین اپنے گناہ پر خود متنبہ
ہون۔ بڑا جرم اوسپر یہ قائم کیا گیا کہ اوسنے ملکہ الزبتہ کے
قتل کیواسطے جو سازش ہوئی تھی اوسے روا رکھا۔ دو معتبر شخصون
نے شاہزادی کے مخالف گواہی دی وہ دونون اوسکے کارکن تھے
اور ملکہ الزبتہ کے حکم سے گرفتار ہوآئے تھے اور اونھون نے
بحلف اظہار کیا کہ یہ خط جو اسوقت پیش ہوئے ہین یہ بیبنگٹن
نے میری کو بھیجے تھے اور اینکے جوابات خود شاہزادی کے حکم
سے ہمنے لکھے تھے۔ شاہزادی نے اس جرم کا انکار کیا اور
کہا کہ مین سراسر بیگناہ ہون ہان مین یہ چاہتی تھی کہ اس زندان

مصیبت سی خلاصی پاوٗن مگر کوئی اوسکی طرف سے گفتگو کرنے والا نہ تھا اور وہ دشمنون کے سامنے اکیلی بیخوف کھڑی تھی اور اوسکا حسن کہ کسی زمانہ مین شہرۂ آفاق تھا بسبب قید دراز کے بے رونق ہو گیا تھا۔ شاہزادی نے ہر سوال کا جواب صاف اور جلد دیا اور کہا کہ گواہون کو میرے سامنے تو لاؤ مگر کوئی گواہ نہ لایا اور تھوڑی دیر مین اوسکے قتل کا حکم سنا دیا۔ لیکن اوسکے قتل کا حکمنامہ ملکہ الزبتھ نے بکراہت ظاہری یا واقعی رُوک رکھا اور اس اثنا مین ھنری سوم شاہ فرانس نے بھی اوس شاہزادی کی طرف سے جسکے قتل کا فتویٰ جاری ہو چکا تھا بہت سخت گفتگو کی اور جیمس ششم شاہ اسکاٹ لنڈ نے بھی اپنی مان کی جان بری کیواسطے کچھ خفیف سی کوشش کی۔ آخر الامر ملکہ الزبتھ نے میری کے قتل نامہ پر دستخط کر دئے اور اپنے وزیر ڈیوسن کے ہاتھ وہ قتل نامہ دار وغہ دیوانخانہ پاس بھیجا کہ اوسپر مہر سلطانی ثبت کی جاوے۔ دوسرے دن ملکہ نے یہ حکم منسوخ کر دیا مگر اب کیا ہو سکتا تھا مہر سلطانی قتل نامہ پر ثبت ہو چکی تھی اور وہ قتل گاہ فودرنگی کو روانہ بھی ہو چکا تھا۔ اس قلعہ کے ایک قصر مین علی الصباح شاہزادی میری یادگار خاندان سلاطین اسٹوارٹ بسن چوالیس سالگی قتل کی گئی۔ اس شاہزادی کا قصور و خطا جو کچھ ہو سو ہو مگر انیس برس کی قید شدید مین جو اذیت اوسے پہنچی وہ وہ ہشت سزا کے برابر تھی اور اوسے اس ظلم و ستم

شاہزادی میری کا قتل ۱۵۸۷ء

سے قتل کرنے کا دھبتہ ملکہ عظمیٰ الزبتھ کے نام پر قیامت تک باقی رہیگا۔

اس ملکہ کے عہد دولت مین انگلستان کی شوکت وسطوت بحری بھی خوب چمکی۔ اہل اسپانیہ وہالنڈ وپرتگال نے نامعلوم دریاؤن کے ظاہر کرنے مین تقدیم کی اور اہل انگلستان بھی اونکے ڈھرّہ پر چلے۔ سر جان ہاکنس نے ساحل گنی کا سراغ لگایا اور مارٹن فروبشر نے زمستان بحر شمالی کو قطع کیا اور سر فرانسس ڈریک راس ہورن کے گرد دورہ کرکے اور بحر الکاہل ذخّار کو طے کرکے ساحل ہندوستان پر پہنچا اور راس گڈہوپ کی راہ سے وطن مالوف کو مراجعت کی اور کتنا بڑا نام حاصل کیا کہ پہلے پہل انگریزی جہازران تمام دنیا کے گرد گھوم آیا۔ سر والٹر ریلی نے ساحل امریکا پر بستی بسائی اور اپنی ملکہ کی خاطر سے اوسکا نام ورجنیا (باکرہ) رکھا۔ حق تعالیٰ نے ایسی ایسی نعمتین بندون کو عطا فرمائین مگر اونکی بدنیتی دیکھا چاہیے کہ جہازرانون نے یہ بدعت شروع کی کہ جب کوئی اسپانیہ کے خزانہ کا جہاز راہ مین

۱ قرینہ عبارت تو اسکا مقتضی ہے کہ ملکہ الزبتھ کی خاطر سے کہ وہ ہمیشہ باکرہ رہی یعنے شادی نہین کی اس بستی کا نام ورجنیا (عزرا) رکھا تھا مگر شاید اسنے حضرت مریم عزرا کی طرف کنایہ ہو ۱۲۔

مل جاتا تھا اوسسے لوٹ لیتے تھے اور اوسی زمانہ مین حبشی غلامون
کی بیع و شرا شروع ہوئی —

شکست فوج غنیم اسپانیہ ۱۵۸۸ء

ملکہ الزبتہ کے عہد مین سب سی عظیم تر یہ واقعہ ہوا کہ
اسپانیہ کی فوج بحری کو شکست ہوئی اور جیسی یہ کار نمایان اہل انگلستان
سے ظہور مین آیا جیسے وہ سلطان البحر ہین — تفصیل اس اجمال کی
یہ ہے کہ فلپ دوم شاہ اسپانیہ نے ایک عظیم الشان بڑا جہازون
کا انگلستان کے فتح کرنیکو بہیجا اور یہ امر عظیم اوسکے مد نظر تھا کہ مذہب
پراٹسٹنٹ کو معدوم و مفقود کردے مگر علاوہ اسکے بہت سی روپیہ
کے جہاز اوسکے انگریزون نے لوٹ لئے تھے اسکا بھی اوسے بہت
ملال تھا اور یہ بھی مشہور تھا کہ اوسنے ملکہ الزبتہ کو شادی کا پیام
بھیجا اوسنے انکار کیا اس سبب سی وہ افروختہ خاطر ہوا — الغرض
ایک سو تیس جہاز شہر لسبن سے بقصد فتح انگلستان روانہ ہوئے
اور اونپر سواے خدّام جہاز کے قریب بیس ہزار سپاہی اور ۲۶۳۰
ضرب توپ رنجی تھی اور ساتھہ ہی اسکے اس فوج قہار کی کمک کے
واسطے نواب پارما کہ بڑا پرانا اور مشاق افسر تھا چالیس ہزار آدمی
لیکر ساحل فلنڈرس سے چلا — اس فوج بحری کا سپہ سالار
نواب میڈینا سِڈُونیا تھا جو پہلے سردار سینٹا کروز
کے دفعتہً مرجانے کے بعد اس عہدہ پر مقرر کیا گیا تھا — انگلستان

کی فوج بحری مین کل تیس ۳۰ جہاز تھے اور یہ بھی چھوٹے چھوٹے تھے
مگر اُمرا و تجّار و شُرفا انگلستان یہ سب ملکہ کی حضور مین روپیہ لیکر لیکر
حاضر ہوئے اور اپنے پاس سے جہاز تیار کرکے لڑائی پر بھیجے —
غرض ۱۴۰ جہازون کا بیڑا اِس مہم کو سر کرنیکے واسطے روانہ ہوا اور اگرچہ جہاز تو چھوٹے
چھوٹے تھے مگر سب سے بہتر جہاز ران اور اشجع دلاوران اُنگلنڈ اونپر
سوار تھے اور لارڈ ھاورڈ امیر البحر تھا اور اوسکے ماتحت ڈریک
اور ھاکنس اور فروبشر یہ سردار تھے - فوج انگریزی جسمین ۷
آدمی تھے مگر سب ناقص تھے تین فرقون مین منقسم کی گئی ایک فرقہ
سپاہ ساحل جنوبی کی حفاظت کے واسطے مقرر کیا گیا ایک فرقہ مقام
ٹلبری پر دار السلطنت کی حراست کیواسطے تعینات کیا گیا اور
تیسرا فرقہ اسواسطے مقرر کیا گیا کہ دشمن کو خشکی پر نہ آنے دے —

فوج غیر مغلوب[1] طوفان کے سبب سے جھڑک رہی تھی مگر
آخر الامر انگریزی امیر بحر نے جو بندرگاہ پلی متھ پر تعینات تھا
دیکھا کہ فوج مخالف کے جہاز دو رسات میل کے دورہ مین بصورت
ہلال حلقہ باندھے پڑے ہین — یہ دیکھکر سپہ سالار انگریزی فوراً

[1] اسپانیہ کی فوج بحری جس سے یہ معرکۂ عظیم ہوا تھا اوسکا نام فوج غیر مغلوب
مشہور ہے کیونکہ شاہ اسپانیہ کے زعم ناقص مین یہ تھا کہ اس فوج کو کوئی نہین
مغلوب کر سکتا ۱۲ —

اونکے مقابلہ کو روانہ ہوا مگر ذرا دور رہا کہ مبادا سپاہِ مخالف کے لوگ
اپنے جہازون پر چڑھ آئین اور وہین سے گولون کا مینہ برسایا۔ اسپانیہ
والون نے بڑے بڑے گولے مارنے شروع کئے مگر اونکے جہازون
کے عرشے ایسے بلند تھے کہ اونکے گولے صاف انگریزی جہازون کے
اوپر سے نکل گئے —— انجام کار فوج غیر مغلوب آہستہ آہستہ
بحیرۂ برطنی کی راہ سے کیلی کی جانب چلی اور انگریزی جہازون
نے اوسکا تعاقب کیا۔ کیلی کے قریب سپاہ اسپانیہ نے لنگر
کیا اور نواب پارما کی منتظر رہی مگر سپہ سالار انگریزی نے آٹھ توپخانی
کے جہاز قلب لشکر مخالف مین بھیجے اونہون نے ایسی آگ برسائی
کہ اسپانیہ والون نے خوف زدہ ہو کر جہازون کے لنگر کاٹ
دئے سپہ سالار انگریزی بڑا دانا شخص تھا ایسے وقت کو کب ہاتھ
سے جانے دیتا تھا غرض وہ دفعۃً دشمن کی فوج پریشان پر ٹوٹ پڑا
اور آٹھ جہاز تباہ کر دیئے اور اب فوج غیر مغلوب بخوبی مغلوب
ہو کر سرپٹ بھاگی مگر خلیج ڈوور کی راہ سے تو جا نہ سکتی تھی کیونکہ
ایک تو ہوا مخالف تھی دوسرے سپاہ انگریزی قریب کے بندرگاہون
مین مقیم تھی ہان اسپانیہ کی راہ فقط خلیج پنٹ لنڈ سے تھی
اوس راہ سے جو فوج ہزیمت نصیب گئی تو طوفان کی شدت سے
جو کچھ رہا تھا وہ بھی غارت ہو گیا اور جزائر ارکنی وھبرڈیز اور
ساحل میئو وکری پر اون شکست نصیب طوفان زدہ جہازون کے

ٹکڑون سے بچھ گئے اور کُل ترپن۵۳ جہاز اسپانیہ مین پہنچے وہ بھی شکستہ۔

چالیس برس تک نواب برلی ملکہ الزبتھ کا مشیر رہا۔ یہ شخص عقلمند اور سنجیدہ مزاج تھا اور ترقی پاکر مہتمم خزانہ عامرہ مقرر ہوا تھا اور اپنی عقل و فطانت سے اوسنے ملک کی آمدنی بہت زیادہ کردی۔ سر فرانسس بیکن بھی ملکہ الزبتھ کا بڑا مقرب تھا اور منشی الملوک تھا مگر اوسط عمر مین ملکہ نواب لیسٹر سے بہت محبت کرنے لگی تھی اور اوسکے تعشق ظاہری سے نواب موصوف کو یہ امید ہوتی کہ ملکہ کا ارادہ ہے کہ مجھسے شادی کرلے چنانچہ نواب کے اس خیال خام پر اور جو نتائج بداسکے پیدا ہوئے اون پر اسکاٹ شاعر نے ایک قصہ نظم کیا ہے جسکا نام کنلورتھ مشہور ہے کیونکہ اس قلعہ (کنلورتھ) کا مالک یہی نواب لیسٹر تھا۔

مگر جس شخص پر ملکہ بڑھاپے مین عاشق ہوئی اوسکے حال مین ذرا طول دینا چاہیئے۔ وہ نواب اسکس جیسا جاہل وجری تھا جسنے ۱۵۸۹ع مین فوج کشی کرکے چاہا تھا کہ انٹونیو کو تخت سلطنت پرتگال پر بٹھاے اور پھر ۱۵۹۶ع مین انگریزی

فوج کو شہر قادِس کے فتح کرنیکے واسطے لے گیا تھا مگر ملکہ اوسپر مرتی
تھی اور اوسکی جہالت سے بہت چشم پوشی کرتی تھی چنانچہ ایکمرتبہ ناظم
آیرلنڈ کے مقرر کرنے کے باب مین نواب اور ملکہ مین مباحثہ ہوا اور
نواب نے بنظر حقارت ملکہ کی طرف سے پیٹھ موڑ لی ملکہ نے اوٹھکر
ایک تھپڑ اوسکے منہ پر مارا نواب ایسا جھلایا کہ یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ عورت
ہے اور پادشاہ وقت ہے اور تلوار کے قبضہ پر ہاتھہ ڈالکر کہا کہ تم تو
کیا ہو تمہارے باپ تو یہ شہد پن مجھسے کر نہین سکتے۔ لیکن باوجود
اس سوء ادب کے ملکہ نے نواب موصوف کو سپہ سالار کرکر آیرلنڈ
مین رفع فساد کے واسطے بھیجا کہ وہان ھیو اونیل نواب ٹایرن
نے بلوے کیا تھا مگر اس مہم مین نواب اسیکس کامیاب نہوا اور ملکہ کے بے اذن
انگلنڈ مین پھر آیا آخر ذلیل و رسوا ہوا اور قید کیا گیا مگر الزبتھ
تو اوسپر جان ہی دیتی تھی آخر اوسے پھر چھوڑ دیا پھر اوسنے نواب
سَوتھمپٹن کی شرکت سے چاہا کہ اہل لنڈن کو آمادۂ فساد کرے۔
اس جرم کی تحقیقات کی گئی اور نواب اسیکس کے قتل کا حکم صادر
ہوا مگر اب بھی اوسکی خطا معاف ہو جاتی اگر وہ انگوٹھی ملکہ کے پاس
پہنچ جاتی جو اوسنے اوسے کبھی پیار کے عالم مین دی تھی اور کہدیا
تھا کہ جب تم پر کوئی بلا نازل ہو تو اس انگوٹھی کو میرے پاس بھیجدینا
مگر وہ انگوٹھی ملکہ کو نہ پہنچی اور نواب موصوف چونتیس ۳۴ برس کی عمر مین
مقام ٹاور ھل پر قتل کیا گیا۔ اس حادثہ کے دو برس کے بعد ملکہ

قتل ایسکس معشوق ملکہ الزبتھ ۱۶۰۱ع

رئیس زادی نوٹنگھم کی عیادت کیواسطے گئی کہ وہ قریب بمرگ تھی اس
نیک بخت بی بی نے ملکہ سے کہا کہ ہان نواب اِسّکس نے مجھے وہ انگوٹھی
حضور کی عنایت کی ہوئی دی تھی اور کہا تھا کہ اسے ملکہ کی خدمتمین پہنچادو
مگر میرا شوہر نواب موصوف کا دشمن جانی تھا اوسکے ڈر کے مارے مین
وہ انگوٹھی حضور مین نہ حاضر کر سکی ــ بس یہ سنکر ملکہ بہت غصہ ہوئی اور
بڑا صدمہ ہوا یہانتک کہ بعضون نے لکھا ہے کہ اوس بیچاری امیرزادی
کو اوس عالم احتضار مین جھنجھوڑ ڈالا غرض نواب اِسّکس کے مرنے کے
بعد پھر کبھی ملکہ خوش نہوئی اور اسی صدمہ مین مرگئی چنانچہ لکھا ہے کہ دش
دن تک ملکہ زمین پر مسند بچھائے پڑی رہی اور نہ کھانا کھایا نہ دوا پی
اور بیخبر سو رہی تھی کہ عالم خواب مین طائرِ روح پرواز کر گیا ستر برس
کے سن مین اوسنے انتقال کیا ــ

ملکہ الزبتھ بڑی مستقل المزاج اور ثابت قدم اور بیدار مغز
تھی اور اوسکا نفس اوسکے قابو مین تھا اور اوسکی مثل بہت کم پادشاہ
انگلستان مین ہوتے ہین ــ یہ ملکہ کسی بات مین اسراف نکرتی تھی سوائے
پوشاک کے اور اس کفایت شعاری سے اوسنے اتنا انبارِ قرض جو اوسکی
پیشتر کے پادشاہون نے لیا تھا ادا کر دیا ــ مگر وہ بڑی غصہ ور تھی
اور چاہتی تھی کہ خودسر و مطلق العنان ہوجاؤن مگر رعایا کے مزاج سے
خوب واقف تھی اور خوب جانتی تھی کہ جتنے اُنسے بہت روپیہ طلب کیا ہو

تو یہ دانائی طلب زر سے باز رہتی تھی چنانچہ جب سنہ ۱۶۰۱ء مین پارلیمنٹ نے اجلاس
کیا اور بعض اشیاء کی خرید و فروخت جو چالیس برس سے ملکہ نے
بعض سوداگرون کے مخصوص کردی تھی اسسے اہل پارلیمنٹ مانع ہوئے
تو اوس ہنگام مین ملکہ نے بڑی دانائی ظاہر کی۔ اسکی تفصیل یہ ہے
کہ ملکہ الزبتہ نے بہت سے فرمان سوداگرون کو لکھ دئے تھے جنکے
بموجب لوہا۔ تیل۔ کوئلہ۔ نشاستہ۔ چمڑا۔ شیشہ۔ ایسی چیزین
فقط اونہین سوداگرون سے مل سکتی تہین جنکے پاس فرامین شاہی تھے اور
وہ بہت زیادہ قیمت لیتے تھے غرض جب ملکہ نے دیکھا کہ اس مقدمہ مین
رعایا کا مزاج دگرگون ہے تو کہا کہ مین اس بارہ مین تمسے مباحثہ نہین
کرتی اور اوس فرقہ کی طرف ہو گئی جو اصلاح کا درپے تھا اور ممبران
مجلسہ عوام کا شکریہ بزبان فصیح و بلیغ ادا کیا کہ تم رفاہ عام کا دل سے
خیال رکھتے ہو غرض اسطرح سے رعایا کا دل پھر اپنی طرف مائل کر لیا۔
اس ملکہ مین عجب و خودنمائی بڑا عیب تھا چنانچہ بعض مورخین نے
پیاری شاہزادی کے بوڑھے غمزون کا حال ایسا لکھا ہے کہ ستر
برس کے سن مین وہ امیر رَیلی اور نواب اِسکس سے نخرے
کرتی تھی کہ اوسپر ہنسی آتی ہے۔

ملکہ الزبتہ کا عہد منجملہ اون سعید زمانون کے ہے جنمین
انگریزی علم ادب خوب چمکا چنانچہ اوسیکی عہد دولت مین اِڈمنڈ اسپنسر

کُلکُو مین کے صحراسے پر فرامین مثنوی فیری کوئین نظم کی اور اوسی زمانہ مین فلپ سڈنی نے نثار مشہور ہوا جسکی داستان آرکیڈیا شہر مین مشہور ہے اور اوسی وقت مین ملک الشعراء ولیم شیکسپیر نے کئی دیوان تصنیف کئے اور افضل الحکماء فرانسس بیکن نے فلسفہ جدید کی بنیاد ڈالی۔

اسی ملکہ کے عہد مین اخبار بھی جاری ہوے۔ اخباروں کی ابتدا یہ ہوئی کہ اہل وِنس نے کہ ۱۵۳۶ء مین جو کہ ان سے مشغول پیکار تھے ایک اخبار چھاپا اور چونکہ وہ ایک چھوٹے سے سکہ کو بکتا تھا جسکا نام گزیٹا تھا لہذا اوسکا نام بھی گزٹ ہوگیا۔ اسی کے مشابہ ایک اخبار انگلستان مین بھی ۱۵۸۸ء مین جاری ہوا جبکہ اسپانیہ کی فوجِ غیر مغلوب قریبِ ساحلِ برطانیہ مقیم تھی

ملکہ الزبتھ کے عہد مین دو سانحے عظیم برّاعظم یورپ مین ہوئے۔ ایک یہ کہ ھالنڈ مین سلطنت جمہوری قائم ہوئی اور ولیم بانی شاہزادۂ اُرانج اوسکا سربراہ کار رہا۔ دوسرے یہ کہ سینٹ بارتھولومیو کے عرس کے دن فرانسیس مین قتل عام ہوا (۱۵۷۲ء) یہ دونون سانحے حدوثِ مذہب پروٹسٹنٹ کے سبب سے ہوے۔ ملکہ الزبتھ کی شرکت سے شاہزادۂ اُرانج کو غلبہ ہوا اور فرانسیس کے

قتل عام اور الوا اوا قع نِدر لنڈس کے ظلم و ستم سے سیکڑون کاریگر اور اہل حرفہ بوطن اعظم مین آکر بسے - فرانسیس سے جو لوگ آتے تھے وہ ریشم باف تھے اور فلینڈرس سے جو آتے تھے وہ اکثر اونی کپڑا رنگا اور صاف کیا کرتے تھے - پس ان واقعات کے سبب سے ریشم بافی اور رنگ سازی اِن دو ہنرون کی انگلستان مین بڑی ترقی ہوئی

سلاطین معاصرین

سنہ وفات

اسکاٹ لنڈ

ملکہ میری . . . . . . (سلطنت سے معزول ہوئی) . . . . . بسنہ ۱۵۶۷ء

جیمس ششم . . . .

فرانس

ھنری دوم . . . . بسنہ ۱۵۵۹ء

فرانسس دوم . . . . بسنہ ۱۵۶۰ء

چارلس نہم . . . . بسنہ ۱۵۷۴ء

ھنری سوم . . . . بسنہ ۱۵۸۹ء

ھنری چہارم . . . .

اسپانیہ

فلپ دوم . . . . بسنہ ۱۵۹۸ء

فلپ سوم . . . .

ترکستان روم

سنہ وفات

سلیمان اوّل .... سنہ ۱۵۶۶ع

سلیم دوم .... سنہ ۱۵۷۴ع

عموراث سوم .... سنہ ۱۵۹۵ع

محمد سوم ....

شہنشاہان جرمنی

فرڈننڈ اوّل .... سنہ ۱۵۶۴ع

میکسملین دوم .... سنہ ۱۵۷۶ع

روڈلف دوم ....

پوپ

پال چہارم .... سنہ ۱۵۵۹ع

پائیس چہارم .... سنہ ۱۵۶۶ع

پائیس پنجم .... سنہ ۱۵۷۲ع

گرگری سیزدہم .... سنہ ۱۵۸۵ع

سکسٹس پنجم .... سنہ ۱۵۹۰ع

گرگری چہاردہم .... سنہ ۱۵۹۰ع

گرگری پانزدہم .... سنہ ۱۵۹۱ع

انوسینٹ نہم .... سنہ ۱۵۹۲ع

کلمنٹ ہشتم ....

باب ششم

سلطنت پادشاہانِ اسٹوارٹ در اسکاٹ لنڈ

از ۱۳۷۱ء تا ۱۶۰۳ء - کل ۲۳۳ سال ۹ پادشاہ

اسمائے سلاطین اسکاٹ لنڈ		سنہ جلوس
رابرٹ دوم	(نبیرہ رابرٹ بروس)	۱۳۷۱ء
رابرٹ سوم	(پسر)	۱۳۹۰ء
جیمس اوّل	(منجھلا بیٹا)	۱۴۰۶ء
جیمس دوم	(اکلوتا بیٹا)	۱۴۳۷ء
جیمس سوم	(پسر)	۱۴۶۰ء
جیمس چہارم	(پسر)	۱۴۸۸ء
جیمس پنجم	(پسر)	۱۵۱۳ء
ملکہ میری	(دختر)	۱۵۴۲ء
جیمس ششم اسکاٹ لنڈ و اوّل انگلنڈ	(پسر)	۱۵۶۷ء
اتحاد ہر دو سلطنتِ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ		۱۶۰۳ء

جب مارجری بروس دخترِ شاہِ رابرٹ اعظم نے
والٹر امیرِ اسکاٹ لنڈ سے شادی کی تو اوسّے خاندانِ سلاطین

اسٹوارٹ

اسٹوارٹ پیدا ہوا۔ اِن دونون کا بیٹا رابرٹ دوم اُس
مشہور اور بدنصیب خاندان کا پہلا پادشاہ تھا۔ اسی پادشاہ کے عہد
مین جنگ چوی چیس امرائے پرسی و ڈگلاس مین ہوئی۔
یہ لڑائی مقام اَٹّربرن مین کہ قریب نیوکیسّل کے پرگنہ رڈسڈیل
مین ایک گاؤن ہے ہوئی تھی اور اہل اسکاٹ لنڈ نے بڑا
نقصان اوٹھا کر یہ لڑائی فتح کی تھی کہ اونکا امیر کبیر ڈگلاس مارا گیا تھا۔
رابرٹ دوم نے ۱۳۹۰ء مین انتقال کیا۔

بعد اوسکے اوسکا بیٹا جان بخطاب شاہ رابرٹ سوم
حامل لوائے سلطنت ہوا اور یہ لقب اوسنے اسواسطے اختیار کیا کہ
بِلیال کا نام بھی جان تھا لہذا اس نام کو وہ منحوس اور بدبین سمجھا
یہ پادشاہ نیک بخت تھا اور دائم المرض رہتا تھا اور جوانی مین اوسکی
ٹانگ گھوڑی کی لات سے ٹوٹ گئی تھی اس سبب سے اوسکا بھائی
البنی امور سلطنت کا انتظام کرتا تھا۔ رابرٹ کے بڑے بیٹے
ڈیوڈ نے کہ بہت آوارہ و سرکش تھا اپنے چچا البنی کی حکومت کو
نہ مانا مگر البنی سے اوس آوارہ لڑکے کو کیا نسبت تھی آخر وہ قلعہ
فاکلنڈ مین مقیّد ہوا اور بھوکون کے مارے مرگیا۔ رابرٹ
سوم کے عہد مین ایک مشہور سانحہ یہ ہوا کہ شہر پرتھ مین کِی اور
چیلّم کرکوہی قبیلون مین لڑائی ہوئی اور دونون طرف تیس ۳۰ تیس ۳۰ پہلوان

لڑائی کیواسطے چُنے گئے مگر جب لڑائی کا وقت آیا تو ایک سردار قبیلہ چیٹّم مین سے موجود نہ تھا پس ھنری گو نے کہ شہر پرتہ کا ایک کُمہار تھا نصف مرک دیکر چاہا کہ اوس سردار کی جگھہ مجھے ملجاے۔ جب لڑائی ہو چکی تو ایک پہلوان تو جیتا بچا باقی اُنسٹھہ پہلوان یا بالکل مرگئے یا زخمی ہوتے۔ اِس لڑائی سے اتنا فائدہ ہوا کہ اسکاٹ لنڈ کی زمین گود کر رہنے والے ان کو ہی دشمنون کی لوٹ مار سے بچے۔ یہ سانحہ اسکاٹ شاعر کی مثنوی مشہور مُسمّی بہ فیر میڈ اف پرتہ (معشوقہ پرتہ) مین مرقوم ہے۔ شاہ رابرٹ نے اپنے بیٹے جیمس کو اوسکے چچا البنی کے کید سے بچانیکے واسطے فرانس مین بھیجدیا مگر شاہزادہ کے جہاز پر شاہ ھنری چہارم کے جہاز رانون نے حملہ کرکے اوسے گرفتار کرلیا اور چودہ برس کی عمر مین اوسے لنڈن کے محبس ٹاور مین مقید کیا۔ بیٹے کی جدائی کے صدمہ نے اِس نیکبخت بادشاہ رابرٹ کو مار ڈالا اور اوسنے مقام راوتھسے مین ۱۴۰۶ء مین انتقال کیا۔

شاہزادہ جیمس انیس ۱۹ برس تک انگلنڈ مین رہا اور تیرہ برس تک البنی مدار المہام مملکتِ اسکاٹ لنڈ رہا۔ اس اثنا مین بڑے سانحے اوس ملک مین یہ ہوے کہ ۱۴۰۷ء مین جان رسبی بسبب اسکے کہ اوسکا مذہب لولرڈ تھا شہر پرتہ مین قتل کیا گیا اور ۱۴۱۱ء مین جنگ ھیرلا ہوئی جسنے اسکاٹ لنڈ کے

پادشاہون کا تسلّط امیرانِ جزائرِ شمالی پر ہوگیا۔ ۱۴۱۹ء مین البنی مدارُالمہام سلطنت مرگیا اور اوسکا بیٹا مرڈک مدارُالمہام ہوا مگر اوسکی ضعیف حکومت مین امرا اور رعیت نہایت منتشر و پریشان ہوگئی اور جب ۱۴۲۴ء مین جیمس اوّل اپنے ملک کو پھر گیا تو رعایا کا حال بہت ابتر پایا مگر قید رہنے سے اوسے بڑا فائدہ ہوا کہ اوسنے انگلنڈ کے قوانین اور آئین سلطنت کو خوب دیکھا اور فنّ شعر اور موسیقی مین بڑا کمال پیدا کیا۔ اب پادشاہ موصوف کو بڑی آفت کا سامنا ہوا کہ سب فرقے اوسکی رعایا کے قانون کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے مگر اوسنے بڑی مشقّت اور استقلال سے انتظام سلطنت کیا اور اوسکی پارلیمنٹ نے بہت سے عمدہ قانون متعلّق بہ اُجرت و اوزان و پیمانہ و پولیس جاری کیئے اور یہ قانون اوس زبان مین تحریر کیئے جو اوس ملک مین رائج تھی اور ٹیکس باضابطہ جاری کیئے اور پادشاہان سابق نے جو بڑی بڑی جاگیرین اُمرا کو ناحق بخشدی تھین اونھین مستردّ کرلیا۔ یہ امر یعنے استردادِ جاگیرہا بہت خطرناک تھا آخر پادشاہ نے مجبور ہوکر بہت سی امراے سرکش کو قتل کروا ڈالا کہ وہ کسیطرح سے اوسکا حکم نہ مانتے تھے۔ مگر اوسکی مفید سلطنت کا زمانہ جلد تمام ہوگیا کہ ۱۴۳۷ء مین وہ خانقاہ بلیاک فرایوس واقع شہر پرتہ مین بتقریبِ عیدِ ولادت باسعادتِ حضرت مسیح ع معتکف تھا کہ چند بدمعاش خانقاہ کے اندر گھس آئے اور پادشاہ بخوف جان تہ خانہ مین

بھاگ گیا اونھون نے وہین جا کے اوسے قتل کیا۔

جب جیمس اوّل مار اگیا تو اوسکا بیٹا جیمس دوم کل چھہ برس کا تھا اور اوسکی نابالغی کے زمانہ مین امرا کے تین فرقے متضاد ہوگئے اور پادشاہ صغیر السّن ایک گروہ سے دوسرے پاس اور دوسرے سے تیسرے پاس غرض اسیطرح گردش مین رہا مگر آخر کو خاندان ڈگلاس کو ایسا غلبہ ہوا کہ یہ خوف تھا کہ خاندان اسٹوارٹ سے سلطنت چھین لے گا۔ اس دشمن قوی کو زیر کرنیکے واسطے شاہ جیمس کو قتل عمد کا مرتکب ہونا پڑا اور اوسنے امیر ڈگلاس کی دعوت کی اور جب کھانے سے فراغت ہوئی تو اوسے اندر کے کمرہ مین لیجا کر باتین کرنے لگا اور مہمان کو اپنے ہاتھہ سے مارا۔ اس گناہ کا ثمرہ یہ ہوا کہ پادشاہ انگلنڈ سے لڑائی ہوئی اور اثنا ے جنگ مین ہنگام محاصرۂ قلعۂ رُوکسبرا ایک گولہ پھٹ گیا جسکے صدمہ سے جیمس ہلاک ہوا۔ اوس زمانہ مین اہل اسکاٹ لنڈ کے نزدیک توپ ایک بالکل نئی چیز تھی اور اونھون نے لوہے کی پٹریون پر حلقے چڑھا کے توپین بنائی تھین۔

چونکہ جیمس سوم کا سن کل آٹھہ برس کا تھا لھذا اہل اسکاٹ لنڈ پھر اون آفات مین مبتلا ہوئے جو پادشاہ کی نابالغی

کے زمانہ مین ملک پر نازل ہوتی ہین - خاندان بوآگڈ اور خاندان ہیملٹن کے امیرون مین ہمیشہ آپس مین جھگڑا رہتا تھا جسکے سبب سے تمام ملک کی آسائش مین خلل پڑ گیا تھا - جب شاہ جیمس جوان ہوا تو نہایت ضعیف العقل اور مجہول ہوگیا اور سب سے بدتر اوسے یہ عادت تھی کہ تمام کاروبار سلطنت نالائق مصاحبون پر چھوڑ دیا تھا پس جب امرا اور ارکین دولت نے دیکھا کہ معمار اور ڈوم ڈھاڑی اور درزی پادشاہ کے مقرب اور ہم راز بنے ہین تو اونھین بڑا خار گذرا آخر کو اونھون نے مقربان شاہی مین سے ایک شخص کو جسکا نام رابرٹ کوچرین تھا اور جسے از راہ حقارت نخوتی کہا کرتے تھے پکڑ کے پھانسی دیدی اور اور ایسے ہی پانچ شخصون کو اوسکے ساتھ لاڈر کے پل پر لٹکا دیا - انجام کار امرا نے بلوے کر دیا اور پادشاہ کے بڑے بیٹے جیمس کو اپنا سرغنا بنایا اور ھنری ہفتم شاہ انگلنڈ نے اوسے اور ترغیب دی - آخر کار مقام سا چی برن واقع ضلع اسٹرلنگ مین لڑائی ہوئی اور شاہ جیمس نے شکست کھائی اور میدان جنگ سے سرپٹ گھوڑا بھگایا اور جب گھوڑے نے اوسے گرا دیا تو قریب کے ایک جھوپڑہ مین جا کر پڑا کہ ایک فراری سپاہی نے اوسکے سینہ مین کٹار ماری اور اوسکا خاتمہ کر دیا

اب جیمس چہارم سلطنت پر قابض ہوا - اِس پادشاہ کی

عہد مین بڑے سانحے یہ ہوے کہ اوسنے پرکن وار بک کو اپنے ملک مین پناہ دی - اور اوسنے ۱۵۰۳ء مین ھنری ہفتم کی بڑی بیٹی مارگرٹ سے شادی کی اور ۱۵۱۳ء مین جنگ فلوڈن ہوئی -

جس لڑائی کا خاتمہ جنگ فلوڈن مین ہوا اوسکا سبب قریب یہ ہوا کہ انگریزون نے اسکاٹ لنڈ کے ایک سوداگر انڈریو بارٹن کے جہازون پر حملہ کیا اور بارٹن کو قتل کرکے اوسکا جہاز بطور مال غنیمت کے دریاے ٹیمس مین لے گئے - فوج انگریزی کا سردار نواب سرّی تھا اور دونون فوجون کا مواجہہ دریاے ٹل کے کنارون پر ہوا جو دریاے ٹویڈ کی ایک شاخ ہے - جیمس نے کوہ فلوڈن پر کہ سلسلۂ جبال چویٹ مین ہے مضبوط مورچہ باندھا اور ۹ ستمبر ۱۵۱۳ء کو لڑائی ہوئی - جیمس سے یہ بڑی خطا ہوئی کہ سپاہ انگریزی کو ٹل ندی سے بلوہ اُتر جانے دیا حالانکہ یہ ممکن تھا کہ جب انگریزی فوج کا ازدحام اوس تنگ پل پر ہوا تھا تو وہ پہاڑ پر سے توپین مارکر اوسکے دھجین اڑا دیتا - آخر اس فاش غلطی کی کچھہ مکافات نہو سکی - چار بجے دن سے شام تک بازار قتال گرم رہا اور اسکاٹ لنڈ والون نے شکست فاش کھائی اور شاہ جیمس اور تیرہ امیر اوسکے متوسلین مین سے کشتون کے انبار مین بیجان نظر آئے -

اب یہ تیسری دفعہ بسبب پادشاہ کی نابالغی کے مدت تک اسکاٹ لنڈ مین تلاطم رہا اور تیرہ برس تک امراء واسطے تولیت شاہزادۂ نابالغ کے آپس مین لڑا کیے اور پھر خاندان ڈگلاس کے امیر شاہزادہ کے مربی بنے مگر ۱۵۲۸ء مین شاہزادۂ خردسال جیمس محلسرا سے فاکلنڈ سے بھاگ گیا جہان وہ نظربند تھا اور قلعۂ اسٹرلنگ مین پہنچکر حکومت اپنے ہاتھہ مین لے لی۔

مگر اسسے بھی عظیمتر ایک سانحہ ۱۵۳۱ء مین ہوا کہ جن دینداروں کے نام قبور شہداے کلیساے سینٹ انڈروز پر کندہ ہین اون مین سے پہلے پیٹرک ہیملٹن۔ ہنری فورسٹ جارج وشرٹ۔ اور والٹرمل مذہب پراٹسٹنٹ کی نصرت وحمایت مین زندہ جلا دیے گئے۔ مگر دین مہذب کا خمیر اسکاٹ لنڈ کی زمین مین پڑچکا تھا اور جیمس بیفائدہ کوشش کرتا تھا کہ اوسکی قوت متزائدہ کو زائل کردے۔ شاہ جیمس نے دوسری شادی میری ڈیس ڈی گایس سے کی تاکہ فرانسیس کے کیتھولک مذہب لوگون سے رشتۂ اتحاد وموالفت مستحکم ہوجاے۔

جیمس پنجم کے آخر عہد مین اوسنے اور پادشاہ انگلنڈ سے مناقشہ ہوا۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ ہنری ہشتم نے چاہا کہ

اسکاٹ لنڈ کے پادشاہ کو سمجھا بجھا کر پوپ خلیفہ روم کی مخالفت مین اوسنے مدد لیجئے مگر پادشاہ موصوف نے نہ مانا اور ھنری لڑائی پر مستعد ہوا۔ شاہ جیمس مقام فیلاموور مین تھا کہ امرا اوسنے بگڑ گئے اور کہا کہ ہم آپ کی طرف سے نہ لڑین گے۔ آخر اولور سنکلیر سپہ سالار اسکاٹ لنڈ دس ہزار سپاہیون کو دریاے ایسک پر لے گیا مگر وہ تین ہی سنے انگریزی سوارون سے بھاگ گئے۔ جیمس فاکلنڈ مین پہنچکر شکست کے غم مین بیمار پڑا اور رتپ کہنہ سے گھل گھل کر مر گیا اور اوسکی وفات کے چند روز کے بعد اوسکی بیٹی شاہزادی میری کہ حسن و جمال مین شہرۂ آفاق ہے پیدا ہوئی۔

اس زمانہ مین دو شخص اسکالنڈ مین سب سے زیادہ صاحب قوت و مکنت تھے یعنے کارڈنل بیٹن اور امیر آرن۔ یہ دونون متولی سلطنت ہونیکے خواہان تھے مگر تولیت امیر آرن ہی نے پائی۔ یہ دونون باہم رقیب تھے لیکن انھون نے خصومت باہمی کو بالائے طاق رکھکر باتفاق یکدیگر کوشش کی کہ کلیسای روم یعنے پوپ کی حکومت کو اسکاٹ لنڈ مین پھر قائم کرین سب کے بعد جارج وشہرٹ کو پادری بیٹن نے بسبب عداوت مذہبی کے کلیساے سینٹ انڈروز مین شہید کیا

(۱۵۴۶ء) مگر ہنوز دو ہی مہینے اس ظلم کو گذرے تھے کہ جس مقام پر
اوس شہیدِ محروق کی خاک پڑی تھی اوسّے چند ہی گز کے فاصلہ پر
اوسکا قاتل بیٹن مارا گیا اسطرح سے کہ جیمس مِلول اور نورمن
لزلي اور اور کئی شخص قلعہ کے اندر گھس کر پادری موصوف کے حجرہ
مین پہنچے اور اوسے قتل کیا—

هنري ہشتم نے چاہا کہ میرے بیٹے اڈورڈ کی شادی
میري شاہزادی اسکاٹ لنڈ سے ہو جائے مگر اسکاٹ لنڈ
کے لوگ مانع ہوئے اور اگرچہ هنري کے مرنے کے بعد اونھون
نے جنگ پِنکی مین شکست بھی کھائی لیکن جب بھی شاہزادی کی شادی
نہونے دی—

شاہزادی میري کو کہ ابھی لڑکی تھی حفاظت کیواسطے
اوسکی مان کے ملک فرانسیس مین بھیجدیا اور وہان اوسنے شاہ
فرانس کے ولیعہد فرانسِس سے شادی کر لی مگر شاہزادہ جوانمرگ
ہوا اور شاہزادی چار نا چار ۱۵۶۱ء مین اسکاٹ لنڈ مین پھر
آئی— اوس نے مذہب کیتھولک مین تعلیم پائی تھی اور
شاہ فرنس کی صحبت رنگین و بیہودہ مین تربیت پائی تھی اور
وہ تو اپنے عادات وافعال کو اچھا سمجھتی تھی مگر اوسکی رعایا اون

حرکات سے بہت بیزار تھی — اس زمانہ مین جان نوکس تلمیذِ قسیس مقتولِ وشرٹ و رفیق کیلونِ اہل اسکاٹ لنڈ کا پیشوا تھا — یہ شخص ۱۵۰۵ء مین پیدا ہوا تھا اور اب مذہب پراٹسٹنٹ اختیار کیا اور پہلی مرتبہ کلیساے سینٹ انڈروز مین مذہب پراٹسٹنٹ کے مؤید وعظ کہا — آخر متولی سلطنت اسکاٹ لنڈ نے اوسکو گرفتار کرکے فرانسیس مین بھجوا دیا اور حبس دوام کا حکم دیا مگر انیس مہینے کے بعد اڈورڈ ششم کے کہنے سے اوسکی بیڑیان کاٹ دین اور وہ چند مدت تک بادشاہ موصوف کے دربار مین رہا لیکن جب ملکہ میری اولے نے اہل پراٹسٹنٹ پر ظلم و تعدی شروع کی تو جان نوکس مجبور ہوکر پھر برِاعظم یورپ مین چلا گیا اور کئی سال آوارہ وطن اور اسیر رہا اور اس امید مین رہا کہ پھر عقائدِ مذہب پراٹسٹنٹ کلیساے سینٹ انڈروز مین تلقین کرون کہ مدت سے یہ کلیسا اسکاٹ لنڈ مین اہل پراٹسٹنٹ کا حصن حصین ہے — آخر اوسکی امید بر آئی اور ۱۰ جون ۱۵۵۹ء کو اوسنے کلیساے مذکور کے منبر پر بڑے زور و شور سے وعظ کہا اور اوسکی آواز مثلِ برق خاطف تمام سکنۂ اسکاٹ لنڈ کے قلوب پر مؤثر ہوئی اور تمام ضلع فایف بلکہ تمام ملک اسکاٹ لنڈ مین لوگون نے بت توڑ ڈالے مصلّے پرزے پرزے کر ڈالے دعاؤن کی کتابین پارہ پارہ کر ڈالین اور پادریون کے نماز کے کپڑے پرخچے اڑا ڈالے — بعد اوسکے جان نوکس نے

بے خوف وخطر ھولی رُوڈ کے پادشاہی گرجے مین مذہب کیتھولک
کے نماز کی مذمّت کرنی شروع کی۔

شاہزادی میری اور اوسکی رعایا مین نفاق بڑھتا گیا

اور اوسپر بد وضعی کا شبہ ہوا اور اب جو اوسنے امیر ڈارنلی سے
شادی کرلی تو اِس سبب سے اوسکا مشکوک النسب بھائی امیر موڈی بھی
کہ راہبان کلیسای سینٹ انڈرُوز کا سردار اور فرقہ پراٹسٹنٹ
کا پیشوا تھا اوسسے منحرف ہوگیا۔ اسکے بعد شاہزادی ایک گوییّ
ڈیوڈ رِزیُو نامی پر عاشق ہوئی اور اوسکے شوہر ڈارنلی کو رشک پیدا
ہوا آخر اوسنے اوس گوییّ کو ھولی رُوڈ مین مار ڈالا۔ میری کا
بیٹا یعنے شاہ جیمس ششم ۱۵۶۶ء مین پیدا ہوا اور دوسرے برس
اوسکا شوہر ڈارنلی فیلڈ کے گرجے مین مار ڈالا گیا۔ یہ گرجا اوس
مقام پر واقع تھا جہان پر اب اڈنبرا کا کالج ہے اور آدھی رات کو
لوگون نے اِسے اڑا دیا اور ڈارنلی دب کر رہگیا۔ بُوتھولِ
پر اس گناہ کا شبہ قوی ہوا مگر باوجود اسکے دو ہی مہینے کے بعد
شاہزادی میری نے اوس سے شادی کرلی۔ نہین معلوم کہ شاہزادی
اون گناہون کی مرتکب ہوئی تھی جنسے وہ متّہم کی گئی ہے یا نہین یہ
تو عالم مافی الضّمائر کو خوب معلوم ہے مگر ایسے ایسے حرکات ناشائستہ سے
رعایا کے دل اوسسے پھر گئے اور امرا بگڑ کھڑے ہوے آخر شاہزادی

گرفتاری ملکہ میری ۱۵۶۸ع

خود اوسکے قبضہ مین آگئی اور انھون نے اوسے سلطنت سے معزول کرکے قلعہ لوک لون مین قید کیا - اوسکا تیسرا شوہر بوتھول جزائر ارکنی مین بھاگ گیا بعد اوسکے ڈینمارک مین بھاگا اور دس برس کے بعد وہان دیوانہ ہوکر قید خانہ مین مرگیا -

امیر موری شاہزادہ شیر خوار جیمس کی طرف سے متولی سلطنت مقرر ہوا اور شاہزادی میری ولّی ڈگلاس کی مدد سے قید خانہ سے بھاگ گئی اور امراے کیتھولک کو جمع کرکے مقام لینگ سایڈ پر شہر گلاسگو کے قریب سلطنت گمکردہ کے واسطے آخری لڑائی خوب جی توڑ کے لڑی مگر کچھہ نہوسکا آخر لاچار ہوکر انگلنڈ مین بھاگ گئی اور ملکہ الزبتہ کے ظلّ عاطفت مین عافیت گزین ہوئی - باقی حال پرملال اس شاہزادی کا ملکہ الزبتہ کے زمانہ کے حالات مین ملاخطہ کیجیے -

تین برس تک امیر موری جو بہ لقب متولّی نیک نیّت مشہور ہے برسر حکومت رہا آخر کو شہر لنلتھگو کی سڑک پر ایک شخص ھیملٹن نامے نے اوسے کھڑکی مین سے گولی ماری (۲۳ جنوری ۱۵۷۰ع) - بعد امیر موری کے نواب لینکس اور نواب مار اور نوّاب مورٹن یکے بعد دیگرے متوّلی مملکت

اسکاٹ لنڈ

اسکاٹ لنڈ ہوئے - ۱۶۲۵ء کے اخیر مین جان نوکس نے
انتقال کیا - جیمس ششم جارج بکنن عالم مشہور کی فیض تعلیم سے
عالم ہوا مگر عالم بار ریا - اوسنے این دختر شاہ ڈینمارک سے شادی
کی اور بیفائدہ اس بات کی کوشش کی کہ مذہب پرس بٹیرین
کو مٹاکر مسلک اُسقفی اسکاٹ لنڈ مین قائم کرے -
اِس پادشاہ کے عہد مین سب سے عجیب تر یہ سانحہ ہوا کہ ایک مرتبہ
وہ مقام فاکلنڈ مین شکار کھیل رہا تھا کہ کسی شخص نے جھوٹ موٹ
کھدیا کہ ایک آدمی سونے کا گھڑا لیئے جاتا تھا اوسے شہر پرتھ
کے قریب گرفتار کر رکھا ہے - اوسکے اشتیاق مین پادشاہ ایک
مکان پر گیا جسکا نام گودی ہوس تھا - اوس مکان کے مالک امیر
گودی نے پادشاہ کی بہت خاطر و مدارت کی اور کھانا کھلایا بعد کھانا
کھانے کے امیر مذکور کے بھائی الگزنڈر رُتھون نے پادشاہ
کو گرفتار کر کے چاہا کہ اوسکی مشکین باندہ لے - پادشاہ چلایا کہ دوڑو
مجھے مارے ڈالتے ہین - یہ سنکر تین خواص اوسکے اندر گھس آئے
اور رُتھون کو مار ڈالا امیر گودی شور و غل سنکر دست بر قبضہ
شمشیر دوڑا اور وہ بھی مارا گیا - یہ ساری حکایت عجب معمے لا یحل ہی
اور اسکا نام سازش گوری مشہور ہے -
جب ملکہ الزبتھ ۱۶۰۳ء مین راہی ملک بقا ہوئی تو جیمس
تمام جزیرۂ برطانیہ کا بے خرخشہ پادشاہ ہوگیا - سر ایڈ کیری

ملکہ کے وفات کی خبر لیکر اڈنبرا مین پہنچا چنانچہ ملکہ شہر رچمنڈ مین
جمعرات کے دن تین بجے مری تھی اور وہ ھولی رُوڈ مین ہفتہ
کے شام کو پہنچ گیا —

حالاتِ ایرلنڈ

از ۱۳۷۷ء تا ۱۶۰۳ء

شاہ رچارڈ دوم دو مرتبہ ایرلنڈ مین وہان کے مفسدہ پرداز
لوگون کی گوشمالی کے واسطے گیا تھا اور وہ لوگ آپس مین لڑتے لڑتے
ایسے ضعیف ہو گئے تھے کہ فوراً بادشاہ کی اطاعت قبول کرلی مگر پھر بھی
سالہا سال اوس ملک مین فساد رہا اور اس فساد کے زمانہ مین بہت
کم سوداگری کے جہاز وہان کی عمدہ بندرگاہون مین نظر آتے تھے اور فقط
چمڑا اور مچھلی وہان سے اور ملکون مین جاتی تھی — محاربہ رُوز مین
امراے ایرلنڈ اکثر خاندان یورک کے طرفدار رہے ہے چنانچہ
یہی وجہ ہے کہ جن دو مکّارون نے ھنری ہفتم کی سلطنت غصب
کرنی چاہی تھی اونھون نے بیشتر ایرلنڈ ہی مین خروج کیا —
ایرلنڈ کے سرکش امیرون پر سلاطین ٹیوڈر کا کچھ اختیار نتھا
مگر جب ۱۴۹۵ء مین قانون پوینگس جاری ہوا تب وہ سیدھے ہوے اس

قانون کا نام اوس شخص کے نام سے مشتق ہے جو اوس ملک کا
ناظم تھا اور اسکے سبب سے پادشاہ انگلنڈ کو ایرلنڈ کی پارلیمنٹ
پر اختیار کلّی حاصل ہوگیا - اس قانون مین یہ احکام مندرج تھے -
اوّل - ایرلنڈ کی پارلیمنٹ بے پادشاہ انگلنڈ کی اجازت کے
نہ منعقد ہو — دوم - کوئی قانون ایرلنڈ مین نہ تجویز کیا جائے
اِلّا اینکہ پیشتر وہ پادشاہِ انگلنڈ کے ملاحظہ سے گذر چکا ہو سوم تمام قوانین
انگلنڈ جو مدّت سے نافذ ہو رہے ہین ایرلنڈ مین واجب العمل تصور کئے جائین —

ہنری ہشتم کے عہد مین خاندان فٹز جیرلڈ اور
خاندان بٹلر کے امیرون کے آپس کی لڑائی جھگڑے سے ایرلنڈ
مین تلاطم رہا - سنہ ۱۵۴۱ع مین پادشاہ موصوف نے ایرلنڈ کی نظامت
توڑ کر اوسے سلطنت کر دیا اور اوس ملک کے اکثر سردارون کو امیر
کا خطاب عنایت کیا —

ملکہ الزبتھ کے عہد مین مذہب پراٹسٹنٹ ایرلنڈ
مین قائم ہوا مگر چونکہ وہان کے لوگ مذہب کیتھولک مین بڑے
متعصب تھے لہذا وہ مذہب جدید کے بہت سدّ راہ ہوئے مگر ملکہ نے
اوس ملک کی پارلیمنٹ کو اپنے حکم کا تابع کرلیا سنہ ۱۵۸۴ع مین سر جان
پیروٹ ایرلنڈ کا ناظم مقرر ہوا اور اوسنے یہ تجویز کی کہ سڑکین جاری

کرکے اور پل بناکے اوس ملک مین تجارت وغیرہ کی ترقی کرے یہ تدبیر صائب اور صلاح معقول جب تو نہ منظور ہوئی لکن بہت برسون کے بعد عمل مین آئی۔

۱۵۹۵ء مین کہ ملکہ الزبتھ کے جلوس کا سینتیسوان سال تھا انگلنڈ اور ایرلنڈ مین آخری لڑائی ہوئی۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ ھیو اونیل امیر ٹائیرون نے بلوے کیا۔ یہ امیر انگلنڈ کی دوستی کے پردہ مین مدت سے اپنی تدبیرین پختہ کر رہا تھا ۱۵۹۹ء مین اوسنے بڑی لڑائی فتح کی جس کے سبب سے صوبہ منسٹر اوسکے قبضہ مین آگیا۔ اوسے پادشاہ اسپانیہ سے مدد ملنے کی امید تھی کہ وہ یورپ کے پادشاہان کیتھولک مین بڑا نام برآوردہ تھا۔ نواب اسکس نے امیر ٹائیرون سے مقابلہ کیا مگر کچھہ نہو سکا۔ اس امیر غدار کو شکست دینے اور ایرلنڈ پر فتح کامل حاصل کرنیکی ناموری نواب مونٹ جوی کے حصہ مین تھی ایک گروہ سپاہ اسپانیہ کا امیر ٹائیرون کی کمک کیو اسطے کنسیل مین وارد ہوا مگر نواب مونٹ جوی نے اوسے چارون طرف سے گھیر لیا تب اونیل خود اپنے مددگارون کو دشمن سے بچانے آیا مگر اوسنے شکست کھائی اوسوقت سپاہ اسپانیہ نے بھی چار ناچار پادشاہ انگلنڈ کی اطاعت قبول کر لی۔ پس اسطرح سے ۱۶۰۲ء مین سات برس کے بعد امیر ٹائیرون کا فساد دفع ہوا۔ اس زمانہ

مین بلکہ اس اٹھارویں صدی کی ابتدا تک آیرلنڈ کا حال نہایت ابتر رہا اور قوم سلٹ اور قوم سیکسن کی عداوت باہمی کے علاوہ اب فرقۂ کیتھولک اور فرقۂ پراٹسٹنٹ مین مجادلہ و مناقشہ شروع ہوا

باب ہفتم

طرز معاشرت اہل انگلستان در عہد سلاطین ٹیوڈر

قبل شیوع مذہب پراٹسٹنٹ انگلستان مین ہر قسم کا گناہ بکثرت ہوتا تھا چنانچہ ھنری ہشتم کے عہد مین ہر سال قریب دو ہزار آدمی کے فقط چوری کی علت مین پھانسی پاتا تھا مگر ملکہ الزبتھ کے زمانہ مین مجرمون کی تعداد تین یا چار سو سے سالانہ رہگئی۔ اس مین شک نہین کہ یہ تغیر عظیم سب فرقون کے آداب و اخلاق مین کلام خدا کے شایع ہونیکی سبب سے ہوا۔ ملکہ الزبتھ کے جلوس کے پانچوین سال فقرا و مساکین کی پرورش کے واسطے پہلی مرتبہ قانون جاری ہوا۔ اوس زمانہ مین انگلستان کی آبادی پچاس لاکھ سے کم تھی اور آمدنی ملک پچاس لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ نہ تھی اور سود کا بھاؤ زیادہ سے زیادہ دس روپیہ ہزار حسب قانون تھا اور جو چاندی کے سکے اب رائج ہین اون مین سے اکثر جب بھی

رائج تھے اور کروَن اور ھاف کرون اور سکس پنس یہ سکّے اڈِورڈ ششم نے جاری کئے تھے۔

پادشاہانِ ٹیوڈر کے زمانہ مین جو طرز عمارت رائج تھا اوسی گُل کاری کا کام کہتے تھے اسواسطے کہ مکانات مین نقش ونگار بہت بنائے جاتے تھے۔ ھنري ہفتم کا بنوایا ہوا گرجا جو ابتک ویسٹ منسٹر مین موجود ہے اس طرز کی عمارت کا عمدہ نمونہ ہے۔ اب بڑے آدمیون کے مکانات اینٹ اور پتھر کے بننے لگے اور شیشہ کے دروازے عام ہوگئے مگر غربا جھانکڑ وغیرہ پر کھگل لگاکر اپنے جھوپڑے بنا لیتے تھے۔ چولھے دالان کے بیچ مین بنائے جاتی تھے اور سقفِ دود آلود مین ایک سوراخ بنا ہوتا تھا کہ اوس مین سے دھوان نکل جاتا تھا۔ ھنري ہفتم کے زمانہ تک سب مکانات کا یہی حال رہا مگر اوس کے زمانہ سے مکانات مین دو دکش بننے لگے۔ اِریسمس کو ھنري ہشتم کے زمانہ مین مدرسۂ عالیۂ اکسفرڈ مین علوم یونانیہ کا مدرسِ اعلی تھا غربا کے مکانات کے صحن کا حال ایسا سقیم لکھا ہے۔ قولہ۔ دالانون کی زمین پر چکنی مٹی لپی ہوئی ہے اور اوسپر گھاس بچھی ہے اوسکے نیچے ایک خزانہ شراب اور چربی اور استخوان اور آبِ دہن اور غلیظ چیزون کا خدا جانے کتنی مدّت سے جمع ہے۔ چنانچہ اسی غلاظ ونجاست کے باعث سے

لوگ امراضِ وبائیہ مین مبتلا ہوتے تھے۔ مگر ملکہ الزبتھ کے زمانہ مین مکانات اکثر چوب بلوط کے بنتے تھے اور اوسی زمانہ مین بہت سے تغیرات اسبابِ خانہ مین ہوئے اور بستر خواب مین بھی بہت نفاست آگئی چنانچہ بادشاہانِ ٹیوڈر کے عہد کے شروع مین بچھونے کی یہ حقیقت تھی کہ نیچے بہت سی پیال بچھالی و سپر ایک موٹے کپڑے کی چادر اور گدہ ڈالدیا اور تکیہ کے بدلے ایک لنبا سا کندہ سرہانے رکھ لیا اور جو شخص بھوسی بھری ہوئی تکیہ پر سر رکھکے سوتا تھا اوسے بڑا عیاش سمجھتے تھے۔ الزبتھ کے زمانہ کے پیشتر رکابیان اور چمچے کاٹ کے ہوتے تھے مگر اوسکے عہد مین جست کے طباق اور چاندی یا ٹین کے پیالے کسانون اور اور اس قسم کے لوگون مین رائج ہوتے۔ پہلے تو جست کی رکابیان مسطح بنتی تھین مگر اب مثل طاس کے مجوف بننے لگین۔ قریب ۱۵۸۰ء کے کوچ گاڑی کا رواج ہوا قبل اسکے یہ دستور تھا کہ عورتین زین کے پیچھے بیٹھتی تھین اور اونکے آگے خدمت گار بیٹھتے تھے اور وہ پیچھے سے اونکی کمر بند پکڑے رہتی تھین۔

کئی قسم کے درخت اب پہلی مرتبہ انگلستان مین بوئے گئے اور کرم کلہ آلو بالو۔ خرما۔ خوبانی۔ انگور یہ میوے انگلستان کے باغات مین ہونے لگے اور اکثر لوگ گیہون کی روٹی کھانے لگے اور جو وغیرہ کی روٹی فقط غریب کھاتے تھے۔ سر فرانسس ڈریک جزیرہ سینٹا فی

واقع امریکا سے آلو انگلستان مین لایا اور پہلے یہ ترکاری ضلع لنکشیر
مین بوئی گئی ـ بعد اوسکے سر والٹر ریلی آلو کو ایرلنڈ مین لے
گیا اور یہی شخص جزائر غربی امریکا سے تنباکو بھی انگلستان مین
لایا اور وہان کے لوگونکو تنباکو پینا سکھایا ـ ھنری ہشتم کے زمانہ مین
گاے اور بکری کا گوشت ٹکے کا آدہ سیر بکتا تھا اور بچھیری کا گوشت اور بڑا
گوشت تین دام کا آدہ سیر ملتا تھا مگر تازہ گوشت تو اشراف بھی نکھاتے
تھے ہان عید وسط گرما سے عید میکائیل تک تازہ گوشت کھاتے
تھے ـ ابتک یہی دستور تھا کہ اُمرو شرفا اور اونکے لڑکے بالے
اور نوکر چاکر سب بڑے کمرے مین کھانا کھاتے تھے اور میز کے
بیچوں بیچ مین ایک بڑا سا نمک دان چاندی یا جست کا رکھا رہتا تھا اور
اوسکی اوپر کیطرف صاحب خانہ اور اوسکے لڑکے بالے اور مہمان بیٹھتے
تھے اور نیچے کیطرف سب درجون کے ملازم اور خدمتگار بیٹھتے تھے ـ
امرا نے اپنی وضع شاہانہ رکھی تھی چنانچہ امیر لیسٹر جو قلعہ کنلورتھ
کا مالک تھا اوسکے قلعہ مین دس ہزار آدمی کے ہتھیار رہتے تھے اور
اوسی قلعہ مین اوسنے ۱۵۷۵ع مین ملکہ الزبتھ کی دعوت سترہ روز تک
نہایت تزک و احتشام سے کی اور اگرچہ نواب بجلی خود امیر بن بیٹھا تھا اسپر بھی
اوسکے بیس رفیق تھے اور اونمین سے ہر ایک کا خرچ دس ہزار
روپیہ سالانہ تھا اور خدمتگارون کا کچھہ ذکر نہین ـ
دیہات کے لوگ ہلکے ہلکے زرد رنگ کے کُرتے پہنتے تھے

مگر بادشاہ کے اہل دربار کی وضع جیسی اب بدلتی رہتی ہے ویسے ہی جب بھی بدلتی رہتی تھی چنانچہ ھنری ہشتم جسقدر موٹا ہوتا گیا اوسقدر اوسکے مصاحبون نے اپنے کپڑے پھلانے شروع کئے تا کہ اونکی شکل بھی بادشاہ کے مشابہ ہو جائے — ملکہ کیتھرائن ھاورڈ نے فرانسیس سے سوئیان لا کر انگلستان مین رواج دین اور چونکہ پہلے یہ سوئیان بہت گران قیمت ہوتی تھین لہذا شوہرون نے اپنی بیبیون کو ان سوئیون کیواسطے علیحدہ روپیہ مقرر کر دیا اور اس روپیہ کو سوئیون کا روپیہ کہنے لگے — ملکہ میری کے عہد مین بڑے بڑے گھیردار سائے پہننے کا رسم اسپانیہ سے انگلستان مین آیا اور مرد و عورت دونون اپنی پوشاک مین گردن اور کلائی پر ریشم کی جھولدار پلیٹین بنواتے تھے اور پیشتر یہ دستور تھا کہ ان پلیٹون مین لکڑی یا ہاتھی دانت کے ٹکڑے لگا دیتے تھے تا کہ جھول نکلا رہے مگر الزبتہ کے وقت سے یہ ہوا کہ اونھین زرد کلف سے سخت کر دیتے ہین — پیشتر سب لوگ کپڑے کے موزے پہنتے تھے مگر ملکہ الزبتہ کے جلوس کے تیسرے سال اوسکو کسی نے ریشمی جرابین نذر دین پھر اوسنے اور کسی قسم کی جراب کبھی نہین پہنی — اس ملکہ کے توشے خانہ مین اسکے مرنے کے بعد تین ہزار جوڑے کپڑے کے تیار نکلے اللہ اکبر کیا کپڑا تھا

۱؎ یہ سوئیون کا روپیہ مثل اسکے ہے جیسے ہمارے ملک مین بڑے آدمی بھودون یا بیٹیون کے پاندان کا خرچ مقرر کر دیتے ہین ۱۲ —

شوق تھا - ھنٹزنو نامے ایک سیاح جرمنی نے اپنی سیاحت کے حال مین ملکہ الزبتھ کی یہ کیفیت لکھی ہے - قولہ - بعد اوسکے ملکہ آئی - اوسکا سن پینسٹھ برس کا تھا اور نہایت شاندار تھی - اوسکا مُنہ لنبا تھا اور رنگ گورا تھا مگر مُنہ پر جھرّیان پڑی ہوئی تھین اور اوسکے کانون مین دو گوشوارے موتی کے تھے اور سر پر سرخ بال جمے ہوئے تھے اور ایک چھوٹا سا تاج پہنے ہوے تھی اور سفید ریشمی کپڑے پہنے تھی جسکے کنارون پر سفید موتی سیم کے بیج کے برابر لگے تھے اور اوپر ایک سیاہ چادر تارکشی کی اوڑھے ہوے تھی اور اوسکا سایہ اسقدر لمبا تھا کہ اوسے ایک خواص ہاتھون پر اُٹھاتے ہوئے تھی ---- شرفا کا یہ دستور تھا کہ چھوٹے پٹّے رکھتے تھے اور داڑھیان لنبی لنبی گاؤ دم - ملک کی اندلی مین جو لوگ رہتے تھے اونکی پوشاک سے معلوم ہوتا ہے کہ سلاطین ٹیوڈر کے زمانہ مین مردون کا لباس اچھا ہوتا تھا - جب انگلستان مین سن پیدا ہوا اور سوت نکلا تو اوس سے جرّابین بننے اور بادبان کا کپڑا بنانیکا مصالح بہم پہنچا اور نمدے اور قالین اور سیٹو بافراط بننے لگے اور ان چیزون کو کپڑا صاف کرنیوالون نے بہت نفیس کر دیا - یہ کاریگر بسبب ظلم و تعدّی کے اور بلا دیورُپ سے بھاگ کر انگلستان مین آتے تھے

اب نیزہ بازی کا شغل فقط ایک کھیل رہ گیا تھا کیونکہ اب

فوج کی قوت سرداران غرق درآہن پر نہ منحصر تھی مگر گرمی کی فصل مین
دریاے ٹیمس اور اور دریاؤن پر نیزہ بازی کا شغل ہوتا تھا۔
اس کھیل کی کیفیت یہ ہے کہ لوگ کاٹ کے نیزے اور سپرین لیکر
اور کشتیون پر پٹڑے رکھکر اونپر بیٹھتے تھے اور جب ایک کشتی کو بہت
جلد دوسری کشتی کے پاس سے لیجاتے تھے تو ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ
اپنے حریف کو نیزہ مار کے پانی مین گرادے ۔ ہر قسم کا شکار اور خاصّتہً
ہرن کا شکار ہر زمانہ مین اہل انگلستان کو مرغوب رہا مگر پادشاہان
ٹیوڈر کے زمانہ مین عورتین بھی اکثر شکار مین شریک ہوتی
تھین اور تیر سے شکار کھیلتی تھین چنانچہ ملکہ الزبتھ بڑھاپے
مین بھی ایکدن بیچ شکار کھیلا کرتی تھی۔ باز سے شکار کھیلنا ابتک
مرسوم تھا مگر اب موقوف ہوتا جاتا تھا کیونکہ اب تو بندوق کا رواج
ہوتا جاتا تھا۔ گھڑ دوڑ بھی ہوتی تھی مگر انعام دیا جاتا تھا ہار جیت
نہوتی تھی جیسا کہ آج کل دستور ہے۔ ریچھ اور مینڈھے کو شکاری
کتّون سے بھڑوانا یہ تماشا تو بڑے بڑے امیرون کو نہایت مرغوب
تھا چنانچہ ایکمرتبہ ملکہ میری اپنی بہن کی ملاقات کو مقام ھیٹ
فیلڈ مین گئی تو بڑی دھوم دھام سے اسطرح کا ریچھ کا تماشا
ہوا اور جب ملکہ الزبتھ نے ڈینمارک کے سفیر سے مقام
گرینچ مین ملاقات کی تو اسیطرح کا تماشا کروایا۔ اس تماشے
کی یہ کیفیت ہے کہ ریچھ کو کسی کشادہ مقام پر باندھکر اوسپر

بڑی بڑی گلڈاک کُتّے چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ کُتّے مار یجاتے تھے
یا زخمی ہوجاتے تھے تو اور کُتّے چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ ریچھ
بیچارا اندھا ہوجاتا تھا تو بڑی بیرحمی سے اوسے کوڑے مارتے تھے۔
مردون کا تو کیا ذکر عورتین بھی ان مکروہ تماشون سے بہت خوش ہوتی
تھین پس جب اونکی طبیعت ایسی سخت و درشت ہو تو کچھہ تعجب کی
بات نہین کہ اوس زمانہ کی زبان نہایت سخت و درشت تھی مگر اِس
سب پر طُرّہ یہ ہے کہ ملکہ اِلزبتھ کے آخر عہد تک یومُ السّبت[1] کو کہ
نصاریٰ کا یومُ العبادۃ ہے ایسے ایسے مکروہ وبیہودہ لہو ولعب
مین مشغول ہوتے تھے۔ دیہاتی کھیلون مین سے تیر اندازی
پیدل دوڑنا۔ اور مختلف قسم کی گیند بازی۔ یہ بڑے کھیل تھے
گیند بازی کی قسمون مین سے ایک قسم یہ تھی کہ ڈنڈون سے گیند کھیلتے
تھے (یہی آج کل کے کھیل کِرِکٹ کی اصل ہے) اور ایک یہ تھی کہ گیند پر
سوگری لگاتے تھے کہ وہ ایک آہنی حلقہ کے اندر سے نکل جاتا تھا۔
گھر کے اندر کے کھیلون مین سے بڑا کھیل یہ تھا کہ ایک شفّاف میز پر
کچھہ چپٹے گیند سیسہ وغیرہ کے رکھے جاتے تھے اور اوس میز کے سرے
سے چار انچھہ کے فاصلہ پر ایک لکیر کھینچدیتے تھے تو کھیلنے والے کا کمال
یہ تھا کہ گیند کو اسطرح سے لنڈ کائے کہ اوس لکیر کے پار نکل جائے
مگر میز کے نیچے نگرے۔ علاوہ ان کھیلون کے تختہ نرد۔ کا بتین۔

---

[1] اس سے یکشنبہ مراد ہے نہ شنبہ جو مصطلح اہل اسلام کا ہے ۱۲—

کہ یہ کمبخت ہر زمانہ مین لوگون کو غارت کرتے ہین - چوسر - اورطاس یہ کھیل بھی کھیلے جاتے تھے - چوسر کو تو کہتے ہین کہ یہ ایشیا سے انگلستان مین آیا تھا اور فتح نورمن سے سو برس پیشتر سے اوس ملک مین رائج تھا اور طاش اسواسطے ایجاد کیا گیا تھا کہ چارلس ششم شاہ فرانس کا جی بہلے کہ وہ دیوانہ ہو گیا تھا - ناچ اور گانے کا شغل کئی گھنٹہ تک رہتا تھا مگر شام ہوتے ہی ناچ موقوف ہو جاتا تھا برخلاف اس زمانہ کے رسم کے کہ اوسکے بالعکس ہے - اگرچہ پادشاہان نورمن کے وقت کے بھاٹ اور بازیگر سلاطین ٹیوڈر کے زمانہ مین بہت ذلیل سمجھے جاتے تھے تاہم گھرون مین علم موسیقی کا بہت چرچا رہتا تھا اور آلات موسیقی مین سے سٹرن ایک قسم کا ستار تھا جسے لیوٹ بھی کہتے ہین اور ورجنل ایک تار کا باجہ تھا کہ کنجی سے کو کا جاتا تھا اور یہی باجہ آجکل کے باجون ہورپسکورڈ اور پیانو کی اصل ہے -

کرسمس یعنے ایام ولادت حضرت مسیح مین خوب خوب تماشے ہوتے تھے اور سب کو اجازت عام تھی اور سب قسم کے بیہودہ تماشے ہوتے تھے اور بادشاہ سے فقیر تک سب لوگ عجب عجب طرح کے کپڑے پہنکر اور بھیس بدلکر سانگ بنتے تھے اور جنھین بھیس بدلنے کا سامان نہ میسر آتا تھا وہ منہ پر کالک لگا لیتے تھے

اور ہر ضلع مین ایک شخص کو پادشاہ بناتے تھے اور اوسکے ساتھ
بہت سے شہدے سبز اور زرد کپڑے پہنے ہوے اور اونپر رنگ برنگی
فیتے لگے ہوئے غل کرتے اور نقارے بجاتے ہوے گھومتے
پھرتے تھے اور بعض اوقات عین نماز کے وقت گرجون کے اندر
گھس جاتے تھے - یہ سانگ والے خولدار ٹوپیان پہنتے تھے جنپر
بکری اور ہرن اور سانڈ کی شکل بنی ہوتی تھی اور اکثر جانورون کی
کھال پہنتے تھے جستے اونکی قطع و حشیون کی سی ہو جاتی تھی - ھنری
ہشتم کی اہل دربار بڑے تزک و احتشام سے سانگ بنتے تھے - علاوہ بڑے
دن کے مِی ڈِی کی عید بھی اگلے زمانہ مین ہوتی تھی اور اس عید مین
یہ رسم تھا کہ نصف شب کے بعد درخت کی سبز ٹہنیان توڑتے تھے اور
ایک شخص کو پادشاہ اور ایک کو پادشاہزادی بناتے تھے اور ایک جھنڈا
کھڑا کرتے تھے اور اوسے ہار پھول پہنا کے اوسکے گرد ناچتے تھے
انہین تماشون کے مشابہ ایک اور قسم کا تماشا ہوتا تھا جسے مسلمانی
ناچ کہتے تھے کیونکہ بعضونکا قول تھا کہ یہ ناچ اُندلُس کے مسلمانون سے
اہل انگلستان نے سیکھا ہے - اس ناچ مین بڑا ناچنے والا بہت
بھاری کپڑے پہنتا تھا اور سب ناچنے والون کے دامن اور بازو
اور گھٹنے مین گھنگرو بندھے ہوتے تھے اور بعضے عجیب و غریب
نقلین بنتے تھے اور ایک نیلی گھوڑی بھی ناچ کی صحبت مین ضرور
بنتی تھی - اِسکی کیفیت یہ ہے کہ نازک لکڑی کے گھوڑے پر اتنی بڑی

جھول ڈالتے تھے کہ وہ زمین تک لٹکتی تھی اور اوسکے اندر ایک آدمی چھپا رہتا تھا اور وہ گھوڑے کی طرح اُچکتا پھرتا تھا۔

پادشاہانِ ٹیوڈر کے زمانہ مین انگلستان کے لوگ تین قسم کے وہم مین مبتلا تھے یعنے فنِ سحر۔ علم نجوم۔ اور علم کیمیا۔ جہلا کا یہ اعتقاد تھا کہ جو نئی باتین علوم و فنون کی ظاہر ہوتی ہین اور جو تازہ صنعتین ایجاد ہوتی ہین وہ شیطان کی اعانت سے ہوتی ہین چنانچہ انگلستان مین رُوجر بیکن حکیم اور جرمنی مین فاسٹ حکیم جہلا کے زعم باطل مین بندہ شیطان تھے اور سحر کا اعتقاد اونکے ذہن ناقص مین ایسا راسخ تھا کہ صدہا ضعیف و ناتوان بڑھیون کو بخیالِ جادوگری مار ڈالا اور جسقدر عورت کبیر السن اور ضعیف الجثہ اور لاغر و ناتوان ہوتی تھی اوسیقدر اعتقاد تام و یقین واثق ہوتا تھا کہ یہ ساحرہ ہے اور ہر قسم کی بلا کو اوسکی طرف منسوب کرتے تھے چنانچہ اگر بچہ بیمار پڑتا تھا اور ضائع ہوجاتا تھا تو بھی یقین ہوتا تھا کہ کسی ساحرہ نے اسے مار ڈالا اور اگر آندھی آتی تھی تو دھقان مارے ڈر کے کانپنے لگتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ جادوگرنیان جھاڑو کے تنکون پر سوار ہوکر آدھی رات کو نکلی ہین۔ یہ اعتقاد لوگون کو اِس صدی کی ابتدا تک رہا اور ابتک بعض دور دور کے ضلعون کے اہل دیہ مین باقی ہے۔ نجومیون کا علم تو چار ہزار برس سے زیادہ

چلا آتا تھا اور اونھین یہ دعوی تھا کہ ہم غیب کی بات ستارہ دیکھکر
بتلا دیتے ہین اور بڑے بڑے ذی مرتبہ اور دانا لوگ اونکی طرف رجوع کرتے
تھے اس سبب سے وہ بڑے معزز اور مالدار تھے چنانچہ اکثر الفاظ
انگریزی کے مشتق منہ سے ثابت ہوتا ہے کہ پیشتر وہ علم نجوم کے مصطلحات
تھے مگر اب اونکے معنے اور ہو گئے ہین — علم نجوم کا توام ایک علم کیمیا
تھا اور اِس علم کا موضوع حجر فلسفی اور اکسیر الحیات تھا حجر فلسفی
ایک شئے موہوم تھی جسکی نسبت سفہا کو گمان تھا کہ اوسکی تاثیر سے ادنی دہاتین بھی ہو کر
طلاے خالص ہو جاتے تھے اور اکسیر الحیات ایک عرق تھا
جسکے پینے سے آدمی کو حیات ابدی اور حسن جوانی دائمی حاصل
ہوتا تھا غرض اِن اشیاے موہومہ کی بیہودہ جستجو مین بہت سا آدمیون کے
اوقات اور روپیہ ضائع ہوتا تھا اور بہت جان ہلاک ہوتی تھی لیکن
خاک فائدہ نہوتا تھا مگر ہمین ان علوم سے فائدہ ہوا چنانچہ فن سحر
سے بہت سی ادویہ و نباتات کا علم حاصل ہوا جو علم طب اور
فنون لطیفہ[1] مین ایسے بکار آمد ہین اور علم نجوم و کیمیا کے مسائل
باطلہ سے فن ہیئت اور علم کیمیاے حقیقی کے مسائل حقہ
مستنبط ہوئے مگر ان علوم سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ
خالق ارض و سما کی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ کے شاہد مبین
و برہانِ زاہر ہین —

[1] اِس سے علم موسیقی و سنگتراشی و مصوری مراد ہے ۱۲ —

فن جہاز رانی اور جغرافیہ اور تجارت نے بھی بہت جلد
ترقی پائی - ھنری ہفتم نے انگلستان کے جہازون کی بنیاد ڈالی
لہذا وہی اوس ملک کی عالمگیر تجارت کا بانی ہوا - چند ہی
مدت مین انگریزی جہاز ہر دریا مین روان ہو گئے اور ملکہ میری
کے عہد مین خلیج آرچ اینجل کی راہ دریافت ہوئی جسسے ملک
روس سے تجارت شروع ہوئی مگر الزبتھ کے وقت مین تجارت
کو نہایت تقویت و ترقی ہوئی چنانچہ اون - سیسہ - اور ٹین مدتسے
انگلستان سے دیگر ممالک یورپ مین جاتا تھا مگر چھوٹے چھوٹے
جہازون مین بھیجا جاتا تھا لیکن الزبتھ نے ان چیزون کی تجارت
کے واسطے بڑے بڑے جہاز بنوائے اور سوداگرون کو ترغیب
دی کہ اپنے جہازون کو درست کرین اور اسی ملکہ نے ۱۶۰۰ء
مین ایسٹ انڈیا کمپنی کو فرمان عنایت کیا جسکے سبب سے
انگریزون کی سلطنت کی بنیاد ہندوستان مین قائم ہوئی -

پادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین ایک امر عظیم یہ بھی
ہوا کہ علم نے از سر نو رواج پایا اور خاصتہ یورپ کی قدیم زبانین
یعنے یونانی اور لاطینی دوبارہ زندہ ہوئین - احیاء علوم مذہب
پراٹسٹنٹ کی برکت سے ہوا اسواسطے کہ چونکہ صحف مقدسہ
سماویہ کی صحیح تفسیر کرنا زبان یونانی اور عبرانی اور لاطینی کے جاننے پر

---

[1] یعنے جماعت تاجران ہند ۱۲

مشہور ہی لہذا جب صحف سماویہ کو شہرت اور شیوع ہوا تو ان زبانون
کی جاننے کی بھی زیادہ خواہش ہوئی اور اوس زمانہ سے یہ مدارس
و معالم مین ارکانِ تعلیم مین داخل ہین - اِرَیسمس عالم یونانی
و باشندہ ھالنڈ نے کہ ھنری ہشتم کے وقت مین مدرسۂ عالیہ
آکسفرڈ مین یونانی کا مدرس اعلیٰ تھا السنہ قدیمہ کی ترقی مین بڑی
سعی کی - ھنری ہشتم اور اڈورڈ ششم اور ملکہ جاین گری
اور ملکہ میری یہ سب ان قدیم زبانون کے اچھے عالم تھے اور ملکہ
الزبتہ کو بعد پادشاہ ہونے کے بھی ان زبانون کا اسقدر شوق
رہا کہ اوسکا اُستاد رُوجر اسکم کہتا ہے کہ ایکدن مین ملکہ اسقدر
یونانی کتابین پڑھتی تھی کہ کوئی پادری ایک ہفتہ مین بھی اوتنی
لاطینی نہ پڑہے گا - اڈورڈ ششم نے مدرسۂ ویسٹ منسٹر
مقرر کیا اور علاوہ اسکے اوسنے بہت سے شفاخانون اور نحو
صرف کے مدرسون کا تکفل کیا اور اسی پادشاہ کے عہد مین مدرسہ
رگبی ایک شخص شرف نامی نے قائم کیا - پہلے چار پادشاہان
ٹیوڈر کے زمانہ مین طبقۂ اوسط کی انگریزی زبان انگلستان مین
تحریرًا و تقریرًا مستعمل رہی مگر ملکۂ الزبتہ کے عہد مین انگریزی جدید
پیدا ہوئی جو جبسے ابتک برابر جاری ہے - مارلو اور شیکسپیر
شاعر کی مراثی و مضحکات شائع ہونے سے پیشتر چھوٹی چھوٹی مثنویان مشہور
ہوئی تھین اور انکے مصنفون مین جان ھیوڈ کا کلام بہت

مطبوع خلائق تھا۔ شاعر ہنری ہشتم کے اہل دربار مین سے تھا اور اسکا خاص مقصود یہ تھا کہ مذہب کیتھولک کی ہجو اور مضحکہ کرے

مشاہیر اہل تصنیف زمانہ پادشاہان ٹیوڈر

در انگریزی طبقہ اوسط

سر ٹامس مور...... سنہ ۱۴۸۰ء سے ۱۵۳۵ء تک رہا۔ نثار تھا صدر الصدور رہا۔ اسکی بڑی تصنیفات یہ ہین۔ یوٹوپیا۔ اسمین ایک مضمون خیالی عنوان سلطنت پر لکھا ہے اور پہلے یہ کتاب لاطینی زبان مین لکھی تھی تاریخ اڈورڈ پنجم و رچارڈ سوم۔ اس شخص کو ہنری ہشتم نے مروا ڈالا۔

سر ٹامس وایٹ...... ۱۵۰۳ء سے ۱۵۴۱ء تک رہا۔ شاعر غزل گو تھا۔

ٹامس ھاورڈ...... امیر سرّی ۱۵۱۶ء سے ۱۵۴۷ء تک رہا بڑا شاعر اور جلا دہندہ نثر انگریزی تھا اسنے ایک خاص قسم کا شعر اطالیہ

سے لاکر انگلستان مین رواج دیا اور وہ پہلا شاعر روم کے بعض دیوان کا ترجمہ پہلے پہل نظم غیر مقفٰی مین کیا۔ ہنری ہشتم فوراً سر ہوا ڈالا

ولیم ٹنڈیل .... مدرسۂ عالیہ اکسفرڈ کا تعلیم یافتہ تھا۔ کتب مقدسہ سماویہ کا ترجمہ انگریزی مین کیا۔ ۱۵۳۶ع مین قریب شہر انٹورپ کے زندہ جلادیا گیا۔

مایلس کورڈیل .... ۱۴۹۹ع سے ۱۵۶۸ع تک رہا۔ مدرسۂ عالیہ کیمبرج مین علوم تحصیل کئے تھے۔ تمام صحف سماویہ کا ترجمہ انگریزی مین کیا۔

ولیم ڈنبار .... شاعر اور اسکاٹلنڈ کا قسیس تھا۔ قریب ۱۵۲۰ع کے ہوا۔ پادشاہ اسکاٹلنڈ کا مصاحب تھا۔ مثنویان پر از لطائف و استعارات تصنیف کین۔ انھین سے ڈینس (رقص) اور یونین اف دی تھسل وتھ دی روز (وصل خار و گل) بڑی مثنویان ہین۔

گیون ڈگلاس . . . . شاعر اور ڈنگلڈ کا اسقف تھا۔ قریب ۱۵۱۳ء کے ہوا اور مثنوی پیلیس اف آونر (بارگاہِ عزت) تصنیف کی۔ پہلے اسی نے ورجل شاعر رومی کے دیوان اینیڈ کا ترجمہ نظم انگریزی میں کیا۔

درزبانِ انگریزی جدید

سر فلپ سڈنی . . . . ۱۵۵۴ء سے ۱۵۸۶ء تک رہا۔ ایک داستان مسمّیٰ بہ ارکیڈیا لکھی اور اشعار بھی تصنیف کئے۔ جنگ زٹفن واقع نڈر لنڈس میں مارا گیا۔

اڈمنڈ اسپنسر . . . . ۱۵۵۳ء سے ۱۵۹۹ء تک رہا۔ شعرائے جلیل القدر میں اسکا دوسرا درجہ ہے۔ ناظم ایرلنڈ کا سکتر تھا اور شہر کلکومن واقع ضلع کورک میں رہتا تھا۔ اسکی تصنیفات میں سے مثنوی فیری کوین (ملکۂ حسن آرا) مشہور ہے۔

یہ مثنوی تمثیلات و استعارات سے پُر ہے اور قطعہ بندی اور نو نو مصرع کا ایک قطعہ ہے۔

کرسٹوفر مارلو .... سنہ ۱۵۶۴ء سے سنہ ۱۵۹۳ء تک رہا۔ آٹھ نقلین نظم کین جنہین سے فاسٹس اور جیو آف مالٹا مشہور ہین

ولیم شیکسپیر .... سنہ ۱۵۶۴ء سے سنہ ۱۶۱۶ء تک رہا۔ سلطان الشعرا ہی۔ شہر اسٹراٹفرڈ واقع دریاے آون مین پیدا ہوا اور وہین وفات کی۔ اکثر لنڈن مین رہتا تھا۔ سنہ ۱۵۹۱ء اور سنہ ۱۶۱۴ء کے درمیان مین پینتیس ۳۵ نقلین نظم کین اور گیت بنائی اور حکایات بھی نظم کین

سر والٹر ریلی .... سنہ ۱۵۵۲ء سی سنہ ۱۶۱۸ء تک رہا۔ جوانی مین اشعار کہے اور علم سیاست مُدُن مین کتابین تصنیف کین۔ بارہ برس سے زیادہ محبس ٹاور مین قید رہا اور تاریخ العالم کی تصنیف مین مشغول رہا اور سنہ مسیحی ع سی قریب ۷۰ برس پیشتر تک کا حال اس کتاب مین لکھا

فرانسس بیکن . . . . . . ۱۵۶۱ء سے ۱۶۲۶ء تک رہا۔ صدر الصدور مملکت برطانیہ و مخاطب بہ امیر سینٹ البنس تھا اور بڑا حکیم و فلسفی تھا۔ دس کتابیں تصنیف کیں جنمیں سے بڑی کتاب انسٹاریشن اف دی سائنسز (احیاء العلوم) ہے۔ یہ کتاب دو کتابون کا مجموعہ ہے جنمین سے ایک کا نام پروفیشنس اینڈ اڈوانسمنٹ اف لرننگ (فضیلت و ترقی علم) ہے جو ۱۶۰۵ء مین تصنیف ہوئی تھی اور دوسری کا نام نوُوَم اُرگینم (آلۃ العلوم) ہے جو ۱۶۲۰ء مین تصنیف ہوئی تھی

قریب ۱۵۰۰ء کے تین بڑے مصوّر اطالیہ مین ہوے یعنی لیونارڈو ڈا ونسی۔ رفیل۔ ٹشین۔ اور قریب اسی زمانہ کے البرٹ ڈیورر شہر نیورمبرگ مین ہوا مگر انگلستان مین کوئی صناع مشہور نہین ہوا چنانچہ اکثر تصویرین پادشاہان ٹیوڈر کی ہینس ہولبین کی کھینچی ہوئی ہین اور یہ مصوّر جرمنی کا رہنے والا تھا۔

تاریخاتِ سوانح عظیمہ بابتہ بادشاہانِ ٹیوڈر

سوانح عامہ

سانحہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
کلمبس نے جزائرِ غرب الہند ظاہر کئے	عہد ہنری ہفتم	سنہ ۱۴۹۲ع
ملاقات بادشاہانِ انگلستان وفرانسیس در بزمِ زرّین	عہد ہنری ہشتم	سنہ ۱۵۲۰ع
اہل ویلس کیطرف سے ممبر پارلیمنٹ انگریزی میں شریک ہوے	عہد ہنری ہشتم	سنہ ۱۵۳۶ع
ملکہ میری اولی نے فلپ شاہِ اسپانیہ سے شادی کی	میری	سنہ ۱۵۵۴ع
میری ملکہ اسکاٹلنڈ قتل کی گئی	الزبتھ	سنہ ۱۵۸۷ع
ایسٹ انڈیا کمپنی کو فرمان شاہی عنایت ہوا	ایضاً	سنہ ۱۶۰۰ع

ممالک مستحصلہ و منتزعہ

کیبٹ نے برِّ اعظم امریکا کو دریافت کیا	ہنری	۱۴۹۷ء
شہر کیلی حکومت انگریزی سے نکل گیا	میری	۱۵۵۸ء
شہر بولون فتح ہو کر [illegible] انگریزوں کو [illegible]	[illegible]	۹۳-۹۲[illegible]ء

محاربات

جنگ اسٹوک	ہنری ہفتم	۱۴۸۷ء
جنگ اسپرس	ہنری ہشتم	۱۵۱۳ء
جنگ فلوڈن	ایضاً	۱۵۱۳ء
جنگ پنکی	اڈورڈ ششم	۱۵۴۷ء
ہزیمت فوج غیر مغلوب اسپانیہ	الزبتھ	۱۵۸۸ء

حدوث و شیوعِ مذہبِ پراٹسٹنٹ

سانحہ		عہد وقوع	سنہ وقوع
لیوتھر نے ۹۵ مسئلے مشتہر کئے	یہ سانحے ملک جرمنی مین ہوئے	ھنری ہشتم	بسنہ ۱۵۱۷ع
اوسکی اور علماء کیتھولک سے شہر لیزگ مین مناظرہ ہوا		ایضاً	بسنہ ۱۵۱۹ع
اوسنے پوپ کا حکمنامہ جلا دیا		ایضاً	بسنہ ۱۵۲۰ع
ھنری ہشتم کو پوپ نے ناصر الملۃ خطاب دیا	یہ سانحے انگلستان مین ہوئے	ایضاً	بسنہ ۱۵۲۱ع
بادشاہ انگلستان نے خلیفہ روم سے نکص بیعت کی		ایضاً	بسنہ ۱۵۲۵ع
کورڈیل کا ترجمہ کتب مقدسہ سماویہ مشتہر ہوا		ایضاً	بسنہ ۱۵۳۵ع
کرنمر کا مرتب کیا ہوا نسخہ کتب مقدسہ کا ملقب بہ المصحف الکبیر شایع ہوا		ایضاً	بسنہ ۱۵۳۹ع
قانونِ خونین نافذ ہوا		ایضاً	بسنہ ۱۵۳۹ع

اہل پراٹسٹنٹ پر تین برس تک ظلم و تعدی ہوئی	میری	بسنہ ۱۵۵۵ء
کلیسائے انگلستان بخوبی قائم ہوگیا	الزبتھ	بسنہ ۱۵۶۲ء
فرقہ پیورٹن (صافیہ) مسلک اسقفی سے منحرف ہوگیا	ایضاً	بسنہ ۱۵۶۶ء

زمانہ بادشاہان اسٹوارٹ

از سنہ ۱۶۰۳ء تا سنہ ۱۷۱۴ء - ۱۱۱ سال ۶ بادشاہ

		سنہ جلوس
جیمس اول	(پسر میری ملکہ اسکاٹلنڈ)	سنہ ۱۶۰۳ء
چارلس اول	(پسر)	بسنہ ۱۶۲۵ء
سلطنت جمہوری جسمیں کرومول پانچ برس تک مدار المہام رہا		بسنہ ۱۶۴۹ء سے شروع ہوئی سنہ ۱۶۶۰ء میں ختم ہوئی
چارلس دوم	(پسر چارلس اول)	بسنہ ۱۶۶۰ء
جیمس دوم	(برادر)	سنہ ۱۶۸۵ء
ولیم سوم	(برادر زادہ)	بسنہ ۱۶۸۹ء
و ملکہ میری دوم	(دختر جیمس دوم)	
ملکہ میری نے وفات کی اور اب فقط ولیم سوم بادشاہ رہگیا		سنہ ۱۶۹۴ء
ملکہ این	(دختر جیمس دوم)	سنہ ۱۷۰۲-۱۷۱۴ء

باب اوّل

عہدِ شاہ جیمس اوّل

سنہ ولادت ۱۵۶۶ء سنہ جلوس ۱۶۰۳ء سنہ وفات ۱۶۲۵ء

جیمس ششم شاہ اسکاٹ لنڈ اس وجہ سے تخت سلطنت انگلنڈ پر بیٹھا
کہ وہ شاہزادی مارگرٹ کی نسل سے تھا اور وہ ھنری ہفتم کی
بڑی بیٹی تھی۔ نئی رعیت کے خوش کرنے کے واسطے بادشاہ نے چھہ
ہفتہ کے زمانہ مین دوسَو آدمیون کو امارت کا درجہ عنایت کیا۔

اوس زمانہ مین اہل انگلستان کے تین بڑے فرقے ہو گئے
تھے یعنے اپسکیلین[1] کیتھولک اور پیوریٹن۔ اور یہ
تینون فرقے بادشاہ کی عنایت خاص کے امید وار تھے۔ فرقہ

---

[1] یہ خوب یاد رہے کہ بعد حدوث مذہب پراٹسٹنٹ کے نصاریٰ کے دو فرقے عظیم ہو گئے یعنے
رومن کیتھولک اور پراٹسٹنٹ جیسے مسلمانون مین سنی اور شیعہ ہین۔ رومن کیتھولک
نصاریٰ قدیم کا نام ہے اور اس فرقہ کے اصولِ دین مین دو باتین داخل ہین اوّل یہ کہ ہنگام
عبادت یہ لوگ کنائس مین حضرت مسیح اور جناب مریم اور حواریین رضی اللہ عنہم کی تصویرین سامنے
رکھتے ہین دوم یہ لوگ پوپ کو جناب مسیح کا خلیفہ برحق اور قاسم جنت و نار اور امام
واجب الاطاعۃ سمجھتے ہین اور بعض اعتقادات انکے نہایت خرف ہین اور اونکا بیان

خارج از بحث ہی۔ پراٹسٹنٹ کی اصول عقائد مین یہ بات داخل ہے کہ تصویرات کا ہنگام عبادت سامنے رکھنا شرک و بت پرستی ہے اور پوپ ہرگز خلیفہ جناب مسیح اور امام مفترض الطاعۃ نہین ہی۔ پھر اس فرقہ کے بہت سے اقسام ثانویہ ہین۔ انمین سے ایک قسم مسلک اپسکپیلین ہی اور اس مسلک کو کلیسای انگلستان بھی کہتے ہین اور اسکا نام مسلک اسقفی بھی ہے اس مسلک مین قسیسین یعنی علماے دین کی مدارج مقرر ہین اور اونکی تقلید باعتبار اونکی مناصب کے فرض ہی چنانچہ سب سے اعلی درجہ ارچ بشپ یعنی اسقف اعظم کا ہی اور اسکے بعد اسقف اوسکو بعد اور قسیس ہین جنسے امام جماعت اضلاع و بلاد و قصبات و دیہات و اہل فوج وغیرہ اور ان سب قسیسین و ائمۂ جماعت کے نام اور اختیارات جدا جدا ہین مگر اسقفون کا مقرر کرنا پادشاہ وقت کے اختیار مین ہے۔ اہل انگلنڈ اور اکثر صاحبان انگریز جو ہندوستان مین حاکم ہین وہ اسی مسلک اسقفی یعنے کلیسای انگلستان کے پیرو ہین اور باعتبار اس مسلک کی انگلنڈ کی دو قسمتین ہین کینٹربری اور یورک اور ان دونون مین دو اسقف اعظم مقرر ہین جنکے ماتحت تمام مدارج و مناصب کی اساقفہ و قسیسین ہین۔ پراٹسٹنٹ کا دوسرا فرقہ پریس بٹیرین ہی اس فرقہ مین انصرام امور مذہبی علماے دین کی کئی جماعتون سے متعلق ہے اور اساقفہ و قسیسین کے مدارج نہین مقرر ہین اور نہ مثل پیروان مسلک اسقفی کی یہ اونکی تقلید فرض جانتے ہین چنانچہ اکثر اہل اسکاٹلنڈ کا یہی مسلک ہی۔ تیسرا فرقہ پیوریٹن ہی اس فرقہ کا یہ اعتقاد ہی کہ فقط کلام خدا پر عمل کرنا فرض ہے اور اساقفہ و قسیسین کی تقلید و احکام حرام ہی چنانچہ اسی وجہ سے اس فرقہ کا نام پیوریٹن یعنی خالص العقیدہ ہو گیا۔ علاوہ ان فرقون کی اور بہت سے فرقے پراٹسٹنٹ کی ہین جیسے آنڈ پنڈنٹ۔ ڈسنٹرس۔ کویکرس۔ میتھڈسٹ۔ ان سب کا ذکر اس تاریخ مین مجملاً ہے فقط ۱۲

ایسکپیلین کو تو اسپر بھروسا تھا کہ بادشاہ پیشتر ہی سے ہمارے قسیسون کی حکومت مذہبی کا عاشق ہے - فرقۂ کیتھولک کے لوگ یہ سمجھے ہوے تھے کہ ملکہ میری کا بیٹا خواہ مخواہ اپنی مان ہی کا دین پسند کرے گا - فرقۂ پیوریٹن والے یہ آرزو رکھتے تھے کہ بادشاہ نے تو پرسبٹیرین لوگون مین تعلیم پائی ہے پس وہ مذہب پیوریٹن کو ناپسند نکریگا - مگر چند ہی روز مین معلوم ہو گیا کہ شاہ جیمس اس بات پر آمادہ ہے کہ تمام برطن اعظم مین مسلک اسقفی قائم کرے - اب برطن اعظم سلطنت متحدۂ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ کا نام ہو گیا تھا -

سنہ ۱۶۰۴ع مین اکابر و اعاظم ہر دو فرقۂ عظیم پرا ٹسٹنٹ مقام ہیمپٹن کورٹ مین برسر مناظرہ جمع ہوئے اور اسی مناظرہ مین بادشاہ کی رغبت بہ نسبت اوس طریقۂ عبادت کے جو تابعین مسلک اسقفی کا مختار تھا ظاہر ہو گئی اور چونکہ وہ اپنے تفقّہ و علمیّت پر بہت نازان تھا لہذا وہ خود مباحثہ کرنے لگا اور علماے پیوریٹن کے دلائل کے جواب مین بار بار یہی کہتا تھا کہ اگر اسقف کی حکومت نہین تو بادشاہ کی بھی نہین - اس مباحثہ کا ثمرہ فقط یہ ہوا کہ صحف سماویّہ کا ترجمہ ہوا اور سینتالیس قسیس تین برس تک اس کام مین مشغول رہے (یعنے سنہ ۱۶۱۱ع سے سنہ ۱۶۱۵ع تک) - یہ ترجمہ دو من حروف مین چھاپا گیا

اگرچہ اِسکے پیشتر کے نسخے اون حروف مین چھپے تھے جنھین پُرانے انگریزی حروف کہتے ہین اور اونھین کیکسٹن جرامنی سے لایا تھا۔ اِس ترجمہ صُحفِ سماویّہ کے سب نسخون کی ابتدا مین وہ خطبہ لکھا ہے جو اسکے مترجمون نے شاہ جیمس اوّل کے نام لکھا تھا اور یہی ترجمہ ابتک انگلستان مین عموماً مستعمل ہے۔

جب اہل کیتھولک نے دیکھا کہ پادشاہ کا یہ ارادہ نہین ہے کہ مذہب پراٹسٹنٹ کو انگلستان سے مٹاوے تو وہ بہت ہی آشفتہ خاطر ہوے اور مصمّم قصد کیا کہ پادشاہ اور محکمہ امرا و محکمہ عوام پارلیمنٹ کو باروت سے اُڑا دین اور رابرٹ کیٹسبی اور اِورَرڈ ڈِگبی اونکو سرراہ کار بنے۔ الغرض اٹھارہ مہینے تک اِن باغیون نے پادشاہ اور اہل پارلیمنٹ کے اُڑا دینے کا سامان کیا اور اگرچہ بہت سے لوگ اس سازش خفیہ مین شریک تھے مگر کسی نے زبان سے نہین نکالا اور محکمہ امرا کے نیچے ایک تہ خانہ کرایہ کو لیا اور چھتیس ۳۶ پیپے باروت کے اوسمین رکھدئے اور اونکے اوپر کوئلے اور لکڑیان بچھا دین بعد اوسکے تہ خانہ کا دروازہ بے کھٹکے کھولدیا ابتک کسی کو یہ کرتب نہ معلوم ہوا لیکن چند روز پیشتر وقت معہود کے امیر مونٹ ایگل کے پاس ایک بے نام کی چٹھی آئی کہ خبردار ابکی پارلیمنٹ کے اجلاس مین نہ شریک ہوجئے گا اور اوس چٹھی مین یہ

حیرت انگیز کلمات لکھے تھے کہ پارلیمنٹ پر ایک بلاءِ عظیم آنیوالی ہے
مگر اوسے یہ نہ معلوم ہوگا کہ اس بلا کا باعث کون ہے - غرض یہ چٹھی کونسل
مین پیش ہوئی اور پیشتر بادشاہ ہی نے قیاسًا معلوم کر لیا کہ بلاءِ عظیم سے
مراد باروت ہی غرض اوس تہ خانہ کی تلاشی لی گئی تو دیکھا کہ ایک افسر
اسپانیہ کا رہنے والا گئی فاکس نامی فلیتے تیار کر رہا ہے کہ صبح کو
باروت مین آگ دیدے - غرض جتنے بدمعاش اس سازش مین
شریک تھے سب دیہات مین بھاگ گئے اور وہان خوب جی توڑ کر لڑے مگر
اونکے ٹکڑے اُڑا دے گئے اور ۵ - نومبر ۱۶۰۵ء اس جرم عظیم کی سزا
کیواسطے مقرر کی گئی - اس سازش کا صرف یہ نتیجہ ہوا کہ بہت شدید
قانون فرقہ کیتھولک پر جاری ہوئے اور اوس فرقہ کے کسی شخص کو
لنڈن مین رہنے کی اجازت نرہی اور نہ کسیکو وکالت اور طبابت کرنے
کا اختیار رہا - اور کیتھولک لوگ حفاظت قانونی سے محروم
کئے گئے یعنے ہر شخص کو اجازت تھی کہ جسوقت چاہے بلا خوفِ سزا
اونکے گھرون مین گھس جای اور اونکے اسباب کو غارت کرے -

اسکاٹ لنڈ کی حکومت مین جیمس کا مقصودِ اعظم

یہ تھا کہ وہان مسلک اسقفی جاری کرے مگر اس امر مین کلیسا سے
پروسِ بٹیرین کی جماعت عام نے بادشاہ کا مقابلہ شدید
کیا اور وہ کامیاب نہوا - مگر آیرلنڈ سے بادشاہ نے اچھا سلوک کیا

کہ تمام صوبۂ السٹر سرداران باغی سے چھین لیا اور جو لوگ بوطنِ اعظم سے وہان آکر بسے تھے اونمین تقسیم کر دیا اور ایرلنڈ کے باشندون مین سے جو لوگ پادشاہ کے مطیع ہو گئے وہ بھی اس تقسیم مین شریک کیے گئے۔ بوطنِ اعظم سے لوگون کا شمال ایرلنڈ مین جاکے بسنا اوس ملک کی سرسبزی کا باعث ہوا اور اوس زمانہ سے ابتک صوبۂ السٹر ایرلنڈ مین اہلِ پراٹسٹنٹ کا مامن وماوے ہے۔

شاہ جیمس اپنے مصاحبون پر بڑا اعتماد رکھتا تھا اور خاصتہً رابرٹ کار جو بعد چندروز کے امیر سمرسٹ کے خطاب سے ممتاز ہوا اور جارج ولیرس جو بخطاب امیر بکنگھم مشہور ہے ان دونون سے پادشاہ بہت محبت کرتا تھا۔ کار اسکاٹ لنڈ کا رہنے والا تھا اور اگرچہ جوان حسین تھا مگر بد اطوار تھا اور ایک بیگناہ کے قتل مین شریک ہوا تھا اس سبب سے وہ ایسا بدنام ہو گیا تھا کہ جیمس نے مجبور ہو کر اوسے دربار سے نکالدیا اور ولیرس بھی ایسا ہی بدکار تھا مگر کار سے زیادہ ہوشیار تھا۔ ان مقربان پادشاہی کی خوش آمد و چاپلوسی ایسے ایسے لوگ کرتے تھے جیسے حکیم بیکن جو اوس زمانہ مین صدر الصدور تھا۔

اس پادشاہ کے اوائلِ عہد مین سر والٹر ریلی باین

جرم مجلس ٹاور مین مقید ہوا کہ وہ اون مفسدون کا شریک تھا جنھون
نے پادشاہ کی چچازاد بہن لیڈی اِزابلا کو تخت پر بٹھانا چاہا تھا —
غرض بارہ برس تک ریلی قید خانہ مین پڑا رہا اور قید کے پہاڑ سے
دن تاریخ العالم کی تصنیف مین کاٹے — اس تاریخ مین ابتدا سنہ
مسیحی تک کا حال لکھا ہے اور ابتک لوگ اوسکی بہت تعریف کرتے ہین
جب ریلی قید سے بتنگ آگیا تو اوسنے اپنی رہائی کے عوض مین یہ اقرار
کیا کہ امریکائے جنوبی مین ایک سونیکا معدن مجھے معلوم ہے مین پادشاہ
کو بتلادونگا — غرض پادشاہ نے اوسے رہا کر دیا اور اس مہم کے
واسطے چودہ جہاز اوسے عنایت کیے مگر جب وہ ساحلِ امریکائے
جنوبی پر پہنچا تو اہل اسپانیہ اوسے ورود سے مانع ہوئے اور
کچھ تھوڑی سی لڑائی ہوئی اور قصبہ سینٹ ٹامس کہ اہل اسپانیہ
کے قبضہ مین تھا جلا دیا گیا — جب ریلی نئی دنیا سے پھر کر انگلستان
مین آیا تو اسپانیہ کے پادشاہ کے خوش کرنے کے واسطے جیمس نے
بہ تہمتِ شرکتِ مفسدین اوسے قتل کروا ڈالا —

قتل سر والٹر ریلی ۱۶۱۸ع

اِس پادشاہ کے عہد مین وہ مناقشہ پارلیمنٹ سے شروع
ہوا جو پادشاہان اِسٹوارٹ کے زمانہ کے سوانح عظیمہ مین سے ہے
اور اس نزاع کا انجام یہ ہوا کہ خاندانِ قدیم اسٹوارٹ سلطنت سے
معزول ہو گیا — اِس خاندان کے سب پادشاہون کو یہ خبط سوار تھا

کہ کسطرح سے خود سر و مطلق العنان ہو جائین اور اس خواہش قبیح کو خوشامدیون نے اور اشتعالک دی اور خاصکر پادریون نے کہنا شروع کیا کہ پادشاہ کا حق نسبت سلطنت کے منجانب اللہ ہے اور اوسکی شان اس سے ارفع ہے کہ وہ کسی قانون کی متابعت کرے چنانچہ اکثر کول نے ایک کتاب تصنیف کی جسمین اس عجیب و غریب مسئلہ کی معاضد بہت سی دلیلین لکھی تھین مگر پارلیمنٹ نے بھی حکومت کی لی اور باصرار کہا کہ یہ کتاب منسوخ کر دی جاسے آخر پادشاہ نے اشتہار جاری کیا کہ اس کتاب پر کوئی عمل نکرے — اب ممبران محکمہ عوام پارلیمنٹ کو دو بڑے ظلمون کی شکایت تھی — ایک تو وہی ظلم کہنہ تھا کہ غلہ وغیرہ پادشاہ کیواسطے ضبط کر لیا جاتا تھا اور دوسرا ظلم یہ تھا کہ پادشاہ حق تجارت بیچڈالتا تھا یعنے سوداگرون سے کچھ روپیہ لیکر بعض اشیاء کی تجارت اون سے مخصوص کر دیتا تھا اس سبب سے تمام ملک کی تجارت دو سے یا اس سے کچھ کم و بیش آدمیون پر منحصر ہو گئی تھی وکلاے رعایا یعنے ممبران محکمۂ عوام کا پادشاہ پر یہ دباؤ تھا کہ روپیہ کا دینا ندینا اونکے اختیار مین تھا مگر جب اوھون نے یہ دباؤ ڈالنا چاہا تو پادشاہ نے اخذ زر کی نئی نئی تدبیرین نکالین اور محکمۂ اسٹار چیمبر (ایوان کواکب) بہت کثرت سے اور شدید جرمانے لینے شروع کئے اور امارت کے خطاب علانیہ بکنے لگے اور ایک نیا درجۂ امارت یعنے بیرنٹ کا درجہ ایجاد ہوا اور اوسکی قیمت دس ہزار روپیہ مقرر کی گئی —

پادشاہ اور پارلیمنٹ مین سب امور سے زیادہ اس
امر مین مناقشہ ہوا کہ نواب بکنگھم کی وساطت سے چارلس
ولیعہد کی نسبت اسپانیہ کی شاہزادی سے ٹھہر گئی۔ اس نسبت
سے شاہ جیمس کو یہ مقصود تھا کہ پادشاہ اسپانیہ کی اعانت
سے جنگ سی سالہ کو موقوف کروا دون مگر پارلیمنٹ اور رعایا اس
نسبت سے مانع ہوئی اور تین شکایت کی عرضیان ممبران محکمہ عوام
نے پادشاہ کو بھیجین اور ہر عرضی کی عبارت بہ نسبت دوسری کے
زیادہ سخت تھی اور ان مین سے آخر کی عرضی مین یہ فقرہ لکھا کہ اپنے
مطالب کو آزادانہ عرض کرنا ہمارا موروثی حق ہے اور کوئی پادشاہ
اس حق سے ہمین محروم نہین کر سکتا۔ یہ عرضی پارلیمنٹ کی روزنامچون
کی کتاب مین چڑھ گئی اور دوسرے دن پادشاہ نے غیظ مین آکر
اوس کتاب کو منگوا بھیجا اور اپنے ہاتھ سے اوس عرضی کو اوسمین سے
نکالڈالا اسکے بعد اسکے اوسنے پارلیمنٹ کو برخواست کردیا اسواسطے کہ پادشاہ کا معمول تھا
کہ جب پارلیمنٹ کسی بات مین زیادہ الحاح و اصرار کرتی تھی تو اوسے برخواست کردیا کرتا تھا

مگر جس نسبت سے تمام رعایا کو ایسی نفرت تھی اوسکا انجام
بخیر نہوا۔ شاہزادہ چارلس اور امیر بکنگھم بھیس بدلکر اسپانیہ
کو روانہ ہوے تا کہ شاہزادہ اپنی دلہن کو خود دیکھ لے مگر وہان امیر
بکنگھم اور وزیر اسپانیہ سے لڑائی ہوئی اور شاہزادہ کی

نسبت چھوٹ گئی - اور اوسنے یہ حیلہ کیا کہ والد نے مجھے بلا بھیجا ہے اور میڈرڈ (پایہ تخت اسپانیہ) سے بعجلت روانہ ہوا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکی نسبت فرانسیس کی شاہزادی ھنریٹا میرایا سے ٹھہر گئی - آخر پہلی نسبت کے چھوٹنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ پادشاہ اسپانیہ سے لڑائی ہوئی -

سنہ ۱۶۱۹ء سے سنہ ۱۶۴۸ء تک بسبب جنگ سی سالہ کے اقلیم یوروپ مین تلاطم عظیم برپا رہا - اس جنگ کا سبب قریب یہ تھا کہ فریڈرک شاہزادہ جرمنی اور فرڈننڈ پادشاہ اسٹریا مین ریاست بوھیمیا کی نسبت نزاع تھی اور اکثر سلاطین پروٹسٹنٹ شاہزادہ موصوف کی طرف تھے اور اعاظم پادشاہان کیتھولک پادشاہ اسٹریا کے شریک تھے مگر چونکہ شاہ جیمس کی بڑی بیٹی الزبتھ شاہزادہ فریڈرک سے منسوب تھی لہذا اوسنے تھوڑی سی فوج داماد کی مدد کو بھیجی لکن یہ بات اوسنے دل سے نہ کی تھی آخر اس مہم مین کامیاب نہوا -

سنہ ۱۶۲۵ء مین شاہ جیمس نے بعارضہ تپ لرزہ و نقرس انسٹھ ۵۹ برس کے سن مین انتقال کیا - اوسکا بڑا بیٹا ھنری انیس ۱۹ برس کے سن مین مرگیا تھا لہذا منجھلا بیٹا چارلس اوسکا جانشین

ہوا۔ جیمس کی بیٹی الزبتہ اور اوسکا شوہر کہ جرمنی کا شاہزادہ تھا خاندانِ شاہی برنزوک کے جدِّ اعلیٰ تھے اور یہی خاندان اب مالک تاج و تختِ انگلستان ہے۔

اپنی علمیت پر نازان ہونا۔ اپنی بات کی ضد کرنا۔ اور اپنے مصاحبون کو سر پر چڑہانا۔ یہ عادتین شاہ جیمس کی تو سابق بیان ہو چکی ہین اب یہ بیان کرنا ہے کہ اوسمین متضاد اوصاف جمع تھے فرصت کے وقت تو شکار اور مرغ بازی اور میخواری کی صحبتون مین شریک ہوتا تھا مگر باوجود اس لہو و لعب کے اوسنے کچھہ کتابین بھی تصنیف کین جنسے اوسے امتیاز علمی حاصل ہوا۔ گھٹنون کے ضعیف ہونے سے اوسکی صورت بد قطع ہوگئی تھی اور پوشاک کا اوسے کچھہ خیال نہ تھا بلکہ کثیف رہتا تھا۔

۱۶۱۴ع مین نیپیر باشندۂ مرچیسٹن نے لوگارثم کے عمل کا طریقہ اختراع کیا اور مقیاس الحرارۃ اور خرد بین کا رواج ہوا اور دوسرے بادشاہ کے ابتداے عہد مین یعنے ۱۶۲۹ع مین ھاروی حکیم نے یہ بات دریافت کی کہ خون تمام جسم مین سائل و جاری رہتا ہے۔

سلاطین معاصرین

فرانس

سنہ وفات

هنري چهارم .... سنہ ۱۶۱۰ع

لوئي سيزدهم ....

اسپانیہ

فلپ سوم .... سنہ ۱۶۲۱ع

فلپ چهارم ....

سویڈن

چارلس نهم .... سنہ ۱۶۱۱ع

گستیوس اڈلفس ....

ترکستان روم

محمد سوم .... سنہ ۱۶۰۳ع

احمد اول .... سنہ ۱۶۱۷ع

مصطفیٰ اوّل .... سنہ ۱۶۱۸ع

عثمان دوم .... سنہ ۱۶۲۲ع

مصطفیٰ دوم .... سنہ ۱۶۲۳ع

عمورت چهارم ....

شہنشاہانِ جرمنی

رُوڈلف دوم .... سنہ ۱۲ ۱۶ء
میتھیاس .... سنہ ۱۶۱۹ء
فرڈِننڈ دوم ....

پوپ

کلِمنٹ ہشتم .... سنہ ۱۶۰۵ء
لیو یازدہم .... سنہ ۱۶۲۳ء
اَربَن ہشتم ....

باب دوم

عہد شاہ چارلس اوّل

سنہ ولادت سنہ ۱۶۰۰ء - سنہ جلوس سنہ ۱۶۲۵ء - سنہ قتل سنہ ۱۶۴۹ء

جیمس اوّل کا منجھلا بیٹا چارلس پچیس برس کے سن مین بادشاہ ہوا - اوسنے ھنری چہارم پادشاہ فرانس کی بیٹی ھنریٹا میرایا سے شادی کی - محاربۂ کثیر المصارف کہ پادشاہِ سابق کے عہد مین پادشاہ اسپانیہ سے شروع ہوا تھا ابتک باقی تھا - اس جنگ کے

صرف کیواسطے شاہ چارلس نے اپنے عہد کی پہلی پارلیمنٹ سے روپیہ طلب کیا مگر چونکہ اکثر ممبران محکمہ عوام کا مذہب پیوریٹن تھا لہذا وہ ملکہ سے جسکا طریقہ کیتھولک تھا خار کھاتے تھے اور اونہوں نے فقط ۳ لاکھ روپیہ اور فی ٹن اور فی پونڈ کیقدر محصول ایک برس کے واسطے پادشاہ کو دیا۔ پارلیمنٹ کی اس بے اعتباری سے اور خاصتہً اس وجہ سے کہ امیر بکنگھم پر اوسنے کچھ تہمتیں لگائی تھیں پادشاہ بہت غصہ ہوا اور پارلیمنٹ کو برخواست کردیا اور اپنی حکومت سے ٹیکس مقرر کئے اور وہ قدیم بدعت یعنی نذرانہ کا روپیہ پھر جاری کی اور لوگون کے گھرون پر پہرے بٹھانے شروع کئے۔ اب پادشاہ کے بڑے مشیر ملکہ اور امیر بکنگھم تھے۔ ملکہ ہنرییٹا چونکہ کیتھولک تھی لہذا پیوریٹن لوگون سے جلتی تھی اور خودسری پر مرتی تھی یہ وصف اوسنے اپنے باپ سے پایا تھا اور جبتک پادشاہ زندہ رہا ملکہ اوس خطرناک راہ پر اوسے کھینچے گئی جو اوسنے اپنے مقتضے طبیعت سے اختیار کی تھی۔

پارلیمنٹ کا دوسرا جلسہ ۱۶۲۶ء مین منعقد ہوا اور امیر بکنگھم پر نالش کرنیکی تیاری کی مگر ابھی وہ ایک قانون بھی نہ جاری کرنے پائی تھی کہ پادشاہ نے اوسے برخواست کردیا اور کوئی تدبیر اوسکی عمل مین نہ آئی اور پھر وہی ناجائز محصول مقرر کئے اور جن لوگون نے

پچون و چرا کیا قید کیئے گئے۔

قطع نظر اور شکلون کے اب ایک تازہ مشکل شاہ چارلس کو پڑی کہ فرانسیس سے جنگ شروع ہوئی اور یہ لڑائی بھی امیر بکنگھم کے سبب سے ہوئی کہ وہ کارڈینل رشلو وزیر اعظم شاہ فرانس سے لڑا اور رشلو نے ممانعت کردی کہ امیر بکنگھم عملداری فرانس مین قدم نرکھنے پائے۔ کارڈینل رشلو کو بڑے بڑے اہم امور مدنظر تھے اون مین سے ایک امر یہ تھا کہ اہل پراٹسٹنٹ کو مقہور و مخذول کرے لہذا اوسنے اونکے مستحکم قلعہ لاڈ وشیل واقع خلیج بسکی کا محاصرہ کرلیا مگر جب وہ شہر لارو شیل کو خشکی کی جانب سے نہ لے سکا تو اوسنے اوس بندرگاہ کے دہانہ پر آدھی میل تک ایک باندھ بندھوا دیا۔ دو مرتبہ سپاہ انگریزی محصورین قلعہ مذکورہ کی کمک کو گئی اور پہلی مرتبہ امیر بکنگھم سپہ سالار بنکر گیا مگر قریب نصف فوج کے جو اوسکے ہمراہ گئی تھی قتل ہوئی اور وہ یونہین پھر آیا اور اب اوسنے بندرگاہ پورٹسمتھ مین دوسری مرتبہ فوج کشی کرنے کا سامان کیا کہ اتنے مین لفٹننٹ فلٹن نے جسے اوسنے فوج سے برطرف کردیا تھا اوسکے پہلو مین کٹار ماری۔ بعد اوسکے امیر لنڈسی وہ جہازون کا بیڑا لاروشیل کو لیگیا مگر وہ باندہ ایسا غضب کا تھا کہ کوئی حملہ اوسپر کارگر نہوا اور اہل شہر سنہ ۱۶۲۸ع

مین رچلو وزیر فرانسیس کے مطیع ہوگئے—

اوسی سال شاہ چارلس نے تیسرا جلسہ پارلیمنٹ کا منعقد کیا مگر قبل روپیہ دینے کے ارباب محکمہ عوام نے ایک قانون کا مسودہ لکھا جسکا نام عرضداشت حقوق مشہور ہے اور اوس مین یہ لکھا کہ بدون استرضاے پارلیمنٹ پادشاہ کسی قسم کا ٹیکس نہین مقرر کرسکتا اور نہ بلا تحقیقات کسیکو قید خانہ مین مقید رکھہ سکتا ہے اور نہ لوگون کے گھرون پر پہرا بٹھا سکتا ہے— غرض بحال جبر واکراہ چارلس نے اس قانون کو منظور کیا اور محکمہ عوام والے اس قانون کو اہل انگلستان کی آزادی کا دوسرا فرمان شاہی سمجھکر ایسا خوش ہوے کہ پانچ پیشکشین جنکی مقدار قریب چالیس لاکھہ روپیہ کے تھی پادشاہ کو نذر دین مگر تین ہی ہفتہ کے زمانہ مین معلوم ہوگیا کہ پادشاہ کو اپنے اقرار حلفی کا خاک خیال نہین ہے—

غرض جب یہ بے ایمانی پادشاہ کی دیکھی تو ممبران محکمہ عوام بہت چڑچڑاے مگر پادشاہ نے ایک کی بھی نہ سنی آخر اونھون نے ایک شکایت کی عرضی لکھنی شروع کی پادشاہ اسمین بھی دست اندازی کو موجود ہوا تب اونھون نے کچہری کا دروازہ بند کرکے قفل ڈلوا دیا پادشاہ نے لہار کو بلواکر دروازہ توڑ ڈالا مگر جب وہ اندر گیا تو دیکھا کہ

کچھہ ہی برخواست ہو چکی ہے پس اوسنے تو ممبرون کو جیلخانہ بھجوا دیا
جنمین سے سر جان الیٹ تھوڑے دنون مین مرگیا اور ایسا
غصہ ہوا کہ پارلیمنٹ کو فوراً برخواست کر دیا۔ اب پادشاہ یہ سمجھا کہ انہی ہی ملک کا
انتظام ایسا بگڑا ہوا ہے کہ جو کچھہ قوت ولیاقت ہو اوس مین صرف کرنا
چاہیئے اور یہ سونچکر پادشاہانِ فرانس واسپانیہ سے مصالحہ کرلیا۔

گیارہ برس تک (یعنے سنہ ۱۶۲۹ع سے سنہ ۱۶۴۰ع تک) پارلیمنٹ
کا کوئی جلسہ نہین منعقد ہوا۔ یہ سانحہ بھی انگلستان کی تاریخ مین بے مثل
و نظیر ہے۔ اس گیارہ برس کے زمانہ مین نواب اسٹریفرڈ اور
لاڈ استقف اعظم شاہ چارلس کے وزیر اعظم رہے۔ نواب اسٹریفرڈ
جسکا نام ٹامس وِنٹورتھ تھا اون معزز لوگون مین سے تھا جنہون نے
عرضداشت حقوق کی توثیق پادشاہ سے جبراً کروائی تھی مگر اب
اوسنے پادشاہ کا تقرب اس امید سے چاہا کہ جو اختصاص اقتدار
سرِ شلو کو پادشاہ فرانس پر حاصل ہے وہی مجھے پادشاہ انگلستان
پر حاصل ہو جاتے۔ اس امید سے اوسنے یہ تدبیر کی کہ محکمۂ عوام
سے سلب حکومت کرکے پادشاہ کو خودسر و مطلق العنان کردے
چنانچہ اس تدبیر کو اوسنے اپنے خانگی خطوط مین بہ لقب کامل ملقب
کیا ہے اور فی الحقیقت وہ تدبیر ایسی ہی تھی۔ اوسکا مآل یہ تھا
کہ ایک فوج نوکر رکھی جائے کہ وہ خاص انگلنڈ ہی مین رہے اور

اوسکے سامنے پارلیمنٹ وغیرہ کسیکی حکومت نہ چلے — غرض جب ۱۶۳۳ء مین نواب موصوف ایرلنڈ کا ناظم مقرر ہوا تو پہلی مرتبہ اوس تدبیر کو امتحاناً عمل مین لایا اور سات برس تک ایرلنڈ کے باشندے اور جو لوگ انگلنڈ سے وہان جاکر بسے تھے اوسکی حکومت شدید و غلیظ سے ترسان و لرزان دم بخود پڑے رہے — اب ولیم لاڈ اسقفِ اعظم کنٹربری کا حال سنئے کہ اوسنے کلیسا کی حکومت متعلق تھی اور اوسکا مسلک قریب قریب مذہب کیتھولک کے تھا لہذا وہ فرقہ پیورٹن کے اعمال و عبادات سے نہایت کارہ و متنفر تھا —

اب اہل انگلستان تین ظالم محکمون کے ظلم مین مبتلا تھے اور ان تینون کے منتظم خاصتہً یہی دونون وزیر تھے یعنے لاڈ اسقف اعظم اور نواب اسٹریفرڈ محکمہ اسٹار چیمبر یعنی ایوان کواکب مین بجرم مخالفتِ اوامرِ سلطانی لوگون پر جرمانہ اور قید اور قطع اعضا کا حکم دیا جاتا تھا اور جو لوگ اعتقادات مذہبی مین لاڈ سے مخالفت کی جرأت کرتے تھے اونہین محکمت ہائی کمیشن مین سخت سزا دی جاتی تھی — علاوہ ان دو محکمون کے ایک اور کونسل شہر یورک مین اجلاس کرتی تھی اور اس کا انتظام نواب اسٹریفرڈ کے سپرد تھا اور اسے اضلاع شمالی پر

حکومت مطلقہ حاصل تھی—

جتنے ناجائز ٹیکس شاہ چارلس نے مقرر کئے تھے

اون مین سے جہاز کا محصول بڑا ظلم تھا- قدیم زمانہ مین یہ دستور تھا کہ جو اضلاع و قصبات لب دریا واقع ہین وہان کے لوگون کو بادشاہ حکم کرتا تھا کہ اپنے ملک کی حفاظت کے واسطے اپنے پاس سے جہاز تیار کرو مگر یہ ٹیکس جب مقرر ہوا تھا جب کہ ڈینمارک والون نے انگلنڈ پر حملہ کیا تھا اتنی مدت کے بعد اب ۱۶۳۶ع مین فیصلہ منصف اعلی اور نوبی وکیل العدالۃ نے یہ ٹیکس پھر جاری کیا- اگرچہ اس ٹیکس کی کچھ حقیقت نہ تھی مگر لوگون کو حکام کی ناانصافی سے بہت ملال ہوا کہ اول تو یہ ٹیکس لڑائی کے زمانہ مین جاری ہوتا تھا اب بالکل امن و امان ہے اب اسکا کیا کام ہے دوسرے یہ کہ یہ ٹیکس اضلاع ساحلی پر مقرر ہوتا تھا اضلاع اندرونی پر کبھی نہین مقرر ہوا جیسا کہ اب ہوا ہے تیسرے یہ کہ اس ٹیکس کا روپیہ فوج بحری کے سامان مین صرف کیا جاتا تھا فوج بری کا تکفل اسسے کبھی نہین کیا گیا چوتھے یہ کہ یہ ٹیکس فقط بادشاہ کے حکم سے مقرر ہوتا تھا- الغرض تین برس تک توکسی نے علانیہ فساد نہین کیا مگر اب جان ھیمپڈن نے کہ ضلع بکنگھم کے سگنۂ معززین مین سے تھا دس روپیہ کا ٹیکس جو اوسکے علاقہ پر مقرر کیا گیا تھا نہ دیا اور اوسکی

تحقیقات محکمہ مال مین ہوئی اور اوس محکمہ کے اکثر ججون نے جنمین محصول موقوف
کر دینے کا اختیار کلی پادشاہ کو تھا ہیمپڈن کے خلاف فیصلہ کیا۔

اس زمانہ مین اکثر شرفائے عالی نسب جنکا مذہب
پیورٹن تھا انگلستان سے نکلے چلے جاتے تھے - اونکی آوارہ
وطنی کا یہ سبب تھا کہ لاڈ اسقف اعظم کے گزند سے اونکو گوشہ نشینی
مین بھی اونہین چین نہ لینے دیتے تھے اور ناحق اونہین محکمہ
ہائی کمیشن مین کھینچ لیجاتے تھے اور اونکا اسباب چھین لیتے
تھے اور بڑے عذاب اونپر کرتے تھے یہان تک ہاتھہ پاؤن کٹوا ڈالتے
تھے پس کچھہ تعجب کا مقام نہین کہ اگرچہ یہ مظلوم بلارسیدہ اپنے وطن
(انگلستان) کو بہت دوست رکھتے تھے مگر اونھون نے امریکا
کے وحشت ناک جنگلون مین جا کر رہنا قبول کیا کہ وہان تو شام کو
عبادت کرنے سے یا خوب جی کھولکر دعا مانگنے سے اونہین کوئی منع
نکرے گا - ہیمپڈن اور پم اور کرومول جہاز پر سوار
نیو انگلنڈ واقع امریکا کو جاتے تھے کہ پادشاہ کا حکم آیا کہ یہ جہاز
نہ جانے پائے -

اسکاٹ لنڈ کے انتظام مین چارلس نے اپنے
باپ کا وتیرہ اختیار کیا کہ جب ۱۶۳۳ع مین وہ اوس ملک مین گیا تو

تیرہ اُسقف مقرر کیے اور چار برس کے بعد یہ حکم جاری کیا کہ اڈنبرا
کے گرجون مین ایک خاص دعاؤن کی کتاب سے نماز پڑھی جائے مگر
جبکہ کلیسائے سینٹ گایلس مین اُسقف اس نئی کتاب دعیہ
کو پڑھنے اٹھا تو ایک شخص جنی گڈس نے ایک مونڈھا اوسکے سر پر
کھینچ مارا اور کلیسا مین بڑا ہلڑ مچگیا اور اُسقف اور نایب اُسقف ڈر کے
مارے بھاگ گئے — جب یہ بلوے ہوا تو چارلس نے حکم بھیجا کہ اگر
لوگ یون نہین مانتے تو سپاہیون کو حکم دو کہ وہ زبردستی اونسے
یہی نئی دعاؤن کی کتاب پڑھوائین تب تو اہل اسکاٹ لنڈ کو
حمیتِ قومی نے جوش کیا اور دو مہینے کے اندر یعنے فروری سے
مارچ سنہ ۱۶۳۸ء تک بیس مین سے انیس حصے اہل اسکاٹ لنڈ
نے ایک عہدنامہ مرتب کرکے اوسپر دستخط خود موثق کردیا — اسی عہدنامہ قومی کہتے ہین
اور اسمین یہ لکھا تھا کہ ہم سب پر فرض ہے کہ اپنے ملک اسکاٹ لنڈ
مین مذہب کیتھولک کو دوبارہ شایع ہونے دینگے اور یکدل ہوکر
اپنے ملک کے قوانین اور اپنی آزادی اور اپنے پادشاہ کی نصرت
وحمایت کرین گے — اس ماجرے کے تھوڑے عرصہ کے بعد
شہر گلاسگو مین ایک مجلس عام منعقد ہوئی اور اوسنے اسقفون
کو زمرہ اہل دین سے خارج کرکے حکومت اسقفی کو اسکاٹ لنڈ
مین موقوف کردیا — پس اسطرح سے تیس دن مین تیس برس کا کھیل بگڑ گیا
اور کلیسائے اسکاٹ لنڈ کی بنیاد مذہب پریس بٹیرین

پر بہ نسبت سابق کے زیادہ تر استحکام سے قائم ہوئی۔

چارلس کی خوشی تو یہ تھی کہ سرکشانِ اسکاٹ لنڈ کو ایسا دباوٴن کہ پھر کبھی سر نہ اٹھا سکین مگر روپیہ کے نہونی سے ہر روز وہ تازہ مصیبتون مین گرفتار ہوتا گیا آخر مجبور ہو کر اوسنے ۱۶۴۰ع مین چوتھا جلسہ پارلیمنٹ کا منعقد کیا مگر اہل پارلیمنٹ نے پھر اونھین باتون کی درخواست کی جنکی سابق مین کی تھی لہذا اوسنے پارلیمنٹ کو جلد برخواست کردیا۔ اب اوسنے فقط امرا کی ایک کونسل قرار دی مگر یہ لوگ اپنے ملک کے آئین سلطنت کو خوب جانتے تھے پس یہ وکلاء رعایا سے علیحدہ کوئی بات کیونکر کرتے۔ اس اثنا مین اسکاٹ لنڈ کی فوج بسرداری امیر لزلی حدودِ جنوبی کو طے کر گئی تھی اور شہر نیوکیسل کو لے لیا تھا۔

اب چارلس کے عہد کی پانچوین پارلیمنٹ نے اجلاس کیا جو بلقبِ پارلیمنٹ دراز مشہور ہے کیونکہ یہ انیس ۱۹ برس سے زیادہ رہی اور پہلے ہی اجلاس مین اسنے امیر اسٹرافرڈ کو ماخوذ کیا اور لاڈ اسقف اعظم کو قید کیا۔ امیر موصوف کے مواخذہ مین پِم سرگروہ بنا اور اوسپر یہ جرم قائم کیا کہ رعایا کی آزادی مین مخل ہوتا ہے۔ الغرض ممبرانِ محکمہ عوام نے

ایک حکمنامہ مشعر جرم و سزا دہی نواب موصوف لکھا اور محکمہ امراء نے بھی اوسے منظور کر لیا اب فقط پادشاہ کا دستخط کرنا باقی رہگیا — چارلس نے بہت پس و پیش کیا مگر امیر اسٹریفرڈ نے ایک خط مین لکھہ بھیجا کہ مجھے قسمت پر چھوڑ دیجیے بس اسی پر اس مقدمہ کا خاتمہ ہو گیا (مئی ۱۶۴۱ء) — لاڈ چار برس تک قید خانہ مین رہا بعد اوسکے وہ بھی قتل کیا گیا —

نواب اسٹریفرڈ کی تدبیر کامل کا اثر جو آیرلنڈ

پر ہوا وہ سابق مین بیان کیا گیا اب اوس اثر کا دفع شروع ہوا کہ اہل کیتھولک نے ایک سازش عظیم کی جسکا اثر تمام قوم مین پھیل گیا صوبہ السٹر کے امرا جنکا لقب اونیلس تھا دوسرے ہی روز آمادہ فساد ہوئے مگر ۱۶۴۱ء مین سب سے زیادہ واقعہ جانگزا یہ ہوا کہ متعصبین فرقہ کیتھولک نے اہل پراٹسٹنٹ کو تہ تیغ بیدریغ کیا چنانچہ لکھا ہے کہ چالیس ہزار آدمی اس سفک عظیم مین مقتول ہوئے —

قریب اسی زمانہ کے دو فرقے عظیم ارباب سیاست کے پیدا ہوئے اور ابتک تمام قوم انگریزان دو فرقون پہ منقسم ہے اور کبھی ایک فرقہ کی حکومت ہو جاتی ہے کبھی دوسرے کی — امراء و شرفا و قسیسین سب تو پادشاہ کی طرف ہو گئے اور دوسری طرف کچھہ امیر اور

ایک گروہ عظیم کاشت کارون اور سوداگرون کا ہوگیا۔ جو لوگ پادشاہ کیطرف تھے اونکا لقب بسبب اونکی ہیبت و سطوت و شہسواری کے شہسواران ہوگیا اور اوسکے خلاف جو فرقہ تھا اوسکا لقب گم ہو یا ہوگیا کیونکہ اس فرقہ کے لوگ جنکا مذہب پیوریٹن تھا چھوٹے چھوٹے بال سر پر رکھتے تھے۔ اگرچہ بعد چند عرصہ کے ان دونون فرقون کے نام بدل کر ٹوری اور وہگ ہوگئے اور پھر یہ نام بدلکر کونسرویٹو اور لبرل کے لقب سے مشہور ہوے مگر ان کے اصول ہمیشہ یکسان رہے۔ ایک فرقہ (یعنے ٹوری) کا تکیہ کلام ضابطۂ قدیم ہے دوسرے (یعنے وہگ) کا ترقی۔ فرقہ ٹوری یہ چاہتا ہے کہ اگلے زمانہ کے رسوم و قوانین جنکے سبب سے انگلستان ایسا سرسبز رہا ہے بحالِ خود باقی رہین اور فرقہ وہگ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ قوانین قدیمہ مین بعد تدبر و تعمق بسیار ہمیشہ ایسے تغیرات کئے جائین کہ ملک روز بروز زیادہ سرسبز و ترقی پذیر ہوتا جائے۔

۲۲۔ نومبر ۱۶۴۱ء مین بعد مباحثۂ بسیار (یہ پہلی لڑائی ان دونون فرقون مین خوب جم کے ہوئی) گیارہ ممبرون کی غلبۂ راے سے ارباب محکمۂ عوام نے چاہا کہ ایک عرضی شکایتی لکھی جاے اور اوس مین پادشاہ کی حکومت کی شکایتین لکھی جائین۔ پادشاہ نے پارلیمنٹ کو مُنغّض و آشفتہ خاطر پاکر اوسکی تسکین کیواسطے بہت سے

امور کا اقرار کیا مگر اوسکے افعال اوسکے قول کے مکذب ہوے اور
۱۶۴۲ع کی ابتدا مین اوسنے ممبران محکمہ عوام مین سے پانچ شخصون
کو کہ اوسکے بڑے قوی دشمن تھے بہ تہمت بدخواہی و نمک حرامی
قید کرنے کا حکم دیا۔ ان پانچ شخصون کے نام یہ ہین پم ہیمپڈن
ہیزلرگ۔ ہولس۔ اسٹروڈ۔ مگر محکمہ عوام والون نے
ان اشخاص کو پادشاہ کو ندیا آخر دوسرے روز وہ فوج لیکر اونہین
گرفتار کرنیکو گیا مگر قبل اسکے کہ پادشاہ محکمہ کے اندر داخل ہو وہ لوگ
بھاگ گئے۔ جسدن یہ معرکہ ہوا اوسدن تمام شب اہل لنڈن مسلح
و مکمل سڑکون پر کھڑے رہے اور سب لوگ پادشاہ پر بہت جھلاے
ہوے تھے کہ اوسنے ہماری قوم کو ذلیل کیا ہے۔ آخر پادشاہ دارالسلطنت
کو چھوڑکر شہر یورک مین بھاگ گیا اور ملکہ ہالنڈ مین بھاگ گئی

کئی مہینے تک پادشاہ اور پارلیمنٹ مین نامہ و پیام ہا
مگر انمین سے ایک دوسرے کا مطیع نہ ہونا چاہتا تھا۔ آخر الامر
ارباب محکمہ عوام نے عکم کیا کہ پادشاہ فوج کی حکومت چھوڑدے
مگر یہ حق (یعنے حکومت فوج) بہت قدیم حقوق سلطانی مین سے تھا
لہذا پادشاہ نے اسکے ترک سے انکار کیا اور جنگ خانگی شروع
ہوگئی۔ اپریل ۱۶۴۲ع مین جب پادشاہ نے شہر ہل مین داخل ہونا
چاہا تو لوگون نے شہر کے دروازے بند کرلیے مگر ۲۵ - اگست

۱۶۸۴ء

سنہ ۱۶۴۲ع مین علم پادشاہی شہر نوٹنگھم مین افراشتہ ہوا اور دس ہزار آدمی اوسکے گرد جمع ہوئے —

جنگ اجھل درمیان پادشاہ و پارلیمنٹ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۶۴۲ع

پادشاہی فوج کے سپاہی سب شریف تھے اور ساز و سامان سے درست اور فنِ سپاہگری مین بہت ہوشیار تھے مگر اونکے پاس توپ اور ہتھیار کم تھا اور روپیہ کے باب مین پادشاہ کو فقط اپنی فوج کی خیرخواہی پر بھروسا تھا — پارلیمنٹ کی فوج مین ہر واسطے ایسے لوگ بھرتی ہوے تھے اور سب ناتجربہ کار اور غیر تعلیم یافتہ تھے مگر چونکہ لنڈن اور دریاے ٹیمس پارلیمنٹ کے قبضہ مین تھا او محصول مقرر کرنے کا بھی اوسے اختیار تھا لہذا اس لڑائی مین ہر طرح سے اوسی کو غلبہ تھا — فوج شہسواران کا سردار خود پادشاہ تھا اور سپاہ کمپیان کا سپہ سالار امیر اسکس مقرر کیا گیا اور پادشاہ کا بھتیجا شاہزادہ روپرٹ سواران فوج شاہی کا سردار معین ہوا — پہلی لڑائی کوہ اجھل واقع ضلع وارلک مین ہوئی مگر کسی فریق کی فتح و شکست نہوئی — جاڑے کی فصل مین شاہ چارلس نے مع فوج شہر اکسفرڈ مین قیام کیا جہان کے قدیم مدرسہ کے لوگ ہمیشہ سے پادشاہ کے خیرخواہ ہین سنہ ۱۶۴۳ع کی لڑائی مین تین سانحہ یادگار ہوئے — ایک یہ کہ فوج پادشاہی نے شہر برسٹل لوٹ لیا اوس زمانہ مین یہ شہر دوسرا لنڈن تھا — اِس فتح سے پادشاہ ایسا

خوش ہوا کہ شہر گلوسٹر کا محاصرہ کر لیا مگر جب اوسے اس شہر کی فتح
کا یقین ہوا تو امیر اسٹکس بسرعت تمام فوج لیکر لنڈن سے آیا اور محاصرہ
ترک کروا دیا اور کچھہ دنون کے بعد فوج پادشاہی کو نیوبری کی پہلی
لڑائی مین شکست دی — گلوسٹر کے محاصرہ سے لڑائی کا رنگ بدلگیا
اور پارلیمنٹ کو قوت و غلبہ ہوا اگرچہ ھمپڈن کا مارا جانا اوسپر بہت
دشوار رہا اور ھمپڈن آغاز جنگ مین شاہزادہ رُوپرٹ کے
سوارون سے لڑتے مین مارا گیا تھا —

جنگ اول نیوبری — سنہ ۱۶۴۳ع

مگر ھمپڈن سے بھی بڑا سپاہی اور سیاست دان
اوس معرکہ مین موجود تھا — یہ شخص اُولور کرومول تھا جو اجھل
کی لڑائی مین سوارون کا کپتان تھا اور پارلیمنٹ کی فوج مین لڑا تھا —
اوسوقت اوسکی عمر چالیس برس سے زیادہ تھی اور مدت تک اوسنے
ضلع ھنٹنگڈن مین جہان کا وہ باشندہ تھا امن و راحت بسر
کی تھی — پارلیمنٹ دراز کے ممبرون مین کرومول کی یہ شناخت
تھی کہ جس قطع اور جس رنگ کا فرقۂ پیورٹن کا لباس ہوتا تھا
ویسے ہی میلے کپڑے وہ بھی پہنتا تھا اور اوسکی تقریر کچھہ عجب طرح کی
اکھڑ اور پریشان ہوتی تھی — پیشتر جو پادشاہ کی فتح ہوتی تو کرومول
اوسکی کُنہ سمجھہ گیا اور اوسنے دل مین ٹھان لیا کہ تھوڑے ہی دنون
مین پارلیمنٹ کی گوار دل فوج کو پادشاہ کی کار آزمودہ سپاہ سے

چپ

اعلی کردون گا۔ الغرض کرومول نے پہلے اپنہی ہی رسالہ کو درست کیا کہ وہ اب کرنیلی کا عہدہ پا چکا تھا اور اوسمین چن چن کر ایسے لوگ بھرتی کیے جو بہت متشرّع اور خدا ترس تھے اور اونہین ایسے چست اور عمدہ طریقہ سے قواعد سکھائی کہ چند ہی روز مین وہ کرنیل کرومول کی سپاہِ آہنی کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

بموجب شروط اوس عہد نامۂ حلفی کے جو پارلیمنٹ انگلنڈ اور پارلیمنٹ اسکاٹلنڈ مین تحریر ہو چکا تھا فوج اسکاٹلنڈ بجمعیّت اکیس ہزار نفر شروع ۱۶۴۴ء مین سرحدّ جنوبی کو طے کر کے وارد انگلنڈ ہوئی۔ شاہ چارلس نے بھی کچھ قدر سے قلیل مدد ایرلنڈ سے منگائی۔ جنوب انگلنڈ مین تو پارلیمنٹ کی فوج نے بسرداری امیر اسّکس کئی مرتبہ شکست کھائی مگر مقام مارسٹن مور مین سپاہ کم مویان نے باعانت فوج اسکاٹلنڈ فتح مبین و ظفر کامل حاصل کی اور اوسدن کرومول اور اوسکی سپاہ آہنی کے سامنے کسی کے قدم نہ ٹکے اور اگرچہ شاہزادہ روپرٹ اور اوسکے سوار بڑے بڑے زور و شور کے حملون مین ظفریاب ہوئے تھے مگر اس لڑائی مین دلاورانِ فوج پیوریٹن کے حملۂ شدید کی مقاومت نکر سکے۔ آخر پارلیمنٹ کی فوج نے فتح پائی اور فوراً شہر یورک اور نیوکیسل پر قبضہ کر لیا۔ قریب اختتام جنگ خانگی مقام نیوبری پر دوبارہ

جنگ مارسٹن مور ۲ جولائی ۱۶۴۴ء

لڑائی ہوئی اور اسمین بھی شاہ چارلس نے شکست کھائی۔

چند مدت سے فرقہ پیوری ٹن کی ایک شاخ انگلستان مین نشو و نما پاتی جاتی تھی اور اس طائفہ کا نام اِنڈِپِنڈِنٹ یعنی اختیاری تھا اور اسکا رئیس کرومول تھا۔ اعتقاداتِ مذہبی مین اس فرقہ کا یہ قول تھا کہ ہر ایک جماعت عیسائیون کی بجاے خود ایک کلیسا ہے مستقل ہے اور قسیسین و اساقفہ کی جماعتون کی اطاعت فرض نہین ہے اور امورِ سیاستِ ملک مین اس فرقہ کی یہ راے تھی کہ سلطنت شخصی موقوف ہو جاے اور سلطنت جمہوری قائم کیجاے۔ اپنے زمانہ مین یہ فرقہ بلقب بیج کن مشہور تھا اور اسکی کوشش سے سنہ ۱۶۴۵ء مین ایک قانون جاری ہوا جسے قانون خود فراموشی کہتے ہین اور جسمین ممبران پارلیمنٹ کو ممانعت لکھی تھی کہ فوج کی افسری قبول کرین پس اس سبب سے امیر ایسکس اور نواب مینچسٹر فوج سے برطرف ہو گئے اور سر ٹامس فیر فوکس تمام فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا اور اگرچہ کرومول پارلیمنٹ کا ممبر تھا اسپر بھی وہ نائب سپہ سالار مقرر ہوا اور سپہ سالاری سے متعلق ہو گیا مگر وہ برائے نام نائب سپہ سالار تھا فی الحقیقت تمام لشکر کا سردار وہی تھا۔ غرض اس نظم و نسق سے عجیب و غریب فوج مرتب ہوئی جسکی بدولت کرومول سے بڑے بڑے کارِ نمایان ہوے اور اگرچہ اس مین شک نہین کہ اس فوج مین منافق بھی تھے مگر ہر پلٹن اور

ہر سالہ کے لوگون سے خلوص عقیدہ وصدقِ نیّت کے آثار عیان تھے
چنانچہ تمام افسر اور سپاہی خیمون اور بارکون مین بلا ناغہ نماز کے واسطے
حاضر ہوتے تھے اور نہ وہ جوا وغیرہ کھیلتے تھے نہ شراب پیتے تھے
نہ ناحق قسم کھاتے تھے اور جب وہ لڑائی پر جاتے تھے تو زبور کی
تلاوت کرتے جاتے تھے اور اونکی شجاعت کا یہ حال تھا کہ جب
کچھہ عرصہ کے بعد وہ انگلستان کی طرف سے برِّ اعظم یورپ
مین جاکر لڑے تو بڑی بڑی عمدہ فوجین اونکے حملہ کی تاب نہ لاسکین
اور روبفرار ہوئین —

جنگ نیزبی ۱۴ جون ۱۶۴۵ ع

اس جنگ خانگی مین خاتمہ کی لڑائی مقام نیزبی واقع
ضلع نورتھمپٹن مین ہوئی اور اسمین فوج پادشاہی نے شکست
فاش کھائی — امیر مونٹ روز نے چھہ لڑائیان پے در پے اسکاٹلنڈ
مین فتح کین اور گویا اوس ملک پر بالکل قابض ہوگیا اور اوسکی فتح
سے پادشاہ کو بھی اوس ملک کی طرف سے کچھہ امید ہوئی مگر یہ امید
بہت جلد منقطع ہوگئی اور وہ بدنصیب پادشاہ (چارلس)
آکسفرڈ مین بھاگ گیا اور وہان سے اسکاٹلنڈ کی فوج مین
بمقام نورلے چلا گیا —

غرض اسطرح سے پارلیمینٹ ظفریاب ہوئی مگر اب اوسکے

ممبرون مین اتفاق باقی رہا تھا اور لڑائی کے زمانہ مین رفتہ رفتہ اونکے دو فریق متضاد ہو گئے تھے ایک فریق تو اہل پرِسِن بِٹیرین کا تھا وہ یہ چاہتے تھے کہ پادشاہ کی حکومت فقط محدود ہو جاوے مگر دوسری فریق کے لوگ یعنے اِنڈیپنڈنٹ اسپر آمادہ تھے کہ پادشاہت کو بالکل مٹادین - چارلس نے اس امید موہوم سے کہ فرقۂ پرسبٹیرین کی اعانت سے مجھے پادشاہت ملجائیگی اسکاٹ لنڈ کی فوج سے نِوِرک مین جاکر پناہ لی اور سپاہ مذکور بمحبت و دلجوئی اوسے پیش آئی اور عرض کیا کہ ہم آپ کی مدد کو حاضر ہین مگر بشرطیکہ آپ ہمارے عہدنامہ پر دستخط کردین - پادشاہ نے یہ امر نہ قبول کیا اور چند مدت کے بعد خود ہی درخواست کر کے اپنی انگلنڈ کی رعایا مین چلا آیا - لکن اہل اسکاٹ لنڈ نے انگلنڈ کی پارلیمنٹ سے کہا کہ ہم پادشاہ کو اس شرط سے حوالہ کرتے ہین کہ اوسکی حفاظت و آزادی کا عہد کرلو اسپر پارلیمنٹ بہت خفا ہوئی اور کہا کہ تم ہمپر یہ شبہہ کرتے ہو کہ ہم اپنے پادشاہ کے بدخواہ ہین - پس انصاف کی بات یہ ہے کہ جب اہل اسکاٹ لنڈ نے پادشاہ کو پارلیمنٹ انگلنڈ کے حوالہ کیا تو اونھین مطلق وہم وگمان بھی نہ تھا کہ قصر وھائیٹ ھال مین یہ قیامت برپا ہوگی (یعنے پادشاہ قتل کیا جاے گا) -

اب پادشاہ کے قتل کا سامان بہت جلد ہونے لگا -

کرومول کے پوشیدہ حکم سے کورنٹ جوئیس نے کچھ سوار
ہمراہ لیکر پادشاہ کو ہومبی ہوس مین گرفتار کر لیا اور اوسے
قید کر کے قلعہ بہ قلعہ پھرایا آخر کو وہ کسی تدبیر سے بھاگ گیا اور جزیرہ
وایٹ مین پہنچا اور اس امید مین تھا کہ یوروپ کے کسی ملک مین چلا
جاوے مگر دشمنون کے یورش سے قلعہ کیرسبروک مین پناہ لی
اور وہان سب جگہ سے زیادہ شدت اوسپر کی — اہل اسکاٹلینڈ
فرقہ انڈیپنڈنٹ کی قوت سے کہ روز بروز افزون ہوتی جاتی تھی
خائف ہو کر سرحد جنوبی کو طے کر کے انگلینڈ مین آئے اور اونکا
سردار نواب ہیملٹن تھا — ادھر ضلع اسکس و کینٹ مین پادشاہ
کے خیر خواہ کنمنائے — جنرل فیرفوکس کو ان لوگون کی گوشمالی
کو چھوڑ کر کرومول جلد جلد کوچ کر کے شمال مین پہنچا اور نواب ہیملٹن کو
لنکشیر مین شکست دی اور ادنبرا مین ایسی حکومت قائم کی جو
شاہ چارلس کے مخالف و معاند تھی —

کرومول کی غیبت مین اہل پریسبٹیرین نے اوسوقت
دہمکیا دین کہ ابتک جماعت کثیر ممبران پارلیمنٹ کی اسی فرقہ سے تھی
مگر جب کرومول لنڈن مین پھر آیا تو اوسنے اونکی دہمکیون کا جواب
دندان شکن دیا کہ ۶ دسمبر کو ۱۶۴۸ء مین صبح کے وقت کرنیل پرائڈ کو ترک سوار لیکر بھیجا
انھون نے قصر الامارۃ پارلیمنٹ کو چار طرف سے گھیر لیا اور قریب ۴۰ کے ممبران فرقہ

بوس بیڈریچ کو محکمہ مین نہ داخل ہونے دیا اب کوئی چالیس
ممبر فرقہ انڈیپنڈنٹ سے باقی رہگئے سو اونہون نے دلسے کرومول
کی بڑی بڑی خدمتون کا شکریہ ادا کیا اور اب بادشاہ کے قتل کا مصمم ارادہ
ہوگیا۔ اکثر لوگ شاہ چارلس کا خون کرومول کے سر تھوپتے ہین
مگر کلام اس مین ہے کہ وہ بادشاہ کے قتل سے مانع بھی ہوسکتا تھا بلکہ
حسن ظن کا مقتضے تو یہ ہے کہ جیسے افضل المورخین (ھیوم) کا اعتقاد
ہے ویسے ہی ہم بھی یقین کرین کہ اس ہنگام مین کرومول نے
فوج کی خوشنودی کے واسطے اپنی فہم اور اپنی مرضی کے خلاف حرکت
کی اسواسطے کہ جس حکومت کو اوسنے خود ایجاد کیا تھا وہ ایسی بیڈھب
حکومت تھی کہ بعض اوقات خود اوسکا بس کچھہ نہ چل سکتا تھا اور جبکہ
وہ یہ چاہتا تھا کہ فوج ہمیشہ میری مطیع رہے تو اوسے بھی کسیوقت
فوج کی اطاعت لازم تھی۔ الغرض کچھہ لوگون نے خود ایک عدالت
بنالی اور خود ہی اوسکا نام دار الانصاف رکھہ لیا اور یہ عدالت
قصر ویسٹ منسٹر مین بادشاہ کی تحقیقات کیواسطے اجلاس فرما ہوتی
امراے عظام نے اس مقدمہ مین کچھہ دخل نہین دیا ہان قریب ستر
آدمیون کے اہل فوج اور اوس زمانہ کی براے نام پارلیمنٹ مین سے
اس عدالت مین منصف بنکر بیٹھے اور ایک وکیل بریڈ شا نامی صدر نشین
بنا اور کوک رعایا کیطرف سے وکیل بنگیا۔ بادشاہ کو محلسراے
سینٹ جیمس سے لاکر عدالت مین داخل کیا اور یہ جرم اوسپر

قتل شاہ چارلس اول ۳۰ جنوری ۱۶۴۹ء

قائم کیا کہ آپ نے ظلم و جور کیا اور رعایا سے مقابلہ و مجادلہ کیا - جوان بادشاہ چارلس نے اس مزخرف عدالت مین کی وہ کبھی نہ کی تھی اور اوسوقت وہ رعب و سطوت شاہانہ اوسکے چہرہ سے جلوہ گر تھی جو حق تعالی نے اوسکو بہت کچھہ عنایت کی تھی اور اوسنے کہا کہ جو عدالت سب قوانین کے خلاف ایجاد کی گئی ہو وہ ہماری تحقیقات نہین کر سکتی اور ہم پادشاہ ہین ہمارے ملک کا قدیم سے یہ دستور چلا آیا ہے کہ سلاطین و امراے عظام کا محاکمہ و انصاف وہی لوگ کرتے ہین جو اونکے ہمپایہ و ہمرتبہ ہون - مگر اب بادشاہ کی کون سنتا تھا منصفان عدالت تو بجاے خود فیصلہ کر ہی چکے تھے پھر بھی سات روز تک مقدمہ کو الجھائے رکھا آخر قتل کا حکم سنا دیا -

تین روز بعد صدور حکم کے یعنے ۳۰ جنوری ۱۶۴۹ء مین شاہ چارلس عشرت خانۂ قصر وھایٹ ھال کے محاذی قتل کیا گیا - تختۂ قتل پر دو جلاد منہ پر کپڑا ڈالے کھڑے ہوے تھے اور اوسکے گرد سوار و پیادون کا ہجوم تھا اور ہزارہا آدمی دور خاموش کھڑے ہوے تھے پادشاہ کی تلقین کیواسطے بکسن اسقف بھی کھڑا ہوا تھا اور بوقت قتل پادشاہ نے اقرار کیا کہ میرا مذہب پراٹسٹنٹ ہے اور کلیسای انگلنڈ یعنی مسلک اسقفی کا معتقد ہون اور جنگ خانگی کی معصیت سے مین بری ہون کیونکہ پہلے پارلیمنٹ کی طرف سے شر ہوا مگر ہان اسکا اقرار کرتا ہون کہ یہ نواب اسٹریفرڈ کے خون ناحق کی سزا مجھے ملتی ہے - غرض تبر کی ایکہی

ضرب مین پادشاہ کا کام تمام ہو گیا اور جب جلّاد نے اوسکا سرِ خون چکان بلند کر کے کہا کہ یہ اوس غدّار نابکار کا سر ہے تو سب تماشائیون کے منہ سے بیساختہ آہ نکل گئی —

جب قوم نورمن نے انگلستان کو فتح کیا تھا جبسے ابتک پانچ پادشاہ مار ڈالے گئے تھے تین لڑائی مین زخمی ہو کر مرے تھے مگر تختۂ قتل پر ایک ہی پادشاہ کا سر جدا کیا گیا جسکی داستان غم ابھی لکھی گئی ہے —

شاہ چارلس کے تین بیٹے اور تین بیٹیان تھین — بیٹون کے نام یہ ہین — چارلس ولیعہد جو بخطاب چارلس دوم پادشاہ ہوا — جیمس نوّاب یورک — ہنری نوّاب گلوسٹر — اور بیٹیون کے نام یہ ہین — میری جسنے شاہزادہ ارانج سے شادی کی اور جسکا بیٹا شاہ ولیم سوم تھا — الزبتھ جو اپنے باپ کی قتل کے تھوڑی عرصہ کے بعد مقام کیرسبروک مین مر گئی — ہنریٹا جسکی شادی نوّاب اورلینس سے ہوئی —

شاہ چارلس کے عنوانِ سیاست اور طرزِ معاشرت باخویش و اقارب مین عجب طرح کا تناقض تھا — سیاستِ ملک مین دوام

اوسکے اقوال و افعال کے باعث ہوتے تھے - ایک محبت مسلک استقفی - دوسرے ہوس خودسری و مطلق العنانی - ہوس خودسری تو اوسنے باپ کی میراث مین پائی تھی اور اوسکی منجھلے بیٹے جیمس دوم کو اوسسے بھی زیادہ ہوس خودسری ہوئی - اس پادشاہ مین مکروزور بھی بڑا غضب کا عیب تھا - مگر معاشرت با خویش و اقارب کے لحاظ سے اوسمین کئی وصف لائق تحسین و آفرین تھے - زوجہ اور اولاد سے وہ محبت کرتا تھا اور صنایع و بدایع علی الخصوص فن مصوری سے بڑا مذاق رکھتا تھا - اوس زمانہ کے ایک مشہور مصور وندائک کی کھینچی ہوئی تصویرون سے جو اوسکا حلیہ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے - رنگ ساونلا - آنکھون سے غربت و حزن عیان - بلند ابرو - بال لنبے لنبے گھونگروالے - موچھین ٹیڑی ٹیڑی - داڑھی نکیلی -

اس پادشاہ کے عہد مین پارلیمنٹ نے پہلے پہل اراضی پر ٹیکس مقرر کیا اور اشیاء ساختۂ انگلستان پر محصول مقرر کیا اور یہ جنگ خانگی کے مصارف کے واسطے کیا تھا - روبنس اور وینڈائک مصورین ہالنڈ کی اعانت و سرپرستی شاہ چارلس نے کی اور اوسکی کے عہد مین آلہ مقیاس الہوا ایجاد ہوا اور قہوہ کا استعمال انگلستان مین شروع ہوا اور ڈاک کا ڈھچر پڑا۔

سلاطین معاصرین

فرانس

سنہ

لوئی سیزدہم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سنہ ۱۶۴۳ع

لوئی چہاردہم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اسپانیہ

فلپ چہارم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ترکستان روم

عثمان چہارم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سنہ ۱۶۴۰ع

ابراہیم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سویڈن

گسٹیوس اڈلفس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سنہ ۱۶۳۲ع

ملکہ کرسٹنا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

شہنشاہان جرمنی

فرڈننڈ دوم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سنہ ۱۶۳۷ع

فرڈیننڈ سوم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پوپ

اربن ہشتم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سنہ ۱۶۴۴ع

انوسینٹ دہم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

باب ۳ سوم

سلطنت جمہوری از سنہ ۱۶۴۹ع تا سنہ ۱۶۶۰ع

عہد اولیور کرومول مدار المہام سلطنت

سنہ ولادت ۱۵۹۹ع - سنہ تقرر بعہدۂ مدار المہامی سنہ ۱۶۵۳ع سنہ وفات سنہ ۱۶۵۸ع

اب انگلستان کی سلطنت جمہوری ہو گئی اور گیارہ برس سے زیادہ اسی طرح پر رہی ایک جزو ضعیف پارلیمنٹ دراز کا ابتک باقی تھا مگر منصب پادشاہت اور محکمۂ امراء پارلیمنٹ قطعاً موقوف کر دیے گئے اور انتظام ملک چالیس ممبروں کی کونسل کے سپرد کیا گیا- اس کونسل کا صدرنشین بریڈشا مقرر کیا گیا اور جان ملٹن فورین سکرٹری یعنی وزیر الممالک اور کرومول اور فیئرفوکس منتظم فوج مقرر ہوئے اور سر ہیری وین کو فوج بحری کا اختیار دیا گیا مگر سچ پوچھے تو کرومول اور اوسکی سپاہ سارے ملک پر حکمران تھی- نواب ہیملٹن اور اور دو ہوا خواہان پادشاہ مقتول نے اپنے آقا کا ساتھ دیا یعنی قتل کیے گئے-

اب کرومول کو تین بڑی مشکلیں درپیش تھیں- ایک یہ کہ فوج کا ایک گروہ کہ امراء و شرفاء کے خون کا مزا چکھ چکا تھا اب پھر

باغی ہوگیا اور اوروں کے خون کا پیاسا ہوا اور اپنا نام لولیئف زمارت گن رکھا - کرومول نے بکمال جرأت و استقلال ان سرکشون کو زیر کیا -

ایرلنڈ کو مغلوب کرنا یہ دوسرا مہم اوسے درپیش ہوا -

جب سنہ ۱۶۴۱ع میں وہ خونریزی عظیم ہوئی تھی جسکے سبب سے اوس ملک کا حال نہایت ابتر ہوگیا تھا - نواب اورمنڈ کہ ایرلنڈ میں بادشاہ مقتول کی ہوا خواہون کا سربراہ کار تھا اوس ملک کے تمام قلعون اور گڑھیون پر قابض ہوگیا تھا اور اب فقط ڈبلن - ڈرائی - بلفاسٹ - یہ شہر پارلیمنٹ کے قبضہ میں رہگئے تھے - کرومول آئرلنڈ کا ناظم مقرر ہوکر ۹۰۰۰ آدمی کی فوج سے قریب شہر ڈبلن کے پہنچا - اگرچہ یہ فوج قلیل تھی مگر مغلوب ہونے کا نام بھی نہ جانتی تھی - غرض پے بپے حملے کیے مین کرومول نے ایرلنڈ مین خیرخواہان پادشاہ مقتول کی قوت توڑدی - اس لڑائی مین بڑا کار نمایان اوس سے یہ ہوا کہ شہر ڈروھیڈا کو مغلوب کیا قلعہ کے قلعے تہ تیغ بیدریغ کیے اور شہر کو شہر بے چراغ کردیا اور ہر جگہ کیتھولک مذہب لوگ اوسکے خوف سے بھاگے بھاگے پھرتے تھے اور اوس کا رعب و ہیبت اونکے قلوب پر ایسی طاری ہوگئی تھی کہ ابتک ایرلنڈ کے جنوب کے لوگ جسکے جانی دشمن ہوتے ہین اوسے یہ بد دعا دیتے ہین کہ کرومول کا قہر تیری جان پر ٹوٹے - جب کرومول

نے لنڈن کو مراجعت کی تو ایرٹن اور لڈلو کو ایرلنڈ کی حفاظت و نگہبانی کیواسطے مقرر کر آیا۔

جب کرومول لنڈن مین پہنچا تو رعایا نے اوسکی خدمات جلیلہ کا شکریہ ادا کیا اور وہ سپہ سالار افواج سلطنت جمہوری مقرر ہوا۔ جب اہل اسکاٹ لنڈ کو خبر وحشت اثر قتل شاہ چارلس پہنچی تو بہت نالان ہوئے اور اوسکے بیٹے کو بادشاہ کر دیا اور کہا کہ ہم جو آمادۂ جنگ ہوئے تھے تو اسواسطے نہوئے تھے کہ بادشاہت کو بالکل مٹا دین بلکہ صرف اسواسطے کہ مذہب پرِسبِٹیرین کہ ہمارے آبا و اجداد کو اسقدر عزیز تھا ہمارے ملک سے زائل نہوجائے پس اب اونھون نے شاہزادۂ نوجوان چارلس کو اسکاٹ لنڈ مین بلایا۔ پہلے تو شاہزادہ نے اونکی دعوت قبول کی باین خیال کہ مجھے بھی انکا مذہب کروہ یعنے پرِسبِٹیرین اختیار کرنا پڑے گا اور نواب مونٹروز کو ہالنڈ سے اسکاٹ لنڈ مین بھیجا کہ بلا اعانت اہل پرِسبِٹیرین وہان کے لوگون سے بلوے کروا دے مگر امیر موصوف نے شکست کھائی اور گرفتار ہو کر قتل کیا گیا پس اب شاہزادہ چارلس کو سوا اسکے اور کوئی چارہ نرہا کہ اپنے تئین اسکاٹ لنڈ کے پرِسبِٹیرین لوگون کے سپرد کرے اور اوسنے اونکے عہدنامہ پر مہر و دستخط کرنا منظور کیا اور دریا سے اسپی کی راہ سے اسکاٹ لنڈ مین آیا (۲۳ جون ۱۶۵۰ء) جب شاہزادہ چارلس شہر اڈنبرا مین

پہنچا تو وہان کے لوگ اوسکے آنے سے بہت خوش و مسرور ہوے
کرومول نے خبر ورود شاہزادہ موصوف سنکر ایکدن کا بھی وقفہ
نکیا مگر جب وہ سرحد جنوبی پر پہنچا تو تمام ملک کو دریاے ٹویڈ سے
دریاے فورتہ تک اجڑا ہوا پایا اور دیکھا کہ سپاہ اسکاٹ لنڈ بہ سالاری
سردار دانا و بیدار مغز امیر لزلی قریب اڈنبرا کے مورچے باندھے ہوے
عازم پیکار ہے - یہان پر کرومول کی سپاہ آہنی کو ایک دشمن
تازہ و مہیب سے مقابلہ کرنا پڑا یعنے قحط مین مبتلا ہوئی آخر کرومول
نے اوس مقام کو چھوڑ دیا امیر لزلی نے یہ سونچکر کہ لڑائی
نہوا اور دشمن قحط سے تنگ ہو کر بھاگ جاے اوس کا
تعاقب کیا اور قریب ساحل ڈنبار کے اوسے چارون
طرف سے گھیر لیا اور اب اوسے کوئی چارہ نہ تھا سوا اسکے کہ یا اس
ذلت کو گوارا کرے کہ اپنی فوج سے ہتھیار رکھوا دے یا حملہ کرے
مگر حملہ سے کیا ہوتا تھا سوا سکے کہ ایک تو سپاہ مخالف خود قوی تھی
دوسرے بہت استحکام کے ساتھہ مورچہ بند تھی آخر کرومول
نے یہ ارادہ کیا کہ اسباب وغیرہ کو دریا کی راہ سے روانہ کرے
اور خود سوارون کو ساتھہ لیکر سپاہ اسکاٹ لنڈ کے بیچ مین سے
گھس کر نکل جاے - ہنوز یہ امر نہونے پایا تھا کہ سپاہ اسکاٹ لنڈ
پہاڑون سے اوترکر میدان مین بقصد پیکار آئی کرومول یہ دیکھکر
نہایت متعجب و مسرور ہوا مگر یہ حرکت سپاہ اسکاٹ لنڈ نے اپنی جاہل

جنگ ڈنبار ۳ ستمبر ۱۶۵۰ع

پادریون کے مشورہ سے کی تھی اور امیر لوزلی اسپر ہرگز راضی نتہا۔
قصہ کوتاہ سپاہ اسکاٹ لنڈ نے شکست فاش کھائی اور ہزارون
لڑائی مین اور ہنگام فرار مارے گئے اور شہزادہ نابراد گلاسکو
بلا تاخیر سپہ سالار منصور (کرومول) کے مطیع ہوگئے۔

سال آیندہ شاہزادہ عالیجاہ چارلس مقام اسکون
پر تاج شاہی سے مزین ہوا اور عہدنامہ حلفی پر دستخط کردے
اور اقرار کیا کہ مذہب پرس بیٹیرین سے مطلق متعرض نہ ہوگا۔
امیر لوزلی اور جو لوگ متمسکین عہدنامہ حلفی مین سے اوسکے شریک
تھے وہ بجمعیت کثیر شہر اسٹرلنگ مین مقیم تھے۔ کرومول شہر
پرتہ کے محاصرہ کو روانہ ہوا تاکہ دشمن کو کوہستان سے رسد نہ پہنچنے
پائے اودھر اہل اسکاٹ لنڈ بسرگردگی شاہزادہ چارلس انگلنڈ
کو روانہ ہوتے مگر جب وہ ورسٹر مین پہنچے تو کرومول بھی
اونکے پیچھے پہنچا۔ آخر لڑائی ہوئی اور چارلس کی فوج منہزم
ومفرور ہوئی اور ایک مہینے تک شاہزادہ بھیس بدلے ہوئے اضلاع
متوسط مین سرگشتہ وحیران رہا کبھی غریب صحرانشینون کا مہمان ہوتا
تھا اور کبھی گرمی کے پہاڑ سے دنون مین درخت بلوط کی شاخون مین
چھپ رہتا تھا اور اونکی آڑ مین کرومول کے لوگون کو دیکھا کرتا تھا
کہ سرخ وردیان پہنے ہوے میری تلاش مین چارسو پھر رہے ہین

مگر مجھے نہین پاتے ۔ آخر ایسے ایسے خطرناک مقامون سے شاہزادہ شہر شُورہم واقع ضلع سسکس مین پہنچا اور وہان سے ایک کویلے کی کشتی مین سوار ہوکر مقام فیکمپ واقع فرانسیس مین بخیر و عافیت پہنچا ۔ پس اسطرح سے مملکت اسکاٹ لنڈ سلطنتِ جمہوری انگلنڈ مین شامل ہوکر جنرل منک کے سپرد کردی گئی ۔

اب اہل ہالنڈ سے جنگ بحری شروع ہوئی ۔ فوج بحری ہالنڈ کے سردار وین ٹرومپ اور ڈی رایٹر سمجھے جاتے تھے اور اونکے مقابلہ مین سپاہ انگریزی کا سردار بلیک تھا ۔ شروع ۱۶۵۲ع مین بلیک نے وین ٹرومپ کو قریب پورٹ لنڈ کے شکست دی اور گیارہ جہاز اوسکے تباہ کردیے ۔ تب اہل ہالنڈ نے صلح کی درخواست کی مگر پارلیمنٹ انگریزی نے کرومول کی طمع ملک گیری سے خائف ہوکر لڑائی کا ختم ہونا نہ منظور کیا کیونکہ پارلیمنٹ جانتی تھی کہ جبتک فوج بحری اپنے قبضہ مین ہے جبھی تک کرومول کی سپاہ پر اپنا قابو ہے مگر کرومول نے بھی ایسی تدبیر کی کہ کبھی خطا نہ کرے کہ اپنی فوج کے افسرون سے باصرار کہا کہ جسقدر تنخواہ تمھاری باقی ہے اوسکی واسطے پارلیمنٹ کو عرضی دو ۔ جب وہ عرضی پارلیمنٹ مین گذرانی گئی تو اہل پارلیمنٹ نے بہت خفا ہوکر کہا کہ آیندہ سے ایسی عرضیان بغاوت و فساد پر محمول کی جائینگی اور اس مضمون کا ایک قانون بنانا شروع کیا ۔ کرومول

مین سے بندوقچی ساتھ لیکر پارلیمنٹ مین گیا اور اونہین باہر چھوڑکر
خود مجلس کے اندر جاکر بیٹھا اور اب مباحثہ ہونے لگا - آخر کو کرومول اوٹھ
کھڑا ہوا اور اہل پارلیمنٹ کی طرف خطاب کر کے کہا کہ تمنے رعایا پر ظلم کیا
اور دین کی بیحرمتی کی - جب بعض ممبران پارلیمنٹ اوسکے جواب
دینے کو اوٹھے تو وہ ٹوپی پہنے ہوئے ادھر ادھر ٹہلنے لگا اور اونکو
بہت فضیحت و سیاست کی اور باواز بلند کہا کہ دور ہو یہان سے
اور دیانت دار لوگون کو آنے دو اور جب اوسنے زمین پر پیر پٹکا
تو وہ سب بندوقچی اندر گھس آئے اور ایک میز پر عصائے سلطنت رکھا
تھا اوسکی طرف اشارہ کرکے اوسنے کہا کہ یہ کیا ڈھکوسلا ہے اسے لیجاؤ
غرض اب مقابلہ و مجادلہ محض بے سود تھا قصر الامارہ پارلیمنٹ بہت جلد
خالی ہوگیا اور جب کرومول جانے لگا تو اوسنے قفل کی کنجی اپنے
ساتھ لیتا گیا - پس اسطرح سے پہلی مرتبہ پارلیمنٹ دراز نکالدی گئی
اور اب پارلیمنٹ کے بدلے ۱۴۰ ممبرون کی ایک کونسل مقرر ہوئی جسمین
سب کرومول کے دلی خیر اندیش و ہوا خواہ تھے - اس کونسل کا نام
پارلیمنٹ چرم فروشان ہوگیا کیونکہ اسکا ایک ممبر چرم فروش تھا
اور وہ سب ممبرون سے پیش رہتا تھا مگر اس مہمل و مزخرف پارلیمنٹ
کو تمام قوم انگریز نے چند ہی روز مین تالیان بجاکر نکالدیا اور اب
تمام حکومت کرومول کی ذات خاص پر منحصر ہوگئی -

اب کرومول کو افسران فوج نے حافظ الملک

مقرر کیا اور قصر ویسٹ منسٹر مین ایک تلوار اور نسخہ صحف[1] شریعت
اوسے نذر دیا اور اب وہ تخت سلطنت پر شاہانہ لباس پہنکر بیٹھا اور قائد
عساکر برّی و بحری مقرر ہوا اور ایک پارلیمنٹ اوسکی نام سے مقرر ہوئی
اور امور مذہبی مین آزادی مشتہر کی گئی — معلوم ہوتا ہے کہ کرومول
کو یہ مقصود تھا کہ پارلیمنٹ کے ذریعہ سے آئین قدیم کے موافق سلطنت
کرون مگر پہلے ہی مرتبہ اوسکے عہد مین جو مجلس پارلیمنٹ منعقد ہوئی تو
روپیہ دینے کے بارے مین اوسمین اور ارباب مجلس عوام سے مناقشہ
ہوگیا اور ہنوز محکمہ مذکورہ نے ایک قانون بھی نہ جاری کیا تھا کہ کرومول
نے خفا ہوکر اوسے برخواست کردیا اور اٹھارہ مہینے تک اوسنے پھر کوئی
جلسہ پارلیمنٹ کا نہین منعقد کیا —

اہل ہالنڈ سے سنہ ۱۶۵۴ع تک لڑائی رہی اب اوسنے مصالحہ
ہو گیا اور یہ مصالحہ اہل انگلستان کی موافق مقصود ہوا - اور اسمین ایک شرط یہ
ہوئی کہ شاہزادہ چارلس ہالنڈ کی عملداری سے نکالدیا جاے یہ فتح کرومول
کی عقل صائب و حسن تدبیر کا ثمرہ تھا جسنے اوسے ایسی ناموری حاصل ہوئی انگلستان
کی شوکت و سطوت جو پادشاہان سابق کے زمانہ مین مضمحل ہوگئی تھی
اب اوسنے ایسا جلوہ پایا کہ کبھی نہ پایا تھا — ملک بحر کے دزدان
دریائی مدت سے مسافران بحیرۂ روم کی جان پر بلاے بد درمان تھے

[1] یعنی مجموعہ صحف سماویہ ۱۲ —

اب وہ انگریزی جہازون کے سامنے کافور ہوگئے اور پادشاہ اسپانیہ
نے بحر و بر دونون جانب سے خاسر ہوکر ۱۶۵۵ع مین جمیکا سا
زرخیز جزیرہ انگریزون کو دیدیا اور صوبہ لینگوڈوک اور جبال الپس کے
قطعہ پر پراٹسٹنٹ کرومول کی ظل حمایت و کنف حراست مین
عیش و آرام پایا جو مدت سے اونھین نہ نصیب ہوا تھا اور پادشاہ فرانس
کا وزیر مکار مزرن اوسکی دوستی کا ملتجی ہوا اور قلعہ ڈنکرک بلاد
ملک بلجیم کہ ٹیورن سپہ سالار فرانسیسی نے اہل اسپانیہ
چھین لیا تھا اب پادشاہ فرانس نے وہ قلعہ انگریزون کے نذر کیا۔

مگر اپنے ملک مین کرومول کو بہت سی مشکلین پیش آئین اگرچہ
اوسکی فوج کے رعب سے لوگ اوسکی اطاعت کرتے تھے مگر فوج بھی
کیسی تھی کہ شکست کا نام نہ جانتی تھی۔ غیر ملکون مین فتح حاصل کرنے
سے کرومول کے حوصلے ایسے بڑہے کہ اوسنے ایک اور محکمہ عوام
مقرر کیا اور ایک جدید محکمہ امرا بھی بنانا چاہا۔ امور سیاست کا
مین یہ بہت بڑی خطا اوس سے ہوئی کیونکہ امرائے عظام اوسے نوخیز
سمجھکر بہت ذلیل و حقیر جانتے تھے لہذا مجبور ہوکر اوسنے اپنی ساختہ محکمہ
امرا مین ایسے ایسے بد حقیقت و کم اصل لوگون کو داخل کیا جیسے
گاڑیبان اور موچی جنھون نے اپنے ذلیل پیشے چھوڑکر لڑائی مین اوسکا
ساتھ دیا تھا اور لڑبھڑکر اونے سپاہیون سے محکمہ امرا کی کارفرما بنے تھے (یہ بیان

تفاوت دورہ از کُجی است تا بکجا — ستمبر ۱۶۵۶ء مین جو دوسرا محکمہ عوام بنا تو ارباب محکمہ نے کرومول سے عرض کیا کہ آپ لقب پادشاہ اختیار کرین مگر کرومول کو اتنی جرأت نہوئی کہ اپنے تئین پادشاہ کھواتا اور فقط اسنے ہی امر کا استحقاق حاصل کرنے پر کفایت کی کہ مین اپنا جانشین خود مقرّر کرونگا — اِسنے ضمناً اوسکا عہدہ موروثی ہوگیا کیونکہ اوسنے اپنے بیٹے ہی کو اپنا جانشین مقرر کیا — مگر جب کرومول نے اربابِ محکمہ عوام سے کہا کہ جن لوگون کو ہمنے منصب امارت عنایت کیا ہے اونھین تم بھی امیر جانو تو اونھون نے صاف انکار کیا تب اوسنے اس دوسری پارلیمنٹ کو بھی برخواست کردیا اور باقی زندگی بھر خود بہ نفسِ نفیس حکومت کی

کرومول کے آخرِ ایّامِ زندگانی بڑی صعوبت و تلخی سے کٹے اور سازش پر سازش اوسکے آرام مین مخلّ ہوئی اور اب ایک شخص کرنیل ٹایٹس نامی نے ایک کتاب تحلیلُ الدّم تصنیف کی اور اوسمین یہ لکھا کہ کرومول کا خون حلال ہے اِس سبب سے اوسپر ہمیشہ خوف طاری رہتا تھا یہانتک کہ وہ طپنچہ کی جوڑی اپنے ساتھ رکھتا تھا اور کپڑون کے نیچے زرہ پہنے رہتا تھا — اب اوسکی قوّت بھی زائل ہونے لگی اور بیٹی کے مرنیکا بھی بڑا صدمہ ہوا کہ اوسسے بہت چاہتا تھا آخر ۳ ستمبر ۱۶۵۸ء مین کرومول نے بعارضۂ تپ لرزہ اس دنیاے فانی

سے طرف عالم جاودانی کے رحلت کی اور اوسدن انتقال کیا جسدن جنگ ڈنبار اور جنگ ورسٹر اوسنے فتح کی تھی کہ اسدن کو وہ تمام سال مین میمون و مبارک سمجھتا تھا۔ اوسکی زوجہ الزبتہ ضلع اسکس کے ایک شریف کی بیٹی تھی اور اوسکے اوسے دو بیٹے چار بیٹیان تھین بیٹون کا نام رچارڈ اور ھنری تھا۔

کرومول بڑا مستقل مزاج اور صاحب ہمت تھا۔ اوسکی سرسبزی اور کامیابی کا سبب یہ تھا کہ فن جنگ مین وہ اقصائے مدارج کمال پر فائز تھا اور یہ کمال چالیس برس تک حیز خفا مین رہا تھا مگر اب جنگ خانگی کے شور و شغب اور تلاطم و انتشار مین معرض ظہور مین آیا۔ اوسے آرائش و نمائش اور تکلفات ظاہری سے نفرت کلی تھی اور دوست آشناؤن سے جو دل لگی کرتا تھا تو وہ بھی روکھی اور نفع سے خالی نہوتی تھی۔ اوسکی صورت روڑھی اور بھدی تھی اور میانہ قد تھا آنکھین کرنجی اور تیز تھین اور ناک بہت بڑی اور نہایت سرخ تھی اور چہرہ سے خشونت و ہیبت آشکار تھی اور گفتار و رفتار مین تا دم مرگ درشتی اور دہقانیت رہی مگر اس بدصورت قالب مین کیا طبع عالی اور نفس زکی پنہان تھا اور کیا زہد و ورع کوٹ کوٹ کے بھرا تھا۔ کرومول کے بعد اوسکا بیٹا رچارڈ

منصب حافظ الملک پر مقرر رہا مگر جب اتنا بڑا سردار فوج کے سر سے اوٹھہ گیا تو وہ پھر بغاوت و فساد پر آمادہ ہوئی اور رچارڈ نے پانچ ہی مہینے مین استعفا دیدیا اور اپنے گاؤن واقع چشنٹ مین چلا گیا اور وہان ۱۷۱۲ء تک آبرو و آسائش کے ساتھہ بسر کی —

پارلیمنٹ دراز کے چند ممبر جو فرقۂ اِنڈپنڈنٹ سے تھے اور جنھین کرمول نے نکالدیا تھا اب افسران فوج نے اونھین پھر پارلیمنٹ مین داخل کیا پھر اونمین آپس مین نزاع ہوئی اور پھر اہل فوج نے قصر الامارۃ پارلیمنٹ سے اونھین نکالدیا۔ وہ وقت بھی انگلستان پر بڑا کٹھن وقت تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اب وہ زمانہ آنیوالا ہے جبکہ سلطنتِ رومِ قدیم کیطرح اہلِ فوج اس سلطنت کا بھی نیلام کرین گے اور جو سب سے زیادہ دام لگاوے گا اوسیکی نام چھوڑ دینگے اور فرقہ شہسواران یعنے ہواخواہانِ شاہ چارلسِ مقتول اور اہل پریس بیٹیرین فوج کے خوف سے خصومت باہمی بھول گئے —

مگر فوج کی نا اتفاقی سے ملک بچ گیا۔ اور جب جنرل منک کہ بہت دانا اور سنجیدہ شخص تھا ۰۰۰ ۷ کی فوج لیکر اسکاٹ لنڈ سے لنڈن مین آیا تو تمام قوم انگریز ڈر کے مارے کانپ ہی تھی کہ دیکھئے اب یہ سردار کیا سلوک کرتا ہے پس جب اوسنے کہا کہ میری رائے

مین پارلیمنٹ مین مذہب و ملّت کی قید نہ رہنی چاہیئے تو لوگ کیسے خوش ہوئے کہ اللہ اکبر اور اب وہ ممبران پارلیمنٹ جنکا مذہب پریسبٹیرین تھا اور جنھین کرنیل پرائیڈ نے نکالدیا تھا اپنے اپنے مقام پر پارلیمنٹ دراز مین پھر آئے لکن آخر کو یہ نیکنام محکمہ شکست ہو گیا اور ایک نئی پارلیمنٹ مقرر ہوئی جسکے ممبر اکثر فرقہ شہسواران اور اہل پرنس بٹیرین سے تھے مگر یہ پارلیمنٹ کاہے کو تھی چند اشخاص کی مجلس تھی کیونکہ اسے پادشاہ وقت نے نہ مقرر کیا تھا اور یہ بخوبی ظاہر تھا کہ اہل پارلیمنٹ اور رعایا دونون کے دل پادشاہ آوارہ وطن دیعنے چارلس) کی طرف مائل تھے چنانچہ جب ایک روز منک نے پارلیمنٹ مین کہا کہ چارلس کا قاصد باہر کھڑا ہوا ہے اور منتظر حکم باریابی ہے تو یہ خبر فرحت اثر سنکر اہل پارلیمنٹ نہایت محظوظ و مسرور ہوئے اور بڑی محبّت و اشتیاق سے چارلس کو ایک خط مشعر طلب لکھا اور وہ خوشی خوشی اپنے ملک مین پھر آیا —

اس زمانہ مین فرقہ پیورٹن سے بہت سے فرق ثانویہ پیدا ہوئے انمین سے ایک فرقہ کویکر کا حال لکھنا ضرور ہے اس فرقہ کا بانی جارج فوکس باشندہ قصبہ ڈریٹن واقع ضلع لیسٹر تھا — یہ شخص کفش دوزی کا پیشہ کرتا تھا مگر اکثر صحف مقدسہ

سماویہ کی تعلیم و تدریس مین مشغول رہتا تھا چنانچہ وعظ کہنے کے سبب سے
وہ کئی مرتبہ قید بھی پڑا اس فرقہ کو یکو کے لوگ اب جماعت اصدقا
کے لقب سے مشہور ہین اور نہایت سادہ رفتار اور جفاکش ہین اور
اونمین اور اور فرق پرا ٹسٹنٹ مین لباس مین فرق ہے اور کسیقدر
طرز گفتگو مین بھی تفاوت ہے اور طریقہ عبادت بھی انکا سب ہی علحدہ ہے

سلاطین معاصرین

فرانس

سنہ وفات

لوئی چہار دہم . . . .

اسپانیہ

فلپ چہارم . . . .

سویڈن

ملکہ کرسٹنا . . . . بسنہ ۱۶۵۴ع

چارلس دہم . . . . بسنہ ۱۶۶۰ع

ترکستان روم

ابراہیم . . . . بسنہ ۱۶۵۵ع

محمد چہارم . . . .

شہنشاہانِ جرمنی

فرڈِنَنڈ سوم .... سنہ ۱۶۵۸ع

لیوپولڈ اوّل ....

پوپ

اِنّوسینٹ دہم .... سنہ ۱۶۵۵ع

الگزنڈر ہفتم ....

باب ہفتم

عہد شاہ چارلس دوم

سنہ ولادت ۱۶۳۰ع ـ سنہ جلوس ۱۶۴۹ع ـ سنہ استردادِ سلطنت ۱۶۶۰ع ـ سنہ وفات ۱۶۸۵ع

شروع ۱۶۶۰ع مین چارلس دوم قصر ویسٹ مِنسٹر مین پادشاہ مشتہر کیا گیا اور اوسی مہینے مین وہ شہر ڈوور مین وارد ہوا اور اپنی سالگرہ کے دن بہ تزک و احتشام تمام داخل شہر لنڈن ہوا ـ جیسے اوس دن انگلستان مین خوشی ہوئی ویسی کبھی نہ ہوئی تھی لوگون نے پادشاہ کی آمد کیواسطے

تخت نشینی چارلس دوم ۲۹ مئی سنہ ۱۶۶۰ع

سڑک پر پھول بچھا دئے اور خوشی سے گھنٹے بجائے اور چارلس کے باپ کے پرانے ہوا خواہ جو اِج ہِل اور نیز بی کی لڑائیوں مین اوسکے ساتھ لڑے تھے مارے خوشی کے رونے لگے۔ کرامول کے اہل فوج نہایت غمگین و غضبناک مقام بلیک ہیتھ پر کھڑے ہوے یہ تماشا دیکھ رہے تھے مگر کیا کرسکتے تھے کہ اون مین اتفاق ہی نہ باقی رہا تھا۔ اس سانحۂ عظیمہ کا نام استردادِ سلطنت مشہور ہوگیا اور کوئی ہنگامہ ایسا نہین ہوا جو اسکی خوشی مین مُخلّ ہوتا۔

شاہ چارلس کے ساتھ اِڈورڈ ہایڈ بھی انگلستان مین پھر آیا اور اب وہ بخطاب نوّاب کلیرنڈن صدرُ الصّدور مقرر ہوا اور چند روز کے بعد اوسکی بیٹی این ہایڈ کی شادی شاہزادہ جیمس سے ہوگئی اس سبب سے اوسے خاندان شاہی سے اور زیادہ خصوصیّت ہوگئی۔

منجملہ اون امور کے جو شاہ چارلس نے ابتدا سلطنت مین کئے ایک امر یہ تھا کہ بقیّۂ آثارِ آئینِ فیوڈل سسٹم کو بالکل محو کردیا یعنے یہ شرط جو زمینداری مین ابتک باقی تھی کہ ہنگام جنگ زمیندار پادشاہ یا اپنے راجہ کی طرف سے لڑے اسے بالکل منسوخ کردیا

اور اسکے ساتھہ اور بدعتین بھی موقوف کردین جیسے جرمانون کا ہونا اور اُمرا کے مرنے کے بعد اونکے لڑکون کا پادشاہ کی تولیت مین آجانا۔ دوسرا امر پادشاہ نے یہ کیا کہ کرومول کے سپاہیون کو موقوف کردیا اور اب اونھون نے چپ چاپ اپنے سابق کے پیشے پھر اختیار کرلئے۔ تیسرا امر یہ کیا کہ انگلستان مین مسلکِ اسقفی ازسرنو قائم کیا۔ جو لوگ کہ شاہ چارلس اوّل کے قتل مین شریک تھے اون مین سے چند ہی اشخاص نے سزاے موت پائی اور نواب ارگایل کہ اسکاٹ لنڈ کے اہل پرسبٹیرین کا سردار تھا قتل کیا گیا حالانکہ یہ وہ شخص تھا جسنے چارلس دوم کر سر پر مقام اسکون مین تاج رکھا تھا اور کرومول اور اوسکے داماد ایرٹن اور بریڈشا کے لاشون کو قبرون سے نکلوا کر درخت پر لٹکا دیا مگر جو لوگ کرومول کی حکومت سے راضی ہوگئے تھے اونھین امان دی گئی اور جنرل منک بخطاب امیر البمارل ممتاز ہوا۔

اس زمانہ مین مقدمات مذہبی بہت ابتر تھے۔ جن لوگون کو کرومول نے اسواسطے مقرر کیا تھا کہ پادریون کو گرجاؤن مین وعظ کہنے کی اجازت دین اونھون نے ضلعون کے گرجون مین اون پادریون کو مقرر کیا تھا جنکا مسلک انڈپنڈنٹ اور پرسبٹیرین تھا مگر شاہ چارلس اور امیر کلیرنڈن کو ضد تھی کہ

سوا مسلکِ اُسقفی کے اور کوئی طریق نہ جاری رہے اس سبب سے
اہل پرسِ بٹیرین بہت خائف و ترسان تھے اگرچہ اونکے پاس
خود پادشاہ کا لکھا ہوا اقرار موجود تھا کہ تمھارے عہدنامہ حلفی
کے خلاف نکرونگا مگر جس شخص کا یہ قول ہو کہ پرسِ بٹیرین شریفون
کا مذہب نہین ہے اوس سے اہل پرسِ بٹیرین کیا خاک امید رکھتے
غرض یہ تشتّت و اختلاف جو آرا و عقائد مذہبی مین واقع تھا اسے
مٹانے کے واسطے پارلیمنٹ نے قانون توافق الملّۃ جاری
کیا جسمین یہ حکم لکھا تھا کہ سب قسّیسون کو اُسقف امام جماعت
اور صاحبِ موعظہ مقرر کیا کرین اور سب پادری نماز اوس کتاب
ادعیہ سے پڑہا کرین جو بالفعل مرّوج و متداول ہے۔ دو ہزار
قسّیسون نے اس حکم کی متابعت سے انکار کیا اور اپنے مناصب
سے معزول ہوے۔ اب پارلیمنٹ نے یہ تجویز کی کہ اہل پرسِ
بٹیرین کا عہدنامۂ حلفی علیٰ رُؤسِ الاَشہاد جلا دیا جاے
اور ڈسنٹرس یعنے خوارج یا مخالفین مسلک اُسقفی
عقوباتِ شدیدہ مین مبتلا ہون اور وہ قانون جاری ہوا جسے کورپوریشن ایکٹ کہتے
ہین۔ اس قانون کا یہ مفاد تھا کہ ہر کورپوریشن کے حکّام اور اہلکار اس بات
کی قسم کھائین کہ پادشاہ کا مقابلہ اور عدول حکمی ہر حال مین ممنوع و ناجائز ہے
استردادِ سلطنت کی خوشی مین لوگ ایسے سرشار تھے کہ
کسی نے یہ خیال نہ کیا کہ شاہ چارلس کو خودسر و مطلق العنان ہونے

۱۰ یہ لفظ پولیٹکس یعنے علم سیاستِ مُدن وتدبیر المنزل کے مصطلحات سے ہے اور اسکے معنے یہ ہین کہ وہ جماعت منتظمین کی جو بمنزلہ شخص واحد سمجھی جائے اور جسے حسب قانون کسی کام کا انتظام متعلق ہو۔ انگلستان مین ایسی جماعت دو قسم کی ہوتی ہے۔ جماعت اہل دین یعنے اسقفِ اعظم اور اسقف اور نائب اسقف اور اور مناصب ومدارج کے اساقفہ وقسیسین جنسے امور دینی کا انصرام متعلق ہوتا ہے۔ اور جماعت اہل دنیا یعنے کارپردازان سلطنت واہل کاران ریاست جیسے شہرون کے کوتوال اور تھانہ دار وغیرہ اور ضلعون کے ناظم اور چکلہ دار اور مدرسون کے منتظم اور تجارت وغیرہ کے کارخانون کے مالک اور کارکن اور شفاخانون کے مہتمم۔ غرض جو جماعت کہ فرمان شاہی یا پارلیمنٹ کے حکم کے بموجب بحیثیتِ شخصِ واحد کسی قسم کے امور کے انصرام کی مجاز ہو اوسپر کورپوریشن کا لفظ صادق آسکتا ہے۔ پس اب متن کی عبارت کو ملاحظہ کیجیے تو معلوم ہو جاےگا کہ چارلس دوم کا یہ مقصود تھا کہ جن لوگون کو کسی نوع کا دخل امور دینی یا دنیوی مین ہے وہ میرے مطیع ومنقاد ہو جائین اور جو مین کہدون اوسے آمنا وصدقنا کہکے قبول کرلین۔ اور یہ بات ھنری ہشتم کے وقت سے پادشاہان انگلستان کے دماغ مین سمائی ہوئی تھی کہ ہم ظلّ اللہ اور خلیفۃ اللہ ہین ہماری اطاعت سب پر فرض ہے اور اسی خبط مین بعضے مارے گئے جیسے چارلس اوّل اور بعضے سلطنت سے معزول ہوے جیسے جیمس دوم۔ ایشیا کے پادشاہ تو ابتک ظلِ سُبحانی وخلیفۃُ الرحمانی کہلاتے ہین اور اپنے تئین خلق اللہ کی جان ومال کا مالک جانتے ہین مگر یورپ مین اب یہ بات نہین ہے وہان بادشاہ کے اختیارات محدود ومحصور ہین جو پادشاہ اوس سے تجاوز کرتا ہے رعایا کے ہاتھون سے خوب ٹھیک بنتا ہے مگر ایشیا کی خلقت مین یہ اولوالعزمی اور ہمت وحمیت اور فہم وفراست کہان ۱۲۔

سے مانع ہو چنانچہ اوسکے عہد کی پہلی پارلیمنٹ نے اوسی ماداء ام الحیوۃ اسقدر محصول معاف کردئے جنکی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھہ روپیہ تھی ۔ اِس رقم مین سے کچھہ روپیہ کی پادشاہ نے کچھہ فوج نوکر رکھی جسے اوس زمانہ مین جنٹلمن اف دی گارڈس (یعنے پادشاہ کی خواصی کے لوگ) کہتے تھے اور اب اوسے لائف گارڈس (یعنے حراس) کہتے ہین اور فوج دائمی جو اوس وقت سے آج تک انگلستان مین چلی آتی ہے اوسکی اصل یہی فوج ہے

بسبب اپنی فضول خرچی اور آوارگی کے پادشاہ ہمیشہ مفلس رہتا تھا اور روپیہ لینے کے واسطے اوسنے بہت ذلیل حرکتین کین چنانچہ اوسنے روپیہ کے واسطے شادی کی اور جس عورت سے شادی کی وہ کیتھراین شاہزادی پرتگال تھی جسکا مذہب کیتھولک تھا اور جسکے جہیز مین پادشاہ کو پانچ لاکھہ روپیہ نقد ملا اور دو قلعے یعنے ٹینجیر اور مروکو افریقیہ مین اور شہر بمبئی ہندوستان مین ملا ۔ شہر ڈنکرک جسے کرومول نے فتح کیا تھا اوسی بھی پادشاہ نے شاہ فرانس کے ہاتھہ کوڑیون کے مول بیچڈالا اور پادشاہ ھالنڈ سے ناحق لڑائی مول لی اور اِس لڑائی کا سبب اسکے سوا اور کچھہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ پادشاہ چاہتا تھا کہ جو روپیہ اس لڑائی کے صرف کیواسطے پارلیمنٹ دے گی وہ میرے ہی قبضہ مین رہے —

آغاز جنگ ھالنڈ ۱۶۶۵ء

ھالنڈ کی لڑائی کا آغاز تو اچھا ھوا مگر انجام مین پادشاہ انگلنڈ کو بڑی ذلت ھوئی۔ پہلے سال انگریزی فوج بحری نے بسرداری شاہزادہ یورک ساحل سفک کے متصل قریب لوسٹوفٹ کے بڑی لڑائی فتح کی۔ مگر جو روپیہ پارلیمنٹ نے اس لڑائی کے صرف کیواسطے دیا تھا وہ سب چارلس نے عیاشی اور تماش بینی مین اُڑا ڈالا اور پادشاہ ھالنڈ کے عالیشان بیڑون کے مقابلہ کو ایسے جہاز بھیجے کہ سب شکستہ تھے اور کسی کا بادبان تک نہ درست تھا غرض اب انگلستان نے ایسی ذلت اوٹھائی کہ نہ کبھی پہلے اُٹھائی تھی اور نہ بعد اُٹھائی یعنے غیر ملک والون کی توپون کی گرج جو اہل لنڈن نے نہ کبھی پیشتر سُنی تھی نہ بعد سُنی وہ اب سُنی اور ھالنڈ کی فوج بحری نے شیرنس کو غارت و تاراج کیا اور انگریزی جہازون کو جو بندرگاہ چیتھم کے قریب مقیم تھے جلا دیا اور دریاے ٹیمس کی راہ سے قلعہ ٹلبری تک پہنچ گئی مگر اہل لنڈن کی خوش قسمتی سے دریا مین ایسا جزر ہوا کہ ھالنڈ کے امیر البحر کے جہاز پیچھے بھگئے اور وہ یہی غنیمت سمجھا کہ سلطان البحر یعنے انگلستان کو اتنی ذلت دی یہ کیا تھوڑی ہے۔

غلبہ فوج ھالنڈ ۱۰ جون ۱۶۶۷ء

۱۶۶۵ء کی گرمی اہل لنڈن کے واسطے عجب ہلاکت کی فصل تھی اسلئے اس قیامت کی وبا نازل ہوئی کہ امرا مارے خوف کے اپنے دیہات کے مکانات مین بھاگ گئے مگر وہان بھی بمشکل موت سے جان بر نہوئے اور

طاعون

غریب تو ہزارون مرگئے اور لنڈن کے بازارون مین خالی پڑے پڑے
گھاس جم گئی اور تمام شہر مین ایک سناٹا ہو گیا اگر کبھی کسیکی آواز سنائی بھی
دی تو مُردون سے بھرے ہوے چھکڑون کی چرچراہٹ ـ جو لوگ وبا مین
مبتلا ہوتے تھے وہ اپنے مکانون کو بند کر کے دفع بلا کے واسطے اونپر
صلیب مسیحی کا نقش بنا لیتے تھے اور اکثر یہ کلمات بھی لکھدیتے تھے
کہ خداوندا ہمپر رحم کر ـ ان مکانات بلا رسیدہ مین سوا چند خدا ترس
پادریون اور طبیبون کے کسی کو جانیکی جرأت نہوتی تھی اور اوس ہوائے
فاسد مین وہ اس اطمینان سے پھرتے تھے کہ گویا اونکے پاس کوئی
طلسم یا حرز تھا ـ یہ دستور ہے کہ جس شہر مین وبا آتی ہے وہان کے
بیدین آدمی اور شدید گناہ کرنے لگتے ہین اور جب موت سر پر کھڑی ہوتی ہے
تو اور زیادہ شراب پی پی کے ہنگامے کرتے ہین چنانچہ ہنگام نزول
بلا لنڈن مین بھی یہی کیفیت ہوئی ـ لاکھ آدمی سے زیادہ اس وبا سے
ہلاک ہوے اور جب سے پھر کبھی ایسی بلائے عظیم مملکت برطانیہ پر نہین
نازل ہوئی ـ

اس وبائے عظیم کے برس روز کے بعد لنڈن مین اس زور
و شور سے آگ لگی کہ خدا کی پناہ ـ یہ واقعہ شب یکشنبہ ۲ ستمبر کو ہوا اور
اگرچہ اوس زمانہ کے لوگون کو یہ گمان تھا کہ یہ حرکت کیتھولک لوگون کی
ہے مگر اب اکثر کو یہ یقین ہے کہ یہ آگ اتفاقاً لگ گئی تھی ـ لنڈن کے مشرقی

پسر ے سے یہ آگ شروع ہوئی اور چونکہ ہوا تیز چل رہی تھی لہذا پرانے
پرانے چوبی مکانات مین آگ جلد پھیل گئی اور ایک ہفتہ تک سارا شہر
محبس ٹاور سے مقام ٹمپل تک دھڑ دھڑ جلا کیا یہانتک کہ مشہور ہے
کہ اس آگ کی روشنی جبال چویٹ[1] سے معلوم ہوتی تھی۔ الغرض
اس آگ سے کہ نمونۂ آتش غضب الٰہی تھا نواسی[۸۹] گرجے اور تیرہ[۱۳] ہزار سے
مکانات سے زیادہ جلکر خاک ہوگئے اور کلیسائے قدیم سینٹ پال
بھی جل گیا اور اوسکے کھنڈر مین سرانِ معمارِ مشہور نے وہ عالیشان
گنبد بنایا جو لنڈن کے مکاناتِ دودآلود سے بمدارج بلند نظر آتا ہے۔
مگر سچ پوچھئے تو یہ آگ بھی مثل اور آفاتِ آسمانی کے ظاہر مین تو آفتِ
عظمیٰ تھی لیکن درحقیقت نعمتِ عظمیٰ تھی۔ چنانچہ ایک فائدہ اسکے سبب سے
یہ ہوا کہ اوس وبا عظیم کے آثار و علامات جو تنگ کوچون اور غلیظ مکانون
مین باقی رہگئے تھے وہ بھی اس آگ نے بالکل مٹا دئے اور بہت سے مقامات
کہ صدہا برس سے تاریک اور تنگ پڑے ہوئے تھے اس آگ کے
تصدّق سے اونھین روشنی اور ہوا نصیب ہوئی اور نئے نئے مکانات
اور چوڑی چوڑی سڑکین بنین اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض و اسقام
مین تخفیفِ سریع و بیّن ہوئی۔ اس آتشِ عظیم کی یادگاری کے واسطے
ایک برج رفیع شہر لنڈن مین بنایا گیا جو اب تک موجود ہے۔

---

[1] یہ پہاڑ اسکاٹ لنڈ مین ہین اور لنڈن سے بیسیون میل کے
فاصلہ پر ہین ۱۲

کرومول کے عہد دولت مین جبکہ فرقہ پیوریٹن کا ورع وتقوی خوب چمکا ہوا تھا بُت تراشی اور مصوری گویا انگلستان سے مفقود ہوگئی تھی کیونکہ متورعین وعبّاد پیوریٹن کے زعم مین اِن فنون سے بوے بت پرستی آتی تھی اور اوس زمانہ مین کھیل اور تماشے علی الخصوص تماشہ گاہون مین شبیہ بنے اور ریچھ پر شکاری کتّے چھوڑنے کی ممانعت ہوگئی تھی اور وہ لہو ولعب مثل شروع جو یکم مئی اور عید ولادت جناب مسیحؑ کو ہوا کرتے تھے اونکی بھی ممانعت قطعی ہوگئی تھی پس اب جو بعد استرداد سلطنت لوگ اِن قیود وحدود شدیدہ سے آزاد ہوے تو عیّاشی کی افراط کردی چنانچہ خود بادشاہ کاہل اور اوباش تھا اور حسین وظریف وبدکار عورتون کی صحبت مین رہتا تھا اور اونھین بادشاہ سے اس قدر رسوخ ہوگیا تھا کہ امور سیاست مین اکثر دخیل ہوتی تھین ۔ غرض حرامکاری ہر طرف پھیلی ہوتی تھی اور ممبران پارلیمنٹ کی ایمانداری کا یہ حال تھا کہ اپنی راے فروخت کرتے تھے ۔ اوسی زمانہ سے یہ رسم نکلا کہ تماشہ گاہون مین بعض مواقع پر عورتین شبیہ بنتی ہین اور جو مثنویان اوس زمانہ کی تصنیف کی ہوتی ہین جنکے مطابق عورتین شبیہ بنتی تھین اونکی عبارت اور مضامین مین اسقدر فحش بھرا ہوا ہے کہ اونھین پڑھنے سے کراہت آتی ہے ۔ غرض حرامکاری کا ایسا زور وشور تھا کہ پادریون نے بھی اوسکے دفع کرنے مین کما حقّہٗ کوشش نہ کی ۔

ایرلنڈ مین قوم سیکسن اور قوم سلٹ مین ابتک فساد
وعناد چلا جاتا تھا اور منشار فساد زمین کی تقسیم تھی۔ جب کرومول
حافظ الملک نے اوس ملک کو فتح کرکے اپنے بھائی ہنری کرومول
کو وہان کا ناظم مقرر کیا تھا تو وہان کے کیتھولک لوگون سے زمینداریان
چھین کر اپنے ہم مشرب یعنے پیوریٹن لوگون کو دیدی تھین اور اونھین
کو وہان بسا دیا تھا۔ اب شاہ چارلس نے چاہا کہ اون بیچارون کے
اونکی غصب شدہ زمینداریون مین سے کیقدر مسترد کردے اور اس غرض
سے ایک تازہ قانون بندوبست جاری کیا مگر اسسے بھی اوس ملک
کی اصلاح نہوئی کیونکہ کئی ہزار اہل کیتھولک سے اونکے حقوق منصوبہ
کی مکافات بہت قلیل کی گئی بلکہ کچھہ بھی اونھین نہ دیا اور وہ چارلس
کی ناانصافی کی شکایت کرتے ہوئے فرانس اور اسپانیہ
مین چلے گئے۔

اہل سکاٹ لنڈ پر یہ بڑی مصیبت کا زمانہ تھا۔
سابق مین بیان ہو چکا ہے کہ شاہ چارلس اور نواب کلیرنڈن
اسپر آمادہ تھے کہ مذہب پرسبٹیرین کو اوس ملک مین بیخ و بن
سے اکھاڑ ڈالین اور مسلک اسقفی کو وہان باستحکام تمام قائم کرین
اس کام کا ایک پادری جیمس شارپ نامی اونھین مل گیا۔ یہ پادری لائق
آدمی تھا مگر حق و باطل سے اسے کچھہ بحث نہ تھی اور اسی اہل پرسبٹیرین

نے اپنے مقدمات کی پیروی کے واسطے لنڈن بھیجا تھا۔ وہان جاکر اوسنے اپنے محسنون سے دغا کی اور اون سے منحرف ہونے کے صلہ مین چارلس نے اوسے کلیسائے سینٹ انڈ ریوز کا اسقف اعظم مقرر کردیا۔ ایسے ایسے انعاماتِ شاہی کی طمع مین تو شخص اور فرقہ پرِ سبٹیرین سے چارلس کے اغوا مین آگئے اور منصب اسقفی پایا۔ نواب لیڈ رڈیل کہ کسی زمانہ مین یہ بھی پادری شارپ کا ہم مشرب تھا یعنے پرِ سبٹیرین تھا اب مرتد ہوگیا اور اوس مذہب کا عدوئے جان ہوگیا اور بادشاہ نے اوسے اِسکاٹ لنڈ کا چیف کمشنر مقرر کیا اور جن لوگون نے مسلکِ اسقفی کے موافق عبادت کرنے سے انکار کیا اونپر سپاہی تعینات کرکے زبردستی جرمانے لئے اور اکثر لوگون کے مکانون پر پہرے بٹھوادئے یہانتک کہ جب اونسے ایک ایک کوڑی وصول کرلی جب اون بیچارون کی جان چھوڑی۔ آخر کرک کڈ برایٹ کے زمیندارون نے بلوے کردیا اور قریب ہزار آدمی کے اِڈنبرا کو روانہ ہوئے مگر جنرل ڈیلزیل نے اونھین مقام رالین گر ین پر قریب کوہہائے پنٹ لنڈ کے شکست دی۔ بعد اوسکے بہت سے اہل پرسبٹیرین قتل کیے گئے اور ایسی ایسی سخت سزائین اونھین دین کہ معاذ اللہ چنانچہ اشد عقوبات یہ تھی کہ ٹانگ پر لکڑی کے موزے چڑھاکر بڑی بھاری موگری سے لوہے کی میخین ٹھوک دیتے تھے یہانتک کہ گوشت و

بغاوت و شکست اہلِ اسکاٹ لنڈ در پنٹ لنڈ ۱۶۶۶ء

استخوان سُرمہ ہوکر ایک خون کا لطخہ ہو جاتا تھا مگر سُبحان اللہ اون لوگون کی شجاعت وحمیّت دیکھا چاہیئے کہ باوجود ان عقوبات شدیدہ کے وہ ایک ہاتھہ مین صُحُف سماویہ اور دوسری مین تلوار اور طپنچہ لئے ہوئے میدان مین آکر نماز جماعت پڑھتے تھے اور جون جون ظلم وتعدّی اونپر زیادہ ہوتی جاتی تھی وُون وُون اونکا غُلو اور خلوص بڑھتا جاتا تھا

لُوي چہاردہم پادشاہِ فرانس کی طمع ملک گیری نے مدّت سے یُورُپ مین تلاطم ڈال رکھا تھا اور اب اوسے ملک نِدَرلنڈس لے لینیکی ہوس ہوئی کہ اس ملک کا زوجہ کی جانب سے اوسے کچھہ استحقاق بھی تھا۔ پادشاہانِ انگلستان وسوِیڈنِ وھالنّڈ نے یہ سمجھکر کہ تمام سلاطینِ یُورُپ کی مقدارِ حکومت برابر رہے اور پادشاہ فرانس کو اورون پر غلبہ نہو جاتے اوسکے مقابلہ اتفاق کیا۔ اس اتّفاق کو اہل تاریخ کی اصطلاح مین اتّفاقِ ثلثہ سلطنت کہتے ہین اور یہی امر کہ پلّہ حکومت ہر پادشاہ کی جانب برابر رہے بہت سے ہنگامون کا منشا ہوا جنکا حال آیندہ لکھا جائے گا۔ غرض اِس اتّفاق ثلثہ سلطنت سے رعایاے انگلستان بہت خوش ہوئی اور چارلس اوسے بہت عزیز ہوگیا مگر افسوس ہے کہ اوسے اسکی خبر نہ تھی کہ ہمسے کیا فریب ہو رہا ہے اور پادشاہ سلامت اپنی عزّت مین

بندہ لگا رہے ہین — چارلس ظاہر مین تو لوی کا دشمن بنا تھا مگر درپردہ
اوسکا نمک خوار تھا اور بیس لاکھہ روپیہ سالانہ اوسسے پنشن پاتا تھا اور دونون
پادشاہون مین نامہ و پیام ہو رہا تھا اور ایک عورت فرانسیسی میڈم
کاروِل نامی کہ نہایت حسین تھی اونکے درمیان مین واسطہ تھی — تھوڑے
ہی دنون مین اس عورت نے پادشاہ کا دل لُبھا لیا اور ڈچیز پورٹسمتھہ
کا خطاب پایا — قصہ مختصر شہر ڈوور مین شاہ چارلس نے پادشاہ
فرانس سے خفیہ معاہدہ کرلیا اور شروط معاہدہ یہ قرار پائے — اول چارلس علی
رؤس الاشہاد یہ اقرار کرے کہ میرا مذہب کیتھولک ہے دوم وہ
لُوی کی طرف سے ہالنڈ کی سلطنت جمہوری سے لڑے سوم وہ لوی
کے دعوے کی نسبت سلطنت اسپانیہ کی تائید کرے اسکے عوض مین شاہ فرانس
نے چارلس سے یہ اقرار کیا کہ مین بہت سا روپیہ آپکو دونگا اور اگر آپ
کی رعایا فساد کرے گی تو اوسے دفع کرنے کے واسطے فوج دونگا — نواب
کلیرنڈن نے پادشاہ کی اِس بے ایمانی اور بے حمیتی کا بہت شکوہ کیا آخر
مورد عتاب سلطانی ہوا اور آزردہ خاطر ہو کر بعزم یورپ
مین چلا گیا —

معاہدہ خفیہ [illegible]

اب پانچ شخص پادشاہ کے مشیر ہوئے اور ان پانچون
کے نام کے پہلے حرف سے لفظ کیبال مرکب ہوا اور انکا لقب کیبال
ہو گیا — اونکے نام یہ ہین — کلفرڈ — ارلنگٹن بکنگھم ایشلی

لاڈر ڈونل — ان اصحاب خمسہ کی صلاح ایسی بد تھی اور لوگون کو اُنسے ایسی نفرت تھی کہ اوس زمانہ سے اِنکے لقب یعنے لفظ کیبال کا اطلاق کئی متفق آدمیون کے جتھے پہ ہوتا ہے جو کسی سرکار مین اپنے رسوخ کے واسطے لوگون کو لڑوایا کرتے ہین —

سنہ ۱۶۷۲ء مین اہل ہالنڈ سے پھر لڑائی شروع ہوئی — ادھر انگلستان سے ایک بیڑا جہازون کا روانہ ہوا ادھر لوئی شاہ فرانس نے دریاے رہاین سے عبور کرکے ممالک متفقۂ ہالنڈ کو تاخت و تاراج کیا مگر اہل ہالنڈ نے اپنے سردار شجاع ولیم شاہزادۂ ارنج کے حکم سے باندھ کاٹ دیے اور سمندر کا پانی جوش مارتا ہوا ملک مین بھر گیا اور شاہ فرانس کی فوج اپنی جان لیکر بھاگی — اسکے بعد بھی اِن بادشاہون مین لڑائی رہی مگر سنہ ۱۶۷۸ء مین مقام نمگن پر مصالحہ ہوگیا —

چارلس کی اور بیہودہ حرکتون مین سے ایک بے غیرتی کی حرکت یہ بھی تھی کہ اوسنے خزانہ عامرہ بند کروا دیا — لنڈن کے سنارون اور اور دولت مند تاجرون نے ایک کرور تیس لاکھ روپیہ آٹھ یا دس روپیہ سیکڑا بیاج پر بادشاہ کو قرض دیا تھا اور اس روپیہ کی ضمانت مین اوسنے محاصل ملکی لکھ دیے تھے — ایکدن اون بیچارون

بڑی بے اعتنائی سے پادشاہ نے کہلا بھیجا کہ اصل روپیہ تمھین نہ ملے گا
فقط اوسکے سود پر اکتفا کرو۔ یہ پیام حیرت فرجام سنکر سارا شہر ہواس
ہوگیا اور جب سوداگرون سے اورون کا روپیہ نہ ادا ہو سکا تو اونھون
نے داد و ستد موقوف کر دی اور کچھہ عرصہ تک تجارت مین بڑی ابتری رہی
غرض یہ سب کچھہ ہوا مگر پادشاہ ذرا بھی نہ پسیجا بلکہ اور خوش ہوا کہ تماشبینی مین
اُڑانے کے واسطے مفت کا روپیہ ہاتھہ لگا۔

نفاذ ٹسٹ ایکٹ ۱۶۷۳ء

جب سے لنڈن مین وہ قیامت کی آگ لگی تھی جسکا ذکر
سابق مین ہوا تبسے لوگون کو فرقہ کیتھولک سے عداوت زیادہ ہوتی
جاتی تھی۔ اونکی عداوت کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ شاہزادہ یورک نے
بالاعلان اعتقاداتِ مذہب کیتھولک کا اقرار کرلیا تھا اور یہ بھی
اکثر کو گمان تھا کہ پادشاہ دل سے اپنی مان کے مذہب کا معتقد ہے۔
غرض مذہب کیتھولک کے سدباب کے واسطے پارلیمنٹ نے ٹسٹ ایکٹ یعنے
قانون آزمائش جاری کیا جسمین یہ حکم لکھا تھا کہ کل عہدہ دارانِ سرکاری اسبات
کی قسم کھائین کہ ہم مسئلہ قلب الماہیت کو باطل جانتے ہین۔ اِس

سلہ سابق مین لکھا گیا کہ یہ مسئلہ منجملہ اصولِ عقائد مذہب کیتھولک کے ہے اور اسکی معنی یہ ہین کہ پادری
کی دعا پڑھنے سے روٹی اور شراب مقلوب الماہیۃ ہوکر حقیقۃً لا مجازًا او استعارۃً جناب مسیح کا گوشت و خون
ہو جاتے ہین معاذ اللہ اس سخافتِ عقیدہ و خرافتِ عقل کو دیکھا چاہیے کہ مرئیات و بدیہیات
اولیہ کے خلاف اعتقاد کرتے ہین نعوذ باللہ من شرور الشیطان ۱۲

قانون سے تمام اہل کیتھولک عہدہاے سرکاری سے خارج ہوگئے اور
شاہزادہ یورک بھی فوج بحری کی سپہ سالاری سے معزول ہوا —
بعد اوسکے ایک بدکردار ناہنجار پادری ٹائیٹس اوٹس نامی نے یہ خبر
مشہور کردی کہ پوپ نے لوگون سے سازش کی ہے اور پادشاہ اور کل
اہل پراٹسٹنٹ کے قتل کے درپے ہے۔ اوسی قسم کے اور چند شخصون
نے اس لغو خبر کی تصدیق کی اور آخر کو اونکا کذب ثابت ہوا۔ اس سازشِ
موہوم کی واقعیت کی دوسری دلیل یہ ہاتھہ لگی کہ ایک مشہور کیتھولک
اڈورڈ کولمین نامی کے یہان سے کچھہ کاغذات موہم و مشتبہ
نکلے اور یہ شخص شاہزادہ یورک کی بی بی کا داروغہ تھا۔ تیسرا امر اس
خبر کا مصدق یہ ہوا کہ سر اڈمنڈ بری گوڈفری منصف
اعلیٰ جسکی اجلاس پر پادری اوٹس نے اوس سازش کے واقعیت
کی قسم کھائی تھی اوسکی نعش ایک کھیت مین قریب لنڈن کے اسطرح سے
ملی کہ اوسکی تلوار اوسکے سینہ مین پیری ہوئی تھی — اب سارا انگلستان
مارے خوف کے سڑی ہوگیا اور اہل لنڈن محصورین قلعہ کیطرح ہروقت
مسلح رہتے تھے اور عجب طرح کا خوف وہول طاری تھا۔ انجام کار
اہل کیتھولک کا خون پانی کی طرح بہایا گیا اور مخبری کے صلہ مین
پادری اوٹس کو بارہ ہزار روپیہ سالانہ کی پنشن ملی اور قصرِ شاہی مین
رہنے کو جگہہ ملی — اس پادری مکار کی سرخ روئی سے اور بدمعاشون
کو حوصلہ بڑہا اور لنڈن کے قمار خانون اور میخانون سے بڈلی

اور ڈینجر فیلڈ وغیرہ دروغ حلف اوٹھانیوالے نکل پڑے - اور اونکی مخبری سے صدہا کیتھولک قتل کئے گئے - ان کشتگان ظلم و جفا مین سے ولیم ھاورڈ جسکا خطاب امیر اسٹیفرڈ تھا بڑا عالی نسب شخص تھا ظالمون نے اوسکے بڑھاپے پر بھی رحم نہ کیا اور ناحق قتل کرڈالا -

بعد معزولی اصحاب خمسہ ملقب بہ کیبال نواب ڈینبی وزیر اعظم مقرر ہوا - اوسنے ایک خط شاہ فرانس کو مشعر طلب زر لکھا وہ خط پکڑا گیا اور اوسکی بربادی کا باعث ہوا - اوسکے بعد سر ولیم ٹیمپل کہ نہایت ذی لیاقت شخص تھا پادشاہ کا ہمدم و ہمراز ہوا اور اوسنے یہ تدبیر کی کہ چالیس آدمیون کی ایک کونسل پادشاہ اور پارلیمنٹ کے درمیان مین واسطہ فی الثبوت رہے - جو لوگ کہ شخص موصوف کے ساتھہ انتظام امور سیاست مین شریک تھے اون مین سے نواب ھیلی فوکس نہایت معزز و ممتاز تھا اور از بسکہ بفحواے خیر الامور اوسطھا امور سیاست مین افراط و تفریط دونون سے وہ احتراز کرتا تھا اور ہر دو فرقہ متضادہ ارباب سیاست یعنے وھگ اور ٹوری کے بیچ بیچ ایک طریق مستقیم اختیار کرلیا تھا لہذا اوس زمانہ کے مدبران ملک اوسے ذوالقدمین کہتے تھے مگر اس لقب کو وہ اپنی ہتک نہ سمجھتا تھا -

انگلستان کی تاریخ مین وہ دن بھی یادگار ہے جسدن قانون ھبیاس کورپس کو پادشاہ نے منظور کیا اور یہ قانون اوس ملک مین

قانون ھبیاس کورپس ۱۶۷۹ع

علی الدوام والاستمرار نافذ ہوگیا ـــ بلحاظ رفاہ وآزادی عامۂ رعایا وکافۂ برایا یہ قانون فرمانِ عظیم کا ثانی ہے اور رعایا کی آزادی کا کفیل ہے چنانچہ سابق کے پادشاہون کا یہ دستور تھا کہ دشمن کو مطلوب اور ردی قیدخانون مین بلاتکلف قید کرتے تھے اور وہ بیچارا وہین پڑا ہوا گھلا کرتا تھا ـ اسکی ایک نظیر یہ ہے کہ میری ملکۂ اسکاٹ لنڈ انیس ۱۹ برس تک زندانِ بلا مین پڑی رہی یہانتک کہ اوس بیچاری کو وجعِ مفاصل ہوگیا اور جوانی ہی مین پیر ہوگئی آخر کو اوسے قتل کرڈالا اسیطرح سے سر والٹر رالی بارہ برس سے زیادہ محبس مین پڑا رہا اور لارڈ اسقف اعظم چار برس تنہا حجرہ مین قید رہا ـ مگر قانون ہیبیاس کورپس کی بموجب کسی پادشاہ کو یہ اختیار نہ رہا کہ ذلیل ترین آحادِ ناس مین سے کسی شخص کو بلا تحقیقاتِ جرم میعادِ معین سے زیادہ قیدخانے مین رکھ سکے ـ یہ قانون مشہور شاہ چارلس دوم کی دوسری پارلیمنٹ نے جاری کیا تھا ـ اوسکی پچھلی پارلیمنٹ اٹھارہ ۱۸ برس برسرِ حکومت رہکر ۱۶۷۹ء مین برخاست ہوئی ـ جب قانون ہیبیاس کورپس جاری ہوا تو انگلستان مین ۲۱ تیئین اخبار کو اول مرتبہ ابرازِ مقاصدِ رعایا کی آزادی حاصل ہوئی مگر یہ آزادی چندروزہ تھی ـ

شاہزادہ یورک برادر پادشاہ سے رعایا ایسی خلاف تھی

---

۱ اس فرمان کا نام میگنا چارٹا ہی اور اسی شاہ جان نے جاری کیا تھا جیسا کہ سابق مین لکھا گیا ۱۲

کہ پارلیمنٹ نے یہ سمجھکر کہ پادشاہ کو اولادِ حلال نہین ہے کہ وہ وارثِ تخت
وتاج ہو لہذا اوسکے بعد یہی شاہزادہ پادشاہ ہوگا ایک قانون اسواسطے
تجویز کیا کہ شاہزادہ موصوف کو محجوب الارث کردے۔ اس قانون پر مدبرانِ
سیاست یعنے فرقہ وھگ اور فرقہ ٹوری مین بڑا شدید وغلیظ مباحثہ
ہوا لکن محکمہ عوام مین ۷۹ ممبرون کی غلبہ راے سے یہ قانون جائز ٹھہر گیا
مگر پھر محکمہ امرا مین امیر ھیلی فوکس کے حسنِ تقریر اور بلاغتِ کلام سے
منسوخ ہوگیا تب چارلس اور اوسکے بھائی کی دم مین دم آیا۔ ان مباحثات
ومناقشاتِ شدیدہ مین ہر دو فرقہ متضادہ اربابِ سیاست نے ازراہ تحقیر وتوہین
ایکدوسرے کا نام وھگ اور ٹوری رکھا مگر اب ان نامون مین کچھ اہانت
واستہجان نہین باقی رہا ہے۔ فرقہ وھگ مین کم مویان یعنے معاندینِ شاہ
چارلس اوّل داخل تھے اور فرقہ ٹوری مین شہسواران یعنے
ہوا خواہانِ پادشاہ موصوف شامل تھے۔ لفظ ٹوری کے معنی مجھے
دو ہین اور یہ اصل مین ایرلنڈ کے قزّاقون کا نام تھا۔ لفظ وھگ
کے معنے کھٹّا دودھ ہین۔ شہسوارانِ رندمشرب نے کم مویان
صافی طبیعت وصوفی منش کو بسبب اونکے زہدِ خشک کے ازراہ
طعن وھگ یعنے شیرِ تلخ خطاب دیا تھا۔

اسکاٹ لنڈ کی زمین اون مظلومون کی خونِ ناحق سے
ابتک رنگین ہو رہی تھی جنھون نے حفظِ آزادی اور حراستِ دین کے

واسطے باہم معاہدہ کرلیا تھا لہذا اونھین گروہ مُعاہدین کہتے ہین۔ اب نوّاب لاڈرڈیل صدرِ کونسل نظامتِ اسکاٹ لنڈ تھا۔ اوسنے آٹھہ ہزار کوہیون کا لشکر پست اضلاع کے کسانون کے گھرون پر تعینات کردیا تھا اور اون کوہیون کو اجازت دیدی تھی کہ شوق سے ان غریبون کو لوٹو اور کسی پر رحم نہ کھاؤ اور کسی شخص کو اجازت نہ تھی کہ بلا منظوریِ کونسل اسکاٹ لنڈ سے چلا جائے۔ بڑی مدّت سے وہ مظلوم یہ ظلم بلکہ اسّے بھی اشّد جبر سہہ رہے تھے اور دم نہ مارتے تھے لکن اب اونھین اسقدر ستایا کہ بیخود کردیا اور اونکے غیظ و غضب کی پہلی علامت یہ ظہور مین آئی کہ اونھون نے شارپ اُسقفِ اعظم کو قریب کلیسائے سینٹ آنڈرُوز کے مقام میگس مُور پر مار ڈالا۔ کیفیت اوسکے قتل کی یہ ہے کہ بارہ شخص جنمین سے ایک کا نام ہیکلغر تھا مقام مذکور پر ایک اور شخص کے قتل کے ارادہ سے گھر سے نکلے تھے جو شارپ سے کم مرتبہ تھا کہ اتنے مین اونھون نے اُسقف مذکور کو آتے دیکھا اور اوسکے قتل کا مصمم ارادہ کرکے گاڑی پر سے کھینچ لیا اور اوسکی بیٹی کے سامنے اوسے قتل کیا۔ اُسقف مذکور کے قتل کے بعد بلوے ہوگیا اور ایک سردار گراہم باشندہ قریۂ کلیور ہوس اور اوسکے سوار کہ مدّت سے مُعاہدین کو ہنگام نمازِ جماعت پریشان کردیتے تھے قریب کوہ لوڈن کے مقام ڈرمکلوگ پر پھر اونکی

قتل شارپ اسقف اعظم ۳ مئی ۱۶۷۹ء

مجبور

جماعت پراگندہ کرنے کو جمع ہوئے بگرولاوران گروہ معاہدین نے ان مفسدون کو شکست دے کر پریشان کردیا۔ بعد اسکے چار ہزار آدمی مسلح ہو کر بسرداری ہیملٹن بوتھول کو پل پر جمع ہوی کہ فوج انگلنڈ کو دریاے کلایڈ سے نہ عبور کرنے دین۔ ادھر چارلس پادشاہ انگلنڈ نے اپنے ولد غیر حلال شاہزادہ مونمتھ کو کہ ویلس کی ایک عورت لیوسی والٹرس کے بطن سے تھا بسرعت تمام لنڈن سے باغیان اسکاٹ لنڈ کے مقابلہ کو بھیجا اور وہ اوپر حملہ کرنے آگے بڑھا مگر فوج معاہدین مین امور مذہبی و مقدمات ملکی کی وجہ سے باہم نفاق پڑ گیا تھا اس سبب سے جو گروہ قلیل اس فرقہ جرار سے اوس پل کو روکے کھڑا تھا اوسے کمک نہ پہنچی اور اوسکے پاؤن اُٹھ گئے اور اوسمین سے تین ۳ سے آدمی مارے گئے اور بارہ سئے انے ہتھیار رکھدیے اُون مین سے بعض کو پھانسی دیدی بعض کو جزائر بار بیڈوز مین بھیجدیا۔ اب معاہدین پر پیشتر سے بھی زیادہ ظلم و تعدی شروع ہوئی اور اونھین کھیتون مین گولیان مار مار کے گرادیا اور جانوران صحرائی کی طرح کوہ و دشت مین اونھین رگیدتے پھرتے تھے حالانکہ اون بیچارون کا کچھ گناہ نہ تھا سوا اسکے کہ وہ خدا کی عبادت اپنے آباء و اجداد کے طریقہ پر کرتے تھے اور اگرچہ اونھون نے بڑی بڑی مصیبتون مین شاہ چارلس کا ساتھ دیا تھا مگر اب اونکی خیر خواہی و وفا شعاری مین

فرق آگیا اور اونمین سے ایک فرقہ نے جسکا نام کیمرونین تھا پادشاہ
سے منحرف ہوکر اوسکا نام جابر سفّاح رکھا اور اوس سے اور اوسکے وزرا کو
مرتدو ملحد ٹھرایا۔ نوّاب لاڈر ڈیل کے مقام پر اب جیمس شاہزادہ
یورک اسکاٹ لنڈ کا ناظم مقرر ہوا۔ یہ حاکم ایسا ظالم تھا کہ جب
یہ کاروبار سے فرصت پاتا تھا تو اپنا جی یون بہلاتا تھا کہ مظلومون کو اپنے
سامنے بلاکر کسی کی ٹانگ پر لکڑی کا موزہ چڑھوا تا تھا اور کسی کے پاؤن
کا انگوٹھا پیچ سے دبوا تا تھا۔ اکثر لوگ بظاہر اوسکے مطیع تھے اور اوسکے ظلم
سے جان بچانے کے واسطے جھوٹ بولنا گوارا کرتے تھے اور اکثر
امریکا کی بستیون مین بھاگے جاتے تھے اور انگلنڈ مین جو فرقہ
پیوریٹن کے لوگ تھے وہ بھی ایسے ہی ایسے ظلمون مین مبتلا تھے۔

چارلس دوم کے عہد مین سب کے بعد یہ مشہور واقعہ ہوا
کہ فرقہ وھگ نے پادشاہ کے مخالف سازش کی۔ اس سازش کا یہ
سبب ہوا کہ اکثر لوگ شاہزادہ منمتھ کو بسبب اوسکی وجاہت وصباحت
اور صفائی طبیعت کے بہت چاہتے تھے اور اوسے چارلس کا
ولد حلال اور وارث شرعی اور مستحق سلطنت سمجھتے تھے اور یہ افواہ اوڑا
تھا کہ پادشاہ نے شاہزادہ موصوف کی مان لیوسی والٹرس سے
نکاح کر لیا تھا اور نکاح نامہ ابتک ایک سیاہ صندوق مین رکھا ہے
الغرض ولیم رسّل اور الگرنن سڈنی یہ دو امیر اس سازش مین سربراہ کار تھے

اور اب یہ تمام ملک مین پھیل گئی اور چند بھلے مانسون نے یہ ارادہ کیا کہ جب بادشاہ نیو مارکٹ کی گھڑ دوڑ سے آنے لگے تو اوسے مار ڈالیے مگر اس قصد عظیم کی خبر شاہزادہ مونمتھ اور امیر رسّل کو اصلا نہ تھی اون سازش کرنے والون نے یہ تدبیر سوچی تھی کہ جب بادشاہ کی گاڑی گھڑ دوڑ سے پلٹ کر رائی ہوس مکان کے قریب پہنچے گی جسمین کسان غلہ رکھتے ہین تو راہ مین ایک چھکڑا الٹ دین گے اور جب اوسکے سبب سے بادشاہ کی گاڑی رک جاوے گی تو اوسے گولی مار دین گے پس اسطرح سے سازش در سازش اونھون نے کی تھی مگر اسکا حال جلد ظاہر ہو گیا اور اب بادشاہ کا غضب اون نمک حرامون کی جان پر نازل ہوا۔ مونمتھ تو بڑا عظیم یورپ مین بھاگ گیا اور امیر رسّل اور سڈنی قتل کیے گئے اور بہت سے لوگ جو اونسے پست مرتبہ تھے پھانسی دیدیے گئے۔ باقی عہد سلطنت مین چارلس بالکل خود سر و مطلق العنان رہا۔

یہ بادشاہ ایک ہفتہ سے کم بیمار رہکر مر گیا۔ بوقت مرگ اوسنے اپنا مذہب کیتھولک ظاہر کیا اور ھڈلسٹن قسیس کو خفیہ اپنے پاس بلا کر رسوم آخری یعنے تلقین و عشاے ربانی موافق مذہب مذکور ادا کروائے۔ اوسکی مرنے کے سبب مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ اوسے زہر دیدیا۔ اِس بادشاہ کو کوئی اولاد حلال نہ تھی۔

چارلس دوم مین فقط ایک بات تو اچھی تھی کہ ہمیشہ خوشدل وشادمان رہتا تھا۔ اسی سبب سے اوسکی گردش کے دن اور مصیبت کے ایّام اچھی طرح کٹ گئے اور اوسکا لقب **پادشاہ خوشدل** ہوگیا مگر یہ پادشاہ دنیٌ النفس اور مکّار اور بدکار تھا اور چونکہ خود فاسق و فاجر تھا لہذا اورون کی آبرو اور عصمت وعفّت کا کچھہ پاس نکرتا تھا اور اوسکی اوقات صحبت بد مین گذرتی تھی اور گیند بازی مین بڑا مشّاق تھا اور بڑا باتین کرنیوالا تھا اور اکثر جی بہلانے کے واسطے کیمیا کے نسخے بنایا کرتا تھا۔

سنہ ۱۶۶۲ء مین رویل سوسیٹی یعنے **انجمن پادشاہی برائے اشاعتِ علوم** مقرر ہوا اور اوسنے علوم و فنون کی ترقی مین بڑی کوشش کی۔ اور ایک شخص ولیم ڈاگری نامی ساکن لنڈن نے ایک ڈاکخانہ قائم کیا جسمین خطونکا محصول آٹھہ پائی دینا پڑتا تھا اگرچہ بہت لوگ اوسکے سدِّ راہ ہوے مگر اوسنے اپنا ڈاکخانہ جاری کیا ارباب سیاست یعنے وھگ اور ٹوری کی باہمی خصومت و رقابت سے اخبار بھی خوب چمکی اور اون مین سیاستِ ملک کی باتین چھپنے لگین اور لنڈن گزٹ اور اوبزرویٹر جسکا مہتمم روجر لسٹرینج تھا اسطرح کے اخبار تھے کہ اونکے ذریعہ سے اربابِ سیاست کی راے ظاہر ہوتی تھی۔

سلاطین معاصرین

	سنہ وفات
فرانس	
لُوی چہاردہم	
اسپانیہ	
فلپ چہارم	سنہ ۱۶۶۵ع
چارلس دوم	
سُویڈن	
چارلس یازدہم	
ترکستان روم	
محمد چہارم	
شہنشاہ جرمنی	
لیوپولڈ اوّل	
پوپ	
اِلگزنڈر ہفتم	سنہ ۱۶۶۷ع
کلِمنٹ نہم	سنہ ۱۶۷۰ع
کلمنٹ دہم	سنہ ۱۶۷۶ع
اِنوسینٹ یازدہم	

باب ۵ پنجم

عہد شاہ جیمس دوم

سنہ ولادت سنہ ۱۶۳۳ء سنہ جلوس سنہ ۱۶۸۵ء سنہ معزولی سنہ ۱۶۸۸ء — سنہ وفات سنہ ۱۷۰۱ء

اپنے بھائی کے انتقال سے پاؤ گھنٹہ کے بعد شاہزادہ یورک ز بلقب شاہ جیمس دوم کونسل مین اجلاس کیا اور اپنا ارادہ یہ ظاہر کیا کہ مین اس ملک کے آئین کے موافق حکمرانی کرونگا اور مسلک استقفی کو برقرار رکھونگا اور جب وہ پارلیمنٹ مین آیا تو کچھہ تقریر کی اوسمین بھی اس اقرار کا اعادہ کیا — یہ بادشاہ مذہب کیتھولک مین بڑا متعصب تھا پس کیا عجب تھا کہ لوگ سب سے پہلے کیتھولک بادشاہ یعنے ملکہ میری کے زمانہ کے ظلم و ستم یاد کرکے خائف و ترسان ہوتے مگر برخلاف اسکے رعایا کو بادشاہ سے بکمال حسن ظن اور اوسپر اعتماد کلی تھا اور ہر طرف سے سپاسنامے آنے لگے — بادشاہ فرقہ کیتھولک کی نماز جماعت مین بلاتقیہ شریک ہوا بعد ازآن اوسکی تاجداری کے رسوم بہ شکوہ و تجمل شاہانہ ادا ہوئے — محکمہ عوام نے ایک کرور نوّے لاکھہ روپیہ سالانہ اوسکے واسطے مقرر کیا اور لوئی شاہ فرانس سے جو اوسے ملتا تھا وہ اسکے علاوہ تھا —

جلوس جیمس دوم ۲۳ اپریل سنہ ۱۶۸۵ء

جو مفسد رائی ھوس کی سازش کے افشا ہونے کے
بعد بھگئے تھے وہ ھالنڈ مین بھاگ گئے تھے اور شاہزادہ مونمتہ
اور نواب ارگایل اور اور بہت سے لوگ جنکا مرتبہ اونسے کم تھا
وہان موجود تھے آخر ان سب نے شہر امسٹرڈم مین جمع ہو کر مشورہ
کیا اور یہ راے قرار پائی کہ نواب ارگایل تو اسکاٹ لنڈ کی
طرف سے حملہ کرے اور شاہزادہ مونمتہ خود انگلنڈ پر یورش
کرے۔ الغرض نواب ارگایل اسکاٹ لنڈ کیطرف روانہ ہوا
اور مقام کینٹایر پر وارد ہوا اور اپنے اہل قبیلہ کو صلیب
آتشی باین غرض بھیجی کہ وہ سب مسلح ہو کر اوسکے شریک ہون اور
کوئی دو ہزار کوہی اوسکی طرف جمع ہوئے اور انھین ساتھ لیکر
وہ شہر گلاسکو کی سمت چلا مگر اوسکی فوج ضلع ڈنبرٹن مین
منہزم ہوئی اور وہ بھیس بدلکر بھاگا مگر گرفتار ہو گیا اور چند روز کے
بعد وہ اڈنبرا مین قتل کیا گیا اور جو صبر و تحمل عیسائیون کو چاہیے وہ اوسنے
کیا اور اوسکا سر کاٹ کر محبس ٹولبوتہ کے دروازہ پر لٹکا دیا یہانتک
کہ وہ سڑ گیا۔

اب شاہزادہ مونمتہ کا حال سُنئے کہ وہ تین جہاز
لیکر ساحل ڈورسٹ پر پہنچا اور مقام لائیم مین وارد ہوا اور
بہت سے کسان اور معدن کھودنیوالے اوسکی کمک کو جمع ہوئے اور

زمیندار اپنے بار برداری کے گھوڑون پر لد لد کر اوسکے سوار نہین
شریک ہوے مگر امرا اور شرفا اوسکے شریک نہوئے - جب شاہزادہ
موصوف قصبۂ ٹانٹن مین پہنچا جہانکا اونی کپڑا مشہور ہی تو اوسکے
حوصلے بڑہے اور وہان اوسنے پادشاہ کا لقب اختیار کیا اور اوسکی
پادشاہت کی خوشی مین اہل قصبہ نے اپنی ٹوپیون مین سبز ٹہنیون کے طرے
لگائے اور وہان کی جوان جوان لڑکیون نے ایک نسخہ صُحُفِ سماویّہ کا
اور ایک بہت بھاری کارچوبی علم اوسے نذر دیا - شاہزادہ مُونمتہ
کا قصد مصمّم تھا کہ شہر برسٹل کو فتح کرے کہ اوس زمانہ مین یہ شہر لندن
کا ثانی تھا اس سبب سے وہ برج واٹر کی سمت روانہ ہوا اور قصبۂ باتہ
کے قریب پہنچ گیا مگر جب اوسنے دیکھا کہ فوج شاہی میرے مقابلہ کو
علی الاتّصال چلی آتی ہے تو وہ ہمّت ہار گیا اور پس پا ہوا اور اوسکو
ہمراہیون اور سپاہ شاہی سے مقام فلپس نورٹن پر کچھ لڑائی ہوی
مگر جس لڑائی مین شاہزادہ مُونمتہ کا خاتمہ بالخیر ہوا وہ مقام سجمور
پر ہوئی جو برج واٹر سے قریب ڈیڑہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہی -
اس مقام پر فوج شاہی بجمعیّت ۳ ہزار نفر مقیم تھی اور اوسکا سپہ سالار
ایک شخص بزدل و کاہل فیورشیم نامی تھا - شاہزادہ مُونمتہ
فوج شاہی پر شبخون مارنے کی نیّت سے نصف شب کو برج واٹر سے
آگے بڑہا اور مقام سجمور مین پہنچا - یہ وہی مقام تھا جہان شاہ
الفرڈ چھپا تھا اور یہان جابجا پانی بھرا ہوا تھا اور بیچ مین خندقین

جنگ سجمور و شکست شاہزادہ مُونمتہ ۶ جولائی سنہ ۱۶۸۵ء

کھدی ہوئی تھین جنمین کیچڑ اور پانی بافراط تھا - انمین سے دو خندقون کو
تو شاہزادہ مونمتھ اور اوسکی فوج چپکے سے طے کر گئے اور دشمن
کے سر پر آ پہنچے مگر یہان پر شاہزادہ نے ایک بڑی گہری خندق دیکھی جسکی
خبر اوسے گوئیدون نے نہ دی تھی تب تو وہ بہت گھبرایا اور وہین ٹھہر
گیا کہ اتفاقاً کسی کا طپنچہ چل گیا بس طپنچہ کے چھوٹتے ہی فوج شاہی مین
جنگ کے نقارے بجنے لگے اور خندق کے اوسطرف سے باغیون کی فوج
پر برابر بندوقون کی باڑھ پڑنے لگی اور سواران لشکر شاہی گھوڑے اڑاتے
ہوے میدان کارزار مین پہنچے - شاہزادہ مونمتھ کو اپنی شکست کا یقین
ہو گیا اور وہ بھاگا مگر اوسکی فوج کے پیادے عرصہ تک بڑی بہادری
سے لڑا کئے یہانتک کہ پادشاہی توپون کی باڑھ اونپر پڑنے لگی اور اونکی
صفین ٹوٹ گئین اور وہ بھی پریشان ہوکر بھاگے اور ہزار آدمی اونمین سے
مارے گئے - جنگ سیجمور کے بعد پھر کبھی زمین انگلستان پر نہین لڑائی
ہوئی - دو روز بعد لڑائی کے لوگون نے شاہزادہ مونمتھ کو
نیو فورسٹ کے قریب ایک خندق مین چھپا دیکھا اور اوسکی جیب
مین کچے مٹر بھرے دیکھے غرض جب اوسے گرفتار کر کے لنڈن لیجانے
لگے تو راہ مین اوسنے بڑی منت و عاجزی سے پادشاہ کو خط لکھا اور جب
وہ لنڈن مین پہنچا اور پادشاہ کے حضور مین اوسے لائے تو اوسنے
اپنے تئین زمین پر گرا دیا اور پادشاہ کے قدمون کو اشک ندامت سے
تر کیا مگر اوسکی گریہ وزاری محض بیفائدہ تھی اوسیوقت اوسکے قتل کا

حکم سنادیا گیا اور ٹاور ہل پر اوسکا سر جدا کیا گیا — اب بادشاہ نے
باغیون سے انتقام لینا شروع کیا اور پہلے تو اون بدبختون کے قتل و قمع کے
واسطے کرنیل پرسی کرک کو مقرر کیا جسنے قصبہ ٹانٹن مین ایک
سراے کے دروازہ پر سیکڑون کو پھانسی دیدی بعد اوسکے جفریز
منصف اعلیٰ کو اونکے قتل پر مامور کیا اور اوسنے ایسا ظلم شدید کیا کہ اوس
ظالم کرنیل نے بھی نکیا تھا چنانچہ اوسکی سنگدلی اور بدزبانی ضرب المثل
ہے — اس سنگدل نے شہر ونچسٹر مین ایک عدالت
مقرر کی جسکا نام عدالت خونین مشہور ہے پیشتر اس عدالت
مین ایک عورت الس لزلی کی روبکاری ہوئی یہ کرومول
کے ایک سردار کی بی بی تھی اور اسپر یہ جرم قائم کیا گیا کہ اس نے
دو باغیون کو ہنگام فرار کھانا دیا اور اپنے یہان پناہ دی —
جفریز منصف اعلیٰ نے اہل جوری کو ایسی لعنت ملامت کی اور
ایسا دھمکایا کہ اونھون نے اوس عورت کو مجرم ٹھہرا کر زندہ جلا دینے
کا حکم دیا مگر اوسکے شفیق دوستون کی سعی سفارش سے حکم حرق
مبدل بہ حکم قتل ہوا اور ونچسٹر کے بازار مین اوسکا سر جدا
کیا گیا اور بوقت قتل وہ مطمئن و بشاش رہی — بعد اوسکے یہ سفاک
(جفریز) تمام بلادِ مغربی مین پھرا اور سیکڑون کا خون بہایا چنانچہ
اوسکے فتوے سے تین سو بیگناہ قتل ہوئے اور ہزارہا آدمی
جو قتل سے بچے اونکے اعضا قطع کروا ڈالے یا قید کیا یا ملک بدر کردیا —

اِس فتح سے شاہ جیمس اسقدر خوش ہوا کہ اب اوس
ارادۂ عظیم کی تعمیل کے درپے ہوا جسکی فکر مین وہ مدّت سے دیوانہ
وسرشار تھا۔ وہ ارادۂ عظیم یہ تھا کہ مذہب کیتھولک مملکتِ
برطانیہ مین علیٰ وجہ الاتم از سر نو قائم ہو جاے۔ غرض اس امر مین
اوسے ایسی کد تھی کہ ٹسٹ ایکٹ (قانونِ آزمائش) کو بھی
اوسنے بالاے طاق رکھا اور اہل کیتھولک کو فوج مین عہدے
دینے شروع کئے اور از بسکہ اوسے عفوِ جرائم کا اختیار حاصل تھا
لہذا اوسنے کیتھولک لوگون کو سب سزاؤن سے بری کر دیا اور
تمام کلیسا (یعنے امورِ دینی) کا اختیار ایک محکمۂ اعلیٰ کو دے دیا
جسمین سات ممبر تھے اور جفریز کو اوسکا منصفِ اعلیٰ مقرر کیا۔
بعد اوسکے جیمس نے فوج دائمی کے زیادہ کرنے کا سامان کیا اور
قصرِ وھایٹ ہال مین پوپ کے وکیل کی دعوت کی حالانکہ
یہ امر ملکہ ماری کے زمانہ کے بعد پھر کبھی نہوا تھا۔ اب فرقۂ جسوٹ
کے لوگون نے لنڈن مین پھر پاؤن پھیلاے اور اونکا ایک پادری
ادورڈ پیٹر کہ نہایت چالاک شخص تھا پادشاہ کا معتمد علیہ
اور راز دار ہو گیا۔ ڈرمنڈ نواب پرتہ کو پادشاہ نے
اسکاٹلنڈ کا ناظم مقرر کیا کہ اوس سے اوسے نہایت محبّت
ہو گئی تھی اور اسکا باعث یہ ہوا تھا کہ ڈرمنڈ نے ایک آہنی پیچ
ایجاد کیا تھا کہ اوسے مجرمون کے انگوٹھے مین ٹھوک دیتے تھے

اور اوسنے کمال اذیت و الم ہوتا تھا - پھر بادشاہ نے ایک بڑے خونخوار و ناخدا ترس امیر ٹِر کونِل نامی کو جسکا لقب کذّاب مشہور تھا آیرلنڈ کا ناظم مقرر کیا - مگر ایک امر بادشاہ سے ایسا وقوع مین آیا کہ اوسسے اوسکے مزاج کا رنگ بخوبی معلوم ہوگیا - وہ امر یہ تھا کہ اوسنے اپنے سالون کو مناصبِ جلیلہ سے معزول کردیا اور بڑے سالے سے جسکا نام کلیرنڈن تھا آیرلنڈ کی نظامت چھین لی اور چھوٹے سالے رُوچسٹر نے جو مہتمم خزانۂ عامرہ تھا بمجبوری خود استعفا دیدیا اور ان دونون کی معزولی کا فقط یہ سبب ہوا کہ یہ پکّے پراٹسٹنٹ تھے -

بعد اوسکے جیمس نے مدارسِ عالیۂ آکسفرڈ و کیمبرج پر تشدّد کیا اور دارالعلم کیمبرج کے منتظمینِ تعلیم کو ایک شقّہ لکھا کہ اَلبَن فرانسِس کو کہ فرقۂ بِنِیڈِکٹائین کا ایک راہب تھا خطاب ایم اِی یعنے ربُّ العلوم دو - علمائے کیمبرج نے بادشاہ کی یہ درخواست نہ قبول کی اسواسطے کہ جو شخص اس خطاب کا طالب ہو اوسے بوقت حصول خطاب ایک طرح کی قسم کھانی پڑتی ہے اور کیتھولک وہ قسم نہین کھاسکتا - اس انکار کا یہ نتیجہ ہوا کہ نائب صدرِ انجمن مدرسۂ کیمبرج اور اور آٹھ عالم جنمین ایزک نیوٹن حکیم بھی تھا عدالت ھای کمیشن مین حاضر کیے گئے اور نائب

صدر انجمن عہدہ سے معزول ہوا — دارالعلم اکسفرڈ پر
پادشاہ نے اسسے بھی زیادہ تشدد کیا - اِس مدرسۂ عالیہ سے متعلق
میگڈلین کالج تھا اوسکی صدر نشینی کا عہدہ خالی تھا وہ پادشاہ نے
ایک کیتھولک اینٹنی فارمر نامی کو دیدیا مگر اوس مدرسہ کے
ممبروں نے جان ہف اس عہدہ کے واسطے منتخب کیا تب تو
پادشاہ کو بڑا طیش آیا اور خود جاکر اونھین بہت سا دھمکایا مگر وہ بھی
بڑے مضبوط تھے کہ ہرگز اوسکا حکم نہ مانا — آخر پادشاہ نے چند اشخاص
کو خاص اس کام پر مقرر کیا کہ اس عہدہ پر پارکر اسقف اکسفرڈ کو
مقرر کرین اور ممبرانِ مدرسۂ عالیۂ اکسفرڈ کو زمرۂ منتظمین تعلیم سے
نکالدیا اور اونھین قسیسی کا پیشہ کرنیکی ممانعت کردی اور میگڈلین
کالج کا انتظام ایک کیتھولک اسقف کے سپرد کیا اور ایک دن
مین بارہ کیتھولک مذہب شخصون کو اوس مدرسہ کا ممبر مقرر کیا -
مگر دوہی برس کے بعد جیمس نے اپنے تعصبِ مذہبی کا مزہ چکھا اور
اوسے ثابت ہوگیا کہ یہ کڑی چوٹین جو مینے مذہب پراٹسٹنٹ
پر لگائی تھین پلٹ کر میری ہی سلطنت پر پڑین اور میری ہلاکت کا
باعث ہوئین —

اپریل سنہ ۱۶۸۷ء مین پادشاہ نے فقط اپنے حکم سے
اور خلاف آئین ایک اشتہار جاری کیا کہ ہر شخص کو اختیار ہے کہ

اپنے طریقہ پر عبادت کرے - اگرچہ اسمین شک نہین کہ یہ اشتہار
پادشاہ نے اہل کیتھولک کی رعایت سے جاری کیا تھا مگر اسمین
بعض فرق پراٹسٹنٹ یعنے خوارج و مخالفین مسلک اسقفی
کو بھی حق و باطل مین تمیز کرنے کی آزادی حاصل ہوگئی - اوسکے بعد
ایک اور اشتہار جاری ہوا کہ وہ پہلے اشتہار سے بھی اہم و اعظم تھا
اور ایک ہفتہ کے بعد کونسل شاہی نے حکم دیا کہ سب پادری اس اشتہار
کو برابر دو اتواروں کو معابد و کنائس مین منابر وعظ پر پڑھین مگر
قسیسین لنڈن نے اس حکم کی تعمیل سے سرتابی کی اور سینکرافٹ
اسقف اعظم اور اور چھہ اسقفون نے اسکی رد مین
عرضی لکھی - اسپر پادشاہ کو بڑا طیش آیا اور اون ساتون اسقفون
کو محبس ٹاور مین قید کیا مگر ایک ہفتہ کے بعد اونھین ضمانت لیکر
چھوڑ دیا - اس اضطرار و انتشار مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ جیمس کے
یہان لڑکا پیدا ہوا ہے مگر بہت کم لوگون کو اسکا یقین ہوا کہ یہ لڑکا پادشاہ کا نطفہ
ہے بلکہ اکثر اشخاص کی یہی راے تھی کہ محل مین ایک لڑکا چھپا رکھا تھا اوسیکو پادشاہ
کا بیٹا بنا دیا ہے - یہی لڑکا بعد چند عرصہ کے جیمس کذاب مدعی
سلطنت ہوا -

اب اون سات اسقفون کی تحقیقات شروع ہوئی - یہ
مقدمہ بھی تاریخ انگلستان مین یادگار ہے - اِسکی تحقیقات

عدالت شاہی مین ہوئی اور اون اسقفون پر یہ جرم عائد ہوا کہ انہون نے ایسی عرضی لکھی ہی جسسے انکا کذب و بہتان اور مفسدہ پردازی اور بغض وعناد نسبت پادشاہ کی ظاہر ہی غرض اوس زمانہ مین جو سب سے لائق وکیل تھے وہ اونکی طرف سے جوابدہی کے واسطے مقرر ہوئے ۔ اور دن بھر اس مقدمہ کی تکرار رہی اور بڑی مشکل سے وکلائے پادشاہی سنے ثابت کیا کہ ان اسقفون نے وہ عرضی لکھی تھی اور اوسپر دستخط کئے تھے اور اوسے پادشاہ کے ہاتھہ مین دیا تھا اب اس امر کا انفصال جوری پر موقوف تھا کہ اس عرضی سے کذب و بہتان ثابت ہوتا ہے یا نہین ۔ ججون کی راے مین اختلاف ہوا دو کے نزدیک وہ عرضی مشتمل بر کذب و بہتان ٹھہری دو کی راے مین نہ ٹھہری ۔ شام کو ارباب جوری مشورہ کے واسطے ایک علیحدہ مکان مین گئے اور اوس مین قفل دیدیا گیا اور ساری رات وہ اوسمین بند رہے صبح کو دس بجے عدالت کھلی اور اہل جوری نے اپنی راے سنائی ۔ اوسوقت سب اہل کچہری خاموش ہوگئے مگر جب سرپنچ یا مقدم جوری کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ یہ اسقف مجرم نہین ہوسکتے تو صداے تہنیت و شادمانی سے ساری کچہری گونج گئی اور اوسے سنکر باہر بھی تماشائیون نے غل مچایا اور تھوڑی ہی عرصہ مین تمام لنڈن مین یہ خبر مشہور ہوگئی اور لوگ فرط مسرت سے آبدیدہ ہوتے اور ساری رات شہر مین خوب روشنی ہوئی اور ہر گھر کے دروازہ پر سات سات تو غین روشن ہوئین اور اونکے بیچ مین

ایک سب سے لمبی توغ اُسقفِ اعظم کے نذر کی رکھی گئی اور بازارون
آگ روشن ہوئی اور سیکڑون ہوائیان چھوٹین -

اس شکست سے طیش مین آکر جیمس نے رعایا کو بزور
شمشیر زیر کرنا چاہا اور ٹِرکانل وزیر فرانس کے مشورہ سے کئی رجمنٹ
فوج کے آیرلنڈ سے بلواتے - چونکہ ان رجمنٹون کے لوگ مذہب
مین کیتھولک اور قوم کے سلٹ تھے لہذا انگریز قوم کے لوگ
انسے بہت بیزار تھے اور ایک گیت اسطرح کا فتنہ انگیز بنایا تھا کہ اوسنے
تمام قوم انگریز خصوصاً اہل فوج پادشاہ اور اون آیرلنڈ کی رجمنٹون
سے آگ ہوگئے اور یہ گیت ہر جگہہ گایا جاتا تھا اور اسکی سیٹیان بجائی جاتی تھین

جسدن وہ سات اُسقف جرم بغاوت سے بری ہوئے
اوسیدن بعض اعاظم اُمرا و قسیسین انگلنڈ نے ایک خط وِلیم شاہزادہ
اُرانج ناسا کو لکھا کہ آپ مع فوج یہان تشریف لائین اور ہماری آزادی
اور ہمارے دین کی حمایت کرین - یہ شاہزادہ ہالنڈ کا فرمانروا
اور شاہ جیمس کا داماد اور بھتیجا تھا - چونکہ وھگ اور ٹوری
ان دونون متضاد فرقون کو پادشاہ سے برابر اذیت پہنچی
تھی لہذا کچھہ عرصہ تک وہ باہم متفق و یکدل رہے - شاہزادہ وِلیم نے
امراے انگلستان کی دعوت قبول کی اور مہم انگلستان کی تیاریان کرنی شروع

کین - مگر جیمس اوسی ڈھرّے پر چلا گیا اور اپنی حرکاتِ ناشائستہ سے کہ اوسکے حق مین سمِ قاتل تھین باز نہ آیا اور ہر چند لوئی چہاردہم نے اوسے ولیم کی فوج کشی سے آگاہ کیا اور مدد دینے کا بھی اقرار کیا لکن اوسے کچھہ نہ اثر ہوا ہان وہ اوسوقت خوابِ غفلت اور نشّۂ کبر و نخوت سے چونکا جبکہ اوسکے سفیر نے شہر ہیگ سے لکھا کہ ہالنڈ کی پارلیمنٹ نے شاہزادہ ولیم کو انگلستان پر فوج کشی کرنے کی اجازت دیدی ہے اور اب اوسنے اشتہار جاری کیا ہے اور اوسمین حملۂ انگلستان کی وجوہ و دلائل لکھے ہین - اب جیمس کو اتنی مہلت کہان تھی کہ وہ کچھہ پس و پیش کرتا غرض چند ساعت مین اوسنے وہ سب امور منظور کر لیئے جنکے بارے مین وہ تین برس سے رعایا سے لڑ رہا تھا - اگرچہ اوسکے پاس تیئس ۲۳ جہاز اور چالیس ۴۰ ہزار آزمودہ کار پیادہ و سوار تھا مگر وہ یہ جانتا تھا کہ یہ میرے کس مصرف کے ہین رعایا کے دل تو مجھسے پھرے ہوئے ہین اور اونکی آنکھین ولیم کے جہازون کے اشتیاق مین سمندر پر لگی ہوئی ہین -

ورود شاہزادہ ولیم اورینج در انگلستان
۵ [illegible] ۱۶۸۸

طوفان کے سبب سے شاہزادہ ولیم کو منزل مقصود پر پہنچنے مین کچھہ دیر ہوگئی مگر آخر وہ مقام ٹوربی واقع ضلع ڈِون مین بخیر و عافیت اور بلا مقابلہ و مزاحمت وارد ہوا اور پندرہ ہزار کی فوج ساتھہ لیکر اوس آفت کے منہ اور اوس قیامت کی کیچڑ مین آہستہ آہستہ

نیوٹن آیبٹ مین ہوکر اگزاٹر مین پہنچا وہان کے لوگ اوسکو حامی دین پرا ٹسٹنٹ سمجھکر اوسکے آنے سے نہایت محظوظ و مسرور ہوے اور دوسرے اتوار کو اوسنے اپنے دوست پادری برنٹ کا وعظ گرجا مین جاکر سُنا غرض ایک ہفتہ یوہین گذر گیا مگر شاہزادہ کو اپنی تقویت کا سامان کچھہ نظر نہ آیا۔ آخر نوّاب ابنگڈن اور کرنیل کوُرنبری اور اور افسران فوج شاہ جیمس یکے بعد دیگرے شاہزادۂ ظفر پناہ کی نصرت کو آئے۔ جب بادشاہ نے یہ رنگ دیکھا تو وہ بسرعت تمام سیلسبری کو روانہ ہوا اور یہ سونچا کہ آخر سلطنت تو جاتی ہی ہے ایک لڑائی وارے نیارے کی لڑ لیجئے۔ مگر شاہزادہ ولیم یہ تدبیر سونچا کہ خونریزی نہو اور پھر اپنا مطلب نکل آئے کچھہ زمانہ کا رنگ دیکھیے کہ کیا ہوتا ہے رعایا بادشاہ سے ایسی افروختہ خاطر ہے کہ انشاءاللہ اپنا مطلب یونہین نکل آئے گا۔ غرض کئی مرتبہ کچھہ خفیف سی لڑائی ہوئی باقی خیر۔ نوّاب باتھ نے بندرگاہ پلی متھ پر ولیم کا قبضہ کروا دیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین لارڈ جان چرچل جو بعد اوسکے بخطاب نوّاب اعظم مارلبرا ممتاز ہوا۔ جارج شاہزادہ ڈینمارک جسّے بادشاہ کی بیٹی این منسوب تھی۔ اور خود شاہزادی این نے بادشاہ کا ساتھہ چھوڑ دیا اور ہر روز ولیم کے مددگار بڑھتے گئے اور جیمس کے غمگسار کم ہوتے گئے۔ جب بادشاہ نے یہ رنگ دیکھا تو بھاگنے کی تدبیر کی اور اپنی بی بی اور بیٹی کو فرانسیس بھیجدیا اور جب اونکو بخیر و عافیت انگلستان سے نکل جانے کا یقین ہو گیا تو شب تیرہ و تار

مین محلسرا سے نکل کر شایرلنس کو روانہ ہوا جہان ایک چھوٹی سی کشتی اوسکے لیجانیکو منتظر کھڑی تھی - جب پادشاہ دریاء ٹیمس سے عبور کرنے لگا تو مہر سلطانی پانی مین ڈالدی کیونکہ اوسے یہ خیال خام تھا کہ جب مہر سلطانی نہوگی تو نئی سلطنت کا کام کیونکر چلیگا - ہنوز پادشاہ کشتی پر سوار ہوا تھا کہ کینٹ کے ماہی گیرون نے لوٹ کی طمع سے اوسے گرفتار کرلیا اور قید شدید مین رکھا مگر دوہی چار روز کے بعد محکمہ امرا کی حکم سے اوسنے رہائی پائی اور دار الخلافہ کو پھر آیا اور وہان سے راوچسٹر کو چلا گیا - وہان سے پھر بھاگا اور چند روز کے بعد یہ خبر آئی کہ پادشاہ صحیح سلامت سینٹ جرمینس مین پہنچ گیا اور لوی شاہ فرانس بڑی محبت سے اوسسے پیش آیا - اس اثنا مین شاہزادہ ولیم ونڈسر سے لنڈن کو روانہ ہوا اور جب وہان پہنچا تو ہر شخص نے اوسکے آنے کی خوشی مین نارنجی[1] فیتے باندھے -

لنڈن مین پہنچکر شاہزادہ ارنج نے ایک کونسل منعقد کی - اس کونسل اور پارلیمنٹ مین فقط اتنا فرق تھا کہ جن حکمنامون کے بموجب ممبران کونسل طلب ہوے تھے وہ اوس شخص نے جاری کئے تھے جو اتبک پادشاہ

[1] چونکہ اس شاہزادہ کا لقب شاہزادہ ارنج تھا اور ارنج انگریزی مین نارنگی کو کہتے ہین اس سبب سے لوگون نے نارنجی فیتے باندھے تاکہ معلوم ہو کہ وہ شاہزادہ ارنج کے خیر خواہ ہین ۱۲ -

شاہ جیمس دوم ۱۶۸۵ لغایت ۱۶۸۸ - نسبت پارلیمنٹ

نہ تھا اور پارلیمنٹ وہی ہے جسے پادشاہ مقرر کرے ۔ مگر شاہزادہ اور اوسکے مشیرون کو اس بات کا بڑا خیال تھا کہ کوئی امر خلاف آئینِ قدیم انگلستان ظہور مین نہ آئے اسوجہ سے اونھون نے اس کونسل کا نام پارلیمنٹ نہ رکھا بلکہ صرف مجلسِ شورٰے نام رکھا ۔ اب اہل کونسل مین اس بات پر بڑے مباحثے ہوے کہ پادشاہ تو معزول ہوگیا آئندہ اب سلطنت کا انتظام کیونکر ہوگا بعض اہل کونسل نے شاہزادۂ اارنج کی تولیت تجویز کی بعض نے کہا کہ میری ملکہ مقرر کی جاے اور جبتک وہ زندہ رہے جبتک اوسکا شوہر ولیم شاہزادۂ ارنج بھی پادشاہ کہلائے مگر شاہزادۂ موصوف نے یہ دونون باتین نہ قبول کین اور کہا کہ مجھے اپنے ملک ہالنڈ مین پھر جانا قبول ہے مگر اپنی بی بی سے کم مرتبہ رہنا نہین منظور ۔ آخر کار اہل کونسل نے ایک دستاویز لکھی اور اوسکا نام سندِ اظہارِ حقوق رکھا ۔ اِس دستاویز کے بموجب شاہزادہ ولیم اور شاہزادی میری دونون انگلستان کے پادشاہ مقرر ہوے اور انتظام سلطنت خاص ولیم کے سپرد ہوا اور بعد اونکی وفات کے پہلے میری کی اولاد وارث تاج و تخت قرار دی گئی بعد اوسکے اوسکی بہن این کی اولاد اور اگر ان دونون شاہزادیون کو اولاد نہو تو کسی اور زوجہ سے جو ولیم کو اولاد ہو وہ وارث سلطنت قرار پائی ۔ پس اسطرح سے جیمس دوم کا بیٹا اور اوسکی اولاد و احفاد کُلاً و قاطبۃً سلطنت سے خارج ہوگئی ۔ امیر ہیلی فوکس نے ولیم کو تاج دینے مین تقدیم کی اوسنے اپنی اور اپنی زوجہ کی طرف سے تاج قبول

کر لیا اور اقرار کیا کہ تمام قوانین انگلستان کا پابند رہونگا۔

اب یہ **انقلاب عظیم سلطنت انگلستان کمال کو پہنچ گیا**
اور پادشاہ اور پارلیمنٹ مین جو مناقشۂ عظیم ہورہا تھا اوسکا انجام یہ ہوا کہ
غیر منتظم سلطنت جمہوری نہین مقرر ہوئی بلکہ سلطنت کے تین رکن بکمال استحکام
قائم ہوئے یعنے **پادشاہ** ـ **اُمرا** ـ اور **عوام** یعنے وکلاے رعایا
یہ ارکان ثلثۂ سلطنت مثل عناصر اربعۂ عالم کون وفساد کے ہین کہ انکی مساوات
قوت واعتدال کیفیت اور کسر وانکسار باہمی پہ مملکت انگلستان کا دار ومدار ہے

پادشاہ مفرور (یعنی جیمس) نے باقی ایام حیات سینٹ جرمینس
مین قریب پیرس کے بسر کئے اور لوئی شاہ فرانس کا وظیفہ خوار رہا
اور ۱۷۰۱ع مین وہین انتقال کیا ـ اس پادشاہ کو مذہب کیتھولک
مین بڑا غلو تھا اور ہوس خودسری ومطلق العنانی سے کہ تمام سلاطین اسٹوارٹ
کو دامنگیر رہی یہ تعصب اور شدید ہوگیا تھا آخروہ بکمبخت سلطنت ہی کھو بیٹھا
اوسکی خباثت طینت ودناءت نفس اور کینہ جوئی اور سفلہ مزاجی اوسکے
تذکرہ کے ہر صفحہ سے آشکار وہویدا ہے ـ اوس مین دو وصف اچھے تھے
ایک جفاکشی دوسرے پابندی اوقات ـ مگر جب یہ خیال آتا ہی کہ ان اوصاف
حمیدہ کو اوسنے ظلم وجور کا ذریعہ گردانا تو انکی تعریف کرنے کو بھی جی
نہین چاہتا ـ

اس پادشاہ کو پہلی بی بی اینؔ ھایڈؔ سے دو بیٹیان تھین میریؔ اور آینؔ اور یہ دونون پادشاہ ہوئین — بعد وفات ملکۂ اینؔ ھایڈؔ کے پادشاہ نے میری رتیس ادی موڈینا سے شادی کی اوسسے ایک بیٹا ہوا جسنے کئی مرتبہ مدعی بنکر سلطنت کو لے لینا چاہا اس سبب سے اوسکا لقب جیمس کذّاب ہوگیا —

اس انقلاب عظیم سے جسکا ذکر ابھی کیا گیا کئی فائدے ہوے — اوّل یہ کہ ایک اصل کہ اہمّ اصول آئین انگلستان سے ہے قائم ہوگئی یعنی پادشاہ کو قانون بنانے یا منسوخ کرنیکا اختیار نہ باقی رہا — دوّم یہ کہ خوارج یعنے مخالفین مسلک اسقفی ظلم وجور سے محفوظ ہوے — سوّم یہ کہ سابق مین ججون کا موقوف کرنا پادشاہ کے اختیار مین تھا اب یہ قاعدہ نکل آیا کہ بشرط نیک چلنی کے وہ اپنے عہدون پر مادام الحیوٰۃ قائم رہین

سلاطین معاصرین

فرانس	سنہ وفات	ترکستان روم	سنہ وفات
لوئی چہارم		محمّد چہارم	۱۶۸۷ء
اسپانیہ		سلیمان دوم	
چارلس دوم		شہنشاہ جرمنی	
سویڈن		لیوپولڈ اوّل	
چارلس یازدہم		پوپ	
		انوسینٹ یازدہم	

باب ششم

عہد شاہ ولیم و ملکہ میری دوم

ولیم	سنہ ولادت ۱۶۵۰ء - تقرر بہ سلطنت ۱۶۸۸ء - سنہ وفات ۱۷۰۲ء
میری	سنہ ولادت ۱۶۶۲ء - تقرر بہ سلطنت ۱۶۸۸ء - سنہ وفات ۱۶۹۴ء

ولیم اور میری کے رسوم تاجداری ویسٹ منسٹر مین ادا ہوے اور اوسوقت پادشاہ متوفی جیمس کے وزراے عظام بھی موجود تھے مگر وہ بیحیا منصف جفریز جسکے گناہ عفو پذیر نہ تھے قید خانہ مین پڑا ہوا تھا - اوسکی گرفتاری کی یہ کیفیت ہے کہ لوگون نے دیکھا کہ وہ ایک میخانہ مین ملاح کا بھیس بدلے ہوے اور منہ پر سیاہی ملے ہوے پڑا ہوا ہی غرض اوسے گرفتار کیا اور ایک انبوہ کثیر اوسکے خون کا پیاسا متحمل ہوا ہوا قید خانہ تک اوسکے پیچھے پیچھے گیا -

جفریز منصف کا انتقال ہونا
سنہ ۱۶۸۹ء میں مرا

انگلنڈ مین تو یہ انقلاب عظیم ہوا مگر کسیکی نکسیر بھی نہ پھوٹی لکن اسکاٹ لنڈ اور ایرلنڈ مین بڑا فساد ہوا - تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اگرچہ اسکاٹ لنڈ کی پارلیمنٹ نے صاف صاف کہدیا تھا کہ جیمس کو اب سلطنت کا استحقاق نہین رہا اور اب ولیم اور میری ہمارے پادشاہ ہین مگر تمام قوم اسکاٹ لنڈ کی ہائے

ایک نہ تھی - آخر قبائل کو ہی کہ ہمیشہ لڑائی پر مرتے تھے اور اب شاید اونھین یہ حمیّت بھی دامنگیر ہوئی کہ سلاطینِ اسٹوارٹ کا نام نہ مٹنے پاسے آمادہ فساد ہوئے اور گلینھم رئیس کلورھوس کو اپنا سردار بنایا - اوسکی ساتھ ہی نوّاب گورڈن بھی بگڑ کھڑا ہوا اور اڈنبرا کے قلعہ مین کچھ عرصہ تک لڑا کیا - مگر یہ فساد چند ہی روز رہا اور محصورین قلعۂ اڈنبرا دو ہی تین مہینے کے عرصہ مین پادشاہ کی مطیع ہو گئی - اب ہاگتھ ہم سوا اوسکے اور جنرل میکی سپہ سالار فوج شاہی سے مقام کلّی کرینکی واقعِ ضلع پرتہ مین لڑائی ہوئی اور جب گلینھم کہ اہلِ قبیلہ ذی فوج شاہی کو دبایا اوسیوقت اوسے گولی لگی اور وہ مرگیا - جب افسر مارا گیا تو فوج کو ہی دم بھر مین کافور ہو گئی -

بغاوت قبائل کوہی اسکاٹلینڈ
۱۶۸۹ء

لکن آیرلنڈ مین اسّے بھی عظیم تر واقعات ہوے کیونکہ وہان خود پادشاہ معزول (جیمس) موجود تھا اور وہان کے لوگ کہ قوم سلٹ سے تھے قبل از شہادت ہی اوسے شہیدِ راہِ خدا سمجھتے تھے اور اوسکی نصرت و حمایت کو مستعدّ تھے - آخر پادشاہ معزول نے سلطنتِ خودگم کردہ کے استحصال مین پھر کوشش کی مگر عبث - لوی شاہ فرانس نے اس مُہم آخری مین اوسکی تقویت و تحریص کی اور ٹرکونّل نے جو ابتک آیرلنڈ کا ناظم تھا کیتھولک مذہب کی فوج اوسکی نصرت کے واسطے نوکر رکھی - امیر مونٹ جوی آیرلنڈ مین فرقۂ پراٹسٹنٹ کا سرگروہ تھا اوسے شاہ فرانس نے اپنی دار السلطنت پیرس مین

وغا سے بلا کر قید کیا۔ غرض ایسی ایسی تقویت کی باتون سے جیمس
آیرلنڈ مین آیا اور شہر ڈبلن مین بہ تزک و احتشام داخل ہوا۔
پیشتر اوسنے شہر لنڈنڈری کا محاصرہ کیا کہ یہ صوبہ السٹر کے اہل
پراٹسٹنٹ کا امن و ماوے تھا۔ باوجودیکہ محصورین لنڈنڈری
رسد کے بند ہوجانے سے اشد مصائب و آلام قحط مین مبتلا
رہے مگر پادری جارج واکر کی تشویق و ترغیب سے کئی مہینے
تک لڑا کیے۔ اِس پادری کی یادگار ایک مینار اوس شہر مین ابتک موجود
ہے۔ آخرکار ایک جہاز انگلنڈ سے پہنچ گیا اور اون دھنیون کو
جو محصورین کی مدد روکنے کے واسطے دریاے فوئیل پر ڈالی تھین
توڑکر اون فاقہ کشون کو رسد پہنچائی۔ آخر بادشاہِ معزول کی فوج
خائب و خاسر ہوکر محاصرہ سے باز آئی۔

بعد اختتامِ محاصرہِ لنڈنڈری شومبرگ سپہ سالار
سولہ ہزار کی فوج لیکر ایرلنڈ مین آیا اور تھوڑے عرصے کے بعد خود
شاہ ولیم بھی کیرک فرگس مین پہنچا اور چالیس ہزار آدمی اوسکی
طرف جمع ہوگئے۔ سترہ دن کے بعد ڈروہیڈا سے چند میل
کے فاصلہ پر کنارِ دریاےِ بوین جنگ عظیم ہوئی۔ شومبرگ
کہ بڑا آزمودہ کار سردار تھا اور شاہ ولیم کا دوستِ صادق تھا
ہنگام عبورِ دریا گولی سے مارا گیا۔ آخر جیمس نے شکست فاش

جنگ بوین کے حالات ۱۶۹۰ء

کھائی اور شہر واٹرفرڈ مین بھاگ گیا اور وہان سے بعجلت تمام
فرانسیس کو روانہ ہوا- لکن اوسکی ہوا خواہ یعنی ٹرکونل اور سینٹ رُوتہ برس
روز تک لڑا کیے- اگرم کی لڑائی مین سینٹ رُوتہ کو گولہ لگا اور وہ مرگیا-
بعد اوسکی بقیۃ السیف فوج جابجا غیر معزول شہر لمرک مین قلعہ بند ہوئی- آخر اسکا انجام یہ ہوا
کہ پادشاہ انگلستان اور اہل ایرلنڈ مین مصالحہ ہوگیا چنانچہ جس
پتھر پر بیٹھکر صلح نامہ پر فریقین نے دستخط کیے تھے وہ ابتک پُل تھومنڈ
واقع دریاے شینن پر موجود ہے- اس مصالحہ سے شاہ ولیم
حتمًا وجزمًا ایرلنڈ کا پادشاہ ہوگیا اور دس لاکھ ایکر زمین اوس ملک
کی ضبط کرلی اور اوسکے مالکون کو ملک سے نکالدیا-

انعقاد صلح درمیان بادشاہ انگلستان و اہل ایرلینڈ ۱۲- جولائی ۱۶۹۱ء

شاہ ولیم کی حکومت مین ایک بڑا ظلم ہوا- وہ یہ ہے
کہ قبیلہ گلنکو کہ منجملہ قبائل کوہی اسکاٹ لنڈ تھا قتل کیا گیا-
یہ قبائل کوہی موافق اپنی عادت مستمرہ کے ابتک سرکشی کر رہے تھے
اونکی منہ بھرائی کو ولیم نے ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ اوسکے امیر
برڈلبین کو بھیجا اور اسکے ساتھ ہی یہ حکم دیا کہ تمام شیوخ
قبائل کوہی کو لازم ہے کہ قبل اختتام ۱۶۹۱ء ہماری اطاعت و فرمانبرداری
کی قسم کھائین- قبیلہ گلنکو کے سردار میکڈونلڈ نے دوسرے
سردار یعنے برڈلبین کی ضد سے حلف سے انکار کیا لیکن اس انکار
کا باعث یہ نہین ہوا کہ وہ پادشاہ کا عدو تھا بلکہ یہ سبب ہوا کہ اوسنے

اور برڈلبین سے اوس روپیہ کی تقسیم پر نزاع ہوئی جو بادشاہ نے قبائل کوہی کو عطا کیا تھا۔ مگر بعد اوسکے میکڈونلڈ اپنی سرکشی وسرتابی پر نادم ہوا اور فورٹ ولیم مین حلف اٹھانے کو گیا مگر وہان کے قلعہ دار نے کہا کہ مجھے تم سے حلف لینے کا حکم نہین ہے تمھین چاہیئے کہ ارگائل کے حاکم پاس جاؤ۔ چونکہ راستہ مین پہاڑون پر شدّت سے برف گر رہی تھی اور دریا طغیانی پر تھے اس سبب سے اوس بیچارے کوہی سردار کو ایک دو روز کا عرصہ لگ گیا مگر تاہم اوسنے قسم لی گئی اور وہ خوشی خوشی اپنے گھر آیا کہ الحمد للہ اس آفت سی جان بچی۔ مگر چند ہفتہ کے بعد کپتان کیمبل شیخ قبیلۂ گلین لین کچھہ سپاہی لیکر گلنکو کے وادی مین آیا اور یہی وادی وحشت ناک قبیلہ میکڈونلڈ کا مسکن تھا۔ اون پہاڑیون نے اپنے ملک کے دستور کے موافق اونکی بہت خاطر و مدارات کی اور دو ہفتہ تک خوب ناچ رنگ رہا اور دعوتین ہوئین اور شکار کھیلے گئے خلاصہ یہ کہ قبیلۂ میکڈونلڈ نے کوئی دقیقہ مہمانداری کا فروگذاشت نہین کیا اور میزبانون کو مہمانون پر ذرا بھی گمان بد نہ تھا۔ مگر جب کیمبل نے موقع پایا تو نصف شب کو اون بیچارے کوہیون کو غافل پاکر قتل و قمع کرنا شروع کیا اور شیخ قبیلۂ میکڈونلڈ اور اوسکی بی بی اور اور چھتیس ۳۶ شخصون کو تہ تیغ بیدریغ کیا باقیماندہ اوس عالم اضطرار مین بجسم برہنہ پہاڑون مین بھاگ گئے اور بہت سے برف مین

ٹھٹھر کر مر گئے - صبح جو ہوئی تو اوس آتش زدہ بستی کا عجب دلسوز حال نظر آیا کہ مکانات جلکر خاک سیاہ ہو گئے ہین اور خون کے تھالے بندھے ہوئے ہین - یہ ظلم و ستم اون بیچارے غریب پہاڑیون پر بڈلبین کی عداوت اور کینہ جوئی سے ہوا اور شاہ ولیم نے بے سمجھے اونھین قتل کرنے کا حکم دیا تھا مگر عدم فہم مقدمہ تو پادشاہ کی برأت کی دلیل نہین ہوسکتی اسواسطے کہ جو گناہ غفلت اور بے اعتنائی سے سرزد ہوتے ہین اونکا عذر خود غفلت نہین ہوسکتی لہذا ولیم پر اون بیگناہون کے خون کا وبال رہا -

لوی شاہ فرانس کی قوت کو توڑنا شاہ ولیم کا مقصود اعظم تھا کیونکہ سلاطین کیتھولک مین لوی سب سے زیادہ قوی تھا اور ولیم کو لوگ سپہ سالار افواج قاہرۂ پراٹسٹنٹ سمجھتے تھے لوی نے جیمس کی معزولی کو لڑائی کا حیلہ قرار دیکر بڑے زور و شور سے انگلنڈ پر فوج کشی کا سامان کیا مگر لاھوگ کے قریب جو افواج بحری انگلنڈ و ھالنڈ اور سپاہ فرانس سے مقابلہ ہوا تو فرانسیس کے جہاز ایسے شکستہ اور تباہ ہوئے کہ پادشاہ فرانس کی ساری تدبیرین خاک مین مل گئین - بعد اس لڑائی کے ولیم کا یہ دستور ہو گیا کہ باوجودیکہ اکثر بیمار رہتا تھا مگر ہر سال گرمی کی فصل مین برّ اعظم یورپ مین جاکر لوی سے مصروف جنگ رہتا تھا اور

شکست فوج بحری فرانسیس
۱۶۹۲ء

اگرچہ وہ شاہ فرانس کی قوت تو نہ توڑ سکا مگر پھر بھی اوسے روکے رہا اور اوسکے رکے رہنے سے تمام بادشاہان یورپ کو فائدہ ہوا۔ انجام کار ۱۶۹۷ء مین مقام رسولک پر فریقین مین مصالحہ ہو گیا اور جنگ فرانسیس کا خاتمہ بالخیر ہوا۔

ان لڑائیون مین اسقدر روپیہ صرف ہوا کہ بادشاہِ انگلستان قرضدار ہو گیا اور اوس زمانہ سے یہ قرض جسے قرضۂ قومی کہتے ہین بڑھتے بڑھتے اس مقدار کو پہنچ گیا ہے کہ اللّٰھم احفظنا۔ پارلیمنٹ جانتی تھی کہ جو کچھ عظمت و وقار سلطنت انگلستان کا ولیم کی نظرون مین ہے وہ فقط اس سبب سے ہے کہ اس ملک کے بادشاہ ہونے سے اوسکی وقعت بادشاہان یورپ مین زیادہ ہو گئی ہے پس اس خیال سے پارلیمنٹ نے اوسے جنگ فرانسیس کے واسطے بہت سا روپیہ دیا مگر یہ شرط کر لی کہ اپنی ملک کی حکومت مین ہمین زیادہ دخل دیجیے۔ پہلے تو بادشاہ نے بہت ناک بھون چڑھائی مگر پھر کچھ سوچکر پارلیمنٹ کی عرض بخوشی اور بملائمت قبول کر لی۔ یہ بات بھی اوسکی عقلمندی پر دلالت کرتی ہے۔ غرض جو مداخلت محکمۂ عوام نے سیاستِ ملک مین اسطرح سے حاصل کی تھی وہی مداخلت ابتک باقی ہے۔

۱۶۹۴ء مین ملکہ میری نے بعارضۂ چیچک انتقال کیا

اور اب اوسکا شوہر ولیم تنہا پادشاہ رہ گیا اور آٹھہ برس
تک بلا شرکت غیرے حکمرانی کی - اِس عرصہ مین محکمۂ عوام
نے پادشاہ کی حکومت پر تین وار کرڑے کئے اور تینون وار چل گئے
پہلا وار قانون سہ سالہ تھا - دوسرا فہرست مصارف
پادشاہ - تیسرا قانون وراثت سلطنت -
قانون سہ سالہ مین یہ حکم لکھا تھا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس تین سال سے
زیادہ نرہا کرے اسمین پادشاہ کا اختیار پارلیمنٹ پر بہت کم رہگیا -
فہرست مصارف کے بموجب ستر لاکھہ روپیہ پادشاہ کے
مصارفِ ذاتی اور تنخواہ ملازمین وغیرہ کے واسطے مقرر کردیا گیا -
باقیماندہ آمدنی ملک پر محکمۂ عوام کا اختیار رہا اور اوسمین سے فوج
برّی وبحری کی تنخواہ اور دیگر مصارفِ سلطنت ادا کئے جاتے
تھے - قانون وراثت سلطنت اشتہارِ اظہارِ حقوق
کا ضمیمہ تھا اور اوس مین یہ احکام مندرج تھے - اوّل جج یعنے
حکّامِ عدالت بشرط نیک چلنی کے تا دامِ الحیوٰۃ اپنے عہدون پر
قائم رہین اور اونکی تنخواہون مین زیادتی یا کمی نہ کیجائے - دوم
مملکتِ برطانیہ کے پادشاہ پراٹسٹنٹ ہون - سوم وہ بدون
اجازتِ پارلیمنٹ اپنی عملداری سے قدم نہ نکالین - چہارم شاہ
ولیم کے بعد شاہزادی سوفیا رئیسۂ ملکِ ہینووَر وارث
تختِ سلطنتِ انگلستان تصور کیجائے -

قانون وراثت سلطنت ۱۷۰۱ء

۱۷۰۱ء

۱۶۹۸ء مین اسکاٹ لنڈ کی پارلیمنٹ کی اجازت
سے وہان کے سوداگرون کی ایک جماعت نے خاکناے ڈیرین
واقع امریکا مین بستی بسائی اور اوسے امریکا اور ہندوستان کی
تجارت کا مرکز قرار دیا- اگرچہ اوس زمانہ مین اہل اسکاٹ لنڈ ایسے
متموّل نہ تھے مگر اونھون نے چالیس لاکھ روپیہ اس مُہم تجارت مین
شریک کیا اور اسیقدر روپیہ لنڈن اور امسٹرڈم کے سوداگرون
نے بھی دیا- مگر وہ بستی اُجڑ گئی اور سارا روپیہ ڈوب گیا- کیونکہ جب
ایسٹ انڈیا کمپنی یعنے جماعت تاجران ہند نے دیکھا
کہ یہ سوداگر ہماری تجارت مین مخل ہوتے ہین تو پادشاہ انگلستان
کو سمجھا بوجھا کر اوسنے روگردان کر دیا- ادھر اون بیچارے ستے
بستی بسانیوالون کو اپنے اہل وطن سے مدد کافی نہ پہنچی اور وہ مفلس
ہوگئے اور بیماری کی یہ شدت ہوئی کہ سیکڑون اون مین سے حضرت
عزرائیل ؑ کی نذر ہوگئے- اور اونکے قرب و جوار مین جو اور بستیان
انگریزون کی تھین اونھون نے بھی خواہ ازراہ حسد خواہ بحکم پادشاہ
اونھین مدد ندی- اس سب پر طرّہ یہ ہوا کہ اسپانیہ والون نے
اونھین اوس زمین کا غاصب سمجھکر جسپر اونکا قصبہ نیو اڈنبرا
آباد تھا مارے حملون کے اون بیچارون کو بولا دیا- غرضکہ
اون بدنصیبون مین سے فقط نفسِ چند کو اپنا وطن اسکاٹ لنڈ
پھر دیکھنا نصیب ہوا-

شاہ ولیم قصر کنسنگٹن سے قصر ہیمپٹن کورٹ کو چلا جاتا تھا کہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی — اگرچہ یہ چوٹ تو کچھ ایسی شدید نہ تھی مگر چونکہ پادشاہ خلقت سے نحیف ولاغر تھا اور ذیق النفس کے عارضہ سے اور بھی ضعیف ہو گیا تھا لہذا اسقطہ موثر ثمی ہوا اور اوسی تپ مین اوسنے قصر کنسنگٹن مین انتقال کیا۔ اوسے کوئی اولاد نہ تھی —

وفات شاہ ولیم سوم ۸ مارچ ۱۷۰۲ء

ولیم ارنج جوانی ہی مین پیر ہو گیا تھا اور چونکہ صغر سنی مین یتیم ہو گیا تھا اور صعوبت اوٹھائی تھی اس سبب سے اوسے اپنے نفس پر تکیہ کرنے اور خاموش رہنے کی عادت ہو گئی تھی اور جس عمر مین لڑکے لہو لعب کے سوا کسی چیز کا خیال نہین کرتے اوس سن مین وہ فن سیاست کا عالم متبحر تھا اور انتظام فوج سے بخوبی واقف تھا — فن ادب اور علوم حکمیہ سے اوسے چندان شوق نہ تھا۔ اوسکا دل ایسا قوی تھا کہ کسی نوع کے خوف مین اوسے انتشار و اضطراب نہوتا تھا اور جیسے لڑائی کے دن اوسے خوشی ہوتی تھی ویسی کبھی نہوتی تھی — ولیم بنٹنک کہ ملک ہالنڈ کے اشراف مین سے تھا اوسکا ہمدم وہمراز تھا اور آخر کو پادشاہ نے اوسے نواب پورٹ لنڈ کا خطاب دیا تھا۔ یہ پادشاہ نحیف الجثہ تھا اور بسبب طول مرض کے اوسکا چہرہ زرد ہو گیا تھا مگر تا دم واپسین اوسکی آنکھون کی آب وتاب اور

ہونٹھون کی قطع وہی رہی جسسے صاف معلوم ہوتا تھا کہ استقامت و آلام
جسمانیہ سے اوسکی آن بان مین ذرا نہ فرق آیا تھا۔

۱۶۹۵ء مین پیٹرسن ساکن اسکاٹ لنڈ
نے ایک کرور بیس لاکھہ روپیہ جمع کر کے بنک انگلستان کی بنیاد ڈالی
اور دوسرے سال انگلنڈ کے ایک سوداگر ھالنڈ نامی نے فقط دس
لاکھہ روپیہ لگا کے بنک اسکاٹ لنڈ قائم کیا اور اسی زمانہ
مین نوٹ کا رواج ہوا۔ شاہ ولیم اور ملکہ میری نے لنگڑے
لولے اور ضعیف سپاہیون کے واسطے مقام چلسی مین ایک
دار الشفا مقرر کی اور فوج بحری کے پرانے پرانے سپاہیون
کے رہنے کے واسطے اپنی مجلسرا گرینچ مین خالی کر دی اسی زمانہ
مین پیٹر اعظم شہنشاہ روس نے جہاز خانۂ ڈیپفرڈ مین بڑھئی
بنکر جہاز بنانا سیکھا۔

سلاطین معاصرین

فرانس — سنہ وفات

لوئی چہار دہم ....

اسپانیہ

چارلس دوم ...... بسنہ ۱۷۰۰ء

فلپ پنجم ....

سویڈن

چارلس یازدہم ...... بسنہ ۱۶۹۷ء

چارلس دوازدہم ....

ترکستان روم — سنہ وفات

سلیمان دوم ...... بسنہ ۱۶۹۱ء

احمد دوم ...... بسنہ ۱۶۹۵ء

مصطفےٰ سوم ....

شہنشاہِ جرمنی

لیوپولڈ اوّل ....

پوپ

انوسینٹ یازدہم ...... بسنہ ۱۶۸۹ء

الگزنڈر ہشتم ...... بسنہ ۱۶۹۱ء

انوسینٹ دوازدہم ...... بسنہ ۱۷۰۰ء

کلمینٹ یازدہم ....

باب ہفتم

عہد ملکہ این

سنہ ولادت ۱۶۶۵ء۔ سنہ جلوس ۱۷۰۲ء۔ سنہ وفات ۱۷۱۴ء

ولیم سوم کی وفات کے بعد جیمس دوم کی منجھلی بیٹی این بادشاہ

ہوئی۔ اوس کا شوہر جارج شاہزادہ ڈینمارک بخطاب نواب
کمبرلنڈ محکمۂ امرا مین شریک ہوا مگر امور سیاست مین کچھہ
دخل نہین دیا۔ اس ملکہ نے بھی سیاست ملک مین پادشاہ متوفی کا
وتیرہ اختیار کیا اور فرقۂ وہگ کو بسر حکومت رکھا اور شاہ فرانس
سے لڑائی جاری رکھی۔

پادشاہ فرانس سے لڑائی کا ایک تازہ سبب پیدا
ہوا۔ وہ یہ تھا کہ جب اسپانیہ کا پادشاہ مرگیا تو لوئی شاہ فرانس
نے چاہا کہ میرا نواسا فلپ وہان کا پادشاہ ہوجائے اور چارلس
رئیس اعظم اسٹریا نے کہا کہ سلطنت اسپانیہ مجھے ملنی چاہئے
ملکہ انگلستان رئیس موصوف کی شریک ہوئی اور پادشاہان جرمنی
وہالنڈ بھی ملکہ کے شریک ہوکر شاہ فرانس سے لڑائی پہ آمادہ ہوئے
غرض جان چرچل سپہ سالار انگریزی جو بعد چند روز کے نواب مارلبرا
کے خطاب سے ممتاز ہوا ان تینون پادشاہون کی فوجون کو لڑائی
لے گیا اور اسپانیہ اور ندرلنڈس مین بڑے معرکہ کی لڑائیان
ہوئین اس سبب سے ان دونون ملکون کا نام مقاتل متاخرین
یورپ ہوگیا ہے۔ امیر پیٹربرا نے اسپانیہ مین کئی لڑائیان
سر کین مگر سر روک امیر البحر اور سر کلوڈسلی شول سے بڑا کام نمایان
ہوا کہ اونہون نے قلعہ جبل الطارق کو تسخیر کرلیا۔ یہ قلعہ اسطرح سے

مسخر ہوا کہ فوج انگریزی اوس خاکناے پر وارد ہوئی جو جبل الطارق اور اسپانیہ کے درمیان واصل ہے اور باوجودیکہ دشمن نے وہان سے برابر توپین ماریں مگر سپاہ جرمنی کی مدد سے فوج انگریزی نے دھاوا کر کے وہ چھین لئے۔

ادھر نواب مارل برا نے چار لڑائیوں میں شاہ فرانس کو شکست دی اور اوسکا زور توڑ دیا۔ ایک لڑائی سنہ ۱۷۰۴ء میں شہر بلن ہیم واقع بویریا میں ہوئی جسمین سپہ سالار انگریزی نے ٹالرڈ سپہ سالار فرانسیسی کو شکست دی۔ دوسری لڑائی سنہ ۱۷۰۶ء میں مقام رامیلیس واقع صوبہ برابنٹ میں ہوئی اور اسمین بھی فوج انگریزی نے ولروی سردار فرانسیسی کو شکست دی۔ تیسری لڑائی سنہ ۱۷۰۸ء میں اوڈنارڈ واقع صوبہ ایسٹ فلینڈرس میں ہوئی اور اسمین پندرہ ہزار فرانسیسی مارے گئے اور سو سے زیادہ نشان اونکے لشکر کے چھن گئے۔ اس لڑائی کو فتح کر کے شہر لیل بھی سپاہ انگریزی نے فتح کر لیا۔ چوتھی لڑائی سنہ ۱۷۰۹ء میں مقام مال پلاکی میں ہوئی جو فرانسیس کی سرحد شمالی و مشرقی پر واقع ہے اور اس لڑائی میں بھی نواب مارل برا کی ذکاوت و فطانت سے فوج انگریزی کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ آخرکار جب بادشاہان یورپ آپس میں لڑتے لڑتے تھک گئے تو سنہ ۱۷۱۳ء میں شہر یوٹرکٹ میں باہم مصالحہ کر لیا۔

اگرچہ مدت سے ملکہ این دل سے فرقہ ٹوری کی طرفدار

تھی مگر چونکہ اوسکے وزیر فرقۂ وِھگ سے تھے لہذا اوسے اونکی مشورہ پر عمل کرنا پڑتا تھا۔ گوڈولفِن مہتمم خزانۂ عامرہ۔ مارلبرا قائدِ عساکرِ بری و مالکِ توپ خانہ۔ اور مسٹر ہارلے وزیرِ ممالکِ غیریہ ملکہ کے وزرائے عظام تھے۔ اس زمانہ مین ہر دو فرقۂ متضادۂ اربابِ سیاست یعنے ٹوری اور وِھگ مین مناقشہ و مجادلہ اس شدت سے ہوا کہ کبھی نہوا تھا اور موردِ بحث دو امر عظیم تھے اول لڑائی رہے یا صلح کر لی جائے۔ دوم کلیسا کے حقوق و اختیارات کیا ہین۔ فرقۂ وِھگ امورِ مذہبی مین میانہ روی پسند کرتا تھا اور مسلکِ اسقفی اور مراتبِ ائمۂ کلیسا کو حدِ اعتدال سے بڑھانا جائز نہ جانتا تھا لہذا اوسے تنزیلیہ کہتے تھے اور ازبسکہ فرقۂ ٹوری مسلک اسقفی کو بہت دوست رکھتا تھا اور اصحاب کلیسا یعنے اساقفہ کے مراتب و حقوق کا بہت اعظام کرتا تھا لہذا اوسکا لقب تفضیلیہ ہو گیا تھا۔

—— فرقۂ ٹوری نے ایک قانون پارلیمنٹ مین پیش کیا اور اوسکا نام قانونِ حرمتِ تقلیدِ جزی رکھا۔ اس قانون کا یہ مفاد تھا کہ جو لوگ کہ ٹِسٹ ایکٹ کے موافق متابعتِ مذہبِ مختار یعنے مسلکِ اسقفی کی قسم کھا چکے ہین اور سرکاری عہدے پا چکے ہین لیکن اب نقضِ یمین کرتے ہین اور مذہبِ مختار کے خلاف عبادت کرتے ہین وہ موقوف کئے جائین اور اونپر سخت جرمانے کئے جائین۔ محکمۂ عوام مین یہ قانون منظور ہو گیا مگر محکمۂ امرا

مین منسوخ ہو گیا- اگرچہ یہ قانون نافذ نہین ہوا مگر اس سے ظاہر ہے کہ
سیاستِ ملک مین فرقہ ٹوری کو زیادہ قوت ہوتی جاتی تھی—

اتحاد دو پارلیمنٹ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ سنہ ۱۷۰۷ء

مقدماتِ سیاست کی یہ کیفیت تھی کہ ایک اور امر عظیم
اربابِ سیاست کو درپیش ہوا— وہ یہ تھا کہ پارلیمنٹ انگلنڈ و پارلیمنٹ
اسکاٹ لنڈ کو متحد کر لینا ضرور ہے- مگر ان دونون ملکون کے
لوگون مین موافقت نہ تھی اور اسکاٹ لنڈ کی پارلیمنٹ کو خاکنائے
ڈیرین مین اپنے ہم وطنون کے برباد ہونیکا صدمہ و ملال ابتک
باقی تھا لہذا اوسنے ایک قانون جاری کیا اور اوسکا نام قانون حفاظت
حقوق رکھا- اس قانون کا یہ مفاد تھا کہ جب ملکہ این مرجائے تو
اسکاٹ لنڈ کا پادشاہ وہ شخص ہو جسے انگلنڈ کی پارلیمنٹ
مشخص کرے اِلّا اوس صورت مین کہ منافع و اختیاراتِ تجارت
جو اہلِ انگلنڈ کو حاصل ہین وہی بعینہ اہلِ اسکاٹ لنڈ کو بھی
دیے جائین- جب اس مقدمہ مین زیادہ تکرار ہوئی تو اہلِ اسکاٹ
لنڈ آمادۂ جنگ ہوئے- مگر پھر دونون ملکون کی طرف سے تیس تیس
شخص فصلِ خصومت کے واسطے مقرر ہوئے اور اونھون نے عہدنامہ
اتحاد مرتب کیا- اگرچہ پہلے اہلِ اسکاٹ لنڈ نے اس عہدنامہ پر بڑی
رد و قدح کی مگر آخر کو ایک سو دس ممبرون کی غلبۂ رای سے
یہ عہدنامہ پارلیمنٹ اسکاٹ لنڈ نے منظور کر لیا- اسمین یہ شرط

مندرج تھے ١- اگر شاہزادی سوفیا ریتسو ملک ہینوور اور اوسکے ورثہ مذہب پرا ٹسٹنٹ پر قائم رہین تو ممالک متحدہ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ کے پادشاہ مقرر کئے جائین

۲- پارلیمنٹ پادشاہی لنڈن مین منعقد ہوا کرے اور اہل اسکاٹ لنڈ کی طرف سے سولہ امیر اور پینتالیس وکلائے رعایا اوسمین شریک رہا کرین

۳- اسکاٹ لنڈ کے سوداگرون کو تمام بندرگاہون اور نوآباد ملکون مین جو سلطنت برطانیہ سے متعلق ہین تجارت کرنے کی اجازت ملے —

۴- جو قوانین رفاہ عام سے متعلق ہین وہ دونون ملکون مین ایک ہی رہین مگر جو قوانین املاک وحقوق شخصی رعایا سے متعلق ہین وہ نہ بدلے جائین الا اوس صورت مین کہ رعایائے اسکاٹ لنڈ کا رفاہ متصور ہو —

۵- اسکاٹ لنڈ کی عدالت سشن اور اور محکمون مین کچھہ تغیر نہ کیا جائے —

۶- کلیسائے اسکاٹ لنڈ اوسی حیثیت پر باقی رہے جسطرح کہ حسب قانون مقرر ہو چکا ہے —

اب جو اہل اسکاٹ لنڈ پر بڑے بڑے بھاری محصول مقرر ہوئے اونکی مکافات مین ۲۹ لاکھہ ۸۰ ہزار روپیہ

اونھین دیا گیا کہ اپنے ملک کا سکّہ درست کرین۔

اتّحادِ ہردو پارلیمنٹ سے اہلِ اسکاٹ لنڈ کو ایسے فائدے ہوئے کہ اونکا قیاس نہین ہوسکتا۔ پہلے اس اتّحاد پر یہ قوی اعتراض ہوا تھا کہ اسکاٹ لنڈ کی آزادی جاتی رہے گی اور اوسپر محصول کا بار بڑھجائے گا مگر یہ خرابیان فقط بادیُ النّظر مین تھین اور آخر اسی اتّحاد کا یہ نتیجہ ہوا کہ اسکاٹ لنڈ کی تجارت اور دولت اور عظمت وشوکت آناً فاناً بڑھتی گئی اور گلاسگو اور ڈنڈی اتنے بڑے شہر ہوگئے اور ایسے سرسبز وآباد ہوئے اور جن دیہات مین لوگ مچھلیان پکڑا کرتے تھے اب وہ بڑی بڑی بندرگاہین ہوگئین۔ غرض وہی لوگ جنھون نے بڑی مشکل مین ایڑیان رگڑ رگڑ کے چالیس لاکھ روپیہ خاکناے ڈیرَین مین بستی بسانے کیواسطے جمع کیا تھا اونھین لوگون مین اب ایک ایک سوداگر ایسا ہے کہ اوسکی دولت اُس مقدار سے بمراتب زیادہ ہے۔

جب لوئی چہار دہم شاہ فرانس نے دیکھا کہ اتّحاد ہردو پارلیمنٹ سے اسکاٹ لنڈ کے لوگ ناراض اور افروختہ خاطر ہین تو اس موقع کو غنیمت جانکر ایک بیڑا جہازون کا ڈنکرک سے بھیجا کہ جیمس کذّاب کو تختِ سلطنتِ اسکاٹ لنڈ پر بٹھا دے۔

مگر اوسکے عزم فاسد کی خبر انگلنڈ مین بروقت پہنچی اور امیرالبحر فرانسیسی خلیج فورتہ مین جارج باینگ امیرالبحر انگریزی کو مع فوج مستعد پیکار دیکھکر بے نیلِ مرام پھر گیا اور ایک جہاز بھی اپنا کھو گیا۔

اس اثنا مین دیوان وزرا مین فرقۂ ٹوری کی قوت زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ مگر فرقۂ وھگ کو بھی ایک عورت کے باعث سے ملکہ پر غلبہ و استیلا رہا۔ اس عورت کا نام سارہ تھا اور یہ نواب مارل برا کی بی بی تھی اور ملکہ کو اوسے کمال محبت تھی مگر آخر کو وہ ایسی گستاخ ہو گئی اور ہر امر مین اپنی حکومت جتانے لگی کہ ملکہ کو اوسے نفرت ہو گئی۔ جب ملکہ کی خواص اَبِی گیل ھِل عرف مَیشیم بیگم نے اوسکی مزاج کا یہ رنگ دیکھا تو اپنے رقیب یعنے سارہ کی طرف سے اور ملکہ کے کان بھرے اور اپنا رنگ ایسا جمایا کہ ملکہ اوسے چاہنے لگی اور نہایت معتبر سمجھنے لگی۔ چونکہ یہ خواص فرقۂ ٹوری کی طرفدار تھی لہذا اسکے تقرب و رسوخ کا ثمرہ یہ ہوا کہ دو شخص پیشوایان فرقۂ مذکورہ مین سے زمرۂ وزرائے عظام مین داخل ہوئے۔ انمین سے ایک کا نام رابرٹ ھارلی تھا اور خطاب نواب آکسفرڈ تھا اور دوسری کا نام ھِنری سِینٹ آجان تھا اور خطاب نواب بولنگبروک تھا۔

انھین دنون مین کچھ ایسے سانحے ہوئے کہ تمام انگلستان فرقۂ ٹوری کا طرفدار اور دلسوز ہو گیا۔ ھِنری سِشوَرال قسیس

کلیساے سینٹ سیویور مین ایک خطبہ ۱۵ اگست کو مقام ڈربی
مین پڑھا اور ایک ۵ نومبر ۱۷۰۹ء مین کلیساے سینٹ پال مین لنڈن
کے کوتوال کے سامنے پڑھا اور ان دونون خطبون مین ۱۶۸۸ء کے
انقلاب کی بڑی ہجو و مذمت کی اور کہا کہ ہر شخص کو واجب ہے کہ
خوارج یعنے مخالفین مسلک اسقفی پر نہایت تشدد کرے اور اپنے
دین کی حمایت کرے کہ مخالفین اوسکے مٹانے کے درپے ہین —
محکمہ عوام نے اس پادری کو فتنہ پردازی اور اغواے خلائق کا
الزام لگایا اور اب اسکا مقدمہ محکمہ امرا مین پیش ہوا اور تین ہفتہ
اس مقدمہ کی روبکاری رہی اور سب پادری اور عوام الناس سشورل
کی طرف ہو گئے اور ملکہ خود چھپکر اوسکی تقویت و تحریص کیواسطے روبکاری مین
آتی تھی اور آکسفورڈ بری اسقف نے اوس پادری کی طرف سے جواب
لکھا۔ لوگون کی آشفتگی کا یہ حال تھا کہ ہر روز جب سشورل کچہری
مین جاتا تھا اور وہان سے پلٹ کر آتا تھا تو سیکڑون آدمی اوسکی
بگھی کے پیچھے غل مچاتے جاتے تھے۔ مگر اونھین اسپر بھی صبر نہ آیا
اور جوش تعصب مین اونھون نے خوارج کے عبادت خانے کھود
ڈالے اور ایک ہنگامہ شدید برپا کیا۔ الغرض سشورل پر جرم
اغواے خلائق ثابت ہو گیا اور حکم ہوا کہ تین برس تک یہ وعظ نہ کہنے
پاے اور وہ دونون خطبے سربازار جلا دیے گئے۔
اس مقدمہ کے انفصال سے وزراے وھگ پر

روبکاری پادری سشورل ۲۷ فروری ۱۷۱۰ء

۱۷۱۰ء

زوال آگیا اور گوڈولفن ورسنڈرلنڈ اور اور وزیر جو اونسے پست مرتبہ تھے موقوف ہوگئے اور اونکی مقام پر ھارلی اور سینٹ جان وزراے ٹوری مقرر ہوئے۔ چونکہ ابتک فرانیس وغیرہ سے لڑائی ہورہی تھی اس سبب سے نوّاب مارل برا عہدہ سپہ سالاری پر بحال رہا مگر وزراے ٹوری اوسکی ذلت اور آبروریزی کے درپے تھے اور جو ہین اونھین صلح کرنے کی راہ ملگئی نوّاب موصوف پر تہمت لگائی کہ تمنے اوس یہودی سے جو تمھاری فوج کو روٹی پہنچایا کرتا تھا رشوت لی ہے آخر اوس بیچارے نے ناچار ہوکر استعفا دیدیا اور بلنھیم پارک مین جاکر گوشہ نشین ہوا کہ یہ باغ اوسکی قوم نے اوسے جنگ بلنھیم کی فتح کے صلہ مین عنایت کیا تھا۔ یہ سپہ سالار فن جنگ مین اعلی درجہ کی لیاقت رکھتا تھا مگر کاذب اور طماع و مکّار تھا

انعقاد مصالحہ یوٹرکٹ سنہ ۱۷۱۳ع

مصالحہ یوٹرکٹ جسکا ذکر سابق مین کیا گیا وزراے ٹوری کی حسن سعی اور کارپردازی سے ہوا تھا۔ جو شرطین اس معاہدہ کی سلطنت برطانیہ سے متعلق تھین وہ یہ ہین۔ اوّل لوی چہاردہم شاہ فرانس پادشاہان خاندان ہنوور کو فرمان رواے مملکت برطانیہ جانے۔ دوّم پادشاہ موصوف جیمس کذاب مدّعی سلطنت انگلستان کو مدد نہ دے۔ سوّم وہ قلعہ ڈنکرک کے دمدمے وغیرہ توڑ واڈالے۔ چہارم جبل الطارق اور جزائر مابنورکا

و نو وا اسکوشیا و نیو فونڈ لینڈ و خلیج ہڈسن انگریزون کے قبضہ مین رہین ہارلی اور سینٹ جان کو ملکہ نے درجۂ امارت عنایت کیا مگر اون مین باہم اتفاق نہ باقی رہا اور آیندہ سے وہ ایک دوسرے کے رقیب اور عدو ہو گئے لکن ملکہ سینٹ جان کی طرفدار رہی —

اصحاب کلیسائے اسکاٹ لنڈ مین اس بات پر بڑی بحث ہوئی کہ امام جماعت مقرر کرنے کا اختیار کسے دیا جائے آخر نزاع یہانتک بڑھی کہ ملکہ این کے آخر عہد مین کئی شخص کلیسائے اسکاٹ لنڈ سے منحرف ہو گئے — انھین ایام مین وکلائے اسکاٹ لنڈ جو پارلیمنٹ انگریزی مین نئے نئے داخل ہوئے تھے ذرا ذراسی بات پر بگڑنے لگے کیونکہ یہ دستور ہے کہ جب ایک ملک کے لوگ پہلے پہل دوسرے ملک مین جاتے ہین تو ذرا سی بات بھی جو خلاف طبیعت ہوتی ہے ناگوار گذرتی ہے چنانچہ یہی کیفیت وکلائے اسکاٹ لنڈ کی بھی ہوئی کہ جب فصحائے انگلنڈ اور خطیبان پارلیمنٹ انگریزی نے ان نو وارد ممبرون کے ملک اور طرز گفتار اور اسلوب لباس اور شکل و شمائل پر طعن و تشنیع کرنی شروع کی تو وہ ایسے برہم ہوئے کہ ۱۷۱۳ء مین نسخ اتحاد ہر دو پارلیمنٹ کی گفتگو کی مگر دونون ملکون کی خیر ہوئی کہ بعد مباحثۂ بسیار دو تین شخصون کی غلبۂ راے سے یہ تجویز محکمۂ امرا مین رد ہو گئی —

وفات ملکہ این بمرض سکتہ سنہ ۱۷۱۴ء

ملکہ اینؔ مرض سکتہ مین مبتلا ہوئی اور دو ہی دن مین
مر گئی - یہ شاہزادی بھی کیا بدنصیب تھی کہ انیس [۱۹] لڑکون مین سے ایک
بھی نہ زندہ رہا - انمین سے ایک شاہزادہ جارج گیارہ برس کا ہو کر
مر گیا باقی سب چھٹپن ہی مین مر گئے - یہ ملکہ کچھ ایسی ذیشعور اور صاحب
سلیقہ نہ تھی اور علم بھی اسے کچھ واجبی ہی واجبی تھا اور اسکی عادات اور
رفتار مین نہایت سادگی تھی اور مطلق تکلّف نہ تھا - اور اسکے چہرہ سے
ہمیشہ افسردگی عیان رہتی تھی یہانتک کہ اگر کوئی نظر سرسری سے
اوسے دیکھتا تو کہتا کہ یہ شاہزادی تو کچھ احمق سی معلوم ہوتی ہے
مگر اِس افسردگی کا باعث یہ تھا کہ اوسپر غم کا آسمان ٹوٹ پڑا تھا
اور اولاد کے صدمہ سے اوسکا دل بجھ گیا تھا اور فی الحقیقت جس
ماں کی آنکھون کے سامنے ایسے ایسے گل سرسبد اوسکے باغ مراد کے
صرصر مرگ سے پژمردہ ہو جائین اوسکا غنچۂ دل کیونکر شگفتہ ہو بقول شاعر
یارب کسیکا باغِ تمنّا خزان نہو ✣

سنہ ۱۷۰۳ء مین ایسا طوفان آیا کہ منارۂ اِڈی اسٹون
جو جہازون کی رہنمائی کیواسطے بنایا جاتا تھا بہ گیا اور ونسٹینلی
معمار جو اوسکی تعمیر مین مشغول تھا وہ بھی ہلاک ہوا - سنہ ۱۷۰۸ء مین
کلیسائے سینٹ پال تیار ہو گیا - اس گرجا کی تعمیر مین قریب دس لاکھ
روپیہ کے صرف ہوا اور ۳۷ برس مین یہ تیار ہوا - ملکہ اینؔ کو عہد مین

علوم کو بڑی رونق ہوئی اور ایڈیسن اور سوِفٹ بڑے نثار ہوئے اور پوپ سرآمدِ شعرا ہوا۔

سلاطینِ معاصرین

فرانس
سنہ وفات

لوئی چہاردہم ....

اسپانیہ

فلپ پنجم ....

سویڈن

چارلس دوازدہم

ترکستان روم
سنہ وفات

مصطفیٰ سوم ۱۷۷۳ء

احمد سوم ....

شہنشاہانِ جرمنی

لیوپولڈ اوّل ۱۷۰۵ء

جوزف اوّل ۱۷۱۱ء

چارلس ششم ....

پوپ

اِنوسینٹ یازدہم ....

باب ۸ ہشتم

طرز معاشرت اہل انگلستان در عہد پادشاہان اسٹوارٹ

ہر چند کہ پہلے پادشاہون کے وقت مین بھی جون جون زمانہ گذرتا گیا انگلستان کا رنگ بدلتا گیا مگر جیسا تغیر بین سلاطین اسٹوارٹ کے عہد مین ہوا ویسا کبھی نہوا تھا۔ چنانچہ اب جن مقامات پر سبزہ زارون مین سبزہ لہلہاتا ہے اور کھیتون مین زرد زرد درخت لہراتے ہین اور موسم بہار مین باغون مین سفید سفید پھول چاندی کے پتر سے چمکتے ہین اور فصل خزان مین زرد زرد پختہ میوے سونے کی طرح دمکتے ہین اور درختون کے سایہ مین کسانون کے اُجلے اُجلے گھر نظر آتے ہین انہین مقامات پر آگے جنگل اور خارزار اور دلدل کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ پرانے جنگلون مین فوجین کی فوجین آہوان صحرائی کی گشت کیا کرتی تھین اور جنگلی سانڈون کی افراط تھی اور بنڈیلے سُورون کا پادشاہ شکار کھیلا کرتے تھے اس سبب سے اوسے کوئی نہ بھول سکتا تھا مگر جنگ خانگی کے زمانہ مین کسانون نے بنڈیلون کو توفی اللہ کردیا۔ انگلنڈ کے جنوبی اور مشرقی میدانون مین بجو۔ بن بلاؤ۔ بڑے بڑے جنگی عقاب بکثرت تھے۔ مگر اس زمانہ کی بھیڑ اور بیلون سے اوس زمانہ کی بھیڑین اور بیل بہت چھوٹے

ہوتے تھے اور انگلستان کے گھوڑے جواب سارے زمانہ مین
مشہور ہین جب پچیس پچیس روپیہ کو بکتے تھے۔ اسپانیہ کے ٹانگن
سواری کے کام آتے تھے اور فلینڈرس کی سرخی گھوڑیان
بگھیون مین جوتی جاتی تھین۔

انگلستان مین معدن بہت ہین مگر اوس زمانہ مین
ٹین اور کویلا وغیرہ اون مین سے اچھی طرح نہ نکالا جاتا تھا چنانچہ
جسقدر ٹین ضلع کورنوال کی کانون سے اب نکلتا ہے اور جس
افراط سے تانبا ملک ویلس کے معادن سے اب نکالا جاتا ہے
اوس زمانہ مین اسکا عُشرِ عشیر بھی نہ نکالا جاتا تھا۔ اب نمک انگلستان
سے اور ملکون مین بافراط جاتا ہے مگر جب ایسی بری طرح سے بنایا جاتا تھا
کہ اطبا کہتے تھے کہ نمک سے امراضِ جلدی اور عوارضِ ریہ پیدا ہوتے
ہین۔ لوگون نے ایسی واویلا مچائی کہ لکڑی سب بھٹیون مین پھکی جاتی
ہے کہ لوہے کے کارخانے دھیمے ہوگئے۔ دھات کے گلانے والے
کویلے سے دھات گلانا نہ جانتے تھے اور اس زمانہ تک کویلے کا استعمال
بجائے ہیمہ سوختنی کے ہوتا تھا اور جن اضلاع مین کویلا بافراط پیدا
ہوتا تھا وہان جلایا جاتا تھا اور لنڈن مین بھی جلایا جاتا تھا اور وہان
سمندر کی راہ سے آتا تھا۔

سترھوین صدی عیسوی کے آخر مین انگلستان کی آبادی

قریب ۵۵ لاکھ کے تھے اور اضلاع شمالی مین اضلاع جنوبی سے
بمراتب زیادہ آبادی تھی۔ اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد اتحادِ
سلطنتِ انگلنڈ و اِسکاٹ لنڈ (۱۶۰۳ء) اضلاع شمالی نے
بہت جلد ترقی کی۔ اِسّے پیشتر غارت گرانِ سرحدِ جنوبی انگلنڈ کے
شمالی ضلعون کو تاخت و تاراج کیا کرتے تھے اور کوئی گھر اور کوئی
گلہ مواشی کا اونکے شر سے نہ محفوظ تھا مگر اب اِن قزاقون کو کھرید
کھرید کر مارا یہانتک کہ رفتہ رفتہ اونہین نیست و نابود کردیا۔ اِن
غارتگرون کے خوف کے مارے اکثر شمالی ضلعون مین لوگون نے
خونی کُتّے پالے تھے جو نشانِ قدم سے اِن قزاقون کا پتا لگا لیتے تھے
اور اونکے غارون تک پہنچا دیتے تھے۔ اسی زمانہ مین انگلستان
کی راہین جو مدّت سے کسیکو نہ معلوم تھین کُھل گئین اور رعیت
کی جان و مال دونون محفوظ ہوگئے۔ کوئلے کی کانین معلوم ہوئین
اور وہ قصبات جنمین آلات آہنی اور کپڑے وغیرہ کے کارخانے
ہین ترقی پذیر ہوے اور بہت جلد سرسبز و آباد ہوگئے۔

سلاطین اِسٹوارٹ کے عہد مین بعد دار السلطنت
(لنڈن) کے شہر بِرسٹل کا مرتبہ تھا اور یہ بڑی عظیم الشان بندرگاہ
تھی اور جن شہرون مین کارخانے ہین اون مین ناروِچ بہت آباد
اور مالدار شہر تھا۔ برِسٹل کے لوگون مین شکر صاف کرنیوالے

سب سے بڑھے ہوئے تھے اور اونکی تموّل و استغنا اور مہمان نوازی کا بڑی بڑی دور شہرہ تھا - جن مقامات مین اب بڑے بڑے کارخانہ ہین اوس زمانہ مین وہ چھوٹے چھوٹے بد قطع قصبے تھے - مثلاً اب شہر مینچسٹر گویا کپڑے کی کھان ہے مگر جب یہ کل ۶۰۰۰ آدمی کی بستی تھی اور نہ یہان کوئی چھاپہ خانہ تھا نہ کرایہ کی گاڑی میسر آتی تھی - شہر لیڈس مین اب دنیا بھر کا اون بکتا ہے مگر جب اس مین کل ۷۰۰۰ آدمی تھے - شہر شیفیلڈ مین اب کیسے کیسے عمدہ آلات قطع و برید بنتے ہین اور ساری دنیا مین جاتے ہین مگر جب یہان پورے ۴۰۰۰ آدمی بھی نہ تھے - شہر برمنگھم اب رونق پکڑتا جاتا تھا مگر بڑی مباہات کی بات یہ تھی کہ یہان کے ساختہ ظروف کلی اتنی دور ایرلنڈ مین جاتے تھے - لورپول کی بندرگاہ مین ۲۰۰ سے زیادہ ملاح نہ تھے - بکسٹن اور باتھ اور ڈنبرج کے کوؤن مین اکثر لوگ نہانے جاتے تھے مگر وہان قیام کو واسطے مکانات بہت بُرے تھے اور کھانا تو ایسا خراب ملتا تھا کہ معاذ اللہ - برایٹن اور چلٹنہم کے خوشگوار چشمے اب مشہور ہوئے ہین اور اب بہت لوگ انکے پانی کو مفرح سمجھکر نہانے جاتے ہین -

اب لنڈن کا حال سُنئے کہ جب شاہ چارلس دوم نے وفات کی تو یہان کُل پانچ لاکھ کی آبادی تھی اور ایک پُرانا پل

دریاے ٹیمس پر بنا ہوا تھا اور مکانات مین اوپر کے درجے باہر
کی طرف اتنے نکلے ہوتے تھے کہ نیچے کی دوکانین گویا چھپ جاتی تھین
اوس زمانہ مین یہ شہر گویا سوداگرون کا گھر تھا کہ دن رات یہین گھسے
رہتے تھے آج کل کی طرح جب تھوڑے تھا کہ دن کو اپنے کاروبار سے
فراغت کرکے شام کو مضافاتِ شہر مین چلدے وہان نفیس نفیس
کوٹھیان بنی ہوئی ہین اون مین استراحت کی - اوس زمانہ مین مکانات
پر شناخت کے واسطے نمبر نہ بنے ہوتے تھے ہان دوکانون کو ساتھ
شناخت کے تختے نصب ہوتے تھے اور اونپر مختلف شکلین بنی
ہوتی تھین کسی پر مسلمان کا سر بنا ہوتا تھا اور کسی پر سنہری کنجی -
انھین علامات سے لوگ اپنے مکانات کا پتا بتلاتے تھے اور اجنبی
آدمی راہ پاتا تھا - چارلس دوم کے عہد تک بازارون مین روشنی
نہوتی تھی اوسکے زمانہ مین فقط جاڑون مین روشنی ہونے لگی -
ایک تو سڑکون پر روشنی کا قحط تھا دوسری چورون کا زور تھا اور اور
خوف لگا رہتا تھا چنانچہ ایک آفت یہی تھی کہ رات کو شہدے گرگے
سڑکون پر ٹھلا کرتے تھے اور عورتون کو بیعزت کرتے تھے اور
مردون کو مارتے تھے اور یہ اونکے نزدیک بڑی وضعداری کی بات
تھی - چوکیدار ایک تو مرجھینے تھے دوسرے نشہ مین چور وہ بیچاری
عورتون اور بھلے مانسون کو اون دبنگون سے کیا بچاتے -
قہوہ خانے جو کروموِل کے وقت سے شروع ہوے تھے بیکارون

کے ٹھکانے تھے جیسے ہندوستان مین افیونیون کی دوکانین ساری دنیا کی خبرین وہان سنئے اور تمام زمانہ کی غیبت و بدگوئی کسی قہوہ خانہ مین وضعدارون اور نفیس مزاجون کے مجمع رہتے تھے اونکی قطع شریف سُنئے کہ سر پر جانورون کے بالون کے بڑے بڑے ٹوپ پہنے ہوے گلے مین زرق برق کامدانی کے کرتے ہاتھون مین دستانے اون مین چوڑی چوڑی جھالر ٹکی ہوئی ایک چٹکی مین خوشبودار ناس کی ڈبیا ہے دوسری چٹکی سے سُڑک سُڑک ناس لیتے جاتے ہین۔ کسی قہوہ خانہ مین عالمون کے جمگھٹے رہتے تھے اور وہ جان ڈرائیڈن شاعر اور لطیفہ گو کے لطائف و ظرائف سُنا کرتے تھے۔ کسی قہوہ خانہ مین یہودیون کے جماؤ رہتے تھے کسی مین مذہب کیتھولک کے پیرو بھرے رہتے تھے کسی مین مذہب پیوریٹن کے معتقد جمع رہتے تھے۔ غرض ہر فرقہ اور ہر مذہب کا ایک علحدہ قہوہ خانہ تھا

اب تو شرفائے اہلِ دیہ بہت شائستہ اور صاحب سلیقہ اور ذی وقعت ہین مگر انقلاب سلطنت کے زمانہ مین کندۂ ناتراش تھے اور برائے نام خواندہ تھے۔ جب اونکی مالگذاری آج کل کی چہارم تھی اپنے اپنے ضلع سے وہ قدم نہ باہر نکالتے تھے اور لنڈن جیسے شہر کو بھی گاہے ماہے دیکھنے جاتے تھے اور دن بھر سیر و شکار مین مشغول رہتے

تھے یا قریب کے بازارون مین جاکر غلہ وغیرہ بیچا کرتے تھے اور رات کو
شرابین پیا کرتے تھے کلیرٹ اور کنیوری شرابین فقط وہ لوگ پیتے تھے
جو بہت مالدار ہوتے تھے — اوس زمانہ مین شراب خواری انداز اعتدال
بہت عام و شایع تھی اور یہ عادتِ مذموم اس صدی کی ابتدا تک باقی
رہی — اشراف زادیون مین یہ بڑا کمال تھا کہ سموسے پکا لیتی تھین
اور گوسبری[۱] کے پھل سے شراب بنا لیتی تھین اور اپنے گھر کا کھانا
پکا لیتی تھین اور رات کو سینے اور کاتنے سے اپنا جی بھلایا کرتی
تھین — آج کل جو چاے نوشی مین نفاستین اور تکلفات ہوتے
ہین انھین اوس زمانہ کے اہلِ دیہ کیا جانتے تھے — یہ دواے
مرغوب و لطیف لارڈ ارلنگٹن اور لارڈ اوسوری سنہ ۱۶۶۶ع
مین انگلستان مین لاے تھے اور اہل یورپ کو یہ دوا ھالنڈ والون
سے ملی تھی — قریب سو برس بعد اس زمانہ کے لنڈن اور اڈنبرا مین
اوسط درجہ کے لوگون نے ہر روز چاے پینی شروع کی پادشاہانِ
جارج کے زمانہ مین اڈنبرا کے لوگ چار بجے دن کو چاے پیتے
تھے — اشرافِ اہلِ دیہ ظاہر مین بدسلیقہ اور کندۂ ناتراش سے تھے
مگر اونمین ایسے اوصافِ حمیدہ مخفی تھے کہ وہ انگریزون کی رفعت
و افتخار کا باعث ہوتے — سلطنتِ موروثی کا اعظام و احترام اور
مذہب پراٹسٹنٹ سے کمال خلوص و محبت یہ دو باتین اونکی اصول

[۱] یہ ایک میوہ مثل کروندہ کے ہوتا ہے ۱۲

عقائد مین داخل تھین —

دیہات کے پادری اپنے امثال واقران مین بہت پست مرتبہ تھے کیونکہ جب سے دین مذہب شایع ہوا تھا قسیسین فرقۂ کیتھولک کی شان وشوکت سب تشریف لیگئی تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ مالکِ کلیسا کو یہی منظور تھا کہ جسطرح ابتدا مین اونکا دین ماہی گیرون یعنے حوارئین رضی اللہ عنہم کے ذریعہ سے شایع ہوا اوسیطرح سے اب بھی اونکی اُمت کی ہدایت احقر افراد ناس سے ہو — امرا اور اہل دول کی سرکار مین ایک پیش نماز رہتا تھا اوسے لاوی کہتے تھے اور سو روپیہ سالانہ اوسے ملتا تھا اور اوسکا مرتبہ معزز خدمتگارون کے برابر تھا اور اوسکا عقد مالک کے باورچی خانہ کی کسی ماماصیل سے کر دیا جاتا تھا — اگر وہ کسی پرگنہ کا پادری ہوجاتا تھا تو بھی کسانون کیطرح بسر کرتا تھا — اور کھیتی باڑی مین مشغول رہتا تھا اور اوسکے بیٹے ہل جوتا کرتے تھے اور بیٹیان ماما اصیلون مین نوکری کر لیتی تھین مگر واضح ہو کہ لنڈن کے پادری ان ذلیل خدمتون سے بری تھے اور اونکا بجاے خود ایک علحدہ فرقہ تھا اور اونکا علم و فضل اور فصاحت وبلاغت اور جد وجہد ترویج دین مین مشہور ومعروف تھا — انمین

لہ اسسے حضرت روح اللہ مراد ہین ۱۲ — سلہ یہ لقب بنی اسرائیل مین اولادِ لاوی ابن یعقوب کا تھا جنسے خدمت امامت جماعت و اہتمام ہیکل مقدس و حفاظت تابوت سکینہ متعلق تھی ۱۲ —

سے شر لاک - ٹلٹ سن - اور سٹلنگ فلیٹ نہایت معزز و ممتاز تھے -

یو من یعنے چھوٹے کسان جنھین چھ سئے سے سات سے روپیہ سالانہ تک آمدنی تھی بہت کثرت سے تھے اور ذی اقتدار تھے - انمین بڑا وصف یہ تھا کہ مذہب پیورٹن سے رغبت تام رکھتے تھے اور مذہب کیتھولک سے نہایت کارہ و متنفر تھے - کرامول کی سپاہ آہنی مین اکثر لوگ اسی فرقہ سے تھے - اس زمانہ کے مزدور پیشہ لوگون کا حال اچھی طرح نہین معلوم ہان اتنا جانتے ہین کہ انمین سے چار خمس کاشتکار تھے اور ضلع ڈون اور سفک اور اسکس مین کاشتکارون کی مزدوری زیادہ سے زیادہ اڑھائی روپیہ روز خشک تھی مگر جو لوگ کارخانون مین کام کرتے تھے وہ ہفتہ مین تین روپیہ کما لیتے تھے - سوداگرون کی کوٹھیون مین لڑکے بہت نوکر ہوتے تھے اور اوس زمانہ کے رحم دل اور خدا ترس لوگ بھی چھ چھ برس کے معصومون کو کام کرنے کے لائق سمجھتے تھے - غربا کی غذا جو اور رائی[۱] اور اوٹس تھی اور جس بات کی اونھین شکایت ہوتی تھی اوسکے بے سرے اور بے تُکے گیت بنا لیتے تھے اور گلی گلی گاتے پھرتے تھے - مساکین کی

---

[۱] یہ دونون غلہ کے اقسام سے ہین اور جو کے مشابہ ہوتے ہین ۱۲ -

پرورش کی واسطے جو محصول مقرر کیا جاتا تھا وہ رعایا پر کھلتا تھا اسواسطے
کہ فقرا کی یہ کثرت تھی کہ قریب ایک خمس کے لوگ محتاج و فقیر تھے

سڑکون وغیرہ کی صفائی بہت کم ہوتی تھی اور شہرون کا
کا تو کیا ذکر خود دار السلطنت کے بازارون مین مہریان کھلی رہتی تھین
اور کوڑی کے انبار لگے رہتے تھے جنسے ہوا مسموم ہوجاتی تھی سنہ ۱۶۸۵ع
مین خاص لنڈن کا یہ حال تھا کہ ہر سال بحساب اوسط ۲۳ آدمیون مین سے
ایک آدمی مرتا تھا مگر اب ۴۰ مین ایک مرتا ہے - ہر فرقہ مین درشت
اطوار اور بہائم خصلت لوگ بکثرت تھے مگر یہ کچھہ تعجّب کی بات
نہین ہے کیونکہ اوس زمانہ مین تہذیب اخلاق اور رفق و لینت کا یہ
حال تھا کہ ہر روز آقا نوکرون کو مارتے تھے اور شوہر بیبیون کو دھُنتے تھے
اور معلّمون کو سوا زد و کوب کے اور کوئی طریقہ تعلیم کا نہ معلوم تھا لیں
جب بزرگون کا یہ حال ہو تو خردون کا خدا حافظ - یہ تو اشراف
کی کیفیت تھی اب ارذال کا حال سُنئے کہ ہر قسم کی لڑائی سے خوش
ہوتے تھے اور سڑکون پر ہنگامے کیا کرتے تھے اور جب مار پیٹ
ہوتی بیزار مین کسیکی آنکھہ پھوٹ جاتی تھی یا اُنگلی اُڑ جاتی تھی تو اونھین
عید ہوتی تھی اور سب کے سب ملکر واہ واہ کا غل مچاتے تھے -
جب کسیکو پھانسی ہوتی تھی تو لوگ کس اشتیاق سے دیکھنے آتے
تھے کہ توبہ - قید خانے ہمیشہ قیدیون سے بھرے رہتے تھے اور

اونمین نجاست اور بیماری اور بدکاری کی ہمیشہ شدّت رہتی تھی ۔

اِس مُختصر مین اتنی گنجائش کہان ہے کہ اوس زمانہ کی طرح طرح کی پوشاک اور مختلف اطوار بیان کئے جائین مگر دوتین باتین بطورِ مُشتے نمونۂ از خروارے لکھی جاتی ہین ۔ فرقۂ شہسواران اور فرقۂ کم مویان کے لباس اور عادات مین عجب تناقض و تباین تھا ۔ شہسوارون کی پوشاک مین وہ شوخ شوخ رنگ اور وہ نفیس نفیس قطعین اور وہ طرح طرح کی تکلّفات اور تراش خراش دیکھنے کے قابل تھی ۔ اب اونکی قطع سُنئے کہ بھاری بھاری عبائین پہنے ہوئے اونمین پُرتکلّف حاشئے لگے ہوئے ۔ اونکے نیچے نفیس نفیس ریشمی کرتے پہنے ہوتے گردن مین کارچوبی گلوبند باندھے ہوئے ۔ سر پر سمور وسنجاب کی چھجّہ دار ٹوپیان اونپر سفید پرون کی کلغیان لگی ہوئین ۔ بال زلفون کی طرح چھوٹے ہوئے پاؤن مین بوٹ اون مین کٹاؤ بنے ہوئے اور اونکی ایڑیونمین سُنہری کٹیان لگی ہوئین ۔ غرض اونکی صورت خدا کی قدرت معلوم ہوتی تھی جسکا مثل و نظیر کسی زمانہ مین انگلستان مین نہین ہوا ۔ مگراب ع ببین تفاوت رہ از کجاست تابکجا ۔ کم مویون کی قطع ملاحظہ کیجئے کہ سیاہ یا خاکستری عبائین پہنے ہوئے ۔ گردن مین سادے چھال کے کپڑے کے گلوبند اُنگلی بھر چوڑے

بندھے ہوئے سر پر چھوٹے چھوٹے کترواں بال اونپر بڑی بڑی اونچی کلس دار ٹوپیان پہنے ہوئے - یہ لوگ ایسے متقی و پرہیزگار تھے کہ بوقت اصطباغ جو انکے نام رکھے جاتے تھے اونھین بدلکر عجب عجب فقرے توراۃ و انجیل کے اپنا لقب ٹھہرالیتے تھے اور اونکی زبان پر اکثر آیات صحف سماویہ جاری رہتے تھے اور یہ آیات وہ عجب طرح ناک سے غُنغُنا کے پڑھتے تھے کہ سُننے سے ہنسی آتی تھی اگرچہ یہ لوگ ایسے ایسے وساوس اوہام مین مبتلا رہتے تھے مگر ایسے صاف اور کھرے تھے جیسے طلائے خالص و بے غش لہذا یہ لائق احترام ہین - چارلس دوم نے ایک ایسی لمبی بالون کی ٹوپی رواج دی تھی کہ اوسکے شانے تک ڈھلک جاتے تھے - یہ ٹوپی سلاطین اِسٹُوارٹ کے آخر عہد تک رائج رہے -

اس زمانہ مین انگلستان کے راستے ایسے خراب تھے کہ سفر کرنا بڑا مشکل تھا - برسات کی فصل مین راستون مین دونون طرف تو گہری گہری نالیان کیچڑ کی بنجاتی تھین اور بیچ مین ایک پتلی سی منڈیر بنجاتی تھی - پہاڑون کے راستے ڈھالو نہ تھے بلکہ سیدھے تھے مسافر اپنا اسباب گاڑیون یا گھوڑون پر لاد کر لیجاتے تھے اور اونھین پر آپ بھی بیٹھ لیتے تھے - بڑے آدمی اپنے گھر کی گاڑیون مین سفر کرتے تھے اور اکثر چھ چھ گھوڑے گاڑیون مین جوتتے تھے

تاکہ دلدل سے نکل جائین سنہ ۱۷۶۹ء مین ایک اڑن گاڑی نکلی جو
چھ بجے صبح کو آکسفرڈ سے چلتی تھی اور سات بجے شام کو لنڈن مین پہنچ
جاتی تھی اوس زمانہ مین یہ تیز روی بہت عجیب اور خطرناک تصوّر
کیجاتی تھی - جاڑے کی فصل مین چسٹر اور یورک اور اگنبرا
سے چھ روز مین آدمی لنڈن پہنچتا تھا - مگر اوس زمانہ سے اب سڑکین
بہت درست ہو گئی ہین اور اسکا سبب خاصّۃً یہ ہے کہ سڑکون
پر محصول کی چوکیان مقرر ہو گئی ہین اور اونکی مرمّت کے واسطے
مسافرون سے محصول لیا جاتا ہے - سرائین اچھی ہوتی تھین اور
اونمین مسافر کو آرام ملتا تھا مگر جبکہ اتنی راتین مسافر کو راہ مین کاٹنی
پڑتی تھین تو سرائین خواہ مخواہ اچھی ہوا چاہین - راہزن خوب مسلّح و مکمّل
عمدہ عمدہ گھوڑون پر سوار مسافر کی تاک مین بڑی بڑی سڑکون پر کھڑے
رہتے تھے اور یہ بھی لکھا ہے کہ راہزن سراوالون کو روپیہ دیتے تھے
کہ جو مسافر لوٹنے کے قابل ہون ہمین بتلا دینا - خط گھوڑون کی ڈاک پر
ایک گھنٹہ مین اڑھائی کوس جاتی تھی مگر بہت سے دیہات تھے کہ وہان ہفتہ مین فقط ایکبار
خطوط پہنچتے تھے -

آج کل کی اخبارون کے سامنے اوس زمانہ کے اخبار کچھہ
حقیقت نرکھتے تھے - جبتک پارلیمنٹ مین اوس قانون پر بحث رہی
جسکے بموجب جیمس دوم اور اوسکی اولاد و احفاد کو سلطنت سے
خارج کر دینا تجویز ہوا تھا جبتک ایک ایک ورق کی اخبار ہفتہ مین دو بار

چھپتے تھے۔ بعد اس مباحثہ کے فقط لنڈن گزٹ کے چھپنے کی اجازت
ملی مگر اوسمین بھی کل دو ورق ہوتے تھے اور ہفتہ مین دو بار چھپتا تھا
اور مضمون بہت کم ہوتا تھا۔ پارلیمنٹ کے مباحثے اور بڑے بڑے
مقدمون کی کیفیت اخبارون مین نہ چھپنے پاتی تھی مگر ایک خاص
قسم کا اخبار جاری تھا جسے مخزن الاخبار کہتے تھے۔ یہ اخبار
ایک خط ہوتا تھا جو ہفتہ مین ایکبار دیہات مین بھیجا جاتا تھا اور جسمین
قہوہ خانون کی گپ شپ اور لنڈن کی خبرین لکھی ہوتی تھین۔
اسکی صورت یہ تھی کہ کئی خاندان آپس مین چندہ کرکے کسی لنڈن کے
رہنے والے کو مخبر مقرر کرتے تھے اور وہ ادھر اودھر پھرا کے
جو کچھ خبرین ملجاتی تھین اونھین لکھ بھیجتا تھا چنانچہ اب جو اخبارون
مین ہمارے کارسپانڈنٹ لکھا جاتا ہے یہ اوس زمانہ کے
مخبر کا نعم البدل ہے۔ اوس زمانہ مین چھاپہ خانے انگلستان مین
بہت کم تھے فقط لنڈن مین اور مدارس عالیہ سے متعلق چھاپے
خانے تھے۔ دریاے ٹرنٹ کے شمال کی جانب فقط شہر یورک
مین ایک مطبع تھا۔ اس سبب سے کتابین نادر الوجود اور گران قیمت
تھین اور دیہات مین بڑے بڑے آدمیون کے یہان بھی بہت کم
کتابین ہوتی تھین۔ لنڈن مین کتاب فروشون کی دوکانون مین
پڑھنے والون کی بھیڑ لگی رہتی تھی۔ عورتون کی تعلیم بہت ناقص
تھی اور جو عورتین بڑی ذی استعداد ہوتی تھین وہ بھی املا غلط

لکھتی تھین مدارس عالیہ مین زبانِ یونانی بہت کم پڑھائی جاتی تھی مگر چونکہ سرکاری کاغذات لاطینی زبان مین تحریر ہوتے تھے لہذا یہ زبان تحریرًا و تقریرًا فصاحت و سلاست کے ساتھہ استعمال کیجاتی تھی مگر معاملاتِ سیاست و مکاتبات ریاست مین فرانسیسی زبان کو آہستہ آہستہ زیادہ دخل ہوتا جاتا تھا۔ ہیلی اور فلیمسٹیڈ نے علم ہیئت کو خوب رونق دے رکھی تھی۔ فلیمسٹیڈ سب سے پیشتر سرکار شاہی مین علم ہیئت کی تحقیق و تنقیح کیواسطے مقرر ہوا تھا۔ علم طبیعیات آیزک نیوٹن کی بدولت علم ہوگیا۔ مگر پادشاہانِ اسٹوارٹ کے آخر زمانہ مین علم کیمیا کا لوگون کو بہت شوق ہوا اور یہ علم خوب شایع ہوا چنانچہ چارلس دوم نے اپنے قصر وہائٹ ہال مین ایک کیمیا خانہ بنوایا تھا۔ مردون کا تو کیا ذکر عورتون کو بھی علوم حکمیہ کا از حد شوق تھا اور حجرِ مقناطیسی کی خواص اور خردبین کے فوائد سے عالمانہ بحث کیا کرتی تھین۔ علم کیمیا ایک عرصہ دراز سے محض بیسود سمجھا جاتا تھا مگر اب تحقیق و تجربہ سے ثابت ہوا کہ یہ علم زراعت کو بہت نافع ہے اور مختلف زمینون کا تجربہ موافقِ اصولِ علم کیمیا کیا گیا اور باغات مین نئے نئے میوے اور ترکاریان بوئی گئین اور اب کسانون کو بھی خیال ہوا کہ تحصیلِ علم فائدہ سے خالی نہو گی۔

مشاہیر اہل تصنیف عہد سلاطین اسٹوارٹ

فرانسس بومونٹ .... ۱۵۸۶ء سے ۱۶۱۵ء تک رہا - اسنے جان فلچر کی شرکت سے نقلین نظم کین

جان فلچر .... ۱۵۷۶ء سے ۱۶۲۵ء تک رہا - اسنے بومونٹ کی نظم کی ہوئی نقلون کو خوب جلا دیکر تماشہ گاہون مین شبیہہ بنانے کے قابل کر دیا -

بن جانسن .... ۱۵۷۴ء سے ۱۶۳۷ء تک رہا - اسنے بھی تماشہ گاہون مین شبیہہ بنانے کے واسطے نقلین نظم کین پہلے یہ شاعر معمار تھا پھر سپاہی بنا - پھر ۱۶۱۹ء مین ملک الشعرا کا خطاب پایا - سب سے بیشتر اسنے ایک نقل نظم کی جسکا نام اوری مین ان ہز ہیومر یعنی ہر کس بخیال خویش خبطی دارد ہے

فلپ مسنجر .... ۱۵۸۴ء سے ۱۶۴۰ء تک رہا - اسنے بھی شبیہہ بنانے کے واسطے نقلین نظم کین یہ اکثر لنڈن مین رہتا تھا اور بہت غریب اور گمنام تھا - اسکی نقلون مین سے ایک نقل جسکا نام قرضا دا کرنیکا نیا طریقہ ہے بہت مشہور ہے

رابرٹ ہرک اور سر جان سکلنگ ... یہ دونون شاعر چارلس دوم کے عہد مین ہوے اور انہون نے گیت بنائو

ولیم ڈرمنڈ .... سنہ ۱۵۸۵ء سے سنہ ۱۶۴۹ء تک رہا - یہ شاعر اسکاٹ لنڈ کا شہیر الاحوال تھا اسنے گیت بنائے اور عاشقانہ غزلین بھی کہین

جرمی ٹیلر .... سنہ ۱۶۱۳ء سے سنہ ۱۶۶۷ء تک رہا - ڈون اور کونر کا اسقف تھا - الٰہیات مین کتابین تصنیف کین جنمین سے ہولی لونگ اور ہولی ڈاینگ مشہور ہین -

جان ملٹن .... سنہ ۱۶۰۸ء سے سنہ ۱۶۷۴ء تک رہا - یہ افضل واکمل شعراے انگلستان تھا اور فردوسی طوسی کا ہمپایہ تھا - یہ کرومول دار المہام سلطنت جمہوری کا وزیر تھا - اسکی تصنیفات مین سے پیرڈ ایز لوسٹ یعنے بہشت گم کردہ بہت عمدہ کتاب ہی - یہ کتاب نظم ہی اور اسکی بارہ جلدین ہین اور اسمین حضرت آدم و حوا کے بہشت سے نکالے جانے کا قصہ بیان

فصاحت و بلاغت و عالی مضمونی و نازک خیالی نظم کیا ہو۔ یہ کتاب اوسنے
عالم فقر و نابینائی مین تصنیف کی تھی اور سنہ ۱۶۵۸ع سے سنہ ۱۶۶۵ع تک اسکی تصنیف
مین مشغول رہا۔ اسکے سوا اس شاعر جلیل کی اور بہت سی تصنیفات
ہین۔ انمین سے پیرڈائز ریگینڈ یعنے بہشت بازستادہ
کتاب مذکور الصدر سے چھوٹی ہے اور اسمین حضرت آدم کی توبہ قبول
ہونیکی کیفیت نہایت لطیف اور عارفانہ طرز سے نظم کی ہے۔ کومس
لسیڈس۔ سیمسن اگونسٹس۔ للیگرو۔ الپنسرونو
یہ پانچ مثنویان بھی اسی شاعر عدیم النظیر کی تصنیف ہین اور علاوہ اسکے
اوسنے بہت سی غزلین کہین۔ اوسنے نثر مین بھی بہت کچھ لکھا اور وہ
چاہتا تھا کہ عبارت انگریزی مین لاطینی زبان کی ترکیب اور محاورات
داخل کرے مگر یہ کوشش اوسکی بیکار ہوئی۔

اڈورڈ ھاید...... سنہ ۱۶۰۸ع سے سنہ ۱۶۷۴ع تک رہا۔ نواب
کلیرنڈن خطاب پایا۔ یہ شخص
چارلس اوّل کا وزیر تھا اور سلطنت
جمہوری کے زمانہ مین ملک بدر کردیا
گیا تھا۔ پھر سنہ ۱۶۶۰ع سے سنہ ۱۶۶۷ع تک صدر الصدور
رہا۔ اسنے تاریخ بغاوت انگلستان
تصنیف کی اور اسمین جنگ خانگی کے
حالات لکھے مگر یہ تاریخ ملکہ این کے زمانہ تک نہین مشتہر ہوئی

سیموئیل بٹلر ...... سنہ ۱۶۱۲ء سی سنہ ۱۶۸۰ء تک رہا- یہ شاعر پیشتر ایک کسان تھا اور ضلع ووسٹر کا رہنے والا تھا- اسکی تصنیفات مین سی ہیوڈیبراس مشہور مثنوی ہے اس مثنوی مین اوسنے فرقہ پیوریٹن کی بڑی ہجو کی ہی اور یہ چارلس دوم کے عہد مین مشتہر ہوئی-

جان بنین ...... سنہ ۱۶۲۸ء سی سنہ ۱۶۸۸ء تک رہا- ضلع بڈفرڈ کا ٹھٹھیرا تھا- پھر فوج مین بھرتی ہوا- پھر وعظ کہنا شروع کیا اور اسی سبب سی قید ہوا- اسکی تصنیفات مین سی پلگرمس پراگرس یعنے منہج السالکین بہت مشہور ہے- اس کتاب مین اوسنے ایک مسافر کا خیالی قصہ لکھا ہے کہ بعد قطع منازل وطی مراحل وتحمل مصائب وصعوبات سفر منزل مقصود تک صحیح وسالم پہنچا اور اس سی کنایۃً وہ مرد عیسائی مراد ہی جو اس امر مین اپنے دین مین ثابت قدم رہے-

سر چارلس ڈبلیو رتھ…………سنہ ۱۵۹۱ء سے سنہ ۱۶۷۵ء تک رہا – یہ ایک قسیس مشہور فرقہ پیورٹن کا تھا – اسنے ۱۲۶ کتابیں تصنیف کیں –

جان ڈرائیڈن…………سنہ ۱۶۳۱ء سے سنہ ۱۷۰۱ء تک رہا – منجملہ اجلاے شعراے انگریزی ہے – اوسنے ہجو اور غزلیں خوب کہیں اور ورجل شاعر رومی کے دیوان کا ترجمہ شعر انگریزی میں کیا –

جان لوک…………سنہ ۱۶۳۲ء سے سنہ ۱۷۰۴ء تک رہا – مدرسہ عالیہ اکسفرڈ میں علم حاصل کیا – اپنے زمانہ میں بڑا فلسفی کامل و حکیم جید تھا – اوسکی تصنیفات میں سے ایک کتاب مبحث عقل میں بہت مشہور ہے – یہ کتاب سنہ ۱۶۹۰ء میں مشتہر ہوئی تھی –

گلبرٹ برنٹ…………سنہ ۱۶۴۳ء سے سنہ ۱۷۱۵ء تک رہا – اسکاٹ لنڈ کا رہنے والا تھا اور ولیم سوم کا ہمدم و ہمراز تھا – آخر سیلسبری کا اسقف مقرر ہوا – اوسنے ایک اپنے زمانہ کی تاریخ لکھی اور ایک تاریخ کلیساے انگلستان کی حال میں تصنیف کی

صنّاعانِ مشہور

- **اِنیگو جونس** .... سنہ ۱۵۷۲ء سے سنہ ۱۶۵۲ء تک رہا - لنڈن کا رہنے والا تھا بڑا نامی معمار تھا لنڈن مین جو بادشاہی مکان قصرِ سفید کے نام سے مشہور ہے اوسکے عشرت خانہ کا نقشہ اسی معمار نے بنایا تھا -
- **رُوبنِس** .... سنہ ۱۵۷۷ء سے سنہ ۱۶۴۰ء تک رہا - ایک مشہور مصوّر بلجیم کا رہنے والا تھا - چارلس دوم اوسکا مُربّی اور قدردان ہوا اور اوسکے حکم سے اوسنے قصرِ سفید کے عشرت خانہ مین نقش و نگار بنائے
- **وینڈ آیک** .... سنہ ۱۵۹۹ء سے سنہ ۱۶۴۱ء تک رہا - بلجیم کا مصوّر تھا اور رُوبنِس مصوّر کا شاگرد تھا - چند مدّت تک وہ چارلس اوّل کی سرکار مین رہا اور اوسکی تصویر کھینچی
- **سر پیٹر للی** .... سنہ ۱۶۱۷ء سے سنہ ۱۶۸۰ء تک رہا - یہ مصوّر ویسٹ فیلیا کا رہنے والا تھا - چارلس دوم نے اوسکی بڑی قدردانی اور عزّت افزائی کی - اوسنے حسینانِ دربارِ شاہی کی تصویرین کھینچین -

سر کرسٹوفر رن ...... سنہ ۱۶۳۲ء سے سنہ ۱۷۲۳ء تک رہا۔ پادشاہان اسٹوارٹ کے آخر زمانہ مین فقط یہی صنّاع مشہور ہوا۔ فنِّ معماری مین دستگاہِ کامل رکھتا تھا۔ اسی نے کلیسائے سینٹ پال کا نقشہ بنایا تھا

سر گوڈفری نلر ...... سنہ ۱۶۴۸ء سے سنہ ۱۷۲۳ء تک رہا۔ جو منہی کا مصوّر تھا۔ ولیم سوم اور جارج اوّل اور ملکہ این کا ملازم رہا۔

سوانحِ عظیمہ زمانہ پادشاہانِ اسٹوارٹ

وقائع عامّہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
پارلیمنٹ کو باروت سے اُڑا دینے کی تدبیر کی گئی	... جیمس اوّل	.... سنہ ۱۶۰۵ء
وزیر رلی کا سر جدا کیا گیا	... ایضاً ..	.... سنہ ۱۶۱۸ء
ہیمپڈن کی روبکاری ہوئی	.. چارلس اوّل	.... سنہ ۱۶۳۷ء
چارلس اوّل قتل کیا گیا	.. ایضاً ...	.... سنہ ۱۶۴۹ء
لنڈن مین بلائے عظیم نازل ہوئی	... چارلس دوم	.... سنہ ۱۶۶۵ء
لنڈن مین قیامت کی آگ لگی	... ایضاً ..	.... سنہ ۱۶۶۶ء
سات اسقفون کی روبکاری ہوئی	.... جیمس دوم	.... سنہ ۱۶۸۸ء

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
ولیم شاہزادہ اورنج انگلستان مین وارد ہوا	جیمس دوم	سنہ ۱۶۸۹ع
پادری سشورال کی روبکاری ہوئی	ملکہ آین	سنہ ۱۷۱۰ع

تغیرات سلطنت

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
اتحاد سلطنت انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ	جیمس اول	سنہ ۱۶۰۳ع
تحریر عرضداشت حقوق	چارلس اول	سنہ ۱۶۲۸ع
آغاز پارلیمنٹ دراز	ایضاً	سنہ ۱۶۴۰ع
کرومول نے پارلیمنٹ دراز کو شکست کیا	سلطنت جمہوری	سنہ ۱۶۵۳ع
سلطنت شخصی بحال ہوئی	چارلس دوم	سنہ ۱۶۶۰ع
ٹسٹ ایکٹ جاری ہوا	ایضاً	سنہ ۱۶۷۳ع
قانون ہبیاس کورپس نافذ ہوا	ایضاً	سنہ ۱۶۷۹ع
آزادی مذہب کا دوسرا اشتہار جاری ہوا	جیمس دوم	سنہ ۱۶۸۸ع
انقلاب سلطنت انگلستان ظہور مین آیا	ایضاً	سنہ ۱۶۸۸ع

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
سندِ اظہار حقوق لکھی گئی	جیمس دوم	سنہ ۱۶۸۹ء
قانون وراثت سلطنت جاری ہوا	ولیم سوم	سنہ ۱۷۰۱ء
اتحادِ ہر دو پارلیمنٹ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ	ملکہ آین	سنہ ۱۷۰۷ء

فتوح

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
جزیرۂ جمیکا پر انگریزون کا تسلط ہوا	سلطنت جمہوری	سنہ ۱۶۵۵ء
جبل الطارق پر انگریزون کا قبضہ ہوگیا	ملکہ آین	سنہ ۱۷۰۴ء

محاربات و مصالحات

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
آغاز جنگ سی سالہ	جیمس اوّل	سنہ ۱۶۱۸ء
جنگ ایجھل	چارلس اوّل	سنہ ۱۶۴۲ء
جنگ اوّل نیوبری	ایضاً	سنہ ۱۶۴۳ء
جنگ مارسٹن مور	ایضاً	سنہ ۱۶۴۴ء
جنگ دوم نیوبری	ایضاً	سنہ ۱۶۴۴ء
جنگ نیزبی	ایضاً	سنہ ۱۶۴۵ء

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
جنگ ڈنبار	سلطنت جمہوری	سنہ ۱۶۵۰ء
جنگ ورسسٹر	ایضاً	سنہ ۱۶۵۱ء
مصالحۂ مخفی بمقام ڈوور	چارلس دوم	سنہ ۱۶۷۰ء
جنگ سجمور	جیمس دوم	سنہ ۱۶۸۵ء
جنگ کلی کرینکی	ولیم سوم	سنہ ۱۶۸۹ء
جنگ بوین	ایضاً	سنہ ۱۶۹۰ء
جنگ لاہوگ	ایضاً	سنہ ۱۶۹۲ء
مصالحۂ رسوک	ایضاً	سنہ ۱۶۹۷ء
جنگ بلنہیم	ملکہ این	سنہ ۱۷۰۴ء
جنگ رامیلیس	ایضاً	سنہ ۱۷۰۶ء
جنگ اوڈنارڈ	ایضاً	سنہ ۱۷۰۹ء
جنگ مالپلاکی	ایضاً	سنہ ۱۷۰۹ء
مصالحۂ یوٹرکٹ	ایضاً	سنہ ۱۷۱۳ء

زمانۂ سلطنت خاندانِ برنزوک

از ۱۷۱۴ء تا آنِ ہذا — ۱۵۸ سال — ۹ پادشاہ		سنہ جلوس
جارج اول	(جیمس اول کا نواسا)	سنہ ۱۷۱۴ء
جارج دوم	(پسر)	سنہ ۱۷۲۷ء
جارج سوم	(نبیرہ)	سنہ ۱۷۶۰ء

سنہ جلوس

تولیت ولیعہد (یعنی جارج چہارم) .... سنہ ۱۸۱۱ع

جارج چہارم .... (پسر) .... سنہ ۱۸۲۰ع

ولیم چہارم .... (برادر) .... سنہ ۱۸۳۰ع

ملکۂ معظمہ وکٹوریا .... (برادرزادی) .... سنہ ۱۸۳۷ع

ان پادشاہون کے زمانہ مین یہ امر عظیم ہوا کہ محکمۂ عوام پارلیمنٹ کا اختیار و اقتدار بہ نسبت زمانۂ پادشاہانِ سابق کے زیادہ ہوگیا

باب اوّل

عہد شاہ جارج اوّل

سنہ ولادت ۱۶۶۰ع سنہ جلوس ۱۷۱۴ع سنہ وفات ۱۷۲۷ع

جارج اوّل ۵۴ برس کے سن مین سریر آرائے سلطنتِ برطانیہ ہوا۔ یہ پادشاہ ھینوور واقع ملکِ جرمنی کا شاہزادہ تھا۔ اسکا باپ ارنسٹ اگسٹس رئیس ھینوور تھا اور مان سوفیا دختر الزبتہ تھی اور الزبتہ ملکِ بھیمیا کی ملکہ اور شاہ جیمس اوّل کی بیٹی تھی لہذا جارج اوّل جیمس اوّل کی بیٹی کا نواسا یعنے اوسکا نواسا ہوا۔ چونکہ یہ پادشاہ از سنِ طفولیت تا جلوس تختِ سلطنت جرمنی مین رہا تھا لہذا انگلستان کے حال سے بہت کم واقف تھا اور تا دمِ مرگ

شجرۂ نسب خاندانِ پادشاہانِ برنزوک

جارج اول

- شاہزادی سوفیا زوجہ بادشاہ پرشیا و مادر شاہ فریڈرک اعظم
- جارج دوم
  - فریڈرک ولیعہد (۱۷۵۱ء) میں مرگیا
  - ولیم نوابِ کمبرلینڈ
  - چھ اور شاہزادے اور شاہزادیاں

فریڈرک ولیعہد:

- جارج سوم
- سات اور شاہزادے اور شاہزادیاں

جارج سوم:

- جارج چہارم
  - شاہزادی شارلٹ ولیعہد (۱۸۱۷ء میں مرگئی)
- فریڈرک نواب یورک (۱۸۲۷ء میں مرگیا)
- شارلٹ شاہزادی ورٹمبرگ (۱۸۲۸ء میں مرگئی)
- ولیم چہارم
  - شاہزادی شارلٹ و الزبتھ دونوں باپ کی زندگی میں مرگئیں
- اڈورڈ نواب کینٹ
  - ملکۂ معظمہ وکٹوریا
- ارنسٹ بادشاہ ہینوور
- اڈولفس نواب کیمبرج

ملکۂ معظمہ وکٹوریا:

- شاہزادی وکٹوریا بادشاہ بیگم [illegible]
- شاہزادہ [illegible]
- شاہزادی [illegible]
- شاہزادہ [illegible]
- شاہزادی [illegible]
- شاہزادی [illegible]
- شاہزادہ [illegible]
- شاہزادہ لیوپولڈ
- شاہزادی بیٹرس

انگریزی زبان مین تقریر و تحریر سے عاجز رہا۔ اوسکی بی بی سُوفیا خاندانِ بِرَنزوِک کی شاہزادی تھی اور اوسکی رشتہ کی بہن بھی تھی۔ اوسنے بی بی پر بڑا ظلم کیا کہ چالیس برس تک اوسی هینُووَر کے قلعہ مین قید رکھا اور اوسکے بچّون کو بھی اوسکے پاس نہ جانے دیتا تھا۔ اس پادشاہ کی تخت نشینی سے سلطنتِ برطانیہ اور ریاست هینُووَر متّحد ہوگئی۔

امورِ سیاست مین جارج فرقہ وِهگ کا طرفدار تھا کہ اسی فرقہ نے اوسے تخت پر بٹھایا تھا اور فرقہ ٹُوری سے کارہ و متنفّر اور خائف و ترسان رہتا تھا اور اس کراہت و تنفّر کو چھپاتا نہ تھا۔ جس عنوان سے اوسنے سلطنت کی وہ دو باتون پر مبنی تھا اوّل یہ کہ وہ اپنی ریاست هینُووَر سے کمال محبّت رکھتا تھا۔ دوم یہ کہ وہ جیمس کذّاب مدّعی سلطنت اور اوسکے ہوا خواہون سے ہمیشہ خائف و ترسان رہتا تھا۔ چونکہ اس شاہزادہ کا نام جیمس یعنے یعقوب تھا لہٰذا اسکے اتباع و موالی کا لقب جیکوبائٹس یعنے یعقوبیّین ہوگیا۔

پادشاہ کی مخالفت سے وزرائے ٹُوری پر جلد زوال آگیا۔ معاہدۂ یُوٹرکِٹ مین جو کارروائی اونہون نے

کی تھی اوسکی تحقیقات کیواسطے ارباب محکمہ عوام نے ایک کمیٹی
مخفی مقرر کی اور اس کمیٹی کا صدر سر ابرٹ والپول کو مقرر کیا۔
یہ شخص ۱۶۷۶ء مین پیدا ہوا تھا اور مدرسہ عالیہ کیمبرج مین تعلیم پائی
تھی اور ۱۷۰۸ء مین اوس قسم کا وزیر مقرر ہوا جس سے انتظام امور
جنگ متعلق ہوتا ہے اور اب وہ افواج انگریزی کا بخشی تھا۔
الغرض پیشوایان فرقہ ٹوری یعنے نواب اکسفرڈ و بولنگبروک
و اورمنڈ جنپر اس امر کا شبہ قوی ہوا تھا کہ یہ جیمس کذاب سے
خفیہ خط و کتابت رکھتے ہین بجرم بدخواہی پادشاہ ملزم و ماخوذ ہوے
نواب اکسفرڈ کو محبس ٹاور مین قید کیا مگر اوسکے جرم کی نسبت
محکمہ امرا اور محکمہ عوام کی راے مین اختلاف ہوا اس سبب سے
اوس بیچارے کی جان بچگئی۔ نواب بولنگبروک اور اورمنڈ
بحر اعظم یورپ مین بھاگ گئے اور جیمس کذاب کو مشیر ہوے

اب انگلستان مین بڑے ہنگامے برپا ہوے اسواسطے کہ
تمام قوم انگریز فرقہ ٹوری سے موافق تھی اور جب نواب اکسفرڈ
کو قید کرکے محبس ٹاور کی طرف لیچلے تو ایک انبوہ کثیر اوسکی گاڑی
کے اردگرد غل مچاتا ہوا گیا بعد اوسکے انھین لوگون نے ضد کے
مارے اسمتھ فیلڈ مین ولیم سوم کی تصویر جلادی۔ اٹربری
اسقف نے علی رؤس الاشہاد شاہ جارج کو غاصب سلطنت کہا۔

اور پادشاہ کو جلانے کے واسطے مدرسۂ اگسفرڈ کے طالب العلمون نے ۲۹ مئی کو عید کی کہ اسی تاریخ پادشاہان استوارٹ کو دوبارہ سلطنت ملی تھی — ضلع استیفرڈ مین مفسدون کے مجمعے رہتے تھے اور جب یعقوبیین یعنے ہوا خواہان جیمس کذاب اس شاہزادہ کی حقیّت اور بہبودی بیان کرتے تھے تو وہ سب خوش ہوتے تھے اور واہ واہ سبحان اللہ کہتے تھے — آخرکار سرکار نے تاخیر مناسب نجانی اور ان مفسدون کا تدارک قرار واقعی کیا اور قانون انسداد ہنگامہ پر قرار جاری کیا — اس قانون مین یہ حکم لکھا تھا کہ جب بارہ آدمیون سے زیادہ کسی مقام پر جمع ہون اور ایک وقت معیّن مین متفرق نہو جائین تو سرکاری سپاہی اونکی جمعیت کو پراگندہ و منتشر کردین — علاوہ برین یہ اشتہار جاری کیا کہ جو شخص جیمس کذاب کا سر کاٹ لائے اوسے دس لاکھ روپیہ انعام ملے گا اور افواج برّی و بحری لڑائی کیواسطے تیار ہونے لگین —

۱۷۱۵ع قانون انسداد ہنگامہ جاری ہوا

آخرکو معلوم ہوا کہ پادشاہ اور اوسکے وزیرون کا خوف بیجا نہ تھا اور فی الحقیقت جیمس کذاب فرانسیس مین موجود تھا اور فتح کی امید سے پھولا ہوا تھا اور شاہ فرانس کے وعدۂ نصرت سے اوسکا دل اور بڑھ گیا تھا مگر پادشاہ فرانس کے مرنے سے مدّعی سلطنت انگلستان کے عضو شکست ہوگئے اور امید فتح بالکل منقطع ہوگئی

اسواسطے کہ نواب اورلینس جواب متولیِ سلطنتِ فرانس مقرر ہوا تھا اپنے ملک کے محاصل کے انتظام مین مصروف تھا اوسے کیا غرض پڑی تھی کہ ناحق انگلستان پر فوج کشی کرکے اپنا روپیہ غارت کرتا۔

بغاوت اسکاٹ لنڈ ۱۷۱۵ء

اسی اثنا مین نائرہِ فساد اسکاٹ لنڈ اور انگلنڈ مین افروختہ ہوا۔ پہلے اسکاٹ لنڈ کا حال سُنئے کہ نواب مار نے دس ہزار آدمی قبائل کوہی سے مقام بریمار پر جمع کئے اور تمام بلاد کوہی پر قبضہ کر لیا۔ ادھر نواب ارگایل نے فوجِ پادشاہی کو ہمراہ لیکر شہرِ اسٹرلنگ مین خوب مضبوط مورچہ باندھا اور نواب مار کی حرکات وسکنات کو دیکھتا رہا۔ انگلنڈ مین نواب ڈرونٹ واٹر اور فورسٹر نے جو ضلع نورتھمبرلنڈ کی طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر تھا اوس ضلع کے لوگون کو فوج شاہی کے مقابلہ کے واسطے طلب کیا مگر بہت کم لوگون نے اونکا حکم مانا۔ لکن نواب ڈرونٹ واٹر اور فورسٹر کی مدد کو نواب مار نے اسکاٹ لنڈ سے ۱۸۰۰ کوہی بھیجے اور بعض امرائے سرحدِ جنوبی بھی اونکے شریک ہوئے۔ مگر فوج شاہی نے فورسٹر کو ایسا دبایا کہ وہ قصبہ پرسٹن واقع ضلع لنکشایر مین گھس گیا اور مایوس ہو کر ہتھیار ڈالدئے۔ اوسی روز شرف میور واقع ضلعِ پرتھ مین نواب ارگایل سپہ سالارِ فوجِ شاہی نے نواب مار کو شکست فاش تو نہین دی

مگر ایسا شدید مقابلہ کیا کہ تھوڑی دیر لڑکے نوّاب مار کیا بعجلت تمام شہر پرتھ کو پھر گیا۔

جیمس کذّاب کو اہل فرانس جیمس غازی کہتے تھے اور انگلنڈ مین جو اوسکے ہواخواہ تھے وہ اوسے جیمس سوم کہتے تھے۔ اور اسکاٹلنڈ مین جو اوسکے خیر خواہ تھے وہ اوسی جیمس ہشتم کہتے تھے۔ اب کذّاب موصوف یہ سونچا کہ دیکھون اپنے وطن یعنے اسکاٹلنڈ مین جانا میرے حق مین مفید ہوتا ہے یا نہین اِس خیال سے وہ پیٹرھڈ مین پہنچا مگر بالکل بے سروسامان تھا نہ اوسکے پاس فوج تھی نہ روپیہ تھا نہ ہتھیار تھا۔ جب اوسکے ہواخواہون نے اوسے بالکل تہیدست دیکھا تو وہ بھی مایوس ہو کر کھسک گئی کیونکہ اونھین اسکی امید قوی تھی کہ ہمارا سردار فرانسیس سے مدد لیکر آئے گا اور خاندان اسٹوارٹ کا پھر رنگ جمائے گا۔ مگر اس شاہزادہ کی بیوقوفی دیکھیو کہ ابھی سلطنت کے نام خاک نہ ملا تھا لکن وہ اپنی تاجداری کی تیاریان کر رہا تھا اور کئی دن اوسنے اسی سامان مین اپنی اوقات شہر پرتھ مین ضائع کی اور وہان بیٹھا ہوا خیالی پلاؤ پکا رہا تھا کہ اب تو سلطنت اپنا مال ہے حالانکہ کچھہ ہونا ہوانا خاک نہ تھا کہ اتنے مین ہرکارسے نے آکر خبر دی کہ پیرو مرشد آپ کا دشمن نوّاب ارگایل مع فوج آگے بڑھتا چلا آتا ہے۔ بس یہ خبر سُنکر جیمس کے سارے نشے ہرن ہو گئے اور شمال کی سمت مونٹ روز کو روانہ ہوا اور وہان پہنچکر وہ خود

اور نواب مار جہاز پر سوار ہو کر فرانسیس چلدئے اور فوج کو اوسکی تقدیر پر چھوڑ گئے۔ کذاب موصوف کی شرکت کے جرم مین نواب ڈر ونٹ واٹر اور لارڈ کینمیور اور اور بیس شخصون نے پھانسی پائی اور بہتون کی جاگیرین ضبط ہو گئین۔ اور ہزار آدمی سے زیادہ امریکائے شمالی مین نکالدئے گئے۔ غرض ۱۷۱۵ع کی بغاوت کا انجام یہ ہوا۔

جارج اول کے عہد مین ایک تغیر عظیم آئین سلطنت مین واقع ہوا۔ وہ یہ ہے کہ قانون ہفت سالہ جاری ہوا جسکا مفاد یہ تھا کہ پارلیمنٹ سات برس سے زیادہ نہین اجلاس کرسکتی یہ تدبیر صائب فرقہ وھگ کی سعی سے عمل مین آئی تھی اور اس سے بہت سے فساد مٹ گئے اسواسطے کہ اسکے پیشتر بموجب قانون سہ سالہ کے کوئی پارلیمنٹ تین سال سے زیادہ نرہ سکتی تھی اور اسمین یہ بڑی قباحت تھی کہ ایک پارلیمنٹ کے تقرر کے وقت جو لوگون کو اوسمین شریک ہونے کا جوش و خروش پیدا ہوتا تھا ہنوز وہ کم نہونے پاتا تھا کہ دوسری پارلیمنٹ کی دھوم پڑجاتی تھی اور اور زیادہ ہُلّڑ مچ جاتا تھا۔ فرقہ وھگ اور فرقہ ٹوری مین خصومت حد سے سے زیادہ بڑھ گئی تھی۔ یہ سچ ہے کہ ارباب سیاست کا تشاجر و تخالف مثل مد و جزر دریا کے ملک کو نہت نافع ہوتا ہے اور اوسکے سبب سے لوگون کی طبیعت مین ہیجان و سوران رہتا ہے اور غفلت و کاہلی نہین

آنے پاتی اور انتظام ملک مین خطا اور ظلم نہین ہونے پاتا مگر جب اونکی مخالفت باہمی حدِّ اعتدال سے تجاوز کر جاتی ہے تو اوسّے زیادہ کوئی چیز ملک کو مُضر نہین ہوتی۔ اِس سبب سے ایسے ایسے قوانین کا جاری ہونا جیسے قانونِ ہفت سالہ ہے نہایت ضروری اور مفید تھا

اپنے وطن ہینووَر کی خاطر سے جارج پادشاہانِ سُویڈن و اِسپانیہ سے لڑا۔ اِس نزاع کا منشا یہ ہوا کہ جارج نے بریمن اور وَرڈن کی ریاستین پادشاہِ ڈینمارک سے مول لی تھین اب چارلس شاہِ سُویڈن نے اون ریاستون پر اپنی ملکیت کا دعوے کیا۔ غرض لڑائی ہونے کو تھی کہ پادشاہِ سویڈن ہنگامِ محاصرۂ فرڈرکِ شالٹ مارا گیا اور انگلستان اوسکے حملہ سے مامون و مصئون رہا۔ بعد ازان مُلوکِ اربعہ یعنے پادشاہانِ جرمنی و انگلنڈ و فرانس و ہالنڈ نے اسپانیہ کے پادشاہ سے لڑنیکو باہم سازش کی اسکا منشا یہ ہوا کہ فلپ شاہِ اسپانیہ نے بعض بلادِ اطالیہ مین جو شہنشاہِ جرمنی کے زیر حکومت تھے مداخلت بیجا کی — عساکرِ اربعہ مین سے فوج انگریزی نے بسرداریِ باینگ امیر البحر اسپانیہ کی فوج بحری کو جزیرۂ صقلیہ مین قریب راس پِسارو کے شکست دی۔ اِس شکست کا انتقام البرونی وزیرِ اسپانیہ

نے یہ لیا کہ جیمس کذّاب کیطرف سے اسکاٹ لنڈ پر فوج کشی کی مگر اس شدت سے طوفان آیا کہ اسپانیہ کے جہازون کے پرخچے اڑگئے اور وہ بے نیلِ مقصود پھر گئے — جب شاہ اسپانیہ نے جنگ بحری و برّی دونون مین شکست کھائی تو ملوکِ اربعہ سے سائلِ صلح ہوا —

شکست بادشاہ اسپانیہ و سوال صلح از ملوک اربعہ سنہ ۱۷۱۹ع

جس سال یہ معرکہ ہوا اوسی سال مجلسِ اساقفہ و قسیسین جو انتظام امورِ کلیسائی کے واسطے قانون بناتی تھی اور مثلِ پارلیمنٹ کے پادشاہ کو روپیہ بھی دیتی تھی موقوف ہوگئی اور پھر کبھی نہ مقرر ہوئی — جبسے سیاستِ ملک مین فقط اساقفۂ کبار اور اساقفۂ صغار کو مداخلت رہگئی ہے اور محکمۂ امرا مین شریک شورلے ہوتے ہین —

سنہ ۱۷۱۹ع مین سوداگرون پر عجب بلا نازل ہوئی —

پیرس پایۂ تختِ فرانس مین ایک مہاجن لا نامی نے کہ اسکاٹ لنڈ کا باشندہ تھا ایک جماعت سوداگرون کی اس غرض سے مقرر کی کہ روپیہ اور اشرفی کے بدلے نوٹ کے کاغذ چلائین — ابان سوداگرون کا دوالا نکل گیا اور ہزارون آدمی جو انکے شریک ہوے تھے تباہ ہوگئے — دوسرے سال ایک جماعت سوداگرون کی انگلستان مین قائم ہوئی — اس جماعت کا نام تجّارِ بحرِ جنوبی تھا اور

اِسکی بھی بدولی کا یہ باعث ہوا کہ قرضۂ قومی بڑھتے بڑھتے ۵۳
کرور روپیہ ہوگیا تھا اور جن لوگون نے روپیہ قرض دیا تھا سرکار
کو چھ روپیہ سیکڑا کے حساب سے اونھین سود دینا پڑتا تھا اور سود کی
تعداد ۳ کرور ۱۸ لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچ گئی تھی۔ یہان کل آمدنی
ملک ۸ کرور روپیہ سالانہ تھی لہٰذا اسقدر سود دینا
سرکار کو بہت کھلا اور اب بڑے بڑے سیاق دان اِس امر
عظیم مین غور و خوض کرنے لگے کہ کوئی تدبیر ایسی بھی نکل سکتی ہے
کہ اِس بارِ قرض سے سرکار سُبکدوش ہوجائے نہین تو خیر کچھ تو
یہ بارِ گران کم ہوجائے۔ بنک انگلستان اور تجّارِ بحر جنوبی
نے اِس مقصدِ عظیم کی انجاح کی گئی تدبیرین سرکار سے عرض کین
اور تجّارِ بحر جنوبی کی عرض سرکار نے قبول کی۔ اِس جماعت کا
منتظم اور سربراہ کار بلنٹ تھا اسنے سرکار سے عرض کی کہ تمام
قرضۂ قومی ہمارے ہاتھ بیچڈالیئے اور جسقدر روپیہ آپ کو درکار
ہو سہ روپیہ سیکڑا پر ہم سے لیجیے بلکہ سات کرور روپیہ اور
ہم سرکار کو نذرانہ کے طور پر دیتے ہین۔ اِس تدبیر سے سرکار
کو یہ فائدہ ہوا کہ قرضۂ قومی کا سود ہر سال ایک ثلث گھٹتا جاتا تھا
اور پھر بہت سا نقد روپیہ بھی سرکار کے ہاتھ آتا تھا۔ اس حسن سلوک
کی مکافات مین سرکار نے تجّارِ بحر جنوبی کو یہ حق عطا کیا کہ اونکے
سوا کوئی جنوبی دریاؤن مین تجارت نکرے۔ اب انگلستان مین

جابجا یہ تذکرہ ہونے لگا کہ جزائرِ بحر الکاہل مین اسقدر روپیہ ہے
جسکی حد و پایان نہین اور اِس ذکر کو لوگ کس اشتیاق سے سنتے
تھے کہ اللہ اکبر۔ یہ خبر سنکر سیکڑون آدمی سراسیمہ
تجارِ بحرِ جنوبی کے کارخانون مین دوڑے اور انسے
کہا کہ جسقدر روپیہ ہمارا قرضۂ قومی مین شریک ہے وہ آپ لی لین
اور اوسکے عوض مین ہمین اپنی تجارت مین شریک فرمائین —
اللہ اکبر حرصِ مال کیسی عالمگیر تھی کہ اہلِ دول اور زنانِ بیوہ اور اربابِ
سیاست یہانتک کہ ہرکارے ایک دوسرے کو دھکیاتے ہوئے
سراسیمہ دوڑے اور اون سوداگرون کی میز پر روپیہ پھینکدیا اور اونکے
متصدیون نے اونھین کچھ کاغذ کے پرزے دیدئے ان پرزون
کو وہ سادہ لوح یہ سمجھے کہ اِن سے بیگنتی دولت ملے گی۔ جب اون
سوداگرون نے یہ اقرار کیا کہ جو ہمارے ساتھ روپیہ شریک کرے اوسے
کم سے کم پچاس روپیہ سیکڑا دین گے تو اور بہت سے لوگ شریک
ہوئے۔ غرض حریصون کو روپیہ کے عشق مین مالیخولیا ہوگیا اور
مالیخولیا جو بڑھا تو خاصا جنون ہوگیا۔ فقط اس امیدِ موہوم پر کہ بحرِ
جنوبی کی تجارت سے ساری دنیا کی دولت ہمارے ہی گھر مین چلی
آئی گی لوگون نے ہزار کی جگہہ دس ہزار دئے اور اس بڑی کارخانہ
کی دیکھا دیکھی بہت سے چھوٹے چھوٹے کارخانے تجارت کے
قائم ہوئے اور کسی نے یہ اشتہار دیا کہ ہم سیسہ سے چاندی نکالتے ہیں

کسینے یہ مشہور کیا کہ ہم آب شور کو شیرین کر دیتے ہین کسینے یہ خبر اُڑا دی
کہ ہم اسپانیہ سے گھوڑے لا کر بیچین گے جسکا جی چاہے ہمارا شریک
ہو ۔ منتظمین کارخانۂ تجّار بحر جنوبی نے پارلیمنٹ کی حمایت سے ان چھوٹے
چھوٹے کارخانون کو دبا لیا مگر جب یہ کارخانے ٹوٹ گئے تو اونکا
کارخانہ بھی کہ ان سب کی ناک تھی برباد ہو گیا اور اب اونکے شرکا بھی
خواب غفلت سے بیدار ہوتے اور سب اپنے اپنے حصّے بیچنے کو
دوڑے لکن اب کون لیتا تھا ۔ خلاصۂ کلام یہ کہ تجّار بحر جنوبی کے
دفتر بند ہو گئے اور ہزارون کے دوالے نکل گئے اور جھاڑی زمین
پر بیٹھ گئے ۔

نوّاب والپول ابتدا سے کہتا تھا کہ ارے یہ بڑا جوا ہے
اسمین نہ پھنسو مگر اوس بیچارے کی کون سُنتا تھا آخر اب اوسی نے اپنی
قوم کی عزّت رکھلی اور یہ تجویز کی کہ جن جن کا روپیہ ڈوب گیا ہی اونکا
نقصان لوگ آپس مین بانٹ لین تا کہ کُل قوم پر بار نقصان کم ہو جائے
چنانچہ تجّار بحر جنوبی کے سرمایہ مین سے نو کرور کے حصّے بنک انگلستان
کو دئے گئے اور نوہی کرور ایسٹ انڈیا کمپنی کے سر تھپے اور سرکار
نے سات کرور روپیہ نذرانہ کے معاف کر دئے ۔ اگرچہ اس انتظام
سے لوگون کا خوف و اضطرار کم ہو گیا اور کسیقدر اونکا نقصان بٹ
گیا مگر اسپر بھی صدہا آدمی نان شبینہ کو محتاج ہو گئے اور سب نے

دوھائی دی کہ ہائے ہمین پادشاہ کے وزیرون نے اس جال مین پھنسایا
اب ہم اونسے طالب انتقام ہین - انھین کے خوف سے نواب سنڈرلنڈ وزیر اعظم اور ایل بی مہتمم خزانۂ عامرہ نے استعفا دیا -
غرض تجار بحر جنوبی کا دوالا نکلنے سے سیکڑون گھر ویران ہوگئے
اور صدہا نے شکستہ دل ہوکر اپنے ہاتھہ سے اپنے تئین ہلاک کرڈالا
اور یہ عظیم الشان کارخانہ مثل حباب بر سر آب ایکدم مین فنا ہوگیا -

بعد اسکے رابرٹ والپول مہتمم خزانۂ عامرہ
مقرر ہوا اور بیس برس تک اس عہدۂ جلیلہ پر مامور رہا - وہ انتظام محاصل ملکی مین مداخلت تامہ اور دستگاہ کامل رکھتا تھا اور انگلستان اوسکا بندۂ احسان ہے کہ اوسکی تدبیرات صائب سے تجارت اور دستکاری کو بڑی رونق اور ترقی ہوئی -

جارج اول کے آخر عہد مین یہ سانحۂ عظیم ہوا کہ الیعقوبیین یعنے ہواخواہان جیمس کذاب نے بہ نیت فساد سازش کی اور وہ ظاہر ہوگئی اور اوسکی مشارکت کے جرم مین اٹربری اسقف راوچسٹر تمام عمر کو انگلستان سے نکالدیا گیا دوسرا واقعہ یہ ہوا کہ پادشاہ انگلستان اور پادشاہان اسپانیہ و جرمنی سے خفیف سی لڑائی ہوئی - اس کا منشا یہ ہوا کہ ایسٹ انڈیا

کمپنی یعنی جماعت تاجرانِ ہند کے مقابلہ پر شہنشاہِ جرامنی نے
ایک جماعت تجار شہر اوسٹنڈ مین مقرر کی تھی —

جارج اوّل صوبہ ہینوور مین گشت کر رہا تھا
کہ اثنائے سفر مین قریب قصبہ اوسنابرگ کے مرض سکتہ مین
مبتلا ہوا اور دوسرے دن مرگیا — اوسے ایک بیٹا تھا یعنے
جارج دوم جو اوسکا جانشین ہوا اور ایک بیٹی تھی جسکا نام سوفیا
تھا اور جو بادشاہِ پرشیا سے منسوب تھی —

اِس بادشاہ کے خصائل و عادات بالکل اہل جرمنی
کے سے تھے یعنے یہ اکثر افسردہ و منقبض رہتا تھا اور انجام مین
اور کم گو تھا اور جو اوصاف کاروبار دنیا کے انصرام کے واسطے
ضرور ہین یعنے جفاکشی اور ضبطِ اوقات وہ اوس مین جمع تھے
مگر اوسنے اپنی بی بی سے ایسی بدسلوکی کی کہ اسکا جواب ہمسے کچھ
نہین ہو سکتا علاوہ برین انگلستان کی حکومت مین اوسنے فرقہ
وہگ کی ازحد جنبہ داری کی اور ہر امر مین ہینوور کے نفع کو
انگلستان کے فائدہ پر مقدم سمجھا — اوسکی صورت سے سادگی
اور مضبوطی ظاہر تھی —
جو ترقی و توسیع علوم و فنون کو اس بادشاہ کے عہد مین

هوئی اوسمین تین باتون کا ذکر کرنا ضرور ہے - ایک بات تو یہ ہے
کہ فیرن ہیٹ نے مقیاس الحرارۃ اختراع کیا - دوسری یہ
کہ ریشم بافی کی کل نے رواج پایا - یہ کل لومب اطالیہ سے
انگلستان مین لایا تھا - تیسرے یہ کہ چیچک کے ٹیکہ کا تجربہ کیا گیا
اور پہلے اس علاج کا امتحان مجرمون پر کیا گیا - چوتھے یہ کہ انگلستان
مین اول مرتبہ سیسے کے حروف ڈھالے گئے -

سلاطین معاصرین

فرانس	سنہ وفات
لوئی چہارم	بسنہ ۱۷۱۵ء
لوئی پانزدہم	....

اسپانیہ	
فلپ پنجم	بسنہ ۱۷۲۴ء
لوئی	بسنہ ۱۷۲۵ء
فلپ ششم	....

سویڈن	
چارلس دوازدہم	بسنہ ۱۷۱۸ء
ملکۂ الرکالیونورا	....

روس	
پیٹر اعظم	بسنہ ۱۷۲۵ء

پروشیا	سنہ وفات
فردرک	بسنہ ۱۷[illegible]ء
فردرک ولیم	....

ترکستان روم	
احمد سوم	....

شہنشاہ جرمنی	
چارلس ششم	....

پوپ	
کلمنٹ یازدہم	بسنہ ۱۷۱۲ء
انوسینٹ	بسنہ ۱۷۲۴ء
بنیڈکٹ سیزدہم	....

مشاہیر اہل تصنیف زمانۂ جارج اوّل

جوزف ایڈیسن..... ۱۶۷۲ء سے ۱۷۱۹ء تک رہا۔ بڑا انشا پرداز اور شاعر تھا۔ اوسکی طبع زاد مضامین کتاب اسپکٹیٹر یعنی نزہۃ الناظرین مین مشہور و معروف ہین۔ اوسکی نظمون مین سے ایک قسم کا مرثیہ اور ایک خطِ منظوم مشہور ہے۔ یہ شخص ملکہ آین کے عہد مین وزیرِ ممالکِ غیر مقرر ہوا۔

سر ایزک نیوٹن..... ۱۶۴۲ء سے ۱۷۲۷ء تک رہا۔ ضلع لنکن کا باشندہ تھا۔ مدرسۂ عالیہ کیمبرج مین مدرسِ اعلیٰ تھا۔ اس شخص کو ابو الحکماء انگریزی کہسکتے ہین۔ جبر و مقابلہ مین اسنے مسئلۂ مثلثات بالتکریر ثابت کیا اور فلسفۂ طبیعیہ مین مسئلۂ جذبِ اجسام مستنبط کیا۔ اوسکی تصنیفات مین سے ایک رسالہ علم طبیعیات مین مشہور ہے اور زبان لاطینی مین لکھا ہے۔ اوسنے حضرت دانیال اور اثباتِ وحی کے باب مین بھی کچھہ لکھا ہے

سر رچارڈ اِسٹیل ... سنہ ۱۶۷۱ء سی سنہ ۱۷۲۹ء تک رہا - ایرلنڈ کا رہنی والا تھا - اسنی سنہ ۱۷۰۹ء مین ایک رسالہ جاری کیا جسکا نام ٹیٹلر یعنی ہزل گو ہے - بعد اوسکی سنہ ۱۷۱۱ء مین کتاب مشہور بہ نزھۃ النّاظرین مین مختلف مضامین لکھنی شروع کئے اور بہت سی نقول و حکایات تماشہ گاہون مین شبیہ بنانے کے واسطے نظم کئے

باب ۲ دوم

عہدِ شاہ جارج دوم

سنہ ولادت سنہ ۱۶۸۳ء سنہ جلوس سنہ ۱۷۲۷ء سنہ وفات سنہ ۱۷۶۰ء

جارج اوّل کے بعد اوسکا بیٹا جارج دوم پادشاہ ہوا - اوسکی ولیعہدی کے زمانہ مین اوسکے باپ نے اوسے اور اوسکی مان کو حسد کے مارے انگلستان مین نہ آنے دیا تھا - اب یہ پادشاہ سنّ کہولت کو پہنچ چکا تھا یعنے ۴۴ برس کا تھا اور اسکی شادی آنسپاک کی شاہزادی کیرولاین ... سے ہو چکی تھی - یہ شاہزادی عقلمند اور خجستہ اطوار تھی اس

بادشاہ کے عہد مین بھی ہردو فرقۂ متضادۂ ارباب سیاست مین سے فرقۂ وِھگ کو غلبہ رہا اور فرقۂ ٹوری معرض خمول و ذہول مین پڑا-

جارج دوم کے عہد مین مسٹر رابرٹ والپول پندرہ برس تک وزیر اعظم رہا- باوجودیکہ یہ شخص بہت کم علم اور بڑا اکھڑ اور درشت مزاج تھا مگر منصب جلیل وزارت کو بڑے استحکام اور دانائی سے سنبھالے رہا لیکن بد دیانتی بھی کی اور پندرہ برس جو وہ وزیر اعظم رہا تو رشوت کی بدولت- اوسکی دنیا داری اور مردم سازی کا یہ حال تھا کہ بعضون کو اوسنے خطابہاے عزت عنایت کئے بعضون کو تاجہاے کرامت سے سرفراز کیا بعضون کو تمغہاے دلاوری سے ممتاز کیا بعضون کو خدمات جلیلہ و کثیر المنفعۃ عطا کین اور ممبران محکمۂ عوام پر روپیہ کا مینہ برسا دیا- غرض روپیہ کے زور سے اکثر ممبران محکمۂ امرا و محکمۂ عوام ہمیشہ اوسکے کلمہ گو رہے-

۱۷۳۳ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی یعنی جماعت تاجران ہند کو ایک نیا فرمان سرکار شاہی سے عنایت ہوا اور اسکے شکریہ مین اوسنے ۲ لاکھ روپیہ خزانۂ عامرہ مین داخل کیا- مگر والپول کے عہد وزارت مین ایک واقعہ اعظم وقایع ہوا- وہ یہ ہے کہ محصول کے باب مین ایک قانون جاری ہوا- واضح ہو کہ انگلستان مین مال

تجارت پر دو قسم کا محصول لگایا جاتا ہے - ایک یہ کہ بعض اشیائے
تجارت اور ملکون سے انگلستان مین آتے ہین اونپر جو محصول لگایا
جاتا ہے اوسے کسٹم کہتے ہین - دوسرے یہ کہ بعض اشیاء تجارت
خود انگلستان مین بنتی ہین اونپر جو محصول لگایا جاتا ہے اوسے
اکسائیس کہتے ہین - اب بعض بے ایمان سوداگرون نے یہ وتیرہ
اختیار کیا تھا کہ شراب اور تمباکو کا محصول صاف اڑا جاتے تھے - اسکے انسداد
کے واسطے والپول وزیر اعظم نے ایک قانون دوسرے قسم کے محصول
یعنے اکسائیس کے باب مین تجویز کیا اور چاہا کہ یہی قانون شراب
اور تمباکو مین بھی جاری ہو - جب سوداگرون نے یہ رنگ دیکھا تو ہای
واویلا مچائی کہ اس قانون سے ہم برباد ہو جائینگے اور جو فریق اہل پارلیمنٹ
کا وزیر اعظم موصوف سے مخالف تھا اوسنے بھی ان سوداگرون کی تائید
کی اور کہا کہ اس قانون سے اوس کا صاف یہ منشا معلوم
ہوتا ہے کہ اس محصول کی تحصیل اور انتظام کے واسطے بہت سے ایسے
لوگ نوکر رکھے کہ جب پارلیمنٹ کے واسطے ممبر منتخب کیے جائین اور
وہ ان متوسلین خاص کو اشارہ کرے تو یہ اوسکے موافق رائے دین
جب وزیر اعظم نے کہ بڑا دور اندیش تھا یہ زور و شور مخالفین کا دیکھا
تو اپنے دل مین کہا کہ بلا سے بات جائے مگر وزارت تو بچے اور یہ سوچکر
اوس قانون ہی بالکل دستبردار ہو گیا جب فریق مخالف نے دیکھا کہ وزیر
اعظم دب گیا تو خوب بغلین بجائین اور پارلیمنٹ کے دوسرے اجلاس مین

نفاذ قانون در باب محصول سنہ ۱۷۳۳ع

چاہاکہ قانونِ ہفت سالہ کو بھی منسوخ کروالیں مگر کچھ ہوا ہوایا نہیں

سنہ ۱۷۳۶ء مین اسکاٹ لنڈ مین ایک ہنگامۂ شدید

برپا ہوا اور تمام ملک مین تلاطم پڑ گیا۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ شہر اڈنبرا

مین ایک سوداگر ولسن نامے سرکاری محصول اُڑا جاتا تھا اس جرم

مین وہ گرفتار ہو کر جیلخانہ بھیجا گیا وہان سے اوسنے ایک اور

قیدی رابرٹ سنج نامے کو نکالدیا اسلئے لوگون نے

ولسن کی مروت و ہمت پر بڑی تحسین و آفرین کی اور جب اوسے

پھانسی دینے لے گئے تو اونھون نے جلاد اور سپاہیون کو مارکے

ڈھیلون سے بھولا دیا۔ جب پورٹیس فر کہ محافظین شہر مذکور کا افسر تھا

یہ ہنگامہ دیکھا تو مفسدون پر بندوقین مارین اور اونمین سے کئی

شخص مارے گئے۔ اس جرم کی پاداش مین افسر مذکور کو پھانسی کا

حکم صادر ہوا مگر لنڈن سے حکم آیا کہ ابھی اسے پھانسی نہ دو اور یہ افواہ

اُڑا کہ اب کی ڈاک مین اوسکے عفوِ قصور اور رہائی کا حکم آجائے گا

مگر لوگون نے یہ تجویز کی کہ یہ شخص کسیطرح سے بچنے نہ پائے اور ۱۷

ستمبر کو بوقت شب بہت سے آدمی اوس جیلخانے مین گھس گئے

جس مین وہ قید تھا اور اوسکو نکالکر ایک رنگریز کی بلّی پہ پھانسی دیدی

اس ظلم سے سرکار بہت غضبناک ہوئی اور پارلیمنٹ مین ایک

قانون اس مضمون کا پیش ہوا کہ دیوار ہائے شہرِ اڈنبرا منہدم

کردی جائین اور وہان کے لوگون کو جو فرمانِ شاہی عطا ہوا تھا وہ چھین لیا جائے۔ مگر اسکاٹ لنڈ کے ممبرون نے اس جرات و استقلال سے اس قانون کو رد کیا کہ آخر یہ جاری نہونے پایا لکن یہ کب ہوا جبکہ تمام اہلِ اسکاٹ لنڈ کو کلاً و قاطبتہً اہلِ انگلنڈ سے بغض و عداوتِ شدید پیدا ہوگئی۔

۱۷۳۷ء مین ملکہ کیرولاین مرگئی۔ یہ ملکہ والپول وزیر اعظم کی بڑی دوستِ شفیق اور حامی و مددگار تھی۔ اسپر طرہ یہ ہوا کہ ۱۷۳۹ء مین جنگ اسپانیہ مین سپاہِ انگریزی نے شکست فاش کھائی اور مصائب مین مبتلا ہوئی۔ اس شکست سے وزیر موصوف کی حکومت ایسی متزلزل ہوئی کہ اب اوسکا سنبھالنا غیر ممکن تھا۔ ادھر بادشاہ اور فریڈرک ولیعہد اوسسے مخالف تھے ادھر بڑے بڑے علماء و فضلاء و شعراء مثل ٹامسن اور جانسن اور سوفٹ اور پوپ کے اوسکے مٹانے مین کد کر رہے تھے۔ فرقۂ وھگ کا ایک گروہ بھی وزیرِ موصوف سے ناراض ہوکر اوسکے دشمنون کا شریک ہوگیا اور اب میزانِ حکومت مین اونکا پلہ ایسا بھاری ہوگیا کہ والپول فقط ایک پاسنگ رہگیا۔

اب جنگ اسپانیہ کی کچھ کیفیت سنئے کہ اس لڑائی کا

منشا یہ ہوا کہ جب انگریزی جہاز ساحل امریکائے جنوبی پر پہنچے تھے
تو اسپانیہ کے جہازون کے ناخدا جو ساحل مذکور پر قابض و
متصرف تھے کہتے تھے کہ ہمین شبہ ہے کہ ان انگریزی جہازون مین
اس قسم کا مال ہے جسپر محصول پڑتا ہے پس ہم انکی تلاشی لینے کے مستحق
ہین کیونکہ یہ ملک ہمارا ہے۔ نواب والپول نے ہر چند چاہا کہ اس
معاملہ مین اہل اسپانیہ سے مصالحہ ہو جائے مگر اوسکی سعی بے سود
ہوئی اور لڑائی کا ارادہ ظاہر ہوا۔ جب اہل لنڈن
نے سنا کہ سرکار نے لڑائی کا عزم بالجزم کیا ہے تو خوب
خوشی کے گھنٹے بجائے مگر جب وزیر موصوف نے اونہین اسقدر
خوش دیکھا تو چپکے چپکے کہنے لگا کہ اب تو یہ لوگ خوشی کے گھنٹے بجاتے
ہین مگر آخر کو کف افسوس ملین گے۔ غرض لڑائی ہوئی اور سپاہ
انگریزی نے قصبہ پورٹو بلو جو خاکناے ڈیرین مین واقع ہی
چھین لیا مگر تھوڑے دنون کے بعد شکست بھی ایسی کھائی کہ یہ فتح
بھول گئی۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ورنن امیر البحر اور
ونٹورتہ سپہ سالار ایک بڑا بھاری بیڑا جنگی جہازون کا لیکر شہر
کارتھاجنا پر حملہ کرنے کو گئے مگر شکست کھائی اور اس شکست کا باعث
سرداران انگریزی کے آپس کی نا اتفاقی ہوئی۔ اسیطرح یہ ہوا کہ وہان
کی آب و ہوا ایسی خراب تھی کہ سیکڑون انگریز یونہین مر گئے اس سبب
سے رعایای انگلستان سرکار سے بہت ناراض ہوئی اور آنسن سردار

آغاز جنگ اسپانیہ سنہ ۱۷۳۹ع

کو کچھ جنگی جہاز لیکر ورنن امیر البحر کی کمک کو بھیجا۔ یہ سردار بھی کامیاب نہوا اور اوس مقام سے ھٹکر جنوب کی طرف چلا گیا اور بندرگاہ پیٹا واقع صوبہ چلی کو لوٹ لیا اور تین برس تک سمندر مین غنیمت کی فکر مین پھرا کیا آخر کو ایک جہاز اسپانیہ کا جو مانلا[1] کو جاتا تھا اور جسپر ۳۰ لاکھ روپیہ بار تھا پکڑ لیا۔ جب یہ سردار (انسن) سنہ ۱۷۴۴ء مین فقط ایک ہی جہاز لیکر انگلستان مین پھر آیا تو ۳۰ لاکھ روپیہ کا گنجھا دیکھکر لوگون کی باچھین کھل گئین اور اوسکے آنے کی بڑی خوشیان منائین۔

اسی زمانہ مین وہ فرقہ حادث ہوا جسکا نام متھڈسٹ[1] یعنے اصولی ہے۔ اب اس فرقہ کے لوگ انگلستان مین بکثرت ہین

[1] یہ ترجمہ مناسبت لفظی کے لحاظ سے کیا گیا ہے کیونکہ متھڈسٹ کے لفظی معنی پابند طریقہ ہین اور یہی لفظ اصولی کا بھی مفاد ہے مگر باعتبار معنے اصطلاحی کے ان دونون لفظون مین البتہ تغایر ہے کیونکہ اصولیین اہل اسلام کا مسلک تو اجتہاد و تقلید اور استدلال بظواہر کتاب و سنۃ اور اجماع و استصحاب پر مبنی ہے مگر متھڈسٹ یعنے اصولیین نصاریٰ کا مذہب یہ ہے کہ محض اقرار باللسان اور تقرب الی اللہ اور خضوع باللہ اور رجوع القلب الی اللہ حقیقت ایمان اور موصل الی الجنان نہین ہے بلکہ عمل بالارکان اور تتبع طرق مخصوصہ و انحاء منصوصہ عبادت بھی فرض ہے جیسا کہ عبارت متن سے مترشح ہے ۱۲۔

اور ذی وقعت و ذی اقتدار ہین — اس فرقہ کا بانی جان وزلی ہوا — جب یہ مرد دیندار مدرسۂ عالیۂ آکسفرڈ مین اکتساب علوم مین مشغول تھا تو اکثر مدرسہ ہی مین لوگون کو جمع کر کے نماز جماعت پڑہایا کرتا تھا اور جب مدرسہ سے باہر جاتا تھا جب بھی اقامت صلوٰۃ اور موعظہ مین مصروف رہتا تھا آخر چند ہی روز مین وہ بڑا واعظ مشہور ہو گیا — اوسکے وعظ مین یہ تاثیر تھی کہ بڑے بڑے ذی علم لوگ اوسکے گرجے مین وعظ سننے کو آتے تھے حالانکہ اوس زمانہ مین دینداری کا یہ حال تھا کہ عباد و صلحا پر لوگ تمسخر و استہزا کرتے تھے — اس کار خیر مین وھایٹ فیلڈ نے اوسکی بڑی اعانت کی — یہ قسیس تیس فرقۂ اصولی نصاریٰ سے یعنی وزلی سے بھی لائق و فائق تھا اور فصاحت لسان و بلاغت بیان مین اپنا عدیل و نظیر نرکھتا تھا — فی الحقیقت ان دو بزرگون سے اہل انگلستان پر بڑا احسان کیا اسواسطے کہ یہی احیاء علوم دین مین مقتدی الجیش بنے اور انہین کی سعی جمیل و کوشش بلیغ کا یہ ثمرہ ہے کہ اہل انگلستان آج تک دولت دینداری سے متمتع و بہرہ مند ہین —

اب والپول وزیر اعظم کو بہت سخت مشکلین درپیش ہوئین اور جب اوسنے دیکھا کہ جو لوگ میرے مخالف و معاند ہین وہی پارلیمنٹ مین بکثرت مقرر ہوے ہین تو اوسنے استعفا دیدیا اور اوسے نواب اور فرڈ کا خطاب عنایت ہوا اور اسی کو غنیمت سمجھکر وہ قصبۂ ھاٹن

مین جاکر عزلت گزین ہوا۔ اوسکے بعد نواب گرینول منصب وزارت پر
مقرر ہوا مگر اوسنے چند ہی مدت وزارت کی۔ اوسکے بعد عنان مہام سلطنت
وزراے پلھم کے قبضۂ اقتدار مین آئی اور وہ بزور امارت وریاست
اور بہ ریشا وارثا پندرہ برس تک مسند وزارت پر متمکن و جاگزین رہے

ان وزرا کے عہد وزارت مین ۱۷۴۱ء سے ۱۷۴۵ء تک
بر اعظم یورپ مین لڑائی رہی۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ ۱۷۴۰ء مین چارلس
ششم شہنشاہ آسٹریا نے انتقال کیا اور وصیت نامہ مین یہ لکھہ
گیا کہ میرے بعد میری بیٹی میریا تھریسا وارث تخت وتاج ہے
ہنوز یہ شاہزادی تخت سلطنت پر جلوہ افروز نہ ہوئی تھی کہ بادشاہون
نے اوسپر شہ کیا۔ الیکٹر بویریا کے رئیس نے ہنگری کی
ریاست کا دعوے کیا اور فریڈرک دوم شاہ پرشیا نے صوبہ
سلیشیا دبا لیا اور لوئی شاہ فرانس نے تو اوس بیچاری شاہزادی
کو بالکل محجوب الارث ہی ٹھہرا دیا۔ جب انگریزون نے دیکھا کہ فرانسیس اور
پرشیا کے پادشاہ متفق اور یکدل ہوگئے ہین اور فریڈرک اعظم
کی اولو العزمی اور عالی ہمتی سے پرشیائی سلطنت روز بروز عروج
کرتی جاتی ہے تو وہ ڈرے کہ مبادا اوسکی ترقی ہمارے تنزل کا باعث
ہو اور جب اونھین یہ خیال آیا کہ ہاے اس نازنین شاہزادی پر اس
سن مین کیسا آسمان ٹوٹا ہے کہ ایسا چاہنے والا باپ مرگیا اور ابھی

عزلت گزینی والپول و تقرر نواب گرینول بعہدہ وزارت ۱۷۴۲ء

اس بدنصیب زن اوسکا سوگ بھی نہین اُتارا ہے کہ اِن بے ایمانون نے
سلطنت کی طمع مین چار طرف سے اوسپر نرغہ کیا ہے تو شجاعان انگلستان
کو حمیت و مروت نے جوش کیا - غرض ادھر سے ھنگری کی رئیس اوس
یتیم شاہزادی کی حمایت کو پہنچے ادھر سے خود شاہِ جارج مع فوج ظفر
موج خلیج ڈوور سے عبور کرکے اوسکی نصرت کو پہنچا - اس یادگار
معرکے کے بعد پھر کبھی پادشاہِ انگلستان بہ نفس نفیس حریف کے مقابلہ کو
نہین گیا - آخر ایک دیہ کے قریب جسکا نام ڈِٹنجن ہے اور دریاے
مائن پر واقع ہے لڑائی ہوئی اور سپاہِ انگریزی نے فوج فرانسیسی کو
شکست دی - مگر دو برس کے بعد جارج کا منجھلا بیٹا نواب ملک کمبرلنڈ
قصبہ فونٹنوی واقع ملک بلجیم مین مارشل سیکس سپہ سالار
فرانسیسی سے منہزم ہوا - اس لڑائی مین فوج فرانسیسی کو بس یہی
ایک فتح نصیب ہوئی اور اسکا انجام یہ ہوا کہ ملکہ ماریا تھریسا کی فتح ہوئی
اور اوسکا شوہر فرانسس اسٹیفن رئیسِ اعظم ملکِ ٹسکنی ۱۷۴۵ء
مین اسٹریا کا پادشاہ مقرر ہوا اور اوسی سال مدعیانِ سلطنت
مذکورہ مین شہر ڈرسڈن مین مصالحہ ہوگیا اور لڑائی کا خاتمہ بالخیر
ہوا - ملکہ موصوفہ کہ شہنشاہانِ اسٹریا مین بڑی نامی و گرامی
ہے ۱۷۸۰ء تک تادم مرگ متمکنِ سریرِ سلطنت رہی -

انھین ایام مین خاندانِ اسٹوارٹ کی شاہزادون

نے عالمِ جلاوطنی مین پادشاہانِ فرانس و اسپانیہ کی تقویت و
تشویق سے استحصالِ سلطنتِ برطانیہ کیواسطے بڑی کوشش
کی - اب اس خاندان کا رئیس شاہزادہ چارلس اڈورڈ تھا
جسکا لقب کذاب مشہور ہوگیا تھا - ہواخواہانِ خاندانِ اسٹوارٹ
نے جو بلقب یعقوبیین مشہور تھے جوشِ محبت و ولولۂ مودّت
مین ایسے دلسوز و جگرخراش گیت بنائے تھے کہ اونکے سُننے سے
لوگون کو ولولہ و ہیجان پیدا ہوتا تھا اور پیارا شاہزادہ چارلی
کہکے شاہزادۂ موصوف کی تعریف گاتے پھرتے تھے - غرض
اب یہ شاہزادہ سلطنت لینے کی نیّت سے ساحلِ ضلعِ انورنس
پر قریب قصبہ مویڈارٹ کے وارد ہوا مگر اوسکی اولوالعزمی
اور عظمِ ارادت دیکھا چاہیئے کہ کُل سات افسر لیکر اتنی بڑی سلطنت
کو فتح کرنے آیا تھا گیا ہوا پچیس ۲۵ برس کے سِن مین آدمی کے
حوصلے بڑھے ہوئے ہوتے ہین - بہت سے سردارانِ قبائل کوہی
اسکاٹ لنڈ اس شاہزادہ کے شریک ہوئے انمین سے کیمرن
نہایت معزز و ممتاز تھا - آخر اس شاہزادہ کا جھنڈا مقامِ گلن
فنان مین کھڑا ہوا اور تے وحشی کوہیون کو ساتھ لیکر جنکے دل
پہاڑی پوشاک پہنکر اوسنے لبھا لیئے تھے جنوب کے سمت روانہ
ہوا - ادھر سر جان کوپ سپہ سالارِ فوجِ شاہی نے بڑی نادانی
کی کہ انورنس کی طرف چلا گیا اس سبب سے راستہ خالی ہوگیا

ورود شاہزادہ کا بسمت اسکاٹلنڈ فقط ۲۵ جولائی ۱۷۴۵ء

اور اوسی راستہ سے شاہزادہ چارلس شہر پرتھ مین پہنچا اور وہان کے لوگون نے اوسکے باپ کیطرف سے اوسے متولی سلطنت مقرر کردیا۔ وہان سے لنلتھگو مین ہوکر وہ اِڈنبرا مین پہنچا اور اس کشادہ روئی اور خندہ پیشانی اور خلق و تواضع سے پیش آیا کہ لوگ اوسپر فریفتہ ہوگئے اور اب اوسکی فوج قلیل اسقدر بڑھی کہ ۰۰۰ آدمی ہوگئے۔ سوا کرنیل گارڈنر کے رسالے کے اور کوئی فوج اِڈنبرا کی حفاظت کو نہ تھی مگر اوس شہر کے حکام بڑے نمک حلال اور خیر خواہِ پادشاہ تھے اور اہل قلعہ پادشاہ کی طرف سے لڑے لیکن اہل شہر نے بخوشی شہر کے دروازے کھولدئے اور شاہزادہ چارلس داخلِ شہر ہوکر قصرِ ہولیرہاؤس مین فروکش ہوا۔

اس اثنا مین کوپ سپہ سالارِ فوج شاہی ابرڈین مین جہاز پر سوار ہوکر مع فوج ڈنبار مین پہنچا اور مشرق کی سمت سے اِڈنبرا کو روانہ ہوا۔ ادھر ۰۰۰ ا کوہی اور شاہزادہ چارلس کی کمک کو آئے اور اونھین ہمراہ لیکر وہ فوج شاہی کے مقابلہ کو روانہ ہوا۔ مقام پرسٹن پینس مین دونون لشکر دوچار ہوئے اور رات بھر بیدار اور ہوشیار رہے۔ دوسرے دن علی الصباح شاہزادہ چارلس سپاہ کوہی کو لیکر اوس

خندق کو طے کر گیا جو اوسکے اور غنیم کے درمیان حائل تھی
اور صفوف فوج انگریزی پر بڑے زور و شور سے حملہ کیا —
پہلے تو کوہیون نے اپنی لڑائی کے دستور کے موافق طپنچے مارے
بعد اوسکے بھچالیان لیکر ٹوٹ پڑے اور فوج شاہی کے ٹکڑے
اڑا دیے۔ آخر اوسکے قدم اُٹھہ گئے اور توپخانہ اور میگزین
اور روپیہ کے صندوق شاہزادۂ ظفر پناہ کے ہاتھہ آئے —
مقتولین فوج شاہی مین کرنیل گارڈنر بھی شامل تھا۔ یہ شخص
آخر عمر مین نہایت متقی و پرہیزگار ہو گیا تھا —

اگر شاہزادہ چارلس اوسیوقت فوج کو لئے ہوے
لنڈن مین چلا جاتا تو سلطنت جاندان گولف کے ہاتھہ سے
جا چکی تھی مگر اوسکی سپاہ بہت کم رہگئی تھی اور چھہ ہفتہ مین اوسنے
کہین ۵۰۰۰ آدمی جمع کئے۔ اس چھہ ہفتہ کے زمانہ مین فوج
شاہی مثل سیل دریا صوبۂ فلینڈرس سے آئی اور نواب
کمبرلنڈ نے بھی کچھہ فوج پادشاہ کی حمایت کو تیار کی — اودھر
شاہزادہ چارلس نے اہل اسکاٹ لنڈ کی تالیف قلوب مین
کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا اور کئی رات قصر ھولی رُڈ مین خوب
جلسے رہے اور بڑے بڑے امیر اور امیرزادیان صحبت رقص و سرود
مین شریک ہوتی تھین اڈنبرا کی بیگمین تو شاہزادہ کے حسن پر

جان ہی دیتی تھین مگر وہ بھی اس لطف و نزاکت سے بات کرتا تھا اور
ایسی محبت کی نگاہ سے دیکھتا تھا کہ اون نازنینون کے گورے گورے
گال خوشی سے دہکنے لگتے تھے ـــ

غرض شاہزادہ چارلس سرحدِ مغربی کی جانب سے
انگلنڈ مین داخل ہوا اور تین دن مین شہر کارلایل لے لیا - اوسے
اُمید تھی کہ انگلنڈ مین جو میرے ہوا خواہ ہین وہ میری نصرت ضرور
کرین گے مگر نہ وہ کارلایل مین اوسکے شریک ہوے نہ ملنچسٹر[علہ]
مین اوسکی حمایت کو آئے - آخر ۴ دسمبر کو وہ ڈربی مین داخل
ہوا مگر وہان سے آگے نہ بڑہا کیونکہ سردارانِ فوجِ کوہی مین آپس مین
نقیض پڑگئی تھی اور کئی مرتبہ علانیہ لڑائی ہوئی اس سبب سے
ہر کوچ مین شاہزادۂ کذاب کی فوج منتشر و پریشان ہوئی اور اب سردارانِ
کوہی نے متفق اللفظ ہوکر اوسسے اصرار کیا کہ پیچھے ہٹ چلئے ـــ
غرض جبراً و قہراً شاہزادہ نے اونکی عرض قبول کی اور میدان جنگ سے
رجعت قہقری کی ـــ بعد طئے منازل و قطع مراحل شاہزادۂ کذاب
مایوس و متحسر مع فوجِ دل شکستہ و افسردہ خاطر کوہستانِ اسکاٹ
لنڈ مین پہنچا اور نواب کمبرلنڈ نے اوسکا تعاقب کیا ـــ
مقام فالکرک مین شاہزادہ نے جرنیل ھالی کو شکست
دی اس سبب سے اوسکا دلِ پژمردہ پھر ذرا تازہ ہوگیا

مراجعت شاہزادۂ کذاب از میدان جنگ ٦ دسمبر سنہ ۱۷۴۵ء

اور تین مہینے تک وہ جبال گرامپین مین بیکار پڑا رہا۔ آخر کو مقام کُلّوڈِن مُوٗر مین اِنْوَرنِس سے ساڑھے چار کوس کے فاصلہ پر خاتمہ کی لڑائی ہوئی اور نوّاب کمبرلنڈ نے شاہزادہ کذّاب کو شکست فاش دی۔ اب اس آخری لڑائی کی کچھ کیفیّت سُنئے کہ ایک بجے دن کو باغیون پر پادشاہی توپون کی باڑہ پڑنے لگی۔ ادہر سے میمنۂ لشکر کوہی نے بھی بڑی بہادری سے حملہ کیا مگر اوسپر گولیون اور گراب کی ایسی بوچھار ہوئی کہ چند ہی شخص اوس مین سے سپاہِ پادشاہی کی صفون تک زندہ پہنچے۔ میسرۂ لشکر کوہی مین قبیلۂ میکڈونلڈ کے لوگ اس صدمہ سے کہ ہمین میمنہ مین کیون نہ جگھہ دی کھڑے اپنی بُوٹیان کاٹ رہے تھے آخر فوج شاہی فی اونھین بھی پریشان کر دیا اور بیسیون کو تہِ تیغ کیا۔ غرض پورا گھنٹہ پھر بھی نہ گذرا تھا کہ لڑائی ہوئی بھی اور فتح بھی ہوگئی۔

جنگ کلوڈن موٗر مین شکست شاہزادہ کذّاب ۱۶ اپریل ۱۷۴۶ء

چارلس کذّاب لڑائی سے بھاگ کر پہاڑون مین چلا گیا اور اوسکا سر کاٹ لانے کا انعام ۳۰ لاکھ روپیہ مقرر ہوا مگر باوجود اس مبلغ خطیر کے وعدہ کے کسی نے اوسکے چھپنے کی جگھہ نہ بتلائی اور پانچ مہینے تک وہ جبالِ گرامپین اور جزائرِ ہبرڈیز مین آوارہ

وسرگردان رہا اور مصائبِ فقر وفاقہ مین مبتلا رہا
اور دشمن اوسکی تفتیش و تفحّص مین رہے - مگر اس مصیبت
مین بھی کچھہ جان نثارون نے اوسکا ساتھہ دیا اور ایک امیرزادی
فلوِرا میکڈ ونلڈ نے بھی کہ جرات وجوانمردی مین
مردون پر فائق اور حسن مین یکتا تھی اوس بدنصیب شاہزادہ
سے بڑی رفاقت کی - آخرکار اوسی مقام پر جہان وہ چودہ
مہینے پیشتر بادشاہِ فرانس کے دربار کے جلوے دیکھکر اور
حسینانِ فرانس کی صحبتون کے مزے اوٹھاکر خُرّم وشادمان
نشّۂ امّیدِ فتح وفیروزی مین چور اور اندیشۂ شکست و ناکامی
دل سے کوسون دور وارد ہوا تھا اب ایک فرانسیسی کشتی
کرایہ کی لیکر اوسمین چُپکے سے سوار ہوا مگر کس حیثیّت سے
کہ چہرہ زرد گلّے پچکے ہوئے آنکھین خون کبوتر چیتھڑے لگے ہوئے
صورت کو دیکھکر ہول آتا تھا - اگرچہ دو انگریزی جہازون نے
شاہزادۂ مفرور کا تعاقب کیا مگر وہ مُودلی واقع فرانس مین
بخیر وعافیت پہنچ گیا - ۸۰ آدمیون نے اوسکی رفاقت کے
جرم مین پھانسی پائی اور اِسکاٹ لنڈ کے دو امیر بھی جنکا نام کلمارنک
اور بالمرینُو تھا اوسی جرم مین ماخوذ ہوکر مُعاقب بسزائے موت ہوئے
اور اِسکاٹ لنڈ کی قبائل کو ہی کوہساری پوشاک پہننے کی ممانعت ہوگئی
اور اونکی سرداروں سے کُل اختیارات جو قدیم الایّام سے اونھین حاصل تھے سلب

ہو گئے اور شیرف[1] کا عہدہ جو مدّت سے قبایلِ کوہی مین موروثی چلا آتا تھا اب اوسکا تقرر بادشاہ کے اختیار مین ہو گیا-

شاہزادہ چارلس اڈورڈ نے آخرِ ایام زندگانی شہر روم قدیم مین بسر کئے اور اپنا خطاب نواب البنی مشہور کیا- اگرچہ اس شکست کے بعد بھی اوسکے ہوا خواہ یعنے یعقوبیین مدّت تک یارون کی صحبت مین اوسکی خیر منایا کئے اور اوسکی سلامتی کے جام پیا کئے مگر خاندان اسٹوارٹ کا خاتمہ ۱۷۴۵ء کی لڑائی مین ہو چکا تھا اور پھر کبھی اس خاندان نے استعمالِ سلطنت کی کوشش نہین کی- کسی زمانہ مین اس شاہزادہ کی شجاعت و جوانمردی کا ایسا شہرہ تھا کہ اسکی تعریف و توصیف مین نظم و نثر کے طومار لکھے گئے مگر آخر عمر مین کثرت میخواری سے وہ ضعیف و ناتوان ہو گیا آخر ۱۷۸۸ء مین بعارضہ سکتہ

[1] انگلستان کو ہر ضلع مین بادشاہ کی طرف سے ایک حاکم مقرر رہتا ہے اوسی شیرف کہتے ہین اور اوسکا کام یہ ہے کہ اپنے ضلع کے مقدمات کا فیصلہ کرتا ہے اور امن و صلح اور حفاظت و حراست اہل ضلع کا نگران رہتا ہے اور احکام شاہی اور قوانین کو نافذ کرتا ہے اور بڑے بڑے مقدمون مین ججون کو بھی مدد دیتا ہے اور اور خدماتِ ضروریہ اوسکے سپرد ہوتی ہین- شاید شریف کا لفظ شیرف سے کچھہ مناسبت معنوی اور مجانست لفظی رکھتا ہے مگر شریف مکۂ معظمہ و مدینۂ منورہ سے مخصوص ہے- اس لفظ کا ترجمہ عامل اور چکلہ دار اور فوجدار ان سب لفظون سے ہو سکتا ہے مگر کوئی لفظ ٹھیک نہین بیٹھتا اسلئے اسے یون ہی رہنے دین تو اچھا ہے ۱۲-

اس دنیاسے فانی سے طرف عالمِ جاودانی کے رحلت کی اور اوسکی وفات
کے انیس ۱۹ برس کے بعد اوسکا بھائی ھنری بھی مرگیا۔ اِس شاہزادہ کے مرنے سے خاندان
بادشاہانِ اِسٹوادرٹ کے ورثۂ ذکور مین سے کوئی نہ باقی رہا
چنانچہ کلیسائے سینٹ پیٹر واقعِ روم قدیم مین کینووا سنگ تراش کا
بنایا ہوا مقبرہ ابتک موجود ہے اور اوسپر جیمس سوم اور چارلس سوم
اور ھنری نہم ان تین بادشاہون کے نام کندہ ہین مگر فہرستِ سلاطین
برطانیہ مین انکا پتا نہین لگتا اور مدت ہوئی کہ چارلس اِڈورڈ
اور اوسکے بھائی کی ہڈیان قبر مین گل کر خاک بھی ہوگئین اور اب کوئی
اوسکا ذکر بھی نہین کرتا بقول شاعر ؎ بس نامور بزیر زمین دفن کردہ اند
کز ہستیش نشان نماند در بسیطِ خاک ٭

بحرِ اعظم یورپ مین ابتک لڑائی ہورہی تھی۔ آخراِی لاشپیل
کے مصالحہ سے اس لڑائی کا خاتمہ ہوا اور متخاصمین مین سے جسنے
جسکا ملک فتح کرلیا تھا اوسے مسترد کردیا۔ جو فوج اس لڑائی کیواسطے نوکر
ہوتی تھی جب وہ بعد اختتامِ جنگ وانعقادِ صلح موقوف ہوئی تو اوسمین
سے اکثر سپاہی نُووااِسکوشیا واقع امریکا مین چلے گئے اور وہان
شہر ھالی فوکس بسایا۔

اس عرصہ مین وِلیم پِٹ جسے محکمۂ عوام پارلیمنٹ

رکن اعظم کہتے ہین روز بروز مقدمات سیاست و مہام سلطنت
مین زیادہ دخیل ہوتا جاتا تھا - اس وزیر با توقیر کا جد عالیمقدار مدراس
کا گورنر تھا اور یہی گورنر ہندوستان سے وہ ہیرا لایا تھا جو ابتک زینت بخش
تاج خسروان فرانس ہے اور پٹ کی سوغات مشہور ہے - ولیم
پٹ نے مدرسۂ عالیہ آکسفرڈ مین علم تحصیل کیا تھا اور بعد اوسکے
چند عرصہ تک فوج مین ملازم رہا تھا پھر ۱۷۳۵ء مین قصبۂ اولڈ سیرم
کی طرف سے محکمۂ عوام کا ممبر مقرر ہوا اور وزراء اوسکی جودت سے
ایسے تنگ ہوے کہ والپول وزیر اعظم نے اوسے فوج سے برطرف
کردیا - اس برطرفی کے بعد وہ فن سیاست مدن و تدبیر المنزل کی طرف
متوجہ ہوا اور ولیعہد کا مقرب و مخصوص ہوگیا اور وزراے پلھم کی
عہد وزارت مین فوج کا بخشی مقرر ہوا - یہ شخص بڑا سیاست دان اور
مدبر الملک تھا اور اسمین یہ وصف بہت عمدہ تھا کہ رشوت سے نفرت کلی
رکھتا تھا اور سرکاری روپیہ کو بڑی دیانت و امانت داری سے صرف کرتا
تھا اور ہجو ملیح اور طعنہ زنی مین اسے کمال حاصل تھا - اگر کوئی شامت زدہ
ممبر پارلیمنٹ کا اوسکے مقابلہ مین زبان کھولتا تھا تو ایسا پتہ جاتا تھا
کہ چھٹی کا دودہ یاد آتا تھا اور وہ چند ہی جلے بھنے فقرے ایسا کہ سکے
کہتا تھا کہ خصم کی دلیلین سب خاک مین مل جاتی تھین - ولیم پٹ حداثت
سن سے مرض نقرس مین مبتلا تھا اور اوسکی نہایت متالم و متاذی رہتا تھا
چنانچہ کئی مرتبہ اوسنے عصا پر تکیہ کرکے اور ہاتھہ پاؤن مین کپڑا باندہ کر

پارلیمنٹ مین ایسی ایسی تقریرین کین کہ وہ آج تک مشہور ہین —

نواب نیوکیسل کے عہد وزارت مین برّ اعظم یورپ
مین جنگ ہفت سالہ شروع ہوئی — اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ
فریڈرک اعظم شہنشاہ پرشیا کو طمع ملک گیری ایسی دامن گیر ہوئی
کہ معاہدۂ سابق کا کچھ لحاظ نہ کیا اور صوبہ سلیشیا ملکہ ماریا تھریسا
کو واگذار نہ کیا — آخر پادشاہان فرانس و روس و پولینڈ ملکہ موصوفہ
کیطرف ہوگئے اور پادشاہ انگلستان سلطان پرشیا کا شریک ہوا
اسی جنگ ہفت سالہ سے ایک اور لڑائی درمیان پادشاہان
انگلستان و فرانسیس کے نسبت بہ ممالک نوآباد امریکا پیدا ہوئی
اسکا باعث النزاع یہ امر تھا کہ جو نوآباد بستیان امریکا مین ان دونون
پادشاہون کے تحت حکومت ہین اونمین حد فاصل کیا ہے — غرض
ہندوستان اور امریکا مین بازار جنگ خوب گرم رہا —

سنہ ۱۷۵۶ء موسم خزان مین پٹ وزیر اور سرگروہ
محکمۂ عوام مقرر ہوا — وہ پانچ مہینے وزیر رہا اور اوسکی عہد وزارت مین
بنگ امیر البحر اس جرم پر ملزم و ماخوذ ہوا کہ وہ جزیرۂ منورکا کو جسپر
فرانسیسیون نے قبضہ کر لیا تھا نہ چھین سکا تھا اور اوسے گولی ماردیگئی
پٹ نے امیر البحر مذکور کی طرف سے بڑی جوانمردی سے اور بلا تقیہ

گفتگو کی مگر اوسکی جان بری نہوتی - جب کلائے رعایا کا رکن اعظم (یعنے پٹ) بادشاہ کی جھڑک سے عہدہ وزارت سے معزول ہوا تو رعایا ایسی برہم ہوئی اور ایسا غل مچایا کہ بادشاہ کو اوسی عہدہ وزارت بہ بحال کر دینا پڑا اور اوسکی حسن تدبیر اور اولوالعزمی اور کارگذاری سے پادشاہ برطانیہ کو فتح پر فتح علی التواتر والاتصال حاصل ہوئی اور دنیائے قدیم اور دنیائے جدید مین اوسے غلبہ حاصل ہوا

اب کچھ ہندوستان مین سلطنت برطانیہ کے آغاز کا حال سنئے کہ پیشتر اس ملک مین انگریزون اور فرانسیسیون اور پرتگیزون اور قوم ڈچ نی تجارت کے واسطے کچھ کارخانے یا کوٹھیان قائم کی تھین اور ان سب مین انگریزون کے کارخانے زیادہ سرسبز تھے - جتنی بستیان فرانسیس کی ہندوستان مین تھین اون سب مین پونڈیچری واقع ساحل ملابار بڑی بستی تھی اور اس بستی کے حاکم یا عامل فرانسیسی کا نام ڈیوپلی تھا - اب اس شخص نے یہ قصد عظیم کیا کہ تمام ہندوستان کو فتح کرلے اور شاہزادگان وراجگان ہند سے مدد حاصل کرکے چاہا کہ انگریزون کی بستیون کی بیخ وبُن ہندوستان مین نہ باقی رکھے - الغرض مندراس کو تو چند مدت سے فتح کرکے اوسنے اپنی حکومت مین شامل ہی کرلیا تھا - اب تمام کارناٹک کو تاخت وتاراج کرنا شروع کیا - مگر کلایو سپہ سالار انگریزی کی شجاعت وجوانمردی سے انگریزون کا

نیّر اقبال اوجِ رفعت و جہانبانی پر پہنچا اور فرانسیسیون کی حکومت ہندوستان سے منخفض و منقرض ہوئی۔ سپہ سالارِ موصوف پیشتر سرکار کمپنی مین بعہدۂ منشی گری ملازم ہوا تھا بعد اوسکے ۱۷۴۶ء مین فوج مین نوکر ہوا اور تھوڑے عرصہ مین ارکٹ کو فتح کرکے بڑا نام حاصل کیا بعد اوسکے اوسنے مندراس مین قلعہ سینٹ ڈیوڈ کو مسخر کیا اس سبب سے کارنا ٹک پر اوسکو تسلّط تام حاصل ہو گیا۔ مگر جو جو مہم اوسنے سر کئی اونمین سے فتح بنگالہ بہت مشہور و معروف ہے۔ یہ معرکہ تو مشہور ہے کہ سراج الدّولہ ناظمِ صوبۂ بنگ نے ۱۴۶ انگریزون کو کلکتہ مین ایک حجرۂ تنگ و تاریک مین جسکا طول بیس فیٹ اور عرض ۱۴ فیٹ تھا ساری رات قید رکھا اور دوسرے دن صبح کو اون مین سے کل ۲۳ آدمی زندہ نکلے باقی سب گرمی مین گھٹ کر مر گئے۔ اس ظلم و ستم کا عوض کلایو نے ناظمِ بنگالہ سے لیا اور جنگ پلاسی مین اوسے شکست فاش دی[1]۔ اسی لڑائی کی فتح ہونے سے صوبۂ بنگالہ کہ نہایت وسیع و سرسبز و شاداب اور دریاے گنگ سے سیراب ہے اور ہزارہا زرخیز و زرریز شہر اوسمین واقع ہین سلطنت برطانیہ مین شامل ہو گیا۔

امریکاے شمالی مین صوبۂ کینڈا فرانسیسیون کو قبضہ مین

جنگ پلاسی ۱۷۵۷ء

---

[1] اصل انگریزی مین جو یہان پر فقرہ لکھا ہے اوسکا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ۔ کلایو نے سیسل فتح و فیروزی فرانسیسیون کیطرف سے پلٹ دیا۔ اسکا مطلب بھی وہی ہے جو متن مین لکھا ہے۔

تھا اور وہ صوبے جو اب ممالک متحدہ کے لقب سے نامزد ہین انگریزون
کے قبض و تصرف مین تھے ۔ انگریزون اور فرانسیسیون کی عملداری
مین دریاے سینٹ لارنس اور اوسکی جھیلین عنقریب ملنا چاہتی تھین
اب اہل فرانسیس نے اسمین اصرار کیا کہ ان جھیلون سے دریاے
مسیسپی تک ایک قطار قلعون کی بنائین تاکہ انگریز امریکا کے اصلی
باشندون سے پوستین کی تجارت نکرنے پائین ۔ فرانسیسیون کی
اس زیادتی اور ناانصافی سے نیو انگلنڈ کے سکنہ انگریز بہت
افروختہ خاطر ہوئے اور کئی حملے فرانسیسی قلعون پر کئے مگر فتح
نہ پائی لیکن جب پٹ وزیر اعظم کے حکم پر اونھون نے عمل کیا تو
فتح و فیروزی حاصل ہوئی اور قلعہ پر قلعہ اونھون نے چھین لیا
یا فرانسیسیون نے خود چھوڑ دیا ۔ کیوبک پایۂ تخت
امریکاے شمالی کے قریب لڑائی ہوئی اور جنرل ولف سردار
فوج انگریزی ایسا زخمی ہوا کہ جان بر نہوا مگر انگریزون نے فتح پائی
اور اس شہر کے مغلوب کرنے سے تمام صوبۂ کینڈا پر قابض و متصرف
ہو گئے ۔

فتح کیوبک ماہ ستمبر ۱۷۵۹ع

۱۷۵۹ع مین ایک معرکۂ عظیم یہ بھی ہوا کہ شہر منڈن
واقع جرمنی مین انگریزون نے فرانسیسیون کو پھر شکست دی ۔
بعد اوسکے قریب ساحل برٹین کے لڑائی ہوئی اور اس لڑائی مین

ہاک امیر البحر انگریزی نے شب تیرہ و تار اور شدت طوفان و تلاطم امواج مین فرانسیس کے جنگی جہاز بالکل تباہ و برباد کر دئے اور فتح عظیم حاصل کی

۲۵ اکتوبر ۱۷۶۰ع مین شاہ جارج دوم نے بعارضہ وجع الفواد صبح کو انتقال کیا۔ اِس پادشاہ کو آٹھہ اولاد تھے۔ اکبر اولاد فریڈرک ولیعہد تھا۔ اس شاہزادہ کی شادی ۱۷۳۶ع مین سیکس گوتھا کی شاہزادی اگسٹا سے ہوگئی تھی اور یہ ۱۷۵۱ع مین ۴۴ برس کے سن مین گیند کی چوٹ سے ہلاک ہوا۔ اس شاہزادہ کو ۹ اولاد تھے اور اکبر اولاد شاہ جارج سوم تھا جو بعد اپنے دادا کے سریر آرای سلطنت انگلستان ہوا۔

بمفاد اَلوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیہِ جارج دوم کا مزاج بالکل اپنے باپ کا سا تھا اور جن لوگون سے اوسے محبت تھی اونھین سے اسے بھی اُنس تھا یعنے یہ بھی فرقۂ وہگ کو عزیز رکھتا تھا اور انگلستان سے ہمیشہ تجُنّب کرتا تھا مگر اپنی ریاست ہینووَر کی توسیع و تشیید اور تقویت و استحکام کیواسطے انگریزون کی جان و مال سے مطلق دریغ نکرتا تھا۔ علوم حکمیہ و فنون ادبیہ اور صنایع و بدایع پر بھی اوسے چندان التفات نتھا اور انھین اوسنے اپنے حال پر

چھوڑ دیا تھا۔ کئی مرتبہ لوگون نے اوسے یہ کہتے سُنا کہ مصوّری اور
شاعری سے کیا فائدہ ہے۔ اس پادشاہ کا رنگ سرخ وسفید تھا
اور پستہ قد تھا مگر متناسب الاعضا اور خوش قطع۔

اِس پادشاہ کے عہد مین تقویم سال وماہ مین تغیّر عظیم ہوا۔
تفصیل اسکی یہ ہے کہ جسطرح بعض گھڑی بہت سریع ہو جاتی ہی اوسیطرح
یورپ مین سنہ مین بھی کئی روز زیادہ ہو گئے تھے۔ اسکی تعدیل و
تسویہ کیواسطے ۱۷۵۲ء سے گیارہ دن کی تنقیص کی گئی اور ستمبر کی تیسری
تاریخ کو چودھوین قرار دیکر سال وماہ کا حساب درست کرلیا۔ یہ تغیر
پوپ گری گری نے ۱۵۸۲ء مین ملک اطالیہ مین کیا تھا اور چونکہ
جارج دوم کے عہد مین یہ طریقہ جدیدہ انگلستان مین جاری ہوا لہذا اسی
طریقہ جارجیہ کہنے لگے۔ اسی تغیّر کے سبب سے انگلستان
کی تقویمون مین عید ولادت حضرت مسیح ع کے دو دن لکھے جاتے ہین
یعنے یوم العید باعتبار حساب قدیم اور یوم العید بنابر طریقہ جدیدہ۔
مگر اہل روس ابتک اوسی قدیم طریقہ کے موافق سال و ماہ کا شمار
کرتے ہین۔

۱۷۳۱ء مین ایک کتاب فروش اڈورڈ کیو
نامی نے ایک رسالہ مشتمل بر مضامین مختلفہ جاری کیا اور اوسکا نام

تحفۃ الفخبا - رکھا - سنہ ۱۷۵۳ء مین عجائب خانۂ انگریزی لندن مین مقرر ہوا - سنہ ۱۷۵۸ء مین اوّل مرتبہ انگلستان مین نہر کھودی گئی -

ملکہ این کے زمانہ سے **جارج** سوم کے جلوس کے بعد تک شُرفا کے لباس کی یہ صورت رہی کہ نیچے لمبے لمبے شلوکے جنکے دامن گھٹنون تک ہوتے تھے - اونکے اوپر چوڑے چوڑے کلف دار دامن کے مخملی یا ریشمی کرتے - سر پر بگنی اونچی اونچی ٹوپیان - پایجامے گھٹنون تک - جوتون کی ایڑیان اونچی - اور اونکے بکلسون مین کبھی کبھی ہیرے مگر اکثر اوقات شیشے کے نگ جڑے ہوتے تھے مرد اور عورت دونون بالون مین بکنی ملتے تھے - مگر عورتون کے رخت مین ایک چیز عجیب و غریب ہوتی تھی یعنے پھولے پھولے سائے جنکے نیچے حلقے لگے ہوتے تھے - یہ دور دار سائے تو اب انگلستان کی اشراف زادیون مین ایسے عام ہو گئے ہین کہ انکی تشریح کی کچھ ضرورت نہین ہے - اوس زمانہ مین یہ رسم نہایت عجیب تھا کہ سارے مُنہ پر کاجل کے ٹیکے لگاتے تھے چنانچہ **گولڈ اسمتھ** شاعر نے ایک کتاب مین اس رسم کی بڑی ہجو بلیغ کی ہے - اور ایک چینی مسافر کی طرف سے اوسکے کسی دوست کو ایک خط لکھا ہے اور اوسمین یہ فقرہ بھی لکھا ہے کہ ایک نقشہ انگریزی چہرہ کا بھی بطور تحفہ کے خدمت شریف مین ارسال کیا جاتا ہے یقین ہے کہ اس گورے گورے مُنہ پر سیاہ سیاہ

کاجل کے ٹیکے دیکھکر بہت خوش ہوجیے گا اب انگلستان مین یہ نرالا
رسم نکلا ہے سواریون مین تو جیسا اوس زمانہ کے لوگون کو بہت پسند
تھا اور رات کو مشعلچی جلیبن روشن کرکے سواری کے آگے آگے چلتے
تھے کہ بازارون مین گلو کے تیل کی اندھی روشنی ہوتی ہے اچھی طرح
راستہ بھی نہین سوجھتا ایسا نہو کہ سواری کو کچھہ گزند پہنچے سڑکون
پہ گاڑی کی راہ علیحدہ بنی ہوتی تھی اور پیادون کے چلنے کی لیکھہ علیحدہ
اور ان دونون کے درمیان مین ایک قطار لکڑیون کی حدِ فاصل ہوتی
تھی مگر ایک لکڑی کو دوسرے سے بڑا فاصلہ ہوتا تھا — جاڑون مین
تو بڑی چپقلش ہوتی تھی کہ جو گاڑی سڑک پر سے نکلتی تھی اوسکی رگڑ سے
غلیظ کیچڑ کی چھینٹین اڑ اڑ کر بڑی دور پہنچتی تھین ہر وضیع و شریف
تلوار باندھتا تھا اور یہ تو ہر روز کی دل لگی تھی کہ دو آدمیون مین ذرا
سی بات پر تکرار ہوتی اور تلوار میان سے باہر تھی یا گولی چلی اوس زمانہ
مین قمار بازی کی بھی بڑی شدت تھی — مرد اپنے دوستون کی جلسہ مین اور
عورتین اپنے گھرون مین جوا کھیلا کرتی تھین اور ایک رات مین گنجیفہ یا
چوسر مین لاکھہ روپیہ کی ہار جیت تو کچھہ بات نہ تھی — وضعدار لوگ دن کو تین
یا چار بجے اور رات کو سات بجے خاصہ نوش فرماتے تھے — گھرون مین بھی
ناچ کے جلسے رہتے تھے اور کچھہ مکان علیحدہ بنے ہوے تھے جسکا
جی چاہتا تھا وہان جاکر اپنے دوست آشناؤن کے ساتھہ مجلس عام
مین ناچتا تھا اور باجا بجاتا جاتا تھا —

سلاطین معاصرین

فرانس

نام	سنہ وفات
لوئی پانزدہم	......

اسپانیہ

نام	سنہ وفات
فلپ ششم	سنہ ۱۷۴۶ء
فرڈننڈ ششم	سنہ ۱۷۵۹ء
چارلس سوم	......

سویڈن

نام	سنہ وفات
ملکہ الریکا الیونورا	سنہ ۱۷۵۱ء
اڈولفس فریڈرک	......

روس

نام	سنہ وفات
ملکہ کیتھراین اوّل	سنہ ۱۷۲۷ء
پیٹر دوم	سنہ ۱۷۳۰ء
ایون ششم	سنہ ۱۷۴۱ء
ملکہ الزبتھ	......

پروشیا

نام	سنہ وفات
فریڈرک ولیم اوّل	سنہ ۱۷۴۰ء
فریڈرک اعظم	......

ترکستان روم

نام	سنہ وفات
احمد سوم	سنہ ۱۷۳۰ء
محمد پنجم	سنہ ۱۷۵۴ء
احمد چہارم	......

شہنشاہان جرمنی

نام	سنہ وفات
چارلس ششم	سنہ ۱۷۴۰ء
چارلس ہفتم	سنہ ۱۷۴۵ء
فرانسس اوّل و ملکہ ماریا تھریسا	......

پوپ

نام	سنہ وفات
بنیڈکٹ سیزدہم	سنہ ۱۷۳۰ء
کلمنٹ دوازدہم	سنہ ۱۷۴۰ء
بنیڈکٹ چہاردہم	سنہ ۱۷۵۸ء
کلمنٹ سیزدہم	......

مشاہیر اہل تصنیف

عہد شاہ جارج دوم

دانیال ڈی فو ...... سنہ ۱۶۶۱ء سے سنہ ۱۷۳۱ء تک رہا - لنڈن کا
جُرّاب فروش تھا - پھر اخبار نویس ہوا -
نثر مین قصص و حکایات اختراعی لکھی - انمین
سے رابنسن کروزو کا قصہ بہت مشہور
ہے - یہ کتاب سنہ ۱۷۱۹ء مین چھپی تھی -

الگزنڈر پوپ ...... سنہ ۱۶۸۸ء سے سنہ ۱۷۴۴ء تک رہا - اس شاعر کا
باپ لنڈن کا بزّاز تھا - اسنے بارہ برس
کی عمر مین عمدہ اشعار نظم کئے - اسکی تصنیفات
مین سے ھومر شاعر یونانی کے دیوان
کا ترجمہ نظم انگریزی مین بہت مشہور ہے -
یہ شاعر بدصورت اور دائم المرض اور چڑچڑا تھا -

جوناتھان سوِفٹ ...... سنہ ۱۶۶۷ء سے سنہ ۱۷۴۵ء تک رہا - کلیسائے
سینٹ پیٹرک واقع شہر ڈبلن کا اسقف
تھا - علم سیاست مُدن و تدبیر المنزل مین اسنے
عمدہ عمدہ مضامین لکھے ہین - یہ شخص شاعر بھی
تھا - اور ہجو ملیح خوب کرتا تھا - یہ دیوانہ ہوکر مر گیا -

جیمس ٹامسن .... سنہ ۱۷۰۰ء سے سنہ ۱۷۴۸ء تک رہا - شاعر تھا - اسکی تصنیفات مین سے ایک قصیدہ فصول اربعہ کی تعریف مین اور ایک قصیدہ سستی وکاہلی کی مذمت مین بہت مشہور ہے - اسنے مرثیے بھی کہے -

جوزف بٹلر .... سنہ ۱۶۹۲ء سے سنہ ۱۷۵۲ء رہا - ضلع برک شیر مین پیدا ہوا تھا - ڈرہم کا اسقف تھا - اسکی تصنیفات مین سے ایک کتاب جسمین اسنے مطلق مذہب کے تدبیر و نظام عالم سے ثابت کیا ہی بہت مشہور ہے اور ابتک معتبر و مستند ہے -

ایلن ریمزی .... سنہ ۱۶۸۶ء سے سنہ ۱۷۵۸ء تک رہا - شاعر تھا - اوسکی تصنیفات مین سے ایک مثنوی جسمین اعراب و رعاۃ کی خصائل و عادات بڑی خوبی کے ساتھہ نظم کئے ہین بہت مشہور ہے -

صناع مشہور

سر جیمس تھورن ہل ... سنہ ۱۶۷۶ء سی سنہ ۱۷۳۴ء تک رہا - مصور تھا - کلیسائے سینٹ پال کے گنبد پر نقش و نگار بنائے - اوسکی کھینچی ہوئی خاکے ابتک قصر ہیمپٹن کورٹ مین موجود ہین - یہ مصور ملکہ این اور جارج اول کا ملازم رہا -

باب ۳ سوم

عہد شاہ جارج سوم

سنہ ولادت ۱۷۳۸ء سنہ جلوس ۱۷۶۰ء سنہ وفات ۱۸۲۰ء

جب یہ پادشاہ زیب بخش دیہیم خسروی ہوا تو سلطنت برطانیہ کا کوکب اقبال کمال اوج پر تھا اور پٹ وزیر اعظم کی جودت و فطانت اور اولوالعزمی و دور اندیشی سے انگلستان سب ملکون پر گوے سبقت لے گیا تھا۔

پادشاہان فرانس و اسپانیہ نے کہ دونون بوربون کے خاندان سے تھے پادشاہ انگلستان سے لڑنے کے واسطے باہم خفیہ عہد و پیمان کیا۔ جب پٹ کو اس مخفی معاہدہ کی خبر پہنچی تو اوسنے بکمال اصرار کہا کہ پادشاہ اسپانیہ سے فوراً جنگ کی جاے۔ مگر پادشاہی خزانے مین روپیہ کی قلت تھی اس سبب سے اوسکے مشورہ پر کسی نے عمل نکیا اور اوسنے خفا ہو کر وزارت سے استعفا دیدیا اور اوسکی خدمات جلیلہ کے صلہ مین سرکار نے تیس ہزار روپیہ سالانہ کی پنشن اوسکے مقرر کردی اور اوسکی بی بی کو بیرونس یعنے امیرزادی کا خطاب عنایت کیا۔ اوسکے بعد نواب بیوٹ جو کسی زمانہ مین پادشاہ کا اتالیق

تھا وزیر اعظم مقرر ہوا۔ آخر پٹ کا قول صادق آیا اور پادشاہ اسپانیہ
لڑائی پہ آمادہ ہوا۔ مگر اس لڑائی مین پادشاہ موصوف سے جزیرۂ
ھیوانا اور مینلا چھن گیا اور جزائر **غربی لنڈ** مین سے کئی عمدہ
عمدہ جزیرے شاہ فرانس سے چھن گئے آخر دونون پادشاہ خسرو
انگلستان سے صلح کے سائل ہوے اور پیرس دار السلطنت فرانس
مین صلح منعقد ہوئی اور متخاصمین نے بمہر و دستخط خود صلح نامہ کو مستند
و موثق کر دیا۔ اوسی سال مقام ھیوبرٹس برگ مین مجادلین جنگ
ہفت سالہ مین بھی مصالحہ ہو گیا اور اس لڑائی کا بھی خاتمہ ہوا۔

چند ہی مدت کے بعد نواب بیوٹ عہدۂ وزارت سے معزول
ہوا اور اوسکے مقام پر جارج گرینول وزیر اعظم مقرر ہوا۔ اوسکے عہد
وزارت مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ ایک شخص ممبران پارلیمنٹ مین سے جان
ولکس نامی ماخوذ و سزایاب ہوا۔ اس کی ماخوذ ہونے کی یہ کیفیت ہے کہ شخص مذکور
ایلسبری کی طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر تھا اور ایک اخبار کا منشی تھا جو ہفتہ وار چھپا کرتا تھا۔ اوس اخبار
کے پینتالیسوین پرچے مین ولکس نے یہ لکھا کہ پادشاہ فلان تقریر مین
جھوٹ بولا۔ پادشاہ کو متہم بہ کذب کرنیکے جرم مین یہ شخص گرفتار ہوا اور
محبس ٹاور مین مقید ہوا۔ مگر اوسکی روبکاری مین بڑی دقت پڑی
حکام عدالت نے کہا کہ کوئی ممبر پارلیمنٹ کا قید نہین ہو سکتا الا وہ
شخص جو بدخواہی سرکار یا جرم سنگین یا فتنہ پردازی خلل اندازی

اس خلائق ان جرائم مین ماخوذ ہوا ہو۔ دوسرا اعتراض حکام عدالت
نے یہ کیا کہ جس وارنٹ مین کسی شخص خاص کا نام نہو وہ قانونًا ناجائز ہی
مگر باوجودے کہ ایسے ایسے عذر اس مقدمہ مین موجود تھے تاہم ولکس
پادشاہ کی بدگوئی اور تکذیب کا مجرم قرار پایا اور حفاظت قانونی سے
محروم کیا گیا اور فرانسیس مین نکالدیا گیا۔ مگر ۱۷۶۸ع مین وہ وہان سے
پھر آیا اور اہل پارلیمنٹ کی غلبۂ راے سے ضلع مڈل سکس کی
طرف سے محکمۂ مذکورہ کا ممبر مقرر ہوا مگر ممبران محکمۂ عوام نے اوسکی شرکت
اپنے زمرہ مین نہ قبول کی اور اگرچہ سزاے محرومی حفاظت قانونی کا حکم
جو اوسکی نسبت صادر ہوا تھا منسوخ ہو گیا لیکن دو برس کی قید کا حکم
ہوا۔ اوسکی قید ہونے سے بڑے بڑے ہنگامے برپا ہوئے اور لوگون
کو اوس سے ایسی محبّت تھی کہ اوسکی تصویرین اور مورتین بنتی پھرتے
تھے۔ غرض مڈل سکس کے لوگون نے چار مرتبہ ولکس کو اپنی
طرف سے ممبر کرکے بھیجا مگر چارون مرتبہ ممبران محکمۂ عوام نے اوسے
پارلیمنٹ مین نہ دھسنے دیا بلکہ اوسکی عوض مین اوسکے حریف کرنیل لٹرل
کی شرکت منظور کرلی۔ لیکن آخر کو ولکس ہی غالب آیا اور پارلیمنٹ



مین جگھہ پائی اور لنڈن کا کوتوال مقرر ہوا- اسی ہنگامہ و فساد کے زمانہ مین نواب گریفٹن اور اور اہل کاران شاہی کی ہجو و مذمت مین کچھہ خطوط اخبارون مین چھپے جو خطوط جونیس کے لقب سے مشہور ہین—

اِس اثنا مین بعض امر ایسے ظہور مین آئے کہ امریکا سے جنگ عظیم واقع ہوئی- اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ گرنول وزیر اعظم نے اِس غرض سے کہ سابق کی لڑائی کے مصارف کی مکافات ہوجاے بعض کاغذات اور دستاویزون پر جو امریکا مین رائج تھے ٹیکس مقرر کرنا چاہا اور ایکٹ اسٹامپ جاری کیا- امریکا کے نوآباد قصبون مین اون انگریزون کی اولاد متوطن ہوگئی تھی جنکا مذہب پیوریٹن تھا اور جنھون نے چارلس اول کو قتل کرکے سلطنت جمہوری قائم کی تھی- اب جو یہ قانون جاری ہوا تو اون لوگون نے باستقلال تمام اسکی ردّ و قدح کی اور کہا کہ نہ ہمکو انگلستان کی حکومت مین کچھہ دخل ہے نہ ہماری طرف سے پارلیمنٹ انگریزی مین ممبر شریک ہین پھر ہم بادشاہ انگلستان کو ٹیکس کیون دین اور اسٹامپ کے کاغذ کیون مول لین—

جب یہ عذر اہل امریکا کا گرنول وزیر اعظم نے سُنا تو فوراً استعفا دیدیا اور اوسکے مقام پر نواب رُوکنگھم وزیر اعظم مقرر

ہوا - اوسکے عہد قلیل وزارت مین ایکٹ اسٹامپ تو منسوخ ہوگیا
مگر امریکا کی نوآبادبستیون پر ٹیکس مقرر کرنے کا استحقاق بحال خود باقی رہا -
اوسکے بعد نواب گرافٹن اور پٹ وزیر مقرر ہوے اور اگرچہ اس
سیاست دان دیرینہ (یعنے پٹ) نے بہت تنبیہ و تہدید کی کہ خبردار
اب ٹیکس کا نام نہ لینا مگر اوسکی کسی نے نہ سنی اور امریکا کی نوآبادبستیون
مین چاے - سیسہ - شیشہ - کاغذ - نقاشی کے رنگ - ان اشیا کے
تجارت پر تازہ محصول مقرر کیے - اس سبب سے وہان کے لوگون کی
آزردگی آناً فاناً بڑھتی گئی ۱۷۶۸ع مین پٹ داروغۂ دیوا شحانہ نے
طبیعت کی ناسازی سے یہ عہدہ ترک کیا اور محکمہ امرا کا ممبر مقرر ہوا - مگر اس
محکمہ مین وہ ہجوم ارباب سیاست اور وہ زور و شور کے مباحثے اور وہ
ولولہ انگیز و حرارت خیز تقریرین کہان تھین کہ وہ اپنی طبع رسا اور فکر گہر انداز
کے جلوے اوسطرح دکھلاتا جسطرح ہنگام گرم بازاری مباحثہ محکمہ عوام
مین دکھلاتا تھا - دو برس کے بعد نواب گرافٹن نے بھی اپنے ہم منصب
یعنے پٹ کی تقلید کی اور وزارت سے استعفا دیا اور اب نواب
نورتھ وزیراعظم مقرر ہوا - یہ وزیر فرقہ ٹوری سے تھا
اوراسکی وزارت مین امریکا سے برابر لڑائی رہی -

اس اثنا مین انگلستان مین ایک اور گل پھولا - وہ
یہ ہے کہ لنڈن کے اخبار نویسون اور پارلیمنٹ مین اس بات پر

جھگڑا ہوا کہ وہ کہتے تھے کہ ہم محکمہ امرا اور محکمہ عوام کو مباحثے چھاپین گے پارلیمنٹ کہتی تھی ہم نہ
چھاپنے دین گے۔ وُڈفال جسنے خطوط جُونیس چھاپے تھے اس نزاع مین سب اخبار نویسون
کا سرگروہ بنا اور بعض حکام کی اعانت اور دستگیری سے وہ مقدمہ جیتے
اوس زمانہ مین آج کل کیطرح وقایع نگار پارلیمنٹ کی تقریرین حرفاً
بالحرف نہ قلمبند کرتے تھے بلکہ اونکا لُبِّ لُباب لکھ لیتے تھے اور اپنے
گھر پر آکے یاد سے اون تقریرون کو پورا کر لیتے تھے۔

ٹونزند وزیر اعظم کے حکم سے ابتک امریکا مین جو
چاے بھیجی جاتی تھی اوسپر محصول مقرر کیا جاتا تھا مگر اہل امریکا
نے ابتدا سے جو محصول وغیرہ سے انکار کیا تھا اوس مین یک سرِ مُو نہ فرق
آیا علی الخصوص ضلع میساچوسٹس کے لوگون نے انکار مین سب سے
زیادہ مبالغہ کیا۔ انجام کار اون مین سے بیس جوانمردون نے امریکا کو
وحشیون کا لباس پہنکر اور انھین کیطرح اپنے بدن کو رنگ کر بندرگاہ
بوسٹن مین جاکر انگریزی چاے کے جہازون پر حملہ کیا اور چاے کے
صندوق اوٹھا کر سمندر مین انڈیل دیے۔ جب سرکار انگریزی نے یہ ماجرا
سُنا تو بندرگاہ مذکور کو بند کروا دیا اور محصول کا محکمہ وہان سے قصبہ
سیلم مین منتقل کر دیا۔ اس اثنا مین ڈاکٹر فرینکلن جنے کہ اب بڑا نامی
عالم تھا مگر کسی زمانہ مین لنڈن کے ایک چھاپہ والے کا خدمتگار تھا ہزار سر پٹکا
کہ کسیطرح سرکار انگریزی اور اہل امریکا سے مصالحہ ہو جاے مگر عبث و بیکار

آخر سوا ضلع جارجیا کے امریکا کے تمام ضلعون کی لوگون نے
اپنے اپنے وکیل شہر فلاڈلفیا مین بھیجے اور ان سب نی مشورہ کر کر
ایک عرضداشت پادشاہ انگلستان کو لکھی جسکا مضمون یہ تھا کہ
یہ محصول جواب مقرر ہوے ہین ہمپر بہت شاق ہین لہذا امیدوار
ہین کہ انسے بری کئے جائین - جب یہ عرضی انگلستان مین پہنچی تو
کسی نے اسپر مطلق توجہ نکی ہان عقیل لوگ اپنا سر ہلا یا کئے کہ اچھا
دیکھئے سرکار کیسا تگنی کا ناچ ناچتی ہے کہ ساری قدر و عافیت معلوم
ہو جائے گی پٹ نے بھی محکمہ امرا کے مدبرون سے کہا کہ صاحب
یہ کیا حماقت ہے صریح دیکھتے ہو کہ ساری اقلیم امریکا بگڑی ہوئی ہر
اوسپر محصول کئے جاتے ہو - اڈمنڈ برک نے کہ یہ بھی رکن رکین
تھا محکمہ عوام کے ممبرون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ذرا اس مقدمہ مین
سمجھ بوجھ کے دخل دیجئے گا آپ جانتے ہین کہ ہمارا اور اہل امریکا کا
گوشت و خون ایک ہی آخر وہ بھی تو ہمین مین سے ہین اور اسی ملک
سے جا کر وہان بسی ہین ایسا نہو کہ اونکی حق تلفی اور سلب اختیارات
سے رشتہ قرابت اور صلہ رحم ہمارے اونکے قطع ہو جاے اور یہ
رشتہ عجب طرح کا رشتہ ہے کہ لوہے سے مضبوط ہے مگر بال سے
نازک ہے - مگر وزرا نے اس کلام فصیح اور اس تنبیہ و تخویف پر
مطلق اعتنا نہ کی اور اوس طوفان عظیم سے ذرا نہ خوف کیا جسکے آثار
کالشمس فی رابعۃ النہار ہویدا و آشکار تھے اور شہر بوسٹن پر انگریزی

مونٹ گمری اور آرنولڈ نے کینڈا پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوے
جرنیل مونٹ گمری نے شہر مونٹ رایل کو مغلوب کر لیا اور کرنیل
آرنولڈ بھی ضلع مین کے جنگلون کو طے کرکے شہر کوبیک کے قریب
اوس سے آکر ملا اور وہان کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا مگر ان موذیون نے شکست کھائی اور پسپا
ہوے اور مونٹ گمری مارا گیا - اس اثنا مین فوج انگریزی کی کمک
کو ۱۷۰۰۰ کا لشکر جرمنی سے آگیا تھا اور اب امریکا مین فوج سلطانی
مین ۵۵۰۰۰ آدمی کی جمعیت ہوگئی —

دوسرے سال کی لڑائی مین امریکا والون نے اتنی توپین
مارین کہ ہو سپہ سالار انگریزی کے رخ چھوٹ گئے اور اوس نے بوسٹن
کو خالی کردیا اور جہاز پر سوار ہوکر ہیلی فوکس کو روانہ ہوا - اسکے بعد اضلاع
امریکا کے وکلا نے جو شہر فلاڈلفیا مین بتقریب مشاورت جمع ہوے
تھے وہ فصیح و بلیغ اشتہار جاری کیا جسکا نام اظہار خود سری مشہور
ہے - مارچ کے مہینے مین تو انگریزون کو یہ مصائب پیش آئے
جنکا ذکر ابھی کیا گیا مگر اگست کے مہینے مین انکی تلافی بھی خوب ہوئی کہ
جرنیل ہو نے اپنے بھائی کی مدد سے لانگ ایلنڈ کو مغلوب کرلیا
اور واشنگٹن سپہ سالار فوج امریکا کو نیویورک سے نکالدیا اور
فصیل قلعہ پر نشان ظفر بنیان برطانیہ کلان گاڑ دیا —

اور اسکا اشتہار خود سری ۴ جولائی ۱۷۷۶ع

تیسرے سال آغاز جنگ مین اہل امریکا کی مدد کو فرانسیس سے

فوج اور روپیہ آیا - اس فوج کے ساتھ جو افسران فرانسیسی آئے تھے اونمین سے ایک سردار مارکوس ڈی لافیٹ نامی کمسن اور شجاع وجری تھا - آخر دریا سے برینڈی وائین پر لڑائی ہوئی اور انگریزون نے فتح پائی - بعد اوسکے شہر فلڈلفیا اونھون نے مسخر کرلیا - ان دو فتحون سے انگلستان مین لوگون کو امید قوی ہوئی کہ اب امریکا کی نوآبادبستیان ہمارے ہاتھ سے کہان جاتی ہین چندہی روز مین فتح کی خبر آتی ہے - مگر پھر اونھون نے ذلت بھی ایسی اوٹھائی کہ امید فتح مبدل بہ بیم شکست ہوگئی - اسکی صورت یہ ہوئی کہ جنرل برگوین مع فوج کینڈا سے روانہ ہوا راہ مین امریکا کے لشکر نے اوسے مقام سراٹوگا مین ایسا چارون طرف سے گھیر لیا کہ مجبور ہوکر اوسنے سب برنجی توپین اور بندوقین اور میگزین دشمن کے نذر کردیا - اسکے بعد پانچ برس لڑائی رہا اور امریکا والون کو ہر لڑائی مین غلبہ رہا -

[illegible] ۱۷۷۷ء

جاڑے کی فصل مین جنرل واشنگٹن کی فوج پانچ ہفتہ تک گرد شہر فلڈلفیا کے قریب ایک وادی وحشتناک مین پڑی تھی اسکی [illegible] استقلال سے اوسنے یہ مصیبت بڑی جوانمردی سے جھیلی - چوتھی لڑائی جون مین شروع ہوئی - اسکی کیفیت یہ ہے کہ جنرل ہو کے مقام پر اب سر ہنری کلنٹن سپہ سالار فوج انگریزی مقرر ہوا اوسنے چندہی مدت مین شہر فلڈلفیا جہان انگریزی فوج جاری

[illegible] ۱۷۷۸ء

کی فصل مین بہی تہی چہوڑ دیا اور امریکا والون نے اوسپر قبضہ کرلیا - ادہر انگلستان مین ایک قیامت بپا ہوئی کہ وہ مدبر با توقیر اور سیاست دان یعنی پٹ امر کیا اسطرح سے کہ ایک دن اوس پیرانہ سالی اور ضعف و نقاہت مین اوسنے محکمہ امرا مین اس زور و شور اور ولولہ و طنطنہ سے جنگ امریکا کی مذمت کی کہ آخر غش کہا کر زمین پر گرا اور اوسے وہان سے اوٹھا کر گھر لے گئے پھر وہ بستر بیماری سے نہ اوٹھا -

پانچوین لڑائی امریکا کے اضلاع جنوبی مین ہوئی مگر اس مین کوئی امر ایسا نہین ہوا کہ قابل درج تاریخ ہو -

چہٹی لڑائی مین کلنٹن سپہ سالار انگریزی نے شہر چارلس ٹن لے لیا اور جنرل آرنولڈ کہ دریائے ہڈسن پر ایک قلعہ کا حاکم تھا اہل امریکا کو چہوڑ کر انگریزون سے آملا اور فوج انگریزی کا سردار مقرر ہوا - میجر آینڈری نے انگریزون کا قبضہ چارلس ٹن پر کروادیا تھا لہذا جاسوسی کی علت مین امریکا کے سپاہیون نے اوسے گرفتار کیا اور جنرل واشنگٹن نے اوسے پہانسی دیدی اور اگرچہ اوسنے بہت منت و سماجت کی مگر کچھہ شنوائی نہوئی -

ساتوین سال سپاہ انگریزی پھر مصیبت عظیم مین مبتلا ہوئی -

وہ مصیبت یہی تھی کہ لارڈ کورنوالیس جسنے گیٹس اور لافیٹ سرداران فرانسیسی کو شکست دی تھی قصبۂ یورک ٹون مین گھر گیا اور جنرل واشنگٹن نے اس حکمت سے اپنی فوج کو لیجا کر اوسکا محاصرہ کر لیا کہ کورنوالیس کو کچھہ نہ بن پڑا سوا اسکے کہ ... ے آدھی سوجو اوسکے ساتھہ محصور تھے ہتھیار رکھوا دئے۔ بس یہ انگریزون پر قیامت کی چوٹ پڑی اور اگرچہ اسکے بعد بھی برس روز تک لڑائی رہی مگر امریکا کی نوآبادبستیان بس اوسی وقت سے سلطنت برطانیہ سے جدا ہو گئین اور چند روز کے بعد متخاصمین نے باہم معاہدہ کر لیا اور سرکار انگریزی نے امریکا کے تیرہ ضلعون کی خودمختاری اور خودسری تسلیم کرلی — ان اضلاع کا لقب ممالک متحدہ ہے اور انمین جبسے اب تک برابر سلطنت جمہوری چلی آتی ہے اور تیسری برس ایک شخص اوسکا سربراہ کار مقرر ہو جاتا ہے —

خودسری امریکا مسلمہ شد ۱۷۸۳ء

جنگ امریکا کے سالہاے آخری مین پادشاہ انگلستان ایک اور لڑائی مین پھنس گیا۔ یہ لڑائی انگلستان کے قرب جوار کے پادشاہون سے ہوئی اور اسمین انگریزون کو بڑا خون جگر کھانا پڑا — اسکی کیفیت یہ ہے کہ پادشاہان فرانس و اسپانیہ و ھالنڈ نے باہم متفق ہو کر خسرو انگلستان سے لڑنے پر کمر باندھی اور سلاطین روس و سویڈن و ڈینمارک نے اونمین سے کسیکی شرکت تو نہ کی مگر اپنی اپنی

مقام پر مستعد بیٹھی رہے کہ جب مناسب موقع ملے اور خوف ضرر نہو یکبارگی انگلستان پر ٹوٹ پڑین - مگر باوجودیکہ یہ چھہ پادشاہ اکٹھا ہوے تھے پھر بھی پادشاہِ انگلستان ہی غالب آیا - اس لڑائی مین بڑا معرکہ یہ ہوا کہ تین برس تک یعنے ۱۷۷۹ء سے ۱۷۸۲ء تک سپاہِ اسپانیہ اور فوجِ فرانسیسی جبل الطارق کا محاصرہ کیئے رہی مگر فتح نہ نصیب ہوئی -

ادھر ۱۷۸۰ء مین لنڈن مین ایک ہنگامۂ عظیم اور قیامتِ کبریٰ برپا رہی - اسکا سبب یہ ہوا کہ دو برس کا عرصہ ہوا تھا کہ چند قوانین مشعر تشدد بر فرقۂ کیتھولک منسوخ ہوگئے تھے لہذا ۱۷۸۰ء مین ایک شخص جارج گورڈن نامی ایک انبوہِ کثیر عوام کالانعام کا ساتھہ لیکے محکمۂ عوام مین گیا اور ایک عرضی جسمین مضمون پیش کی کہ یہ قوانینِ شدیدہ نسبت فرقۂ طاغیۂ کیتھولک کی بحال کیئے جائین - یہ عرضی پارلیمنٹ نے منظور نکی بس اسپر ایک ہنگامۂ عظیم برپا ہوا اور ان بدمعاشون نے فرقۂ کیتھولک کے معابد و کنائس مین آگ لگادی اور محبس نیوگیٹ اور اور قیدخانون کے دروازے کھول دیئے اور قیدیون کو رہا کردیا - غرض سات روز تک لنڈن کو بازار بدمعاشون کے قبضہ مین رہے اہل فوج نے تلوار و نیزے بھی اونھین مارا گولیان بھی برسائین مگر اونھین کچھہ اثر نہوا آخر جب ۴۰۰ آدمی مارے گئے تب سیدھی ہوسے - اونکا سرگروہ کار گورڈن

جھلنا نے بھجوا دیا گیا بعد اوسکے اوسکی تحقیقات ہوئی اور وہ جرم سے بری کیا گیا۔ بعضون کا قول ہے کہ بعد رہائی کے یہ شخص یہودی ہو گیا اس ہنگامہ کا نام ہنگامۂ گورڈن درج تاریخ ہے۔

اودھر تو سلطنتِ برطانیہ اور اضلاعِ[1] امریکا مین جدال و قتال ہو رہا تھا اور رشتۂ قرابت و ہمقومی ان دونون ملکون مین قطع ہو جاتا تھا اودھر کپتان کوک اور طبقاتِ زمین مین جزیرے دریافت کر کرکے ممالکِ برطانیہ مین شامل کرتا جاتا تھا۔ یہ جہاز ران کہ نہایت مشہور و معروف ہے اور کہہ سکتے ہین کہ اسی نے جزیرۂ اسٹریلیا مین اتنی اتنی بڑی بستیان انگریزون کی بسائین ۱۷۲۸ء مین ضلع یورک مین پیدا ہوا تھا اور ۱۷۶۸ء اور ۱۷۷۹ء کے درمیان مین اسنے دریا کی راہ سے تین دورے تمام دنیا کے گرد کیے اور خاصۃً بحارِ جنوبی اور ساحلِ اسٹریلیا کی تفحص و تفتیش مین مشغول رہا۔ ۱۷۷۹ء مین ایک اسٹریلیا کے باشندے نے اوسے جزیرۂ اووہی مین دغا سے مار ڈالا۔

۱۷۸۲ء مین پٹ وزیر اعظم کا بیٹا ولیم پٹ ۲۳ برس کا

[1] ان اضلاع کا نام نیو انگلنڈ یعنے انگلستان جدید ہے اور انکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ انھین انگریزون نے بسایا تھا۔ یہ اضلاع شمالی امریکا کے شمال و مغرب مین واقع ہین ۱۳۔

سن مین وزیر اعظم اور مہتمم خزانۂ عامرہ مقرر ہوا۔ اس وزیر سی کم سن کوئی وزیر انگلستان مین نہین ہوا اور اس سے بہتر بھی بہت کم وزیر ہوے وہ قبل وزیر اعظم ہونے کے تین برس تک پارلیمنٹ کا ممبر رہچکا تھا۔

اب انگریزون کی سلطنت ہندوستان مین یوماً فیوماً بڑھتی جاتی تھی۔ ۱۷۶۱ء مین اونھون نے پونڈچری واقع ساحل ملابار فرانسیسیون سے چھین لیا۔ اس شکست سی ہندوستان مین حکومت فرانسیسی کو زوال آگیا۔ ۱۷۷۳ء مین وارن ہیسٹنگس پہلا گورنر جنرل ہندوستان کا مقرر ہوا۔ یہ شخص ۱۷۵۰ء مین ۱۷ برس کی عمر مین انگلستان سے آیا تھا اور پیشتر سرکار کمپنی مین منشی یا متصدی مقرر ہوا تھا۔ بعد حصول منصب گورنری وہ ہندوستان کی تسخیر مین مصروف ہوا اور وسط ہند مین مرہٹون کو زیر کیا اور حیدر علی اور اوسکے بیٹے ٹیپو سلطان والیان میسور کو مغلوب و مقہور کیا۔ مگر یہ گورنر جنرل دو باتون سے بدنام ہوگیا۔ ایک یہ کہ اسنے ہنود کے معبد یعنے بنارس کو لوٹ لیا دوسرے یہ کہ نواب بہو بیگم مادر نواب آصف الدولہ وزیر اودہ کی دولت ضبط کرلی۔ یہ دونون امر اوسنے اسواسطے کئے تھے کہ مصارف جنگ کے لئے روپیہ بہم پہنچے اور ان امور سے اہل انگلستان اوسنے ایسے آزردہ

و نالان ہوئے کہ جب وہ انگلستان مین پھر گیا تو بجرم تظلّم و تشدّد براہلِ ہند ماخوذ ہوا اور قصر الامارۃ ویسٹ منسٹر مین پیشگاہِ فرمان فرمایانِ محکمہ امرا اوسکی روبکاری ہوئی۔ ہنگامِ پیشیِ مقدّمہ اُدمنڈ برک نے ایسی فصیح و بلیغ تقریر کی کہ اوسکا عدیل و نظیر نہین ہوا جیمس فوکس اور رچرڈ برنسلی شریڈن کہ یہ دونون بھی بڑے فصیح اللّسان اور سحر بیان تھے برک کی طرف ہوگئے۔ مجرم مدّعی علیہ یعنے ہیسٹنگس کی جانب سے تین وکیلون نے روبکاری کی اور بعد اختتام مقدمہ یہ تینون اپنی لیاقت و قانون دانی کے سبب سے خلعتِ ججی سے مخلّع ہوے۔ غرض سات برس تک یہ مقدمہ لڑا کیا اور کسی قدر توقّف و امہال کے بعد روبکاری ہوا کی۔ انجام کار ہیسٹنگس جرم سے بری ہوگیا مگر اس مقدمہ مین اوسکا روپیہ اسقدر صرف ہوا کہ گویا وہ فقیر ہوگیا۔ اور آخرِ ایّام زندگانی اوسنے اپنی املاکِ قدیم مین سے ایک مکان مین بسر کئے اور سرکار کمپنی سے چالیس ہزار روپیہ سالانہ پنشن اوسے ملا کی۔

۱۷۸۶ء مین لارڈ کورن والِس گورنر جنرل ہند مقرّر ہوا اور اوسنے ٹیپو سلطان والی میسور کا آدھا ملک چھین لیا۔ پھر جب ۱۷۹۹ء مین ولزلی گورنر جنرل ہوا تو اوسکے عہد وزارت مین سرِنگ پٹن جو دار الخلافتِ میسور بھی

مسخر ہوا اور ٹیپو سلطان مارا گیا اور حیدر علی کی ریاست
بالکل غارت ہوگئی۔ اس معرکہ کے چار برس کے بعد مرہٹوں نے
دہلی پر قبضہ کرلیا اور جنرل لیک نے انہیں جمنا کے کنارے شکست
دی۔ بس اس شکست سے خاندان جلیل الشان سلاطین مغلیہ
دولت علیہ برطانیہ کا دست نگر اور وظیفہ خوار ہوگیا۔

باب چہارم

بقیہ حالات عہد جارج سوم

اٹھارویں صدی عیسوی میں انقلاب سلطنت فرانسیس
اعظم وقائع ہوا۔ یہ انقلاب ۱۷۸۹ء میں شروع ہوا اور ۱۷۹۵ء میں
تمام ہوا۔ اسکے تین سبب ہوئے۔ اوّل یہ کہ والٹیر اور روسو نے
کہ مشاہیر علماء فرانس سے تھے ایسی کتابیں مشعر کفر و الحاد
تصنیف کیں کہ وہ باعث انتشار و اختلال عوام ہوئیں۔ دوم یہ کہ
امرائے غدار نے غربا پر ظلم و جبر کیا۔ سوم یہ کہ بادشاہ فرانس کی اسراف
اور فضول خرچی سے خزانہ خالی ہوگیا۔ غرض اس انقلاب عظیم میں
خاندان قدیم شاہان بوربون پر زوال آگیا اور لوئی شانزدہم بادشاہ
فرانس اور اوسکی ملکہ میری آنٹائینٹ قتل ہوئے۔ سوّین مسیحی

مین ہرج و اختلال عظیم واقع ہوا سو لوگ بندۂ خدا سے بندۂ عقل ہو گئے —
اور تمام فرانسیس مین خون کے دریا بہگئے — یہ طوفان عظیم بر اعظم
یورپ مین دور تک پھیل گیا اور اسکی موجین ساحل برطانیہ
سے بھی ٹکرائین مگر کچھہ گزند نہ پہنچا سکین —

فرانسیس کی سلطنت سلطنت شخصی موروثی تھی پس
جب ایک جمہور عوام اوسسے برگشتہ و مخالف ہو گیا تو اور پادشاہان
یورپ بھی جنکا ملک فرانسیس کے قریب واقع تھا خائف و ترسان
ہوئے کہ مبادا ہماری رعایا بھی ہمسے یہی سلوک کرے — آخر جب
لوئی پادشاہ فرانس کو رعایا نے مار ڈالا اور سلطنت جمہوری
قائم کی تو پادشاہان برطانیہ و ہالنڈ و اسپانیہ و اسٹریا
و پروشیا باہم متفق ہو کر اوسسے لڑائی پر آمادہ ہوئے اور اور پانچ
چھوٹے چھوٹے رئیس بھی اونکے شریک ہوئے — اور اب جو آتش حرب
مشتعل ہوئی وہ ۲۲ برس تک افروختہ رہی —

مگر چند ہی روز مین ظاہر ہو گیا کہ اس انقلاب عظیم
سے فرانسیس کی قوت زائل نہین ہوئی بلکہ اور زائد ہو گئی — اب کچھہ
انگلستان اور فرانسیس کے لڑائی کی کیفیت سنئے کہ ساحل بحیرۂ روم
پر ایک مستحکم قلعہ جسکا نام ٹولون ہے فرانسیسیون کے قبضہ مین

تھا۔ جب انگریزی فوج بحری نے اوسکا محاصرہ کیا تو اہل قلعہ قلعہ سپر دست بردار ہوئے۔ مگر بعد اوسکے سپاہِ فرانسیسی نے بسرداری نپولین بونا پارٹ اوس قلعہ پر اتنی توپین ماریں کہ انگریزون کو اوسے ویسے ہی دیتے بن پڑا۔ اب اس سردارِ جلیل الشان افخر اسکندر رودار(۱) یعنے نپولین کا حال بگوشِ ہوش سُنئے کہ یہ جزیرۂ کورسکا کا رہنے والا تھا اور فوج کے مدرسہ مین علم حاصل کیا تھا اور علم ریاضی مین ید طولے رکھتا تھا اور فرانسیسی توپ خانہ کا افسر مقرر ہوا تھا مگر ابھی تک اسے کچھ مرتبہ نہ حاصل ہوا تھا۔ ہان فرانسیس مین اوسے اوسدن شہرت اور وقعت حاصل ہوئی جسدن سپاہ فرانسیسی نے بمقتضی خیر خواہی و دلسوزی خاندان شاہی محلسرائے ٹوئی لری پر یورش کیا اور نپولین نے ایسی گراپ ماری کہ اوسکے دھوین اُڑا دیئے اور اوس محلسرا کے سامنے سے اوسے بھگا دیا اور منتظمین سلطنت جمہوری فرانس کی جان بچالی۔ یہ ماجرا ۴ اکتوبر کو ۱۷۹۵ء مین ہوا۔ دوسرے سال نپولین نے جوزفاین بوہارنی سے شادی کی اور اوسکی وجہ سے وہ اطالیہ مین فوج فرانسیسی کا سپہ سالار مقرر ہوا اور وہان پادشاہ اسٹریا اور اوسکے شرکا کو ایک ہی سال مین

۱؎ یہ کونسل فرانسیس مین بعد انعدام حکومتِ پادشاہی و استقرارِ سلطنت جمہوری مقرر ہوئی تھی اسمین پانچ شخص تھے او نسے احکام و قوانین کا نافذ کرنا اور اونکو موافق عمل کروانا متعلق تھا ۱۲

اتنی شکستین دین کہ اونکا زور ٹوٹ گیا اور ایسی ایسی معرکہ کی لڑائیان ہارین کہ شجاعانِ یورپ کے زہرے آب ہو گئے۔

ادھر پارلیمنٹِ انگریزی مین پِٹ وزیراعظم بکمال اصرار والحاح کہہ رہا تھا کہ ہرچہ باداباد نپولین سے لڑائی چلی جائے۔ مگر فوکس اوسکا بڑا رقیب موجود تھا اوسنے بھی ساری سحر بیانی اسی مباحثہ مین ختم کی اور کہا کہ میری دانست مین مصالحہ کر لینا انسب و اَولیٰ ہے اسواسطے کہ قرضۂ قومی بہت بڑھ گیا ہے اور اب اوسکی تعداد چار ارب تک پہنچ چکی ہے اگر لڑائی رہی تو خدا جانے یہ قرضہ کہان تک پہنچ جائے گا۔

۱۷۹۶ء مین پادشاہِ اسپانیہ فرمان روائے برطانیہ سے عازم پیکار ہوا اور شاہِ ہالنڈ تو پہلے ہی اوسکا ساتھ چھوڑ چکا تھا۔ غرض اب وہ پادشاہانِ یورپ کے نرغہ مین تن تنہا رہگیا۔ وہ وقت بھی انگلستان پر بڑی قیامت کا وقت تھا اور اوسی حال مین ایک اور آفت نازل ہوئی کہ بنک انگلستان نے نقد روپیہ دینا موقوف کردیا ادھر فوج بحری آمادۂ فساد ہوئی اور ناخداؤن نے ایک حشر برپا کر دیا کہ ہماری تنخواہین زیادہ کردی جائین۔ اسپٹ ہڈ مین تو اونھین سمجھا بوجھا کر دھیرا کیا

مگر نورا کے ملاحون نے ایک نہ سنی اور جہازون کو پکڑکر دریاے ٹیمس کے اس کنارے سے اوس کنارے تک اونکی ایک قطار باندہ دی کہ عبور و مرور کی جگہہ نرہے - آخر یہ مفسد جب راضی ہنے جبکہ انکے سربراہ کار گرفتار ہوکر پہانسی دیے گئے - مگر اب دو بحری لڑائیان اہل انگلستان نے ایسی فتح کین کہ تمام سال جو غم و اندوہ طاری رہا تھا وہ کم ہوگیا - ایک لڑائی تو ماہ فروری مین اس سینٹ ونسنٹ کے قریب ہوئی اور اسمین جرٓوِس امیر البحر اور نلسن نے ۱۵ جہازون سے اسپانیہ کے ۲۷ جہازون کو شکست دی دوسری لڑائی ماہ اکتوبر مین ہوئی اور اسمین ڈنکن امیر البحر نے ہالنڈ کی فوج بحری کو قریب دیہ کیمپر ڈون کے شکست دی

دوسرے سال دو سانحے عظیم ہوے - ایک یہ کہ آیرلنڈ مین بلوے ہوا - دوسرے یہ کہ نپولین نے مصر پر فوج کشی کی

انقلاب سلطنت فرانسیس نے جیسا اثر پیدا آیرلنڈ مین

پیدا کیا ویسا یورپ کے کسی ملک مین نہین کیا - اہل امریکا کی سرخروئی اور کامیابی دیکھکر آیرلنڈ مین فوج والنٹیر کو بھی ولولہ پیدا ہوا اور اونھون نے

ل یہ ایک قسم خاص کی فوج ہوتی ہے جسمین لوگ خود بھرتی ہوجاتے ہین اور قواعد وغیرہ سیکھتے ہین اور اکثر اجرت پاتے ہین مگر بعض بلا اجرت بھی کام کرتے ہین - اس قسم کی فوج نپولین بوناپارٹ کی لڑائیون مین سپاہ انگریزی مین بہت تھی - بلم ٹیر اسی لفظ والنٹیر کی خرابی ہے ۱۲

بھی دو غرضون سے باہم اتفاق کر لیا- ایک اصلاح پارلیمنٹ- دوسرے
ابراو استخلاص فرقہ کیتھولک از قوانین شدیدۂ غلیظہ- مگر سرکار
انگریزی نے اپنے حسن تدبیر اور حکمت عملی سے اونکا جتھا توڑ دیا-
بعد اوسکے ۱۷۹۱ء مین شہر بلفاسٹ مین پراٹسٹنٹ و کیتھولک
مین اجتماع نقیضین ہوا اور ان دونون فرقون نے بشارکت یکدیگر
ایک جماعت متحدہ قائم کی- اس جماعت کا مقصود ظاہری تو
وہی تھا جو فوج والنٹیر کا تھا مگر باطنًا اسے یہ منظور تھا کہ ایرلنڈ
کو سلطنت برطانیہ سے جدا کر لے- پس اس غرض سے اسنے
بادشاہ فرانس سے مخفی مکاتبہ و مراسلہ جاری رکھا اور جب ساز و سامان
خوب درست ہو گیا تو ایک دن مقرر کیا کہ سب کے سب ملک بلوے کر دین مگر سرکار کو اس سازش
کی خبر بر وقت پہنچی اور اسکے سرراہ کار جنمین سے ایک کا نام لارڈ فٹزجیرلڈ تھا بحکم
سرکار گرفتار ہوئے- بعد اسکے ایک اور فساد ہوا مگر دیر تک آخر اسمین بھی مفسدون نے منہ کی کھائی-
انٹرم اور ڈون مین تو اس فساد کا اثر کچھ خفیف سا ہوا مگر وکلو
اور وکسفرڈ مین دو مہینے تک نائرۂ فساد بغایت التہاب و اضطرام
مشتعل رہا- آخر ضلع وکسفرڈ مین بالائی کوہ ونگر لڑائی ہوئی
اور جنیل لیک نے ایک گروہ عظیم فوج بغاوت شعار کو شکست
دی- جب اس فساد کا خاتمہ ہو چکا جب سپاہ فرانسیسی بجمعیت
۹۰۰ نفر خلیج کلالہ واقع ضلع میو مین باغیون کی مدد کو آئے
اور جہاز سے اوتر کر ایرلنڈ کے اندر داخل ہوئی- مگر مہینہ بھر بھی

بغاوت ایرلنڈ ۱۷۹۸ء

نہ گذرا تھا کہ کیورنک واقع دریائے شیلٹ مین اوسنے فوجِ انگریزی
کے سامنے ہتھیار ڈالدئے۔

اب کچھ نپولین کے قہر و غلبہ کا حال سُنئے کہ دو برس
تک وہ مصر اور شام مین مقیم رہا اور اس بات مین سرگرم و ساعی رہا
کہ کوئی راہ ایسی نکل آئے کہ اوسے ہندوستان کو جا کر فتح کرے مگر یہ کوشش اوسکی محض بیسود
ہوئی۔ اوسکی سفر کی یہ کیفیت ہے کہ وہ شہر ٹولون سے ایک بڑا بھاری بیڑا جہازون کا اور ایک فوج جرار
لیکر چلا اور راہ مین جزیرہ مالٹا کو فتح کیا یہانتک کہ اسکندریہ
مین پہنچ گیا۔ وہان سے جو چلا تو قاہرہ مین دم لیا اور قریب
اہرامِ مصریہ کے عسکرِ ممالیک مصر کو شکست دی۔ مگر جب
نپولین فرانس سے چلا تھا تو نلسن امیر البحر انگریزی بیڑی اوسکے
عقب مین آیا تھا۔ آخر خلیج ابوقیر مین لڑائی ہوئی اور امیر البحر
انگریزی نے فرانسیسی جہاز سب تباہ و برباد کر دئے۔ یہ لڑائی قریب
غروبِ آفتاب شروع ہوئی اور تا طلوعِ فجر رہی۔ نلسن کو سر مین
ایک لوہے کا ٹکڑا اُڑکے لگا اور بڑا زخم پڑ گیا۔ اودھر فرانسیسیون
کا بڑا جہاز جسپر علم لشکر نصب تھا مع امیر البحر اور ١٠٠٠ خدام جہاز کے
دھوئین اُڑ گیا۔ اور تیرہ فرانسیسی جہازون مین سے نو جہاز انگریزون کے
ہاتھ آئے اور دو کو اونھون نے جلا دئے فقط دو چھوٹے چھوٹے
جہاز بچکر نکل گئے۔ غرض اس جنگِ بحری مین انگریزون کو ایسی فتح

جنگِ ابوقیر و شکستِ فوجِ فرانس [illegible] ١٧٩٨ع

ہمیشہ

مبین وظفر کامل حاصل ہوئی کہ کبھی نہ ہوئی تھی ۔ اور اسکے سبب سے
نپولین کی فوج ریگستانِ مصر مین پھنس گئی مگر اوسے بے لڑائی کٹ
چین آتا تھا ۔ آخر ۱۷۹۹ء مین وہ اپنے لشکر کو اوس ریگستان سے
جو مابین مصر و فلسطین واقع ہے نکالکر لے گیا اور شہر یافہ کو
فتح کرکے شہر عکّہ کا محاصرہ کر لیا ۔ مگر سپاہِ برطانیہ اور فوج
دولت عثمانیہ نے بسرداری سر سڈنی اسمتھ
اوسے عکّہ سے ہٹا دیا ۔ اوسیوقت فرانس سے کچھ ایسی موحش
خبر آئی کہ نپولین نے فوج کو تو مصر مین چھوڑا اور خود بعجلت
تمام بسوے وطنِ مالوف روانہ ہوا ۔ جب اوسکی فوج بے سر رہگئی
تو ہمت ہار گئی اور ۱۸۰۱ء مین سر رالف ابرکرومبی نے
اوسے شکست دی مگر اوسے بھی لڑائی مین ایسا زخم کاری لگا کہ جان بر
نہوا ۔ بس اس شکست پر جنگِ مصر کا خاتمہ بالخیر ہو گیا ۔

۱۸۰۱ء [illegible]

۱۷۹۸ء مین جو ایرلنڈ مین غدر ہوا اوسّے
ثابت ہوا کہ اوس ملک کو سلطنتِ برطانیہ سے زیادہ
متّحد و مرتبط کر لینا ضرور ہے ۔ اہلِ ایرلنڈ نے اس باب مین
بڑی حجّت کی اور اتّحادِ ہر دو پارلیمنٹ سے بہت مانع ہوئے ۔ آخر بعد
مباحثہ و مطارحۂ بسیار دونون ملکون کی پارلیمنٹ متّحد کر لی گئی
اِس ۵۰ برس کے زمانہ مین اہل ایرلنڈ کو اس اتّحاد سے منافع

لا تعدّ و لا تحصی ہوے ہین اور بعد اسکے یہ اتّحاد ہوا جیسے یہ دستور ہے
کہ اہل آیرلنڈ کی طرف سے ۳۲ امیر اور ۱۰۰ وکلائے رعایا پارلیمنٹ
شاہی مین شریک شورے رہتے ہین - اور آیرلنڈ کے سوداگرون
کو بہت سے جدید اور عمدہ اختیارات تجارت حاصل ہوگئے ہین
اور وہان کے لوگون سے محصول بھی بہ نسبت رعایاے برطانیۂ
عظمی[1] کے بہت کم لیا جاتا ہے - بعد اتّحادِ ہر دو پارلیمنٹ اہل آیرلنڈ
چند مدّت تک بہت ملول اور آزردہ خاطر رہے یہانتک کہ سنہ ۱۸۰۳ء
مین شہر ڈبلن کے بازارون مین ہنگامہ ہوا مگر رات ہی بھر مین فساد
دفع ہوگیا اور بانی فساد مسٹر ایمٹ کہ بڑا ذی لیاقت شخص تھا
مگر مفسدون کے اغوا مین آکر اونکا سربراہ کار بنا تھا بجرم فتنہ پردازی
معاقب بسزاے موت ہوا - پٹ وزیر اعظم نے کہا کہ میری راے
مین اگر فرقۂ کیتھولک قوانینِ شدیدہ سے بری کر دیا جائے تو آیرلنڈ
سے جو اتّحاد ہوگیا ہے اوسی زیادہ تر دوام و استحکام ہو جائیگا مگر بادشاہ
نے اوسکی راے نہ منظور کی لہذا اوسنے وزارت سے استعفا دیا اور اوسکی
مقام پر ہنری ایڈنگٹن وزیر اعظم مقرر ہوا -

اب پال شہنشاہ روس نے انگلستان پر یورش کرنے
کا ارادہ کیا اور یورپ کے شمالی ملکون کے بادشاہون سے عہد و پیمان

[1] یعنے انگلنڈ اور اسکاٹ لنڈ اور ویلس ۱۲ -

ترکیب کی جیسے سابق مین کی تھی کہ مسلّح و مکمّل ہو کر اپنے اپنے مقام پر منتظر رہے کہ جب موقع ملے انگلستان پر یکبارگی ٹوٹ پڑین مگر نیلسن امیر البحر انگریزی نے آب نائے سینڈن کی راہ سے جا کر چار گھنٹہ مین ڈینمارک کے جنگی جہاز مقام کوپن ہیگن مین بالکل تباہ و برباد کر دئے۔ اس ماجرے سے چند روز پیشتر پال شہنشاہ روس مار ڈالا گیا اور اوسکے بیٹے الگزنڈر نے پادشاہ انگلستان سے مصالحہ کر لیا۔ بعد اسکے تمام سلاطین یورپ نے مقام آمینس مین صلح نامہ مرتب کر کے اوسپر مہر و دستخط کر دئے۔ مگر یہ مصالحہ صرف برائے نام ہوا اور برس دن کے اندر ہی پھر لڑائی شروع ہو گئی۔

سنہ ۱۸۰۴ء مین پٹ پھر وزیر اعظم مقرر ہوا۔ سنہ ۱۸۰۲ء مین نپولین فرانسیس کی سلطنت جمہوری کا مدار المہام مقرر ہو چکا تھا اور اب تو وہ شہنشاہِ فرانسیس تھا اور اٹھارہ سپہ سالار جرّار و آزمودہ کار و جان نثار اوسکی نصرت و حمایت کو موجود تھے پس اب اوسنے عنانِ عزیمت بسوئے تسخیر ممالکِ یورپ منعطف کی۔ اب پادشاہانِ یورپ کو وا آماناہ ثقلت موازینہ او خفت کا مضمون پیش آیا اور وہ ڈرے کہ ایسا نہو کہ نپولین کے قہر و استیلا سے میزانِ سلطنت کا ایک پلہ

فوق الثریا اور ایک تحت الثریٰ پہنچ جاسکے - مگر جس ثبات و استقلال سے اونھون نے اس پادشاہ جبار کا مقابلہ کیا اور جیسا مخذول و مقہور یہ فرعون بے سامان ہوا ویسا کوئی نہین ہوا -

نپولین نے جو یہ قصد عظیم کیا تھا کہ تمام ممالک یورپ کو مسخر کرے اُسکا ایک جزیہ بھی تھا کہ برطانیہ پر حملہ کرے - اس غرض سے اوسنے بولون مین ایک جنگی جہازون کا بیڑا مہیا کر رکھا تھا کہ طرفۃ العین مین فرانسیسی لشکر انگلستان مین مثل سیل پہنچ جاسکے مگر نلسن امیر البحر کی بیدار مغزی اور ہیبت سے انگلستان شر اعدا سے محفوظ و مصئون رہا - جب ادھر نپولین کی دال نہ گلی تو فوج کو دریاے ڈینیوب کی طرف لگیا وہان آسٹریا کی فوجین اوسکا مزہ لینے کو تیار ہو رہی تھین -

جنگ ٹرافلگر و فتح نلسن بر فوج متفقہ فرانس و اسپانیہ
مطابق ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۸۰۵ع

پہلے پادشاہ اسپانیہ نپولین کا شریک ہوا تھا - مگر نلسن نے ان دونون کی فوج بحری کو قریب راس ٹرافلگار کے شکست فاش دی اور ۳۳ جہازون مین سے ۱۹ چھین لئے - اس لڑائی مین امیر البحر مذکور کو گولی لگی اور قبل غروب آفتاب اوسنے انتقال کیا - اوسکی نعش کو بہ تزک و احتشام شاہانہ لیجا کر کلیسائے سینٹ پال مین دفن کیا اور سب کو اوسکے مرنے کا صدمۂ عظیم ہوا -

۲ ڈسمبر ۱۸۰۵ع مین نپولین نے اسٹولٹز کی لڑائی مین پادشاہ اسٹریا کی قوت توڑ دی - پھر ۵ اکتوبر ۱۸۰۶ع مین ایک ہی دن مین اور ایک ہی لڑائی مین پادشاہ پروشیا کو زیر کیا - اب سارا یورپ اوسکے قبضہ مین آ گیا سوا روس اور انگلستان کے - روس تو شدت زمستان اور کثرت صحراہاے ناگزیر و بے پایان سے بچ گیا اور انگلستان حیلولۃ بحر ذخار اور احاطۂ دیوارہای چوبین (یعنی جہازون) سے محفوظ و مامون رہا - پٹ اور فوکس نے نظم امور سیاست مین اسقدر مشقت شدیدہ اور ریاضت شاقہ کی کہ مشرف بہلاکت ہوئی اور ۱۸۰۶ع مین چند ماہ کی تقدیم و تاخیر سے دونون نے اس دار المحن سے رحلت کی - پٹ کا سن تو کل ۴۲ برس کا تھا مگر فوکس کو ۵۸ سال کی عمر نصیب ہوئی -

نپولین خوب جانتا تھا کہ انگریزون کی قوت تجارت سے ہے اور اونھین تو ہینًا قوم دوکانداران کہتا تھا - پس اوس نے شہر برلن سے احکام جاری کئے کہ جزائر برطانیہ کی راہین قطعًا مسدود کر دی جائین اور تمام بنادر یورپ مین انگریزی جہاز نہ آنے پائین - اسکی عوض مین وزراے انگلستان نے یہ حکم جاری کیا کہ جو پادشاہ نہ ہمارا شریک ہو نہ نپولین کا وہ اوسکے ملک یعنی فرانسیس اور اوسکے شرکاء کے ملکون سے ہرگز تجارت

نکرے - بعد اوسکے اہلِ برطانیہ نے شاہ ڈینمارک کے جہاز چھین لئے حالانکہ وہ متخاصمین مین سے کسی کی طرف نہ تھا - پس یہ سراسر اونکی یادتی تھی

اب نپولین نے ممالکِ یورپ کو مسخر کرکے اپنے اعزا و اقربا مین تقسیم کرنا شروع کیا - چنانچہ اپنے بھائی لوی کو ھالنڈ کا بادشاہ کردیا اور اپنے بھنوئی میورٹ کو نیپلس کا فرمان روا بنا دیا اور اب اوسنے چاہا کہ اپنے دوسرے بھائی جوزف کو اسپانیہ کا بادشاہ بنائے - بس اس تحکم و دست درازی سے وہ لڑائی پیدا ہوئی جسے اہل تاریخ جنگِ جزیرہ نما کہتے ہین اور جس سے ہوس جہان بانی و کشورستانی جو نپولین کے سرِ شوریدہ مین سمائی ہوئی تھی اور یوماً فیوماً زیادہ ہوتی جاتی تھی ذرا کم ہوگئی -

غرض جب اہل اسپانیہ نے دیکھا کہ نپولین کا دانت ہمارے ملک پر بھی ہے تو وہ بھی لڑائی پر تل گئے اور بادشاہ انگلستان سے مدد مانگی - اونکی عرض قبول ہوئی اور آرتھر ولزلی سپہ سالار افواج قاہرۂ برطانیہ کہ ہندوستان کے معرکون مین جوہر شجاعت و جوانمردی دکھا چکا تھا جمعیتِ دہ ہزار سپاہِ جرار اہل اسپانیہ کی مدد کو روانہ ہوا اور خلیج مونڈیگو واقع پرتگال مین پہنچکر ۲۱ - اگست کو ڈیونو سپہ سالار فرانسیسی کو مقام ومیرا مین شکست دی - مگر انگلستان مین ولزلی کی

آغاز جنگ جزیرہ نما سنہ ۱۸۰۸ع

دشمنون نے کچھہ ایسی ترکیب کی کہ اوسے حکم سلطانی پہنچا کہ تم چلے آؤ
اور خدمت سپہ سالاری سر ہیو ڈیل ریمپل کے سپرد کردو۔ اِس
سپہ سالار نے مقام سنٹرا مین فرانسیسیون سے مصالحہ کر لیا اور
اونھین اجازت دیدی کہ پرتگال کو خالی کر کے مع ہتھیار و میخزین
وغیرہ چلے جائین۔ اس حماقت کی سزا اوسے یہ ملی کہ عہدہ سے معزول ہوا
اور اوسکے مقام پر سر جان مور سپہ سالار مقرر ہوا۔ اِس
سپہ سالار سے اسپانیہ کی کونسل نے مدد کا وعدہ کیا مگر اوسے
وفا نکر سکی اور اِس مدد کے بھروسے پر وہ اپنی فوج صوبہ لیَن کے
بیچو بیچ مین لے گیا اور وہان اوسنے یہ خبر وحشت اثر سُنی کہ اگرچہ اہل
اسپانیہ نے بڑی جوانمردی سے سارا گوسا مین نپولین
کا مقابلہ کیا مگر وہ کسیطرح نہ رُکا اور میڈرڈ پایۂ تخت مین پہنچکر
اوسپر قبضہ کر لیا۔ پس اب سپہ سالارِ انگریزی کو کچھہ چارہ نرہا سوا
اِسکے کہ صوبہ گلیشیا کیطرف مراجعت کرے۔ اِس رجعتِ قہقری
مین جو مصیبتین سپاہِ انگریزی پر پڑین وہ بیان سے باہر ہین۔ اوّل
تو سردی کی شدّت از حد تھی دوسرے کھانا نہ میسّر آتا تھا تیسرے سُولٹ
سپہ سالارِ فرانسیسی برابر پیچھا کئے چلا آتا تھا۔ آخر جب سپاہ انگریزی قحط زدہ
و لباس دریدہ کورنّا مین پہنچی تو دیکھا کہ ابھی تک کوئی جہاز ہمارا یہان
نہین آیا ہے اور دشمن یعنے سُولٹ سر پر آپہنچا ہے اب لڑائی کے
سوا کیا چارہ ہے پس یہ سوچکر انگریزی فوج پھر پڑی اور جنگ عظیم ہوئی

مُور سپہ سالار انگریزی کو قریب اختتام جنگ گولا لگا اور اوسکی لاش کو
اوسیکی وردی کے کپڑون مین لپیٹ کر کورنا کی فصیل پر دفن کر دیا۔
آخر انگریزون کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ مُور کی قتل ہونے کے بعد ارتھر
ولزلی دوبارا سپہ سالار مقرر ہوا اور اسپانیہ پر حملہ کیا اور مقام
تیلویرا مین دریاے ٹیگس کے کنارے سپاہ فرانسیسی کو شکست
فاش دی۔ اس فتح کے صلہ مین اوسے امیر ولنگٹن کا خطاب
عنایت ہوا۔ اب چونکہ تین فرانسیسی فوجین بسرداری سولٹ و نی
و مُورٹیر شہر میڈرڈ کے ناکے روکے ہوے تھین لہذا
سپہ سالار انگریزی کو پیچھے ہٹکر پرتگال کی سمت جانا پڑا۔ اسی سال
پادشاہ اسٹریا نے پہلی شکست کی خفت مٹانے کے واسطے بہت
کچھہ خاک اڑائی لکن ویگرام کے معرکہ مین پھر مُنہ کی کھائی اور نپولین
نے فتح پائی اور فوج ظفر موج فرانسیسی بفتح و فیروزی داخل ویانا
دارالسلطنت اسٹریا ہوئی۔

جنگ کورنا و شکست فوج فرانسیسی ۱۶ جنوری ۱۸۰۹ء
فتح جنگ تیلویرا ۲۸ جولائی ۱۸۰۹ء

اب جارج سوم کے جلوس کو پورے پچاس برس ہوگئے
تھے اور چونکہ کسی پادشاہ انگلستان کو اتنی مدت سلطنت کرنی نصیب
ہوتی تھی لہذا اسکی خوشی مین تمام ملک مین بڑی عید ہوئی۔ نپولین کی
مقابلہ مین پادشاہ اسٹریا کی مدد کے واسطے انگلستان سے لاکھہ آدمی
کی فوج بسرداری نواب چیٹم برادر کلان پٹ وزیر اعظم ساحل

[illegible]

نیدرلنڈس کی طرف روانہ ہوئی — اس فوج کا مقصودِ اعظم یہ تھا کہ فرانسیسیون کے دُعمس جو دریاے شلٹ کے کنارے پر تھے اونھین چھین لے — جب یہ لشکر جزیرۂ والشرن مین پہنچا تو رطوبت فاسدہ کی شدّت سے بیماری پیدا ہوئی اور ہزارون آدمی اوسمین سے مرگئے اور اوس فوجِ قہّار مین سے فقط نفسِ چند ماہ ڈسمبر مین انگلستان مین پھر آئے —

دوسرے سال پرتگال مین بازارِ قتال گرم رہا — اس ملک مین افواج فرانسیسی سب طرف سے سمٹ کر اس واسطے مجتمع ہوئی تھین کہ سپاہ انگریزی کو کھدیڑ کر جہازون پر کردین — آخر بُساکو مین لڑائی ہوئی اور امیر ولنگٹن نے میکسینا سپہ سالارِ فرانسیسی کو شکست دی اور بہت سے فرانسیسی تہ تیغ کئے — بعد اس لڑائی کے سپہ سالار انگریزی شہر لسبن کے شمال کی جانب روانہ ہوا اور کوہ ٹورسِ وڈریس پر جا کر مورچہ لیا اور اس استحکام سے مورچہ بندی کی کہ سپہ سالاران فرانسیسی نے ہزار سر پٹکا کہ اوسے وہان سے ہٹا دین مگر اوسنے جنبش نہ کھائی —

اسی سال نپولین نے اپنی بیاہتا بی بی جوزفاین کو طلاق دیکر اسٹریا کی شاہزادی مرایالوئیزا سے شادی کی — ادھر پارلیمنٹ انگریزی مین ایک امرِ عظیم پر مباحثہ ہو رہا تھا وہ یہ تھا کہ مدّت سے بادشاہ کو ضعف و اضمحلال رہتا تھا اور اب بسببِ کبرِ سنی کے ضعف و نقاحت اور زیادہ ہو گئی تھی اور بصارت

مین بھی فرق آگیا تھا لہذا کسی شخص کو متولی سلطنت مقرر کرنا ضرور ہوا آخر ارباب سیاست نے یہ تجویز کی کہ ولیعہد بطور متولی سلطنت کی حکمرانی کرے اور او سمین اور پادشاہ مین مین حیث الحکومت کچھہ فرق اعتباری رہے — الغرض ۵ فروری ۱۸۱۱ء مین ولیعہد متولی سلطنت مقرر ہوا۔

چوتھی سال جنگ جزیرہ نما مین انگریزون نے تین بڑے معرکو فتح کئے — پہلے معرکہ مین گراہم سپہ سالار انگریزی نے وکٹر سردار فرانسیسی کو مقام بیرو سا مین شکست دی — دوسری لڑائی مین سپاہ انگریزی نے میسّینا سپہ سالار فرانسیسی کو مقام ڈی اونور و مین شکست دی — تیسری لڑائی کی کیفیت یہ ہے کہ بیرسفرڈ سردار انگریزی نے قلعہ بڈ ہوز کا محاصرہ کر لیا سولٹ سپہ سالار فرانسیسی محصورین قلعہ کی کمک کو چلا اثنائے راہ مین مقام البورا پر لڑائی ہوئی فرانسیسی منہزم ہوئے اور بہت سے مارے گئے انگریزون کو فتح مبین حاصل ہوئی اس محاربہ طویل سے اب برطانیہ کی تجارت مین خلل عظیم واقع ہوا اور بہت سے سوداگرون کے دوالے نکل گئے — ممالک مشرقیہ یعنے ایشیا مین فوج انگریزی نے جزیرہ جاوا کا پایتخت بٹیویا قوم ڈچ سے چھین لیا۔

اب ایر ولنگٹن نے پرتگال کو مرکز جنگ قرار دیکر

اسپانیہ پر تیسرا حملہ کیا اور چند ہی روز مین دو عظیم الشان قلعے
اوس ملک کے سرحدّ مغربی مین مسخّر کر لئے - ایک قلعہ کا نام سیوڈڈ روڈریگو
اور دوسرے کا بڈ ہُوز تھا - بعد اسکے اوسنے شہر سلامانکا مین
مار مُونٹ سپہ سالارِ فرانسیسی کو شکست دی اس سبب سے قشتیلہ
بیت السلطنت اسپانیہ کا راستہ کھل گیا اور ۱۳ اگست کو سپہ سالار
انگریزی مع فوج ظفر موج بفتح و فیروزی داخل شہر مذکور ہوا اور اوسکے
آنے سے اہل شہر کو سرورِ موفور ہوا - مگر دو فرانسیسی فوجین جنوب
اور مشرق کی سمت سے ہوائے تُند کے مانند آپہنچین - آخر امیر
ولنگٹن نے چار ناچار پُرتگال کی طرف مراجعت کی - اسی سال
موسم بہار مین مسٹر پرسول وزیر اعظم محکمہ عوام کے ایک کمرہ مین گولی
سے مارا گیا - اوسکا قاتل ایک سوداگر بِلنگھم نامی تھا جسکا کارخانہ
اس لڑائی مین خراب ہو گیا تھا -

اس اثنا مین نپولین کی سلطنت پر بڑا قہر ٹوٹا کیونکہ روس
کی لڑائی مین اوسنے شکست کھائی - اسکی کیفیت یہ ہے کہ یہ بادشاہ
جبّار پانچ لاکھ سپاہ جرّار لیکر ممالکِ وسیعہ روس مین مثل پیکِ اجل
پھنچا مگر جب وہ شہر مُوسکو مین داخل ہوا تو وہان کے لوگون نے شہر
مین چارطرف آگ لگا دی آخر وہ خائب و خاسر ہو کر وہان سے پھرا - راہ
مین جو مصیبتین اوسے پیش آئین وہ ایسی عظیم و ہولناک ہین کہ کسی تاریخ

مین ویسی صعوبتین درج نہین ہین چنانچہ لکھا ہے کہ ہنگام مراجعت سپاہ فرانسیسی اس شدت سے جاڑا پڑا اور اسقدر برف پگھلی کہ شہر مُوسکو سے دریاے نیمن تک کہ خدا جانے کسقدر فاصلہ ہے بس چار لاکھ آدمیون کی ہڈیان ہی ہڈیان نظر آتی تھین۔

ادہر تو نپولین روس سے یون ناشاد و نامراد پھرا اودھر اسپانیہ مین امیر ولنگٹن نے اوسکی فوج کو بھگا کر جبال پرنیز کے اوسپار کردیا۔ آخر وٹوریا واقع خلیج بسکی مین وارے نیارے کی لڑائی ہوئی اور فوج فرانسیسی منہزم ہوئی۔ بعد اسکے سینٹ سبسٹین اور پمپیلونا انگریزون نے بہت جلد مسخر کرلئے اور امیر ولنگٹن دریاے بڈیسوا سے عبور کرکے بفتح وفیروزی داخل فرانسیس ہوا اور ۱۴ اپریل ۱۸۱۴ء مین بقیۃ السیف لشکر ہزیمت اثر فرانسیسی جسکا سردار جرنیل سولٹ تھا جنگ ٹولوین منتشر و پریشان کردیا۔ اس معرکہ سے دس روز پیشتر شہر لیپزگ مین جنگ عظیم واقع ہوئی اور نپولین شکست کھاکر بھاگا اور روس و سویڈن وجرمنی و آسٹریا و پرشیا کی فوجین اوسکے تعاقب مین پیرس دار السلطنت فرانس تک چلی آئین اور اوسے ایسا عاجز کردیا کہ وہ فرانسیس کی سلطنت سے دست بردار ہوگیا اور اسپانیہ و فرانسیس کی سلطنت پھر خاندان بوربون کے قبض و تصرف مین آئی۔ آخر

جنگ واٹرلو ۱۸ جون ۱۸۱۵ء

بقیہ

۳۰ مئی ۱۸۱۴ء مین شہر پیرس مین پہلی صلح منعقد ہوئی اور نپولین مغلوب و مقہور ہو کر جزیرۂ الِبا مین چلا گیا۔

ادھر تو برّاعظم یورپ مین یہ تغیّرات عظیمہ ظہور مین آرہے تھے اودھر برطانیہ اور ممالکِ متحدہ امریکا سے لڑائی ہو رہی تھی اِس لڑائی مین موردِ نزاع یہ امر تھا کہ انگریز کہتے تھے کہ ہم امریکا کے جہازون سے ملّاح اور ناخدا ڈھونڈ ڈھونڈکر اپنی جنگی جہازون کی خدمت کے واسطے لیجائین گے امریکا والے کہتے تھے وہ یہ ہرگز نہوگا۔ آخر لڑائی شروع ہوگئی اور ۱۸۱۲ء تک رہی۔ اہل امریکا نے صوبہ کینڈا پر حملہ کیا مگر عبث و بیکار۔ ادھر سے سپاہ انگریزی نے شہر واشنگٹن پر حملہ کرکے وہان کے سرکاری مکانات مین آگ لگادی۔ مگر نیواورلینس سے شکست کھاکر بھاگی اور کچھ انگریزی سپاہی مارے بھی گئے۔ بعد اسکے بحری لڑائیان بہت سی ہوئین جنمین ایک ایک جہاز طرفین کا لڑا۔ آخرکار انگریزون نے فتح پائی اور دسمبر ۱۸۱۴ء مین فریقین مین بمقام گھنٹ مصالحہ و معاہدہ ہوگیا اور لڑائی کا خاتمہ ہوا مگر اصل منشاء نزاع جو امر تھا وہ نہ منفصل ہوا۔

جنگِ جزیرہ نما مین جو ایسے معرکے امیر ولنگٹن کی شجاعت وجوانمردی اور حسن تدبیر و فکر صائب سے سر ہوئے تو

اسکے صلہ مین سرکار نے اوسے امیر الامرا کا خطاب عنایت کیا اور کل
ارباب پارلیمنٹ یعنے کار فرمایان محکمۂ امرا و محکمۂ عوام نے سرِ دربار
اوسکا شکریہ ادا کیا اور چالیس ہزار روپیہ اوسے بجلدوے خدا تعالیٰ
جلیلہ مرحمت کیا۔ ۱۸۱۴ء مین وینا پایۂ تخت آسٹریا مین
اس غرض سے مجلس شورا منعقد ہوئی کہ اس جنگ طویل و کثیر المصارف
مین یورپ کے مقدمات نہایت ابتر ہوگئے تھے اونکی اصلاح کرے
مگر مارچ ۱۸۱۵ء مین ایسی خبر وحشت اثر آئی کہ یہ مجلس غاست ہوگئی
وہ خبر یہ تھی کہ نپولین جزیرۂ الباسے چلا اور یکم مارچ کو ساحل
پروونس پر پہنچا اور اب برابر کوچ کرتا ہوا پاریس کی طرف چلا
آتا ہے۔ آخر نپولین منزل مقصود پر پہنچ گیا اور اوسکی فوج کے
سردار اوسکی نصرت و حمایت کو حاضر ہوے اور فرانسیسی سپاہی
بھی خاندان بوربون کی حکومت سے ایسے بیزار تھے کہ وہ بھی جمعیت
چند ہزار نفر آکر اوسکے شریک ہوتے۔ الغرض بیس ہی روز کے عرصہ مین
نپولین دار الخلافت اور دیہیم سلطنت فرانس پر پھر قابض و متصرف
ہوگیا۔

جب نپولین نے عہود و مواثیق سابقہ کی مطلق رعایت
و پابندی نہ کی اور فرانیس پر پھر قبضہ کرلیا تو تمام بادشاہان یورپ
کے حواس باختہ ہوگئے اور اس پیمان شکنی پر اونہین غیظ و غضب آیا۔ اوسکو
فنا و برباد کرنیکے واسطے پارلیمنٹ انگریزی نے ایک ارب دس کروڑ روپیہ

دینا منظور کیا۔ اور ۸۰ ہزار آدمی کی فوج بسرداری امیر الامرا ولنگٹن روانہ کی۔ ایک طرف بلوکر سپہ سالار پرشیا نے ایک لاکھ دس ہزار کی فوج آراستہ و پیراستہ کی۔ ایک طرف شہنشاہان روس و اسٹریا سامان جنگ کر رہے تھے اور اونکا ارادہ یہ تھا کہ مشرق کی جانب سے فرانسیس پر حملہ کرین اور ایک فوج قہار اونھون نے جمع کی تھی۔ جب نپولین نے یہ رنگ دیکھا تو پھر صلح کا سائل ہوا مگر اب اوسکی کون سنتا تھا آخر اوسے کچھ چارہ نہ رہا سوا اسکے کہ فوراً مستعد پیکار ہو۔

ولنگٹن نے یہ ارادہ کیا تھا کہ بلجیم مین جاکر پرشیا کی فوج سے ملے اور وہان سے اوسے ساتھ لیکر شمال و شرق کی سے پیرس کو روانہ ہو۔ نپولین نے چاہا کہ حتی الامکان سپہ سالار انگریزی کو پرشیا کی سپاہ سے نہ ملنے دے اور اس قصد سے وہ ۱۵ جون کو سرحد فرانسیسی سے آگے بڑہا۔ اوسوقت فوج انگریزی شہر برسلس مین مقیم تھی اور پرشیا کا لشکر سرحد فرانسیسی سے چند میل کے فاصلہ پر مقام لینی مین پڑا تھا۔ ۱۵ جون کو شام کے وقت ولنگٹن ایک امیرزادی کے یہان بیٹھا ہوا ناچ دیکھ رہا تھا کہ اوسے خبر پہنچی کہ فرانسیسی لشکر آگے بڑھتا آتا ہے۔ بس یہ سننے کے ساتھ ہی افسران فوج انگریزی نے جو صحبت رقص مین شریک تھے چپکے چپکے کچھ آپس مین مشورہ کیا اور دوسرے روز علی الصباح سپاہ

انگریزی برسلس سے نکل کر مثل سیل کاٹربرا کی طرف روانہ ہوئی۔
یہ مقام برسلس سے سولہ میل کے فاصلہ پر تھا اور یہان پر دوسٹرکین
آکر ملی تھین۔ ۱۶ جون کو نی سپہ سالار فرانسیسی نے فوج انگریزی
پر حملہ کرکے چاہا کہ اوسے پیچھے ہٹا دے مگر کچھ نہ ہو سکا۔ لیکن اوسی روز
نپولین نے لین بی پر حملہ کرکے پرشیا کی فوج کو وہان سے نکال دیا
اور ۳۵ ہزار آدمی گروچی سپہ سالار کے ہمراہ اوسکے تعاقب
مین روانہ کئے اور اوسے کہدیا کہ خبردار پرشیا کی فوج کو امیر ولنگٹن
کے لشکر سے نہ ملنے دینا۔ جب پرشیا والون نے لین بی مین شکست
کھائی تو اسیر ولنگٹن بھی بمجبوری پیچھے ہٹکر ایک گاؤن مین چلا گیا
جسکا نام واٹرلو ہے مگر وہان سے بھی بلوکر سپہ سالار فوج پرشیا
قریب ایک منزل کے فاصلہ پر تھا۔ اب نپولین کو اپنی فتح کا یقین
ہوگیا اور وہ بہت خوش ہوا کہ اب تو پرشیا اور انگلستان کی فوجون
کے درمیان مین میرا لشکر حائل ہے اب وہ ایک دوسرے کی کمک نہین
کرسکتین ہا ایک ایک کو مار لینا کیا بات ہے۔ غرض اتوار کے روز
واٹرلو کے میدان مین سپاہ انگریزی اور فوج فرانسیسی مین مقابلہ
ہوا۔ جس روز لڑائی ہوئی اوسکی شب کو اس زور و شور سے مینہ برسا
کہ خدا کی پناہ۔ دونو فوجین ساری رات کیچڑ پانی مین پڑی رہین اور
کسی کو سونا نہ نصیب ہوا۔ جب رات بھر کے تھکے ماندے لوگ صبح کو
اوٹھے تو اوسوقت تک ترشح ہو رہا تھا۔ دونو لشکر ایک دوسرے کے

واٹرلو کی لڑائی ۱۸ جون سنہ ۱۸۱۵ع

مقابل وُیلون پر پڑے تھے سامنے تھوڑے فاصلہ پر شہر برسلس
کو شاہراہ چلی گئی تھی ۔ امیر ولنگٹن کے لشکر مین ۷۰ ہزار آدمی سے
زیادہ تھے اور نپولین کی فوج مین ۸۰ ہزار جوان کے قریب تھا
اون دو وُیلون کے بیچ مین تھوڑا سا نشیب تھا اوس مین دو کسانون
کے مکان بنے ہوے تھے بس اونھین سے آس پاس دن بھر
کیا بازار موت گرم رہا کہ الامان والحفیظ ۔ نپولین جانتا تھا کہ بس
آج مین برباد ہوا اگر کچھ بچاؤ کی صورت ہی تو اسی مین ہی کہ میرے اور برسلس کے
درمیان مین جو فوج انگریزی اس کثرت سے پڑی ہے اسے توڑ کر
نکل جاؤن ۔ بس اس خیال سے اوسنے لڑائی کا یہ ڈھنگ کیا کہ پہلے
توصفوف لشکر انگریزی پر گراب اور گولون کی بوچھار کر دیتا تھا
بعد اوسکے زرہ پوش سوارون کو لیکر صاعقہ وار ٹوٹ پڑتا تھا
مگر انگریزی پیادون نے بھی ایسی مستحکم ٹولیان باندہ لین کہ نپولین
تو آدمی تھا دیو کے ہٹائے نہ ہٹ سکتے ۔ سواران فوج فرانسیسی نے
کئی بار اونپر حملہ کیا مگر ہر بار پس پا ہوے اور سیکڑون زین سوارون
سے خالی ہو گئے ۔ فی الحقیقت انگریزی فوج کو بڑی بلا کا سامنا
تھا اور جب امیر ولنگٹن نے دیکھا کہ ہر لحظہ اور ہر آن صفون سے
قلت ظاہر ہے اور سپاہی پر سپاہی گرتا جاتا ہے اور جب ایک
گرتا ہے تو دوسرا اوسکے مقام پر جھپکے سے چلا آتا ہے تو اوسنے
دست دعا سوے آسمان بلند کئے اور کہا کہ خداوندا یا تو رات آجاے

یا بلوکر ہماری کمک کو پہنچ جائے - آخر تیر دعا ہدفِ اجابت ہوا
اور رات کو سات بجے دور سے پرشیا کی توپون کی آواز آئی اور
معلوم ہوا کہ بلوکر سپہ سالار گروچی سردار فرانسیسی سے کہین
آگے بڑہ آیا ہے اور واٹرلو کی طرف بہت جلد چلا آتا ہے - تب تو
نپولین بھی جان پر کھیل گیا اور اپنی فوج کے پرانے پرانے کارآزمودہ
سپاہیون کو جنھون نے اسٹرلٹز اور جینا کے معرکے مارے
تھے ہمراہ لیکر صفوفِ شکستہ فوج انگریزی پر مثل بلائے بے درمان آ
پڑا انگریز سپہ سالار انگریزی نے کچھہ ایسا سحر کا کلمہ کہدیا کہ پیادون کی
ٹولیان پھٹ پھٹ کر پتلی پتلی صفین بن گئین اور اونکی سرخ سرخ کرتیان
اور براق سنگینین دور سے چمکتی نظر آتی تھین - پہلے تو اونھون نے
اس زور سے نعرہ مارا کہ معلوم ہوا کہ آسمان کو توڑ کر نکل گیا بعد اوسکے
بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا کہکر فرانسیسیون پر یکبارگی ٹوٹ پڑے
قصہ کوتاہ فوج فرانسیسی نے جھرمٹ کھایا صفین ٹوٹ گئین آخر
قدم اوٹھہ گئے اور واٹرلو کی لڑائی فتح ہو گئی - یہ تین دن بھی
عجب قیامت کے دن تھے کہ ۳۰ ہزار فرانسیسی ۱۶ ہزار پرشیا کی
سپاہی - ۱۳ ہزار انگریز اور جرمن کام آئے - چنانچہ لکھا ہے
کہ جب امیر ولنگٹن چاندنی رات مین میدان قتال سے گذرا تو اپنی
یاران وفادار اور رفیقانِ جان نثار کے کشتون کے پشتے اور لاشون
کے انبار دیکھکر زار و قطار رونے لگا - اب اوس پادشاہِ جبار و ستم شعار

کے دل سے کوئی پوچھے کہ اوسپر کیا گذری جسکی خونخوار تلوار فی بڑی بڑی زبردستون کو زیر کیا تھا اور لاکھون بیگناہون کے گلے کاٹے تھے اور لاکھون کو لہو کے آنسو رلائے تھے آپ وہی تلوار میدانِ کارزار مین پُرزے اُڑ گئی اور وہ خود ذلیل و خوار و بفرار ہوا ۔ بیک گردش چرخ نیلوفری + نہ نادر بجا ماند و نے نادری +

نپولین اسطرح سے مغلوب مقہور اور منہزم و مفرور ہو کر اپنی دار السلطنت پیرس مین آیا اور بیٹے کو جانشین کر کے خود سلطنت سے کنارہ کش ہوا ۔ جب انگریزون اور پرشیا والون نے وہان بھی اوسے دم نہ لینے دیا تو وہ مقام رُوشفور مین چلا گیا اور وہان سے امریکا بھاگ جانے کی تدبیر کی ۔ جب یہ تدبیر بھی نہ چلی اور کہین مفر نہ ملا تو آخر عاجز ہو کر ایکس کی بندرگاہ مین اپنے تئین ایک انگریزی جہاز کے ناخدا کے حوالہ کر دیا ۔ انگریز اوسے پکڑ کر جزیرۂ سینٹ ہلینا مین لے گئے اور چھ برس تک اوسے وہان قید رکھا ۔ آخر ۵ مئی ۱۸۲۱ع مین اوسنے اس زندان بلا سے طرف عالم بقا کے رحلت کی اور ۱۸۴۰ع مین اوسکی لاش کو لیجا کر فرانسیس مین دفن کیا ۔

غرض اسطرح سے جنگِ جزیرہ نما ختم ہوئی

زور اسمین انگریزون نے بڑی زور ماری اور بڑی جانفشانیان کین جنگ ہفت سالہ کے بعد قرضۂ قومی کی تعداد ایک ارب ۳۰ کرور روپیہ ہو گئے اور محاربۂ امریکا کے بعد دو ارب ۳۸ کرور روپیہ اب اس کی مقدار اسقدر بڑہی کہ آٹھہ ارب ۶۰ کرور روپیہ ہو گئی - یا تو اس زور و شور سے لڑائی ہو رہی تھی اور ہر چیز کی قدر و قیمت بڑہی ہوتی تھی یا جواب یکبارگی لڑائی موقوف ہو گئی تو لوگ بڑی مصیبت مین مبتلا ہوئے کہ کھانے کی چیزین تو ویسی ہی گران رہین مگر مزدوری کی مقدار بہت کم ہو گئی - اسپر قیامت یہ ہوتی کہ ۱۸۱۷ء مین گیہون کی فصل تشریف لیگئی - آخر جب لوگ بھوکھون کے مارے مرنے لگے تو جابجا فساد کرنا شروع کیا اور بڑی دقت سے یہ ہنگامے فرو ہوئے - مگر جسقدر جلد اہل انگلستان کا قرضہ بڑہا اوسے جلد بہ روئی کی کلون کی بدولت دولت بڑہی - اور دہوین کے زور سے روئی اور کپڑے کے کارخانون نے بڑی ترقی کی -

اگست ۱۸۱۶ء مین انگریزی فوج بحری نے بسرداری امیر اکس موتھ الجزیرہ پر حملہ کیا - یہ ضلع منجملۂ اضلاع بربر کے ہے جو افریقیہ کے شمال مین مصر سے لیکر سرحدِ اسپانیہ کے قریب تک ہین - اس ضلع مین دزدانِ دریا رہتے تھے اور وہ عیسائیونکو پکڑ پکڑ کر غلام بنا ڈالتے تھے - الغرض فوج انگریزی نے اونھین اتنی

بم کے گولے مارے کہ چھ گھنٹہ کے عرصہ مین اونکے علم سرنگون ہو گئے اور اونکے حاکم یعنے شیخ الجزیرہ نے اقرار کیا کہ ہم عیسائی غلامون کو چھوڑے دیتے ہین اور اب کبھی نہ پکڑین گے۔

۶ نومبر ۱۸۱۷ء مین ولیعہد بلکہ متولّی سلطنت کی اکلوتی بیٹی یعنے شاہزادی شارلٹ نے انتقال کیا۔ یہ شاہزادی شاہزادہ لیوپولڈ سے منسوب تھی اور تمام انگلستان کو اسکے مرنیکا صدمۂ عظیم ہوا۔ ابھی یہ زخم تازہ تھا اور اِس شاہزادی کو مرے ہوے برس روز بھی نہ گذرا تھا کہ اسکی دادی ملکہ شارلٹ نے انتقال کیا۔ اوس کے دو برس کے بعد خود شاہ جارج سوم نے ۲۹ جنوری ۱۸۲۰ء مین بسن ہشتاد و دوسال انتقال کیا۔ اس پادشاہ نے بڑی مدّت تک سلطنت کی اور اسے بارہ اولاد تھے۔ اِن مین چار بیٹے سب سے بڑے تھے یعنے شاہزادہ متولّی سلطنت۔ فریڈرک نوّاب یورک۔ ولیم نوّاب کلیرنس۔ اڈورڈ نوّاب کینٹ۔

جارج سوم عقلمند اور نیک پادشاہ تھا اور

اپنے باپ دادا کی طرح خود غرض اور اپنی ریاست ھینُووَر کا جنبہ دار نہ تھا بلکہ جتنی فکر اوسے انگلستان کی بہبودی اور ناموری کی تھی اوتنی کسی کی نہ تھی عہد پیری مین اوسے لنڈن کا شور و غل اور دھوان ایسا برا معلوم ہوتا تھا کہ وہ شہر کے باہر اپنی زراعت مین چلا جاتا تھا اور جو مسرّت و تفریح اوسے وہان ہوتی تھی وہ لطف کہین نہ ملتا تھا اِس سبب سے اوسکا لقب **جارج دہقان** ہو گیا تھا۔ اِسی لقب سے خوب ظاہر ہے کہ اوسکے مزاج مین سادگی تھی اور تمکنت مطلق نہ تھی اور امیر و فقیر سب اوسّے واقف تھے اور محبت کرتے تھے۔

۱۷۸۱ء مین ایک شخص رابرٹ رایکس نامی نے کہ ضلع **گلوسٹر** کا باشندہ تھا پہلی مرتبہ **اتوار** کا مدرسہ مقرر کیا کہ اوسمین غربا اور مزدور پیشہ لوگ اور اونکے لڑکے ہر اتوار کو تعلیم پاتے تھے۔ اور قریب اوسی زمانہ کے ایک مرد دیندار و باخدا **جان ھاوَرڈ** نامی نے تمام یورپ کے قید خانون مین دورہ کیا اور قیدیون کی راحت رسانی اور اصلاح کی تدبیرین کین۔

۱۷۸۵ء مین ٹائمس اخبار لنڈن مین جاری ہوا۔ ۱۸۰۷ء مین اوّل مرتبہ لنڈن کی بازارون مین گیاس کی روشنی ہوتی اور اوسی سال ایک امریکا کے ناخدا **فلٹن** نامی نے پہلے پہل ایک دخانی کشتی بنا کر

دریای هڈسن مین چلائی - اور سنہ ۱۸۱۲ء مین ایک شخص هنری بل نامی نے اوّل مرتبہ یورپ مین ایک دخانی جہاز بنا کر دریای کلایڈ مین جاری کیا

سلاطین معاصرین

فرانس

سنہ وفات

لوی پانزدہم .... سنہ ۱۷۷۴ء

لوی شانزدہم ... سنہ ۱۷۸۹ء مین معزول ہوا

انقلاب سلطنت ... سنہ ۱۷۹۲ء تک رہا

سلطنت جمہوری ... سنہ ۱۸۰۴ء تک رہی

شہنشاہ نپولین .... سنہ ۱۸۱۵ء

لوی ہجدہم ....

اسپانیہ

چارلس سوم .... سنہ ۱۷۸۸ء

چارلس چہارم .... سنہ ۱۸۰۸ء

فردننڈ ہفتم ... سنہ ۱۸۰۸ء مین معزول ہوا

جوزف بونا پارٹ ... سنہ ۱۸۱۴ء مین معزول ہوا

فردننڈ ہفتم .... پھر بادشاہ ہوا

پرشیا

سنہ وفات

فردرک دوم .... سنہ ۱۷۸۶ء

فردرک ولیم دوم ... سنہ ۱۷۹۶ء

فردرک ولیم سوم ....

ترکستان روم

احمد چہارم .... سنہ ۱۷۸۹ء

سلیم سوم .... سنہ ۱۸۰۷ء

مصطفی چہارم .... سنہ ۱۸۰۸ء

محمد ششم ....

شہنشاہان جرمنی

فرانسس .... سنہ ۱۷۶۵ء

جوزف دوم .... سنہ ۱۷۹۰ء

لیوپولڈ دوم .... سنہ ۱۷۹۲ء

فرانسس دوم شہنشاہ جرمنی سی شہنشاہ اسٹریا ہوگیا سنہ ۱۸۰۶ء

صموئیل جانسن	سنہ ۱۷۰۹ء سے سنہ ۱۷۸۴ء تک رہا لچفیلڈ میں پیدا ہوا تھا اور اکثر لنڈن میں رہا اسکی تصنیفات میں سے تذکرۃ الشعرا قصۂ رسلاس لغت انگریزی مثنوی مسمّی بہ لنڈن بہت مشہور ہین
ادم اسمتھ	سنہ ۱۷۲۳ء سے سنہ ۱۷۹۰ء تک رہا — اسکاٹ لنڈ کا رہنے والا تھا — مدرسۂ عالیۂ گلاسگو مین مدرس اعلی تھا — اوسکی تصنیفات میں سے ولتھ اف نیشنس یعنے اسباب و تدابیر تحصیل مال و حسن معیشت بہت مشہور ہے — یہی کتاب علم جدید سیاست مدن و تدبیر المنزل کا ماخذ و مبنی ہے —
ولیم رابرٹسن	سنہ ۱۷۲۱ء سے سنہ ۱۷۹۳ء تک رہا — اسکاٹ لنڈ کا قسیس تھا — اسکی تصنیفات مین سے تاریخ اسکاٹ لنڈ تذکرۂ چارلس پنجم تاریخ امریکا بہت مشہور ہین —

ایڈورڈ گبن	سنہ ۱۷۳۷ء سے سنہ ۱۷۹۴ء تک رہا۔ ضلع سرّی مین پیدا ہوا تھا۔ اسکی تصنیفات مین سے عروج و زوال سلطنت رومۃ الکبرٰی یعنے روم قدیم بہت مشہور ہے۔ اِس کتاب کی چھہ جلدین ہین اور ۱۲ برس مین تصنیف ہوئی تھی
جارج کیمبل	سنہ ۱۷۱۹ء سے سنہ ۱۷۹۶ء تک رہا۔ مارشکل کالج واقع ابردین کا پرنسپل یعنے اعلی المدرسین تھا۔ ایک تقریر اوسکی اثبات معجزات مین بہت مشہور ہے۔ یہ تقریر ھیوم ملحد کے ردّ مین لکھی تھی اور جواب مسکت و دندان شکن ہے۔
رابرٹ برنس	سنہ ۱۷۵۹ء سے سنہ ۱۷۹۶ء تک رہا۔ کسان تھا۔ اس شاعر کی غزلین اور گیت مشہور ہین
ایڈمنڈ برک	سنہ ۱۷۳۰ء سے سنہ ۱۷۹۷ء تک رہا۔ ڈبلن مین پیدا ہوا تھا۔ بڑا خطیب فصیح و بلیغ تھا۔ اوسکی بعض تصنیفات مشہور ہین

ولیم کوپر	۱۷۳۱ء سے ۱۸۰۰ء تک رہا- قانون کی تعلیم پائی تھی- اسکے اکثر اشعار نصیحت آمیز اور عارفانہ ہین- اسکی تصنیفات مین سے ایک مثنوی اور ترجمہ منظوم دیوان ہومر ابو الشعرائے یونان مشہور ہے
ہیو بلیر	۱۷۱۸ء سے ۱۸۰۰ء تک رہا- اڈنبرا کا واعظ تھا- کچھہ خطبے لکھے اور ایک کتاب مین انشا پردازی اور عبارت آرائی کے اصول وقواعد لکھے
ولیم پیلی	۱۷۴۳ء سے ۱۸۰۵ء تک رہا- کارلائیل کا اسقف تھا- اسکی تصنیفات مین سے ایک کتاب الٰہیات مین اور ایک کتاب مسمّی بہ شواہد وبیّنات دین عیسوی بہت مشہور ہین

صناعانِ مشہور

ٹامس گینسبرا	۱۷۲۷ء سے ۱۷۸۸ء تک رہا — ضلع سفک مین پیدا ہوا تھا — اچھا مصور رہا
سر جوشوا رینلڈس	۱۷۲۳ء سے ۱۷۹۲ء تک رہا — ضلع ڈون مین پیدا ہوا تھا — صدر انجمن علوم شاہی تھا — وقائع تاریخی وغیرہ کی عمدہ عمدہ تصویرین کھینچین فن مصوری مین ایک کتاب بھی تصنیف کی — زبدۃ العلماء ڈاکٹر جانسن کا بڑا دوست تھا

مخترعینِ صنایع

جیمس برنڈلی	۱۷۱۶ء سے ۱۷۷۲ء تک رہا — ضلع ڈربی کا رہنے والا تھا — اسی کے اہتمام سے ورسلی سے مینچسٹر تک نہر کھدی تھی پس نہر کنی کا یہی موجد ہوا —

سر رچارڈ ارک رائٹ	سنہ ۱۷۳۲ء سے سنہ ۱۷۹۲ء تک رہا - ضلع لنکشائر مین پیدا ہوا تھا - پیشتر بال صاف کرنیوالا تھا - اسی نے روئی کاتنے کی کل ایجاد کی پس یہی انگلستان کی روئی کے کارخانون کا بانی ہوا -
جوشوا وجووڈ	سنہ ۱۷۳۱ء سے سنہ ۱۷۹۵ء تک رہا - اسنے چینی کے برتن عمدہ عمدہ بنائے اور اس فن کو بڑی رونق دی - یہ ایک کمہار کا لڑکا تھا
جیمس واٹ	سنہ ۱۷۳۶ء سے سنہ ۱۸۱۹ء تک رہا - ایک قسم کی دخانی کل ایجاد کی

باب ۵ پنجم
عہد شاہ جارج چہارم

سنہ ولادت سنہ ۱۷۶۲ء سنہ جلوس سنہ ۱۸۲۰ء - سنہ وفات سنہ ۱۸۳۰ء

یہ بادشاہ نو برس اپنے باپ جارج سوم کی زندگی مین متولی سلطنت رہا تھا - اب اوسکے مرنے کے بعد بالاستقلال بادشاہ ہوگیا - چند روز بعد اوسکی تخت نشینی کے بعض مفسدون نے سازش کرکے چاہا کہ وزرا کو

کہ ایک امیر کے یہان دعوت مین گئے تھے مار ڈالین - ایک بدکار اوباش
آدمی تھسِلّ وُڈ نامی اونکا سربراہ کار تہا اور اونھون نے یہ تدبیر کی کہ وزرا
کو اوس دعوت مین قتل کرکے قیدخانون کے دروازے توڑ ڈالین
اور لنڈن مین آگ لگا دین غرض ایسا کچھہ کرین کہ سلطنت منقلب ہجاءے
جسدن شام کو اونھون نے اس امر عظیم کا ارادہ کیا تھا اہل پولیس
کو اسکی خبر پہنچ گئی اور وہ دفعۃً اون بدمعاشون پر جا پڑے - پہلے
تو خوب مار پیٹ ہوئی اور ایک پولیس کا سپاہی مارا بھی گیا مگر آخر کو
وہ سب گرفتار ہوے اور اونکا سرغنا تھسِلّ وُڈ اور چار شخص اور
پھانسی دیے گئے باقی بدمعاش ملک بدر کیے گئے - بعد اوسکے اسکاٹ
لنڈ مین بھی ایک گاؤن کِلسایَتھ نامی مین کہ ضلع اسٹرلِنگ
مین ہے کچھہ تھوڑا سا فساد ہوا مگر جلد دفع ہو گیا -

جارج چہارم نے اپنی بی بی کیرولاین سے بڑی
بدسلوکی کی اور اوسکی بدنہادی جیسے اس سے ثابت ہوتی ہے ویسے
اوسکے کسی فعل سے نہین ثابت ہوتی - ملکہ موصوفہ برنزوک کی شاہزادی
تھی اور ۱۷۹۵ء مین اوسکی شادی پادشاہ سے ہوئی تھی مگر میان بی بی
مین نہ بنی اور شادی کے چندہی روز کے بعد قطع ہو گئی - فی الحقیقت
پادشاہ کے افعال ایسے تھے کہ اوسپر کیا منحصر ہے کوئی بی بی اوس سے
نباہ نہ کر سکتی - جبتک وہ متولّیِ سلطنت رہا جبتک ملکہ بیچاری ملک

اطالیہ مین پڑی رہی اب جو اوسنے سُنا کہ اوس شخص کا شوہر بادشاہ
ہوا ہے تو وہ بعجلت تمام انگلستان مین آئی اور اوسے امید تھی کہ جو
مراسم شاہانہ شاہزادیون کی نسبت ادا کئے جاتے ہین وہی میری نسبت
بھی بجا لائے جائینگے مگر یہان اوس بیچاری کو اور لینے کے دینے پڑ گئے
کہ اوسپر بدکاری کی تہمت لگائی اور ۶ جولائی سنہ ۱۸۲۰ء مین ایک قانون
اوسکی تعذیر و سزا دہی کے واسطے محکمہ امرا مین تجویز ہوا۔ بروھم
اور ڈنمین نے کہ دونون بڑے وکیل تھے اس خوبی سے ملکہ کی
طرف سے جوابدہی کی کہ ۱۰ دسمبر کو وہ قانون مشعر سزا دہی منسوخ
ہوگیا اور ملکہ جرم سے بری ہوگئی۔ اوسکی برات سے رعایا کو بڑی خوشی
ہوئی کہ سب اوسیکی طرف تھی۔ دوسری سال جب تقریب تاجداری پادشاہ ویسٹ
منسٹر آبی مین جشن ہوا تو ملکہ بھی جشن مین شریک ہونے کو آئی
مگر دروازہ پر پہرہ والون نے اوسے روکا اور اندر نہ جانے دیا۔
اس بیعزتی اور ناکامی کا اوسے ایسا صدمہ ہوا کہ انیسویہی دن
مین مر گئی اور جب اوسکا جنازہ لنڈن سے ھارچ کو چلے تو سپاہ
اور رعایا مین اثناے راہ مین اسقدر تکرار ہوئی کہ کشت و خون پر
نوبت پہنچ گئی۔

وفات ملکہ کیرولین ۱۹ جولائی سنہ ۱۸۲۱ء

جس مہینے مین ملکہ نے انتقال کیا اوسی مہینے
مین پادشاہ ایرلنڈ مین گیا اور وہان کے لوگ اوسکے آنے سے

بہت خوش ہوئی مگر اونکی خوشی کا باعث یہ نہ تھا کہ پادشاہ نے انھین اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز وممتاز کیا تھا بلکہ یہ سبب تھا کہ یہ حضرت بہ ارادۂ جنگ نہ تشریف لے گئے تھے بخلاف پادشاہانِ سابق کے کہ وہ جب وہان گئے لڑائی کے ارادہ سے گئے۔ دوسرے مہینہ مین پادشاہ اپنی ریاست قدیم ھینوور کے ملاحظہ کو گیا اور اسکے برس روز کے بعد اسکاٹ لنڈ کی سیر کو گیا اور تیرہ دن وہان ٹھرا۔ ایک دن وہان پادشاہ کو خبر پہنچی کہ نواب لنڈ نڈرّی سنکے وزرائے عظام مین سے تھا اپنے ہاتھہ سے اپنے تئین مار ڈالا۔ اوسکے مقام پر پادشاہ نے جارج کیننگ کو وزیر ممالک غیر مقرر کیا۔

برھما کے پادشاہ نے انگریزون کی بستیون پر جو دریائے گنگ کے اوسطرف واقع تھین ایسی زیادتیان کین کہ آخر فروری ۱۸۲۴ء مین سرکار انگریزی نے والی برھما سے لڑائی کا ارادہ ظاہر کیا۔ پہلے سال کی لڑائی مین سر ارچی بالڈ کیمبل سپہ سالار فوج انگریزی نے شہر رنگون کو مغلوب کیا اور کئی قلعے دریائے اِراوادی پر مسخر کرلیے۔ دوسرے سال ایک فوج قلیل نے بسرداری جرنیل موریسن صوبہ ارکان کو چھین لیا۔

۱؎ وزیر ممالک غیر سے وہ وزیر مراد ہے جو پادشاہ انگلستان کی طرف سے غیر ملکون سے مکاتبہ ومراسلہ رکھتا ہے اور اوسنے امورِ سیاست ومہامِ سلطنت طے کرتا ہے ۱۲۔

آخر ۱۸۲۶ء مین متخاصمین مین مصالحہ ہوگیا جسکے بموجب وہ ملک جو ساحل تہناسرم پر واقع ہے اور ضلع اراکان سرکار انگریزی کو مِل گیا۔

۱۸۲۴ء مین اہل انگلستان اس خبط مین مبتلا ہوئے کہ روپیہ شریک کرکرکے تجارت کی کوٹھیان قائم کرین۔ اس کا سبب یہ تھا کہ لوگون پاس روپیہ افراط سے تھا لہذا اونھون نے منافعہ کثیر کی امید پر ایسے امور مین اوسے صرف کرنا شروع کیا جنکا کچھہ سر و پا نہ تھا اور نصف ممالکِ روے زمین کو روپیہ قرض دیا اور بنک والون نے نوٹ کے کاغذ اس افراط سے جاری کئے کہ بالکل دانشمندی اور دور اندیشی کے خلاف تھا۔ آخر اس بیجا اولوالعزمی اور کوتاہ اندیشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۲۵ء مین سوداگرون پر بڑی آفت آئی ۵۰ بنک گھر تو بالکل بند ہوگئی اور ۲۰۰ سوداگرون سی زیادہ کا دوالہ نکل گیا غرض ایک عجب تلاطم اور کُہرام تمام ملک مین پڑگیا۔

۱۸۲۷ء مین نواب لِورپول کہ پندرہ برس وزیر اعظم رہچکا تھا مرض فالج مین مبتلا ہوا اور منصبِ وزارت کیننگ کو عنایت ہوا۔ مگر یہ وزیر کہ بڑا لائق و فائق اور فصیح و بلیغ تھا اس منصب رفیع کے بار کا متحمل نہ ہوسکا اور سال ہی بھر مین مرگیا۔ اوسکے مقام پر لارڈ گوڈریچ وزیر اعظم مقرر ہوا۔

جارج چہارم کے اوائلِ عہد مین اہلِ یونان دولتِ عثمانیہ

سے باغی ہو گئے - اونکی بغاوت کا یہ سبب ہوا کہ تینسو برس سے ترک
اونپر ظلم و تعدّی کر رہے تھے اور اونکا حال غلامون کا سا کر دیا تھا
یونان کے کوہی قومون مین ابتک اپنی بزرگان سلف کی حمیّت و شجاعت
باقی تھی اور اس معرکہ مین اون سے ایسی جرأت و جوانمردی ظاہر
ہوئی تمام یورپ عش عش کر گیا اور اونکی ہمدردی اور دلسوزی کی
چنانچہ بائرن ذکہ مشاہیر شعراے انگلستان سے تھا اپنی شاعری اور اپنی دولت اونہین
کی نصرت و حمایت مین صرف کر دی اور اپنی عمر قلیل کی باقی ایام بھی اونھین کی خدمت مین
گذاری - غرض سنہ ۱۸۲۷ع مین اعاظم سلاطین یورپ یعنے بادشاہان
روس و فرانس و برطانیہ نے لنڈن مین باہم عہد و میثاق کیا کہ
سلطان روم سے اہل یونان کی آزادی اور خودسری بزور شمشیر
قبول کروالین گے - اس سال کے آخر مین ان تینون پادشاہون
کی افواج بحری بسرداری کوڈرنگٹن امیر البحر روانہ ہوئین اور
جزیرہ نماے موریا کے جنوب مغرب مین بندرگاہ ناورینو
مین لڑائی ہوئی اور چند ہی گھنٹے کے عرصہ مین اونھون نے سلطان
روم کے جہازون کا سارا بیڑا تباہ و برباد کر دیا - آخر چند ہی روز کے
بعد سلطان روم نے اپنی فوج کو یونان سے برخواست کر لیا اور یہ
ملک خودسر و خودرو ہو گیا اور بویریا کا شاہزادہ جسکا نام اوتھو تھا وہان
کا پادشاہ مقرر ہوا -

[illegible] ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۲۷ع

سنہ ۱۸۲۸ع مین امیر ولنگٹن وزیر اعظم مقرر ہوا اور سر ابرٹ

پیل خاصتہً اون امور کے انتظام وانصرام کے واسطے وزیر مقرر ہوا جو انگلستان سے متعلق تھے۔ اِن دو وزیرون کے عہدِ وزارت مین قانون آزادی باین مراد جاری ہوا کہ جو قوانین شدیدہ نسبت فرقۂ کیتھولک کے زمانۂ انقلاب سلطنت سے چلے آتے تھے اور اب اونکی کچھہ ضرورت نہ باقی رہی تھی اور اہل کیتھولک پر بہت صعب و دشوار تھے وہ منسوخ ہوگئے۔ مگر اب فرقۂ مذکور نے بغاوت و فساد کی تخویف شروع کی لہذا ارباب سیاست پر لازم ہوا کہ ایسا تغیر آئین مملکت مین کرین کہ فساد نہونے پائے۔ بنابران کو رپوریشن ایکٹ اور ٹسٹ ایکٹ جو چارلس دوم کے عہد مین نافذ ہوے تھے اور علی الخصوص فرقۂ کیتھولک پر نہایت شاق تھے منسوخ کئے گئے۔ مگر اس فرقہ کے لوگون نے اس تخفیفِ عذاب پر بھی اکتفا نہ کی بلکہ سیاست ملک مین دخیل ہونا چاہا اور اگرچہ حسبِ قانون جو شخص مذہب کیتھولک کا معتقد ہو وہ پارلیمنٹ مین شریک شورے ہونے کا مجاز نہ تھا مگر تاہم اہل کیتھولک نے اپنے ایک ہم مذہب ڈانیال اوکونل نامی کو کہ بڑا خوش تقریر وکیل تھا ایرلنڈ کے ایک ضلع کلیر کی طرف سے وکیل کر کے پارلیمنٹ مین بھیجا اور اس وکیل نے اپنی کلیسا یعنے اپنے مذہب کی ایسی نصرت و حمایت کی اور ایسا جی توڑ کے لڑا کہ آخر ایک قانون جاری ہوا جسکے بموجب تمام قوانین شدیدہ

ـــــــــــــــــــ

[1] اس قسم کے وزیر کو ھُوم سکّرٹری یعنے اپنے ملک کا وزیر کھتے ہین ۱۲

مداخلت اہل کیتھولک در امور سیاست و منسوخی قوانین شدیدہ نسبت ایشان ۱۸۲۹ء

نسبت فرقۂ کیتھولک کے منسوخ ہوگئے اور یہ فرقہ بھی امورِ سیاست
مین اوسیقدر دخیل ہوگیا جسقدر فرقۂ پراٹسٹنٹ تھا۔

۲۶ جون ۱۸۳۰ء مین پادشاہ نے ۶۸ برس کے سن
مین انتقال کیا اور کوئی وارث نہین چھوڑا۔

جارج چہارم کے خوش آمدی اوسے اشرف الشرفاء
کہتے تھے مگر حق یہ ہے کہ اگر شرافت اسی کا نام ہے کہ آدمی قبول صورت
اور نازک مزاج اور صاحب سلیقہ ہو اور پوشاک بھی نفیس پہنتا ہو اور
لوگون سے بہ خلق و مداراۃِ ظاہری پیش آتا ہو تو البتہ یہ پادشاہ ایسا ہی
تھا جیسا اِسکے خوش آمدی اِسے کہتے تھے لیکن اگر بقول بعض
اشخاص کے شریف وہ ہے جسکے مزاج مین شفقت و مروت ہو اور
صاحبِ اخلاق حمیدہ و اطوارِ پسندیدہ ہو تو حاشا و کلا یہ پادشاہ ہرگز
شریف نہ تھا۔

اِس پادشاہ کے عہد مین کپتان پارّی اور کپتان
راس نے اس تجسس مین کہ شمال و مغرب کی طرف سے ہندوستان
کی راہ دریافت کرین تمام بحر شمالی کو چھان ڈالا۔ ۱۸۲۰ء مین
ایک صاحب میک اڈم نامی نے سڑکون پر کنکر بچھانا رواج دیا۔

سنہ ۱۸۲۲ء مین آہنی وودکش اوّل مرتبہ دریاے ٹیمس مین جاری ہوا
سنہ ۱۸۲۴ء مین صنائع دستی کی تعلیم کے واسطے مدرسے مقرر ہوے
سنہ ۱۸۲۵ء مین ایک ناخدا جانسن نامی نے اوّل مرتبہ دخانی جہاز پر
ہندوستان کا سفر کیا - بحر وقیانوس مین تو دخانی جہاز اُسسے
پیشتر یعنے سنہ ۱۸۱۹ء ہی مین روان ہو چکے تھے سنہ ۱۸۲۶ء مین مدرسہ
عالیہ لنڈن کی تقرر کے بارے مین فرمان شاہی صادر ہوا تھا اور
سنہ ۱۸۲۸ء مین یہ مدرسہ جاری ہوا

سلاطین معاصرین

فرانس	سنہ وفات	پروشیا	سنہ وفات
لوئی ہجدہم	سنہ ۱۸۲۴ء	فردرک ولیم سوم	
چارلس دہم		**ترکستان روم**	
اسپانیہ		محمود ششم	
فردننڈ ہفتم	سنہ ۱۸۳۳ء	**اسٹریا**	
انقلاب سلطنت		فرانسس	
سویڈن		**پوپ**	
چارلس جان برنڈوٹ		پایس ہفتم	سنہ ۱۸۲۳ء
روس		لیو دوازدہم	
الکزنڈر	سنہ ۱۸۲۵ء		
نکولاس			

مشاہیر اہل تصنیف
عہد جارج چہارم

لارڈ بائرن .... ۱۷۸۸ء سے ۱۸۲۴ء تک ہا۔ مشہور شاعر ہے رند مشرب تھا۔ اکثر مثنویان اسکی فحش سے مملو ہین۔ تپ کے عارضہ سے یونان مین انتقال کیا

ڈیوگلڈ اسٹوارٹ ..... ۱۷۵۳ء سے ۱۸۲۸ء تک ہا۔ مدرسۂ عالیہ اڈنبرا مین علم اخلاق کا مدرس اعلی تھا۔ اسکی تصنیفات مین سے فلسفۂ نفس ناطقہ اور تہذیب الاخلاق مشہور ہین

ٹامس براون .... ۱۷۷۸ء سے ۱۸۲۰ء تک رہا۔ اسٹوارٹ کے مرنیکے بعد اوسکے عہدہ پر مقرر ہوا۔ بعض تقریرات علمیہ اوسکی بعد وفات کے مشتہر ہوئین

صنّاعان مشہور

بنجمن ویسٹ .... ۱۷۳۸ء سے ۱۸۲۰ء تک رہا۔ امریکا مین پیدا ہوا تھا۔ وقائع تاریخی کی خوب خوب تصویرین کھینچین۔ فن مصوری کی مدرسۂ شاہی کا صدر نشین تھا

جان فلیکس مین ...... ۱۷۵۵ء سی ۱۸۲۶ء تک ہا شہر یورک مین پیدا ہوا تھا۔ پتھر کی تصویرین بنانے مین اُستاد تھا۔ تصویراتِ حجری کے مدرستہ شاہی کا مدّرس اعلیٰ تھا۔ جن لوگون کا حال بڑے بڑے یونانی شاعرون نے اپنی تصنیفات مین لکھا ہے اُنکی عمدہ عمدہ مورتین اس مُصوّر نے بنائی ہین۔

سر ٹامس لارنس .... ۱۷۶۹ء سے ۱۸۲۶ء تک ہا۔ برسٹل مین پیدا ہوا تھا۔ مانی کا ثانی تھا۔ رینلڈس مُصوّر کے مقام پر جارج سوم کا ملازم ہوا۔ ۱۸۲۰ء مین فنِ مصوری کے مدرستہ شاہی کا صدر نشین مقرّر ہوا

مُخترعین عُلوم

سر ولیم ہرشل ...... ۱۷۳۸ء سی ۱۸۲۲ء تک ہا۔ ہینوور مین پیدا ہوا تھا۔ پیشتر مُغنّی تھا۔ بعد اوسکے علم ہیئت مین کمال حاصل کیا اور دوربین عکسی کو بہت درست کیا۔ ۱۷۸۱ء مین ستّارہ یورنس کو دریافت کیا اور قمر مین آتشی پہاڑ اور بعض ستّارات کے ضمائم و اقمار

دریافت کئے۔ سرکار شاہی سے ۳۰۰۰ روپیہ سالانہ کی پنشن پاتا تھا۔
سر همفری ڈیوی ..... ۱۷۷۸ء سے ۱۸۲۹ء تک رہا۔
ضلع کورنوال مین پیدا ہوا تھا۔
ایک خراد کا لڑکا تھا۔ ایک جرّاح کا شاگرد
ہوا۔ ایک قسم خاص کا چراغ ایجاد کیا کہ
اوسمی ہوا سی نہین ضرر پہنچتا اور برابر روشنی
دیتا ہے علم کیمیا اور علم برق مین
بڑی بڑی مفید باتین ظاہر کین۔ علاوہ
علوم حکمیہ کے اور مضامین مین بھی کتابین
تصنیف کین جینوا مین انتقال کیا

باب ۶ ششم

عہد شاہ ولیم چہارم

سنہ ولادت ۱۷۶۵ء۔ سنہ جلوس ۱۸۳۰ء۔ سنہ وفات ۱۸۳۷ء

جارج چہارم کے بعد اوسکا بھائی نوّاب کلیرنس بخطاب ولیم چہارم
بادشاہ ہوا۔ اس بادشاہ نے جوانی مین فوج بحری مین کام کیا تھا
لہذا اسکا لقب بادشاہ ملّاح مشہور ہو گیا۔ اسکی بی بی سیکس

مینجن کی شاہزادی تھی اوسکا نام اڈیلیڈ تھا۔

چند مدت بعد اوسکی تخت نشینی کے فرانسیس مین دوبارہ انقلاب ہوا اور تین روز پاریس کے بازارون مین کشت و خون ہوا آخر چارلس دہم تخت سلطنت سے اوٹھا دیا گیا اور لوئی فلپ اورلینس فرانسیس کا پادشاہ مقرر ہوا۔ فرانسیس کی انقلاب نے بلجیم کے لوگون پر بھی اثر کیا اور اونھون نے بھی پادشاہ ہالنڈ سے منحرف ہوکر شاہزادہ لیوپولڈ کو اپنا پادشاہ بنایا۔ اس زمانہ مین انگلستان کے لوگ بھی بہت آزردہ و نالان تھے اور اس بات کے خواہان تھے کہ محکمہ عوام پارلیمنٹ کی اصلاح کی جائے جس قسم کا تغیر اس محکمہ مین رعایا کو منظور تھا امیر ولنگٹن وزیراعظم کی رائے اوسکے بالکل خلاف تھی آخر اوسنے استعفا دیدیا اور اب وزرا فرقہ وھگ سے مقرر ہوئے اور نواب گری اور لارڈ جان رسل گروہ وزرا کے ارکان اعظم ہوئے۔

۱۸۳۰ء مین یہ تغیر وزرا مین ہوا اور اسی سال ۱۵ ستمبر کو لورپول سے منچسٹر تک وہ سلسلہ ریل کا جاری ہوا جو اب تمام سلطنت برطانیہ مین مثل مکڑے کے جال کے پھیلا ہوا ہے۔ اکتوبر ۱۸۳۱ء مین ایک تازہ وبا جسکے آثار پیشتر ہندوستان

میں محسوس ہوتے تھے مغرب کی جانب سے ہوتی ہوئی ضلع سنڈرلنڈ
پر نازل ہوئی اور سال بھر سے زیادہ بازار موت خوب گرم رہا اور قریب
۶۰ ہزار آدمی کے اس وبا سے ہلاک ہوتے۔ اوس زمانہ سے تین
مرتبہ یہ وبا انگلستان پر نازل ہو چکی ہے مگر چونکہ صفائی میں
اہتمام بلیغ کیا گیا ہے اور نالے موریاں صاف رہتی ہیں اور مکانات
ہوادار بنتے ہیں لہذا اس بلائے بے درمان کا اثر بہت خفیف ہو گیا ہے

اس بادشاہ کے عہد میں سیاست ملک میں امر عظیم یہ ہوا
کہ محکمہ عوام پارلیمنٹ کی اصلاح کے واسطے ایک قانون نافذ ہوا
یکم مارچ سنہ ۱۸۳۱ع میں لارڈ جان رسل نے یہ قانون محکمہ عوام
میں پیش کیا اور پارلیمنٹ کے دونوں محکموں نے علی الخصوص محکمہ
امرا نے اسپر بہت نقض و ابرام کیا مگر جمہور عوام اسکے نفاذ میں
مصر ہوا۔ الغرض پندرہ مہینے تک اس قانون کے باب میں رعایا اور
پارلیمنٹ میں جھگڑا رہا اور نوٹنگھم اور ڈربی اور برسٹل میں
بڑے بڑے ہنگامے ہوئے۔ ایک مرتبہ تو اس قانون پر اسقدر
جرح و قدح ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا کہ بالکل رد ہو جاتے گا۔ محکمہ
امرا کے ممبروں نے اسکی رد میں اسقدر مبالغہ و اصرار کیا کہ نواب
گرے وزارت سے مستعفی ہوا اور امیر ولنگٹن کو حکم ہوا کہ اپنے
طور پر وزیر مقرر کریں۔ مگر یہ کام اوس سے نہ بن پڑا اور رعایا غضب

خلائق ایسا جوش مین آیا کہ اوس سردار جلیل الشان کو جسنے واٹرلو کی لڑائی مین انگلستان کی عزت رکھلی تھی اور نپولین جیسے زبردست کو زیر کیا تھا لنڈن کے بازاریون کے یورش سے اپنا مکان بچانا پڑا بعد اسکے نواب گری پھر منصب وزارت پر مقرر ہوا اور وہ قانونِ اصلاح جسکے واسطے یہ قیامت کبرے برپا ہوئی تھی نافذ ہوگیا۔ اسی سال یعنے سنہ ۱۸۳۲ء مین ۱۷ جولائی کو اسکاٹلنڈ کی اصلاح کا قانون اور ۷ اگست کو ایرلنڈ کی اصلاح کا قانون پادشاہ نے منظور کرلیا۔

نفاذ قانون اصلاح مجریہ ۷ جون سنہ ۱۸۳۲ء

اِس قانون سے آئین سلطنت مین تین تغیرات عظیم ہوئے۔ اوّل جن قصبات و دیہات مین ایسے لوگ کم تھے جو پارلیمنٹ کے واسطے ممبر منتخب کر سکتے یا اگر ایسے لوگ بقدر مایعتد تھے تو وہان کے متوطن نہ تھے اونسے پارلیمنٹ مین وکیل بھیجنے کا حق سلب ہوگیا۔ دوّم جو قصبات کہ سترہوین صدی مین ترقی کرکے اوّل درجہ کے شہر ہوگئے تھے اونھین اب اوّل مرتبہ یہ استحقاق دیا گیا کہ اپنی طرف سے ممبر یعنے وکیل مقرر کرکے پارلیمنٹ مین بھیجین۔ سوّم پارلیمنٹ مین راے دینے کا حق اوسط درجہ کے لوگون مین زیادہ تر عام کردیا گیا۔ اہل شہر و قصبات مین سے یہ حق اون لوگون کو دیا گیا جو سو روپیہ سالانہ یا اِسسے زیادہ کرایہ کے مکان کے مالک تھے یا اسقدر کرایہ کے مکان مین رہتے تھے۔ اضلاع مین یہ حق اون

لوگون کو عنایت ہوا جنکے پاس ؁ روپیہ سالانہ نکاسی کی زمینداری تھی
یا جو کم سے کم پانسو روپیہ سالانہ لگان دیتی تھی ۱۷۸۷ء سے
محکمۂ عوام مین اس امر کی تحریک ہو رہی تھی کہ نو آباد انگریزی بستیون
مین جسقدر غلام ہین وہ سب آزاد کر دئے جائین - سب سے پیشتر
ولیم ولبر فورس کہ ضلع یورک کے لوگون کی طرف سے پارلیمنٹ
کا ممبر یعنے وکیل تھا اس امر مین محرک ہوا اور جبتک اوسکی زندگی
نے وفا کی اس کارِ خیر مین بکمال سرگرمی و استقلال ساعی رہا -
غرض اس مقدمہ مین کارفرمایانِ پارلیمنٹ مین بکرات و مرات مباحثہ
و مطارحہ ہوا اور غلامون کے مالکون اور نو آباد بستیون کے زمیندارون
اور سوداگرون نے عتقِ عبید مین بڑی قیل و قال اور عذر و معذرت
کی - چھیالیس برس تک یہ مقدمہ پارلیمنٹ مین لڑا کیا آخر کو ایک
قانون جاری ہوا جسکے بموجب ۲۰ کرور روپیہ غلامون کے آقاؤن
کو اونکے نقصان کی مکافات مین دیا گیا مگر اسپر بھی اونھون نے غلامون
کو مطلقاً نہین آزاد کیا بلکہ یہ شرط کر لی کہ سات برس تک یہ اور ہماری
خدمت کرین - مگر پھر یہ تجویز ہوئی کہ اس مدتِ زائدہ مین دو برس
کی تخفیف کیجائے اور ۱۸۳۸ء مین آٹھ لاکھ غلام پانچ برس کی
خدمتِ زائدہ کے بعد آزاد کر دئے گئے - **ولبر فورس** نے
ساری عمر اسی کارِ خیر کی پیروی مین صرف کر دی تھی اب جب اوسکی
مشقت و جان فشانی کا ثمرہ ظہور مین آیا یعنے قانونِ آزادیِ غلامان

قانون آزادی غلامان ۱۸۳۳ء

نافذ ہوا تو وہ خود ۱۸۳۳ء مین اسیر دام قضا ہوا۔

۱۸۳۴ء مین قانون تکفل غربا و مساکین مین بہت سی تغیرات واقع ہوئے۔ چند مدت پیشتر اس سے غربا و مساکین کی پرورش کے واسطے سات کرور روپیہ سالانہ رعایا سے لیا جاتا تھا مگر اس مبلغ خطیر مین سے اکثر روپیہ ایسے مردون اور عورتون کی پرورش مین ضایع ہوتا تھا جو قوی و توانا ہوتے تھے مگر محنت سے جی چراتے تھے۔ اب جو قانون اس باب خاص مین جاری ہوا اوسکے بموجب خاص خاص مقامات پر جو غربا کی خبر گیری کے واسطے کمیٹیان مقرر تھین اونپر سرکار کی نگرانی ہو گئی اور یہ حکم ہوا کہ جو فقیر محنت کرنیکے قابل ہین اونکی اعانت و پرورش ہرگز نہ کی جاے ہان اگر وہ خیرات خانون مین جاکر اپنی بسر اوقات کے موافق کچھ محنت کرین تو کیا مضائقہ۔

اس قانون مین اصلاح ہو رہی تھی کہ نواب گریے نے وزارت سے استعفا دیا۔ اوسکے استعفا کا یہ منشا ہوا کہ اوسمے اور اور وزرا سے ایک قانون کے باب مین نزاع ہو گئی جو انسداد فتنہ پردازی اہل ایرلنڈ کے واسطے تجویز ہوا تھا۔ اوسکے بعد نواب ملبورن وزیر اعظم مقرر ہوا اور جان رسل اور لارڈ پامرسٹن اوسکے معین و مددگار مقرر ہوے۔ ۱۸۳۴ء کے آخر مین یہ وزیر بھی معزول

ہوئے اور سر رابرٹ پیل نے بمجرد طلب اطالیہ سے آکر
تازہ وزرا مقرر کئے۔ مگر چار ہی مہینے مین نواب ملبورن
پھر وزیر اعظم مقرر ہوا۔

سنہ ۱۸۳۵ء مین میونسپل ایکٹ جاری ہوا جسے
انگلنڈ اور ویلس مین جن کونسلون سے انتظام بلاد و قصبات
متعلق تھا اونکی درستی اور اصلاح ہوئی۔ اور ان کونسلون مین ممبر
مقرر کرنے کے مستحق وہ لوگ قرار دیے گئے جو سرکار کو محصول دیتے
تھے اور بکارِ خود آزاد تھے اور اون ممبرون کو اختیار دیا گیا کہ اپنے
زمرہ سے مجسٹریٹ یعنے وہ حاکم جنسے شہرون کا انتظام متعلق
ہوتا ہے مقرر کرین۔ اسی قسم کے تغیرات اسکاٹ لنڈ اور ایرلنڈ
مین بھی ہوئے

ولیم چہارم کے عہد مین غیر ملکون کی نسبت دو امر ایسے
ظہور مین آئے کہ وہ قابل درج تاریخ ہین۔ ایک یہ کہ سنہ ۱۸۳۵ء اور سنہ ۱۸۳۶ء
مین اسپانیہ کی شاہزادی کو اجازت دی گئی کہ اپنے رقیب شاہزادہ
چارلس سے لڑنیکے واسطے اپنی فوج مین انگریزی سپاہی بھرتی کرے
دوم یہ کہ سنہ ۱۸۳۲ء مین جب بلجیم کی رعایا ہالنڈ کے بادشاہ سے

؎۱ ایسی کونسلون کو آج کل ہماری محاورہ مین میونسپل کمیٹیان کہتے ہین ۱۲۔

باغی ہوگئی تو بادشاہ انگلستان نے رعایاے مذکور کی مدد کو فوج عنایت کی اور سپاہ انگریزی نے ہالنڈ کی بندر گاہون کا محاصرہ کر کے آمد و رفت کی راہ مسدود کر دی—

ولیم چہارم نے ۲۰ جون ۱۸۳۷ع مین ۷۲ برس کی سن مین انتقال کیا—اوسکے دو بیٹیان ہوئی تھین دونون صغر سنی ہی مین مرگئین ایک توجسدن پیدا ہوئی اوسیدن مرگئی—

یہ بادشاہ شفیق و دلسوز اور کشادہ دست اور خلیق و بے تکلف تھا اور اگرچہ ذکی الطبع اور حادّ الذہن نہ تھا مگر سلیم العقل اور صائب الفکر تھا اور اوسکے ہر فعل سے سلامت عقل و اصابت فکر ظاہر تھی

سلاطین معاصرین

فرانس	سنہ وفات	پروشیا	سنہ وفات
چارلس دہم	۱۸۳۰ع مین معزول ہوا	فریڈرک ولیم سوم	....
لوئی فلپ	....	**ترکستان روم**	
اسپانیہ		محمد ششم	....
انقلاب سلطنت	۱۸۳۳ع تک رہا		
ملکہ ازابلا دوم	....		

سویڈن	آسٹریا — سنہ وفات
چارلس جان برنڈوٹ	فرانسس .... سنہ ۱۸۳۵ء
روس	فرڈننڈ اول ....
نکولاس	**پوپ**
	لیو دوازدہم ...... سنہ ۱۸۳۱ء
	گرگری شانزدہم ....

مشاہیر اہل تصنیف
عہد ولیم چہارم

سر والٹر اسکاٹ ... سنہ ۱۷۷۱ء سے سنہ ۱۸۳۲ء تک تھا - اسکاٹ لینڈ
کا وکیل تھا - گیت بنائے اور قصے نظم کیے
اوسکی تصنیفات مین سے حکایات مشہور
ویورلی نوولس بہت عمدہ اور
دلچسپ ہین - اسکی مثنویان بھی اوسکی
مشہور ہین

آدم کلارک .... سنہ ۱۷۶۲ء سے سنہ ۱۸۳۲ء تک تھا - آیرلنڈ
کا رہنے والا تھا - فرقہ میتھوڈسٹ
کا ایک قسیس تھا - السنۂ مشرقیہ پر
عبور رکھتا تھا صحف سماویہ کی تفسیر لکھی

صموئیل کولرج .... سنہ ١٧٧٢ع سی سنہ ١٨٣٤ع تک رہا۔ ضلع ڈِوَن مین پیدا ہوا تھا۔ مدرسۂ عالیہ کیمبرج مین علم حاصل کیا تھا۔
کئی مثنویان نظم کین

فِلِیسیا ہِمَنس .... سنہ ١٧٩٣ع سی سنہ ١٨٣٥ع تک رہی۔ شاعرہ غزل گو تھی اوسکے کلام سے دلسوزی اور نزاکت ٹپکتی ہے اور استعارات و تشبیہات لطیفہ سی مملو ہے
بعض گیت اوسکی بہت مشہور ہین

باب ہشتم

عہدِ معدلت مہدِ ملکۂ معظمہ مفخمہ وکٹوریا خلّد اللہ ملکہا وعظّم سلطانہا

سنہ ١٨١٩ع مین ٢٤ مئی کو پیدا ہوئین سنہ ١٨٣٧ع مین ٢٠ جون کو تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئین ولیم چہارم کے بعد اونکی بھتیجی ملکہ الگزنڈرا اینا وکٹوریا بسن ہجدہ سالگی رونق بخش سریرِ عرش نظیر ہوئین۔ ملکہ محتشمہ کے والد ماجد کا نام اڈوَرڈ اور خطاب نوّاب کینٹ تھا۔ سنہ ١٨٣٨ع مین ٢٨ جون کو اونکی تاجداری کی رسوم ویسٹ منسٹر مین ادا ہوئی

چونکہ قانون سیلک کے بموجب ہینوور کی ریاست عورت کو
نہ مل سکتی تھی لہذا جب ملکہ معظمہ تخت نشین ہوئین تو وہ ریاست
سلطنت برطانیہ سے نکل گئی اور ولیم چہارم کے بھائی آرنسٹ
جنکا خطاب نواب کمبرلنڈ تھا اوس ملک کے پادشاہ مقرر ہوئے۔

دسمبر ۱۸۳۷ء مین کینڈائے مشرقی اور کینڈائے
مغربی مین بلوے ہوا اور پپنیو اور میکنزی مفسدون کے
سربراہ کار بنے۔ پپنیو نے تو چند ہی روز مین بمقام سینٹ
یوسٹیس شکست کھائی مگر میکنزی نے شہر ٹورانٹو پر حملہ کیا
اور ہیڈ افسر انگریزی نے اوسے بھی شکست دی۔ دوسرے سال عین
شدت سرما مین کینڈائے مشرقی مین پھر فساد ہوا مگر سر جان
کولبورن کی ہمت و جوانمردی سے یہ فساد بھی چند ہی روز مین دفع
ہوگیا۔ امریکا مین حکومت انگریزی کی تقویت و استحکام کے واسطے
۱۸۴۰ء مین پارلیمنٹ نے ایک قانون جاری کیا جسکے بموجب کینڈائے
مغربی اور کینڈائے مشرقی ملکر ایک صوبہ ہوگیا۔

اسی زمانہ مین ایک گروہ اہل انگلستان کا جو اپنے
تئین حامل فرمان شاہی کہتا تھا مشہور ہونے لگا۔ اس
گروہ نے یہ نام اپنا اسواسطے رکھا تھا کہ یہ

فرمانِ رعایا[1] مین چند تغیّرات عظیمہ کا خواہان تھا۔ ایک یہ کہ ہر شخص کو اجازت دی جاے کہ پارلیمنٹ کیواسطے ممبر منتخب کرنے مین اپنی راے دے۔ دوسرے یہ کہ ہنگام انتخاب ممبرانِ پارلیمنٹ لوگ اپنی راے اونکے تقرر یا عدم تقرر کی نسبت کاغذ کے پرچون پر لکھہ کر ایک صندوق مین ڈالدیا کرین تاکہ اُمیدوارانِ مشارکتِ پارلیمنٹ کو یہ نہ ثابت ہو کہ کسکی راے ہمارے خلاف ہے اور کسکی راے ہمارے موافق ہے تیسرے یہ کہ ہر سال ایک نئی پارلیمنٹ مقرر کی جاے۔ چوتھے یہ کہ ممبرانِ پارلیمنٹ کی تنخواہین مقرر کی جائین۔ پانچوین یہ کہ ہر شخص خواہ صاحب جائداد ہو خواہ نہو بشرطیکہ لوگون نے اوسے ممبر مقرر کردیا ہو پارلیمنٹ مین شریک کیا جاے چھٹے یہ کہ پارلیمنٹ کے ممبر منتخب کرنے کے واسطے ملک کی تقسیم اضلاعِ متساویہ مین کی جاے۔ غرض ان سرکشون کے ایک گروہ نے جان فراسٹ کو جو کسی زمانہ مین کسی شہر کا مجسٹریٹ رہا تھا اپنا سردار بنا کر مقام نیوپورٹ واقع ضلع مونمتھ پر حملہ کیا مگر شکست کھائی اور فروسٹ اور دو اور شخص بجرم بدخواہی و فتنہ پردازی بحکم سزاے موت ہوئے۔ پھر وہ سزاے موت سے متعفو ہوئے اور تا حیات ملک بدر کردئے گئے۔

۱۸۴۰ء مین ۱۰ فروری کو ملکہ معظمہ کا عقد سیکس کوبرگ

[1] یہ فرمان پادشاہ نے رعایا کو دیا تھا اس سبب سے یہ رعایا کی طرف مضاف ہوا اور فرمان رعایا مشہور ہوگیا ۱۲

گوتھا کے شاہزادہ اَلبرٹ سے ہوا اور اوسی سال ۲۱ نومبر کو بڑی شاہزادی پیدا ہوئین جو شہنشاہ پرشیا کے ولیعہد شاہزادہ ولیم فریڈرک سے منسوب ہین سنہ ۱۸۴۱ء مین ۹ نومبر کو شاہزادۂ عالیجاہ اَلبرٹ اڈورڈ پیدا ہوئے جو اب وارثِ تاج و تخت برطانیہ ہین۔ چند روز بعد کہ خلق ملکۂ محتشمہ کے پارلیمنٹ سے یہ حکم صادر ہوا کہ اگر خدانخواستہ ملکۂ معظمہ ولیعہد بہادر کے بالغ ہونے سے بیشتر مرجائین تو اونکے شوہر یعنی شاہزادہ اَلبرٹ اپنے نابالغ صاحبزادہ کی طرف سے بطور متولیِ سلطنت کے حکمرانی کرین۔

سنہ ۱۸۳۹ء سے سنہ ۱۸۴۲ء تک افغانستان مین بازار قتال گرم رہا۔ اس لڑائی کی کیفیت یہ ہے کہ انگریزون کو یہ شبہ ہوا کہ مبادا شہنشاہ روس کا یہ ارادہ ہو کہ ہندوستان مین ہماری سلطنت دبالے لہذا اُنپر ضرور ہے کہ افغانستان مین ایسے شخص کو بادشاہ کرین جو ہمسے موافق ہو اسواسطے کہ یہ ملک ہندوستان اور ایران کے درمیان مین واقع ہے اور شاہِ ایران ہمیشہ سے شہنشاہِ روس سے موافق ہے ایسا نہو کہ وہ روسیون کو ہندوستان مین آنے کی راہ اپنے ملک سے دیدے غرض اس خیال سے سرکار انگریزی نے سنہ ۱۸۳۹ء مین بسرداری سر جان کین فوج ظفرموج بسوئے افغانستان روانہ کی تاکہ دوست محمد خان غاصبِ سلطنتِ افاغنہ کو نکالدے اور شاہ شجاع کو دوبارا تخت پر

ٹھائی۔ چند ہی مہینے کے عرصہ مین قندھار اور غزنین اور کابل
جیسے عظیم الشّان شہر فوج انگریزی نے فتح کر لیے مگر اکبر خان خلفِ دوست محمد خان
نے بہت سے کوہی افغان جمع کر کے کابل مین انگریزون کو چار طرف
سے گھیر لیا اور سر ولیم میکناٹن اور اور بہت سے افسران انگریزی کو
مشورہ کے واسطے بلا کر دغا سے مار ڈالا۔ بقیۃُ السّیف فوج انگریزی
کابل سے جلال آباد تک کہ ۹۰ میل کا فاصلہ ہے برف مین ٹھٹھرتی
ہوئی گئی راہ مین افغان آپڑے اور انگریزون کو تہ تیغ بیدریغ کیا
چنانچہ کئی سے آدمیون مین سے فقط ایک شخص اپنی جان لیکے بھاگا
اس واقعۂ جانگزا کے تھوڑے عرصہ کے بعد شاہ شجاع کو بھی کسی نے
مار ڈالا۔ مگر جرنیل پولاک بڑی شجاعت و جوانمردی سے لڑتا ہوا درہ
خیبر کی راہ سے جا کر سر رابرٹ سیل اور جرنیل نوٹ کے
لشکر سے ملا اور ان سب سرداروں نے اکٹھا ہو کر پھر کابل پر چڑھائی
کی اور اسے فتح کیا اور اوسکی فصیل پر علم ظفر شیم انگریزی نصب کیا اور
فتح کے شادیانے بجائے۔ غرض شہر کابل کی فصیل اور برج وغیرہ
مسمار کر کے فوج انگریزی بفتح و فیروزی ہندوستان مین پھر آئی اور
۱۸۵۵ء مین دوست محمد خان نے سرکار انگریزی سے مصالحہ کر لیا۔

اسی زمانہ مین ملک لِوَنٹ یعنے اطراف و نواحی شام
مین لڑائی ہو رہی تھی۔ اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ محمد علی والی مصر

نہضت جرنیل پولاک بسوی افغانستان
و فتح کابل ۱۰ ستمبر ۱۸۴۲ء

اور اوسکا بیٹا ابراھیم مدت سے سلطانِ روم کو ستاتا ہی تھو
چنانچہ ۱۸۳۷ء مین ابراھیم پاشانے فوج عثمانی کو ساحل فرات پر
مقام نصیبین مین شکست دی۔ آخر سلطان روم نے ملکہ
برطانیہ اور اور پادشاہانِ یورپ سے مدد مانگی۔ اوران
سب نے بلا عذر سلطان کی درخواست منظور کرلی اسواسطے کہ اس
لڑائی کے سبب سے کئی مرتبہ آب نائے ڈارڈنلیز کا راستہ بند ہو
چکا تھا اوراِس راہ کے مسدود ہونے سے بحرِ اسود کی تجارت
موقوف ہوگئی تھی۔ القصہ انگریزی فوج بحری بسرداری اسٹوپ فرڈ
اور نیپیئر امیر البحر شہر برھوت کو کہ ساحل شام پر واقع ہی تباہ و برباد
کرکے زیر دیوار ہاے شہر عکہ پہنچگئی اور تین ہی گھنٹہ کے عرصہ
مین یہ حصن حصین کہ کلید ملک شام ہے اور نپولین جیسے زبردست
کے بھی اسسے کچھہ نہ چلی تھی انگریزی توپ خانہ سے ہار گیا اور انگریزون کے
قبضہ مین آگیا۔ اِس شہر کو فتح کرکے نیپیئر امیر البحر اسکندریہ
کو روانہ ہوا مگر پاشاے مصر نے بعد چند روز کے شام سے اپنی
فوج برخواست کرلینے کا وعدہ کیا۔ بعد چند مدت کے اوسنے اور
سلطان روم سے عہد و پیمان ہوگیا جسکے بموجب ولایت مصر
محمد علی پاشا کے پاے نام نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ ہوگئی۔

اسی زمانہ مین سرکارِ انگریزی اور فغفور چین سے افیون کی

سنہ ۱۸۴۰ء

تجارت کے باب مین نزاع ہوتی - چینی افیون پر مرتے ہین
اور اوسے کہاتے بھی ہین اور مدک کے طور پر پیتے بھی ہین اور اگرچہ
اوسکی سمیت سے صدہا مرجاتے ہین مگر یہ بلا کب چھوٹتی ہے — اب
چینیون نے اس افراط سے افیون کا استعمال کیا کہ فغفور چین
نے پریشان ہوکر ممانعت کردی کہ خبردار ہمارے ملک مین افیون نہ آنے
پائے - مگر انگریزی سوداگرون کو اس سے بڑا نفع ہوتا تھا لہذا وہ چوری
سے لیجاکر اسے چین مین بیچتے تھے - آخر چینی افسرون نے کئی کھیپ افیون
کے انگریزی جہازون سے نکالکر خراب و برباد کردئے اور کپتان
الیٹ کمشنر انگریزی اور اور کئی انگریزون کو قید کرلیا - اس کا نتیجہ یہ ہوا
کہ سنہ ۱۸۴۰ء مین سرکار انگریزی نے پادشاہ چین سے لڑنے کا ارادہ ظاہر
کیا - اور چندہی روز مین سپاہ انگریزی نے شہر کینٹن کو مغلوب
کرلیا اور شمال کی جانب سرہنری پوٹنجر سپہ سالار انگریزی شہر
اموی کو مسخر کرکے دیوار ہاے شہر نانکن تک پہنچ گیا - اس شہر مین
متخاصمین مین مصالحہ ہوگیا اور اس مصالحہ کے بموجب جزیرہ ھونگ
کونگ انگریزون کو مل گیا اور علاوہ اسکے شہر کینٹن اور اموے
فوچو - ننگپو - شنگھائے - ان چار بندرگاہون مین غیرملکون
کے سوداگرون کو تجارت کرنے کی اجازت مل گئی -

سنہ ۱۸۴۳ء مین سڑکون پر محصول مقرر ہونے سے ملک

چین ۱۲۹ اگست سنہ ۱۸۴۲ء

انعقاد معاہدہ میان سرکار انگریزی و فغفور

ویلس مین ہنگامہ ہوا اور ہنگامہ پردازون نے اپنا نام بنات الربقہ رکھا۔ انکی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ توریت مین سفر الخلیقہ کے باب ۲۴ آیت ۶۰ مین لکھا ہے کہ ربقہ ؎ کے عزیزون سے اوسکے حق مین دعا کی کہ خداوندا اسکی اولاد ہمارے دشمنون کو مغلوب و مقہور کرے۔ لہذا ان فتنہ پردازون نے تبرّکاً و تیمّناً اپنا یہ نام رکھا کہ اسکی برکت سے ہمین بھی حق تعالیٰ دشمن پر مظفّر و منصور کرے گا۔ اور اپنی نسائیت ثابت کرنے کے واسطے اونھون نے لباس بھی عورتون کا پہنا۔ غرض ۱۸۴۳ء کے آخر تک یہ ہنگامہ رہا اور اس عرصہ مین جتنی محصول کی چوکیان جنوبی ویلس مین تھین وہ سب ان بلوائیون نے تھس نہس کر ڈالین۔ اسی زمانہ مین اہل آیرلنڈ مین انتہا کا جوش و خروش پیدا ہوا کہ ہمارے ملک کی پارلیمنٹ انگلنڈ کی پارلیمنٹ سے جدا ہو جائے اور ایک شخص اوکونل نامی کو اپنا سرغنا بنایا۔ اور اوسکی اعانت اور فسخ اتحادِ ہر دو پارلیمنٹ کے واسطے تمام اہل کیتھولک کے کنائس مین چندہ جمع ہوا اور اس چندہ کی مقدار ۱۸۴۳ء مین ۴ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ تک پہنچگئی اور آیرلنڈ کے قدیم پایہ تخت ٹارا مین مفسدون کے بڑے جمگھٹے ہوئے اور کلونٹارف مین بھی اونکا جماؤ ہوا جہان برائین بورو نے ڈینمارک والون پر فتح پائی تھی۔ مگر آیرلنڈ کے ناظم نے سپاہیون کو بھیجا کہ اون

؎ یہ حضرت اسحٰق ؑ کی زوجہ کا نام تھا۱۲۔

مقام پر قبضہ کر لو اور مفسدون کو جمع نہونے دو۔ اور اُوکونل اور اور آٹھہ شخصون کی تحقیقات کر کے دو برس کی قید کا حکم ہوا مگر پھر چند ہی روز مین اونھین رہا کر دیا۔ اوکونل نے جنوا مین جا کر ۱۵ مئی سنہ ۱۸۴۷ء مین ۷۲ برس کے سن مین انتقال کیا۔

سنہ ۱۸۴۳ء مین کلیسائے اسکاٹ لنڈ مین طفرہ پڑ گیا۔ اس طفرہ کا سبب یہ ہوا کہ عدالتہائے عالیۂ دیوانی کے حکام نے بعض فیصلے ایسے کئے کہ اونسے اسکاٹ لنڈ کے محاکم کلیسائی یعنے اساقفہ و قسیسین کے احکام و فتاوے منسوخ ہو گئے۔ ایک طائفۂ عظیم نے کلیسائے اسکاٹ لنڈ کے اپنے علماء و فقہاء کے احکام کی منسوخیت کو اسپر محمول کیا کہ ہمارے کلیسا یعنے مذہب مین اسّے رخنہ پڑ گیا اور اوسکی آزادی و استغنا مین فرق آگیا۔ اس خیال سے وہ کلیسائے سلطانی سے جدا ہو گئے اور ایک علیحدہ کلیسا

واضح ہو کہ نصارٰی کی اصطلاح مین کلیسا کا اطلاق اکثر اہل کلیسا پر ہوتا ہی اور اسّی کوئی مسلک خاص مراد ہوتا ہی مثلاً کلیسائے انگلنڈ۔ کلیسائے اسکاٹ لنڈ کلیسائے روم کلیسائے پرس بٹیرین۔ کلیسائے متحدہ سنٹ ان سب سے مذاہب و مسالک مخصوصہ مراد ہین جنکا ذکر اس کتاب مین جا بجا ہی۔ کلیسا کا اطلاق اسمی کلیسا یا اتباع مسالک مخصوصہ پر من قبیل اطلاق الظرف علی المظروف ہی جیسی مجلس سے اہل مجلس مراد لیتے ہین ۱۲

مقرر کرکے اوسکا نام کلیساۓ غیر تابع رکھا۔ اسی زمانہ مین کلیساۓ انگلنڈ مین ایک گروہِ نصارے نے بڑا فتور ڈالدیا۔ اس گروہ کا یہ مقولہ تھا کہ جو طرقِ عبادت بالفعل شایع ہین انمین اور کلیساۓ روم مین زیادہ تر ملابستہ و مقارنتہ چاہیئے۔ اس گروہ کا پیشوا ڈاکٹر پوسی تھا اس سبب سے اُسنے اپنا نام پوسیّہ رکھا تھا۔

اثناۓ محاربۂ افغانستان مین سپاہِ انگریزی نے سندہ پر قبضہ کرلیا تھا۔ اِس صوبہ کا رقبہ ۵۰ ہزار میل مربع ہے اور ۱۵۰ میل تک دریاے سندہ کے دہانہ کے گرداگرد آباد ہے۔ امیرانِ سندہ کو یہ امر بہت ناگوار ہوا اور اونہون نے حیدرآباد مین انگریزی رزیڈنٹ کے مکان پر حملہ کیا۔ میجر اُوٹرم کے پاس کل سو آدمی تھے مگر اسپر بھی اوس نے نوابانِ سندہ کا مقابلہ بڑی شجاعت و جوانمردی سے کیا اور بڑی حکمت سے جاکر سر چارلس نیپیر کی فوج سے ملا۔ اسکے چند روز کے بعد انگریزون نے میانی کی لڑائی فتح کی اور ایک اور معرکہ حیدرآباد کے قریب مارا۔ بس اس فتح سے سارا سندہ فتح ہوگیا۔

سندہ کے شمال و مغرب مین دریاے سندہ کے دہانہ سے اوپر ہٹکر پنجاب کا ملک واقع ہے۔ یہ صوبہ وسیع ہے اور پانچ بڑی بڑے

دریا اس مین جاری ہین اس سبب سے اسے پنجاب یعنے پنج آب کہتے ہین۔ اوس زمانہ مین یہ ملک ایک قوم جنگ جو کے قبضہ مین تھا جسے سکھ کہتے ہین۔ یہ قوم وسط صدی ہفتدہم عیسوی مین پنجاب پر مسلط ہوگئی تھی۔ اور اسکا ایک راجہ رنجیت سنگھ نامی سرکار انگریزی کا بڑا پکا دوست تھا۔ لیکن جب ١٨٣٩ء مین وہ مرگیا تو اوسکے راج پر بڑا خون خرابا ہوا اور اسی لڑائی مین سکھون نے حُلد کی مین انگریزون کی چھاؤنی پر بھی حق ناحق حملہ کیا مگر شکست کھائی اور بہت سے مارے گئے۔ لکن سکھ کسیطرح سے دشمن حقیر نہ تھی اسوسطے کہ اونکے پاس تحفہ تحفہ چالاک گھوڑے تھے اور اونکے گولندازون نے انگریزی گولندازون سے تعلیم پائی تھی۔ غرض سپاہ انگریزی بسرداری سر ھیو گف و سر ھنری ھارڈنگ سکھون کے لشکر پر بمقام فیروزشہر چڑھ دوڑی دو دن بڑی گھمسان لڑائی رہی بعد اوسکے انگریزی فوج نے فیروزشہر فتح کرلیا اور سکھ ستلج کے اوس پار بھاگ گئے۔ پھر ٢٦ جنوری ١٨٤٦ء مین علی وال مین اور اسکے پندرہ روز کے بعد سبراون مین سکھون کو شکست دی اس سبب سے لاھور پای تخت پنجاب کا راستہ کھل گیا وہان جاکر انگریزون نے سکھون سے عہد و پیمان کرلیا۔ مگر ١٨٤٩ء مین پھر لڑائی ہوئی۔ سکھون کے لشکر نے دریاے جھیلم پر بمقام چلیان والہ خوب مضبوط مورچہ باندھا۔ جنرل گف نے ١٣ جنوری

کو اونپر حملہ کیا اور فتح پائی مگر سپاہِ انگریزی مین لوگ اسقدر مارے گئے کہ جنرل گف کو سرکار نے بڑا الزام دیا کہ تمنے کیون ایسی بیڈھب لڑائی مین اتنے لوگون کو کٹوا دیا۔ لیکن ۲۱ فروری کو جنرل گف نے گجرات مین سکھون کو شکست فاش دی اور پہلے جو زک اوٹھائی تھی اوسکی خجالت مٹائی۔ چندروز بعد اس معرکہ کے نوّاب گورنر جنرل بہادر کے فرمان کے بموجب پنجاب سلطنت برطانیہ مین شامل ہو گیا۔

ملکۂ معظمہ کے عہد جلالت عہد مین سیاستِ ملک مین بہت بڑا امر یہ ہوا کہ قانون در باب غلّہ منسوخ ہو گیا۔ اسکی منسوخی کی یہ کیفیّت ہے کہ سنہ ۱۸۴۱ء مین ضلع لنکشئیر مین کچھ لوگ اس قانون کی مخالفت پر متّفق ہوے اور تجارت مین آزادی کی خواہان ہوئے۔ ان لوگون کا سرگروہ مینچسٹر کا ایک کارخانہ دار رچرڈ کوبڈن نامی تھا۔ سنہ ۱۸۴۱ء مین سر رابرٹ پیل وزیر اعظم مقرّر ہوا۔ پہلے تو اوسکی راے بھی تھی کہ اور ملکون سے جو غلّہ آتا ہے اوسپر زیادہ محصول لگایا جاے مگر سنہ ۱۸۴۵ء مین اوسکی راے اس باب مین بدل گئی۔ جن لوگون کی معاش کا مدار زراعت پر تھا جیسے زمیندار کسان اور مزدور پیشہ لوگ وہ سب بھی یہی چاہتے تھے کہ غیر ملک سے غلّہ نہ آنے پاے۔ اونکے زعمِ ناقص مین غیر ملک کے

غلہ پر زیادہ محصول لگانے سے اونھین یہ فائدہ تھا کہ اونکے ملک کے
غلہ کا نرخ نہ گھٹنے پاتے گا - غرض از دیاد محصول سے تجارت مین
مدت تک ترقی نہوئی مگر آخر کو تجارت سے اپنے ملک اور غیر ملک
کی قید رفع ہوگئی اور غیر ملکون سے جو گیہون آتا تھا اب اوسپر
فی ۷ من ۸ آنہ محصول رہگیا - اس عہدے کے دو روز کے بعد
مسٹر رابرٹ پیل نے استعفا دیا اور لارڈ جان رسل وزیر
اعظم مقرر ہوا

استعفاء مسٹر رابرٹ پیل و وزارت
لارڈ جان رسل ۲۶ جون ۱۸۴۶ء

۱۸۴۵ء مین آلو کی فصل پر پالا پڑا - اِس سبب سے
آیرلنڈ مین بڑا قحط پڑا اور شدید تپ آئی - برطانیہ اور امریکا
کے لوگون نے بڑی ہمت کی کہ آیرلنڈ کے قحط زدہ دہقانون کو مدد
بھیجی مگر پھر بھی بہت سے لوگ وہان کے قحط اور بیماری سے ہلاک
ہوگئے اور بہت سے سر بصحرا نکل گئے اس سبب سے اوس ملک کی
آبادی مین قریب بیس لاکھ آدمی کا گھاٹا پڑا

اب اہل انگلستان کو ریل بنانے کا مالیخولیا پیدا ہوا -
صدہا کمپنیان ریل کی بن گئین اور ہر شخص ریل کی تجارت کے حصے
بیع و شرا کرنے لگا - آخر اس مالیخولیا کا انجام یہ ہوا کہ جب لوگون
کی آنکھون سے غفلت کے پردے اوٹھے اور حواس بجا ہوئے تو

دیکھا کہ جتنی ریلین بنانے کا قصد کیا ہے اون مین سے نصف محض عبث وبیکار ہونگی۔ غرض اب ساری ملک مین ایک کہرام پڑگیا اور ہر اخبار مین اسی کا ذکر ہوتا تھا کہ آج فلان ریل کی کمپنی شکست ہوگئی آج فلان کارخانہ ٹوٹ گیا اتنون کی جمع ڈوب گئی اور اتنون کا دیوالا نکل گیا۔ اکتوبر ۱۸۴۷ء مین اس آفتِ ناگہانی کا اثر سب دنون سے شدید تر محسوس ہوا۔ لکن اس منحوس سال مین اتنا تو فائدہ ہوا کہ تار برقی کے فوائد قوت سے فعل مین آنے یعنی اوسکے واسطہ سے خبرین آنے جانے لگین۔

۱۸۴۸ء مین فرانسیس مین تیسرا انقلاب ہوا اور لوئی فلپ شاہ فرانس معزول ہوا اور سلطنتِ جمہوری قائم ہوئی پادشاہِ معزول نے انگلستان مین جاکر پناہ لی اور ۱۸۵۰ء مین وہین انتقال کیا اسی سال کے آخر مین لوئی نپولین کہ ھالنڈ کے پادشاہ معزول کا بیٹا اور نپولین اعظم کا بھتیجا تھا سلطنت جمہوری فرانسیس کا صدر مقرر ہوا اور چار برس کے بعد بخطاب نپولین سوم شہنشاہ فرانس ہوگیا۔ ۱۸۴۸ء مین تمام یورپ مین عجب تلاطم برپا رہا۔ ویانا اور برلن اور روم قدیم مین ہنگامے ہوئے۔ اور انگلستان مین جانثاران قربانِ شاہی نے فساد برپا کیا اور ۱۰ اپریل کو بہت سے لوگ اوسمین سے باغِ عام مین جمع ہوئے کہ ایک شخص فیرگس اوکونر نامی کو ہمراہ لیکر پارلیمنٹ مین

جائین اور ایک عرضی مین اپنے مطالب لکھکر اوسکے ہاتھہ سے دلوائین
مگر ادھر بھی ان مفسدون کی گوشمالی کے واسطے ما شاء اللہ تھوڑے
نہ بہت ۲ لاکھہ آدمی خوب کرارے کرارے لنڈن کی سڑکون پر ڈٹے
کھڑے تھے اور سب قسمیہ تھے کہ انھین بے مارے نچھوڑین گے۔
یہ رنگ جو اونھون نے دیکھا تو سب چُپکے چُپکے کھسک گئے۔

ایرلنڈ مین فسخ اتحادِ ہر دو پارلیمنٹ[1] کے واسطے

ایک انجمن مقرر ہوئی تھی۔ اس انجمن مین جو صاحب زیادہ مخرورُ المزاج تھے
اونھون نے ایک شخص ولیم اسمتھ اوبراین نامی کو اپنا سرگروہ
بناکر اپنا نام گروہِ جوانانِ ایرلنڈ رکھا تھا۔ اور لڑائی پر تُلے
ہوئے تھے۔ اور فتنہ انگیز اخبار جاری کئے تھے جنکے دیکھنے سے
عوامُ النّاس کو ایک ولولہ و ہیجان پیدا ہوتا تھا۔ انمین سے ایک اخبار
نہایت تیز اور حمیّت انگیز تھا اور اسکا اڈیٹر جان مچل تھا۔
ہر روز ہزارہا مزدور پیشہ لوگ کنارِ دریا اور کھیتون مین گیندبازی کے
حیلہ سے جمع ہوتے تھے مگر نیّت مین فساد تھا۔ لیکن اس ساری بندش کا
انجام کچھہ نہوا۔ اُوبراین اور اور مفسدون نے کچھہ تھوڑا سا ہنگامہ
مقام ٹپّیریری مین کیا مگر چند ہی برقندازون نے اس فتنہ کو فرو
کردیا۔ اور اسکے سربراہ کارون کو گرفتار کرلیا اور اونمین سے چار کو

[1] یعنے پارلیمنٹ انگلنڈ اور پارلیمنٹ ایرلنڈ ۱۲—

سزاے موت کا حکم دیا گیا مگر پھر یہ حکم بدلگیا اور وہ ملک بدر کئے گئے۔
اب یہ مفسد ایک ایک کرکے رہا ہو گئے ہین اور بعضے بھاگ بھی گئی ہین۔

۱۸۴۹ء مین تین واقعے عظیم ہوئے۔ ایک یہ کہ قوانین
جہازرانی مین تغیر و تبدل ہوا۔ دوسرے یہ کہ ملکۂ معظمہ ایرلنڈ کی سیر کو
تشریف لے گئین اور وہان کی رعایا اونکی تشریف آوری کو
اپنے فخر و سعادت کا باعث سمجھکر بہت خوش و مسرور ہوئی۔ تیسرے
یہ کہ ملکۂ محتشمہ کی چچی صاحبہ یعنے شاہ ولیم چہارم کی ملکہ آڈیلیڈ نے
وفات کی۔

۲۹ جون ۱۸۵۰ء مین سر رابرٹ پیل گھوڑے
پر سے گر پڑا اور ایسی سخت چوٹ آئی کہ چار ہی دن کے بعد مر گیا۔ اِس
وزیر آصف نظیر نے ۶۳ برس کے سن مین انتقال کیا۔ اسی سال ایک
یادگار سانحہ یہ بھی ہوا کہ پوپ پائیس نہم خلیفۂ روم نے انگلستان
پر پھر دست درازی کی اور پادری وائزمین کو اس غرض سے ویسٹ
منسٹر کا اسقفِ اعظم مقرر کیا کہ اساقفہ و قسیسین کیتھولک کی حکومت
جسے ملکہ الزبتھ نے باطل و عاطل بلکہ منعدم و مستاصل کر دیا تھا دوبارا
انگلستان مین قائم ہو جاے۔ مگر حضرت پوپ کی دال نہ گلی اور اہل انگلستان
نے ایسا شدید مقابلہ کیا کہ معلوم ہو گیا کہ اونکی نظر مین امام کلیسای روم

کی کچھ حرمت و وقعت نہین ہے۔

پیل وزیر اعظم نے اپنی عمر عزیز اصلاح و ترقی خلائق مین بسر کردی تھی یہانتک کہ دم واپسین بھی اوسے انہین امور کا خیال رہا اور اوسوقت بھی اوسنے لنڈن کی نمائش گاہ کی تدبیرین بتلائین — اس نمائش گاہ کا نام مخزن صنایع کلّ اقوام ہے اور سب سے پیشتر ملکۂ معظمہ کے شوہر عالی وقار یعنے شاہزادۂ البرٹ کو اسکا خیال آیا تھا — واقع مین یہ نمائش گاہ بھی رفعت و احتشام مین دوسرا ایوان کسرے تھا — سر جوزف پیکسٹن سے کامل شخص نے اسکا نقشہ بنایا تھا اور یہ مقام ھایڈ پارک مین — بنی تھی اور کئی ایکڑ کے گردے مین واقع تھی اور لوہا اور شیشہ کہ یہی دونون عمارت کی جان ہین اور ایک کی پایداری اور دوسرے کی نزاکت ضرب المثل ہے اس عالیشان نمائش گاہ مین بہت لگا تھا اور اسکی سقف بلور کی تھی اور اسقدر بلند تھی کہ کئی اونچے اونچے درخت اوسکے نیچے آگئے تھے۔ اس نمائش گاہ عرش اشتباہ مین ہر قسم کی چیزین ہر ولایت کی موجود تھین اور پانچ مہینے تک ہر روز اسمین تماشائیون کا ہجوم رہا اور جو اسے دیکھتا تھا فرط حیرت سے آئینہ صفت ہوجاتا تھا کہ یا الٰہی یہ کس شکل مسیحا کا مکان ہے + زمین جسکی چہارم آسمان ہے + — دو بہت بڑے فائدے اس نمائش گاہ

تعمیر نمایشگاہ عظیم لندن [illegible]
از ۱ مئی تا ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۸۵۱ء

پر مترتب ہوئے۔ ایک یہ کہ اسکے سبب سے انگلستان مین ہر قسم کے صنّاعون اور کاریگرون کو اپنی ہنر آزمائی اور لیاقت نمائی کا حوصلہ پیدا ہوا دوسرے یہ کہ اسمین ہر قوم اور ہر فرقہ کے لوگ آئے سب کا حال وخط رنگ ڈھنگ بات چیت پوشاک کی قطع جدا تھی اور سب ایک مکان مین اور ایک ہی غرض سے جمع ہوئی تھی اس سبب سے اون مین موانست والفت زیادہ ہوگئی اور تپاک بڑہا۔ ایسی ہی نمائش ۱۸۵۳ء مین ڈبلن مین ہوئی اور ۱۸۵۵ء مین پیرس مین ہوئی۔

۱۸۵۱ء مین وہ وزرا جنکا سر منشا امیر رسل تھا کسی مقدمہ مین زک اوٹھا کر مستعفی ہوئے۔ مگر امیر ولنگٹن کی صلاح سے پھر منصبِ وزارت پر قائم ہوئے۔ اسی سال قوم کافر سے لڑائی شروع ہوئی۔ یہ وحشی قوم راس گڈ ہوپ مین افریقیہ کے انتہائے جنوب مین رہتی تھی اور انگریزون کو ہمیشہ تنگ کرتی تھی۔ آخر ۱۸۵۳ء مین جاکر یہ قوم مغلوب ہوئی۔ جس سال یہ نمائش ہوئی اوسی سال ایک اور واقعہ عظیم یہ بھی ہوا کہ جزیرۂ اسٹریلیا مین سونے کی معدن نکلی اور اوسمین کھود کر سونا نکالنے کو لاکھون آدمی انگلستان سے وہان چلے گئے۔

۱۸۵۳ء مین دوسری لڑائی والی برہما سے شروع ہوئی

اس کا سبب یہ ہوا کہ رنگون کے حاکم نے دو انگریزی جہازون کے افسرون کو ذلیل کیا لہذا گورنمنٹ[1] ہند نے لیمبرٹ امیر البحر کو بھیجا کہ سرکشان برہما سے اس ذلت کی تلافی چاہو - مگر والی برہما نے صاف انکار کیا کہ ہم کچھہ تلافی نکرین گے - پھر سرکار انگریزی نے اس مقدمہ مین سعی کی مگر کچھہ ثمرہ نہ مترتب ہوا - آخر ناچار ہو کر فوج بھیجی اور یہ فوج برہما مین داخل ہوئی اور چند ہی روز مین مرتبان کہ ساحل دریا پر بسا ہے اور رنگون جو دریاے اراودی کے مشرقی شاخ پر واقع ہے اور پیگو جو دریاے پیگو پر آباد ہے یہ تین شہر برہما والون سے چھین لیے - پھر اونھون نے بڑی جد و کد کی کہ پیگو کو لے لین مگر جرنیل ہل کی شجاعت و جوانمردی سے کچھہ پیش رفت نہ گئی - باوجودیکہ ایسے ایسے شہر بادشاہ برہما سے چھن گئے تھے اسپر بھی اوسنے سرکار انگریزی سے مصالحہ نہ کیا - آخر کار سرکار نے ایک اشتہار جاری کیا جسکے بموجب صوبہ پیگو سلطنت برطانیہ مین شامل ہو گیا -

سنہ ۱۸۵۲ء کے ابتدا مین جان رسل کی مقام پر لارڈ ڈربی اور ڈزریلی وزیر اعظم مقرر ہوئے مگر ہنوز انکی وزارت کو سال بھر بھی نہ گذرا تھا کہ یہ معزول ہوئے اور نواب ابرڈین وزیر اعظم اور لارڈ جان رسل وزیر ممالک غیر اور لارڈ پامرسٹن

[1] یعنے نواب گورنر جنرل بہادر اور انکے ارباب کونسل ۱۲ -

وزیر مختص بہ انگلستان مقرر ہوا۔

اسی سال ۱۴ ستمبر کو امیر با توقیر ولنگٹن نے ۸۳ برس کے سن مین قلعہ والمر مین انتقال کیا۔ یہ سپہ سالار فلک وقار ایسا شجاع و جری تھا کہ اسکے اہل وطن نے از راہ فخر و مباہات اسکا نام روئین تن اور مرد صد میدان رکھا تھا۔ ۱۸ نومبر کو اسکا جنازہ بہ تزک و احتشام جنگی کلیسائے سینٹ پال مین لیجا کر دفن کیا کہ وہین نلسن امیر البحر بھی مدفون تھا۔

جنگ واٹرلو کے بعد کوئی بڑی لڑائی یورپ مین نہ ہوئی تھی مگر اس اثنا مین شہنشاہ روس نے صوبہ مولڈیویا اور صوبہ والیکیا کہ انمین اور اور ممالک مقبوضۂ سلطان روم مین دریاے ڈینیوب حائل ہے چھین لئے تھے اس سبب سے میزان سلطنت کی معادلہ و مساوات مین فرق آگیا تھا اور شہنشاہ روس کا پلہ بھاری ہوگیا تھا۔ الغرض بادشاہان فرانسیس و برطانیہ نے بالمشارکت سلطان روم کی مدد کے واسطے افواج بحری بحر اسود مین بھیجین پس اوسیوقت سفیر روس لنڈن سے رخصت ہوگیا اور ۲۸ مارچ ۱۸۵۴ء مین طرفین سے لڑائی کا ارادہ ظاہر ہوا۔ اس لڑائی مین پہلا معرکہ یہ ہوا کہ شہر اوڈیسا پر جو کہ

گولے برسے۔ بعد اوسکے ترکون نے بڑی شجاعت و جوانمردی سے
روسیون کو مار کر دریاے ڈینیوب کے اوسپار بھگا دیا اور صوبہ
سلسٹریا مین اونھین نہ دھسنے دیا۔ ادھر سر چارلس نیپیر
نے کہ بحر بالٹک مین انگریزی بیڑے کا سردار تھا شہر بومارسنڈ
پر حملہ کر کے سب دُھس وغیرہ برباد کر دیے اور کرونسٹٹ کے
قلعہ کو جاکر خوب دیکھ بھال لیا کہ یہ قلعہ عظیم الشّان تھا اور دار السلطنت
روس کو ناکہ پر واقع تھا۔ لیکن جزیرہ نماے کریمیا مین سب جگہ سے
زیادہ ہنگامہ کارزار گرم رہا۔ ۱۴ ستمبر کو ۵۶ ہزار آدمی کی فوج بسرداری
مارشل سینٹ ارنو و لارڈ ریگلن مقام یوپی توریا
مین وارد ہوئی اور جب یہ فوج سمندر کے کنارے کنارے جنوب
کی طرف گئی تو دیکھا کہ ۵۰ ہزار روسی دریاے آیلما کے دھنے کنارہ
پر صف بستہ کھڑے ہین۔ غرض تین ہی گھنٹہ کے عرصہ مین فوج انگریزی
و فرانسیسی روسیون کو دریا سے ہٹا کر اوسپار اوتر گئی اور وہ پیچھے
ہٹکر سباستپول کے قلعہ مین کہ نہایت مضبوط و مستحکم تھا چلے گئے۔
سپاہ انگریزی و فرانسیسی نے اوس قلعہ کے جنوب کی سمت مورچہ لیا۔
اس مقام سے دس میل کے فاصلہ پر بالکلیوا کی بندرگاہ تھی اور
وہان انگریزون کے جہاز اور میگزین وغیرہ سب مہیّا تھا۔ ۱۷ اکتوبر کو
انگریزون اور فرانسیسیون نے شہر سباستپول پر برّ و بحر دونون جانب
سے حملہ کیا مگر اس اثنا مین روسیون نے فرصت پاکر دُھس وغیرہ ایسے

آغاز جنگ سباستپول ۱۷ اکتوبر ۱۸۵۴ء

مضبوط و مستحکم کر لیئے تھے کہ اونھین توڑ کر قلعہ کے اندر گھس جانا محالِ عادی تھا۔ غرض یہ وار تو بالکل خالی گیا۔ بعد اوسکے روسیون نے فوج انگریزی پر بالکلیہ اوا مین حملہ کیا مگر انگریز بھی ایسے جی توڑ کر لڑے کہ روسیون کے چھکے چھڑوا دیئے آخر وہ پسپا ہوئے۔ اس معرکہ مین سواران سُبک سیرِ انگریزی فوج مخالف کی توپون پر بیدھڑک جا پڑی اور اگرچہ کامیاب نہوئے مگر پھر بھی یہ شجاعت و جوانمردی اونکی مدّت تک یادگار رہے گی سپاہ انگریزی کی دھنی جانب قریب انکرمین کے اسّے بھی بڑھکر فتح حاصل ہوئی۔ اسکی کیفیّت یہ ہے کہ ہنوز تاریکی شب فی الجملہ باقی تھی کہ انگریزی سنتریون نے دیکھا کہ روسیون کے دل کے دل خاکستری وردی پہنے ہوئے اس ارادہ سے بڑھتے آتے ہین کہ انگریزی لشکر کی صفون کو تہ و بالا کر دین۔ بس یہ دیکھتے ہی تھوڑی سی انگریزی فوج اونکے مقابلہ کو آگے بڑھی اور بارہ پر بارہ اس زور و شور سے چلنے لگی کہ سارا لشکر چونک پڑا اور اب خوب گھمسان لڑائی ہونے لگی اور افسر اور سپاہی سب کے سب لڑائی مین گتھ گئے۔ کہ اتنی مین فرانسیسی فوج مدد کو آپہنچی اور قبلِ غروبِ آفتاب روسیون کے قدم اُٹھ گئے اور ربعِ لشکر اونکا لڑائی مین کام آیا۔

موسم سرما مین سپاہِ انگریزی و فرانسیسی نے بسبب عدم تیسّرِ طعام و خیام بڑے مصائب و آلام اُٹھائے اور اگرچہ بہت سے

انگریزی جہاز پُر از غلّہ و دیگر ضروریاتِ جنگ بندرگاہِ بالکلیوا مین موجود تھی مگر فوجِ انگریزی کو وہان سے رسد نہ پہنچی جب یہ ماجرا اہلِ انگلستان نے سُنا تو پارلیمنٹ کے ایک ممبر مسٹر رو بک نامی نے وزرا کو الزام دیا کہ یہ تکلیف و صعوبت جو ہماری فوج نے اُٹھائی ہے یہ فقط تمھاری بدانتظامی کے باعث سے ہے غرض ۱۰۵ ممبرون کے غلبہ راے سے یہ الزام ممبر موصوف کا محکمہ عوام مین مستند و مقبول ہوا اور نوّاب ابرڈین نے استعفا دیدیا اور لارڈ پامرسٹن وزیراعظم مقرر ہوا۔ اب لڑائی کا انتظام بڑی چستی اور چالاکی کے ساتھ ہوا۔ اور عرصہ قلیل مین بندرگاہ بالکلیوا سے مُعسکر انگریزی تک ریل جاری ہوگئی اور اب یہ طُرفہ تماشا دیکھنے مین آیا کہ ریل کا انجن بسکٹ اور گاے کا گوشت اور شراب اور گولا بارود لئے ہوئے فرّاٹے بھرتا ہوا رزمگاہ کو چلا جاتا ہے۔ علاوہ برین اس لڑائی مین اور کئی باتین نئی ہوئین کہ وہ وِٹوریا اور واٹرلو کے معرکون مین بھی نہوئی تھین۔ ایک بات تو یہی تھی کہ بحرِ اسود کے اندر ہی اندر کریمیا سے ساحلِ وارنا تک تار برقی دوڑ گیا اور وہان سے برابر لنڈن تک جارے ہوگیا۔ پس جو حادثہ لڑائی مین ہوتا تھا اس تار کے ذریعہ سے ایک یا دو گھنٹہ مین اوسکی کیفیت لنڈن مین پہنچ جاتی تھی۔ قطع نظر اسکے بڑی بڑے اخبار جو ولایت مین جاری تھے اونکے مخبر بھی اس معرکہ مین موجود تھے اور وہ وقتاً فوقتاً خبرین بھیجتے تھے۔ اِن وقائع نگارون مین سے

ڈاکٹر ولیم رسل جس نے ٹائمس سے خط کتابت رہتی تھی بہت مشہور و معروف ہے اور اوسکے خطوط جنمین لڑائی کی کیفیت شرح و بسط سے لکھی ہے اوسکی شہرت اور ناموری کا باعث ہوئے۔

۲ مارچ ۱۸۵۵ء مین نکولاس شہنشاہ روس نے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا الگزنڈر پادشاہ ہوا مگر اوسکے وقت مین بھی لڑائی کا سلسلہ جاری رہا۔ مئی ۱۸۵۵ء مین انگریزی اور فرانسیسی فوج بحری کرچ اور بحر ازف مین پہنچی اور بہت سے جہاز اور شہر روسیون کے تباہ و برباد کر دئے۔ سارڈنیا کا پادشاہ بھی اس لڑائی مین انگریزون اور فرانسیسیون کا شریک ہو گیا اور اوسکی فوج نے سپاہ فرانسیسی کی مدد سے ساحل دریائے چرنایا پر فتح مبین حاصل کی۔ اثنائے محاربہ کریمیا مین انگریزی اور فرانسیسی فوجون کے سردار دو مرتبہ بدل گئے پیشتر فرانسیسی فوج کا سردار سینٹ آرنو تھا جب وہ آیلما کی لڑائی کے بعد مر گیا تو کینروبرٹ سردار مقرر ہوا اور مئی ۱۸۵۵ء مین اوسکے مقام پر پلیسیر قائد عسکر فرانسیسی مقرر ہوا۔ ادھر فوج انگریزی کا سردار لارڈ ریگلن ہیضہ کرکے مر گیا اور اوسکے مقام پر جنرل سمپسن مقرر ہوا مگر وہ چند ہی روز کے بعد معزول ہو گیا اور منصب سپہ سالاری سر ولیم کوڈرنگٹن کو عطا ہوا۔

روسیون کو اپنے قلعہ کے دھسون پر پتھر کی دیوارون

جنگ چرنایا فتح پادشاہ سارڈنیا
۱۸۵۵ع

سے زیادہ بھروسا تھا مگر آخر کو یہ دُھس چھن گئے - فرانسیسی لشکر نے میملوُن پر قبضہ کرکے قلعۂ میلا کوُف پر دھاوا کر دیا اور اوسے بھی چھین لیا - اوسی روز انگریزی فوج کے ایک گروہ نے بڑی جانبازی کی کہ قلعہ ریڈاُن کو چھین لیا مگر اس فرقۂ جرار پر روسیون نے چار طرف سے آگ برسادی آخر یہ پسپا ہوا اور بہت سے لوگ ضایع ہوئے -
دوسری روز شب کو گورٹ شاکاف سردار فوج روسی محصورین شہر سباستپوُل کو نکالکر بندرگاہ کی راہ سے شہر مذکور کے گوشۂ شمالی مین لیگیا مگر یہ مقام بھی اونسے چند ساعت مین چھن گیا اور جب وہ وہان سے بھاگنے لگے تو اپنے جہازون کو سمندر مین ڈبو دیا چنانچہ ابتک وہ یونہین پانی مین پڑے سڑ رہے ہین - جب سپاہ روس اسطرح سے منہزم و مفرور ہوئی تو فوج انگریزی و فرانسیسی نے اونکی بڑی بڑی لنگر گاہین اور دُھس وغیرہ باروت رکھکے اڑا دئے چنانچہ وہ قلعۂ رفیع الشان جو روس جنوبی مین بڑا حصن حصین تھا اب فقط ایک تودۂ خاک ہے -

سباستپوُل کی لڑائی تو اسطرح ختم ہوئی اب ادھر شمال کی طرف کی کچھ کیفیت سُنیے کہ ۱۸۵۵ء مین سر چارلس نیپیر سے بحر بالٹک کی فوج کی حکومت نکل گئی اور اوسکے مقام پر ڈنڈاس امیر البحر مقرر ہوا اور اوسنے بھی روسیون پر ایسی کڑی چوٹ لگائی کہ بھناگئے یعنے بندر سوی بورگ کو بم کے گولے مار کے چھین لیا -

جنگ روس کا ہنگامہ ملک ایشیا مین بھی گرم تھا۔ اور وہان شامل سپہ سالار فرانسیسی نے بڑی بہادری سے روسیون کا مقابلہ کیا۔ آخر سب سپاہ روس شہر کارس پر جھک پڑی مگر جنرل ولیمس نے بڑی جوانمردی سے اوسے روکا اور شہر پر قبضہ نکرنے دیا لیکن افسوس ہے کہ اوسے کمک نہ پہنچی آخر ناچار ہوکر اوسنے یہ شہر روسیون کے حوالہ کر دیا۔ غرض شہنشاہ روس نے بحر بالٹک اور بحر اسود دونون جانب سے زک اٹھا کر صلح کی استدعا کی اور مارچ ۱۸۵۶ء مین شہر پیرس مین متخاصمین مین صلح منعقد ہوئی۔

۱۸۵۶ء کے آخر مین سرکار سے اور چین سے لڑائی شروع ہوئی۔ اِس لڑائی کا منشا۔ یہ ہوا کہ ایک انگریزی جہاز چین کی سرحد سے جاتا تھا اوسکے جاشون کو چینیون نے ذلیل کیا۔ بڑا معرکہ اِس لڑائی مین یہ ہوا کہ سپاہ انگریزی و فرانسیسی نے شہر کینٹن چینیون سے چھین لیا۔ بعد چند روز کے کچھ مراسلات ممالک مشرقیہ سے انگلستان مین آئے اوسنے معلوم ہوا کہ سرکار سے اور فغفور چین سے مصالحہ ہو گیا اور یورپ کے سوداگرون اور پادریون کو اجازت مل گئی کہ چین مین جہان چاہین آئین جائین۔ قریب اسی زمانہ کے افواج برطانیہ فارس مین داخل ہوئین اور ایک بیڑا انگریزی جہازون کا خلیج فارس مین پہنچا۔ ہرات اور بوشہر

تھوڑے ہی عرصہ مین فوج انگریزی نے مسخر کرلئے آخر شاہ ایران صلح کا سائل ہوا—

مگر محاربہ روس کے بعد اعظم وقایع بغاوت سپاہ ہند تھی اس غدر کے دفع کرنے مین سردار دلاور کالن کیمبل نے بڑی جدوجہد کی اور اسکے صلہ مین امارت کا درجہ پایا ۱۸۵۷ء موسم بہار مین یہ غدر میرٹ سے شروع ہوا اور اسکا باعث تو سب ہی جانتے ہین کہ یہ سارا جھگڑا کارتوس پر ہوا تھا—کانپور مین جسطرح انگریزون کی عورتین اور بچے ذبح ہوئے اوسکے سُننے سے رونگٹین کھڑے ہوتے ہین—دھلی کا محاصرہ تو طشت ازبام افتادہ ہے—لکھنو کا معرکہ اور اوسمین جنرل ھیولاک جیسے بہادر سردار کا کام آنا یہ بھی یادگار ہے—بعد اوسکے بانس بریلی کا فتح ہونا بھی یاد ہے—غرض یہ معرکے ابتک ہر شخص کے دل پر نقش کالحجر ہین—اور اہل انگلستان تو ابتک یہ یاد کرکے زار و قطار روتے ہین کہ ہائے ہمارے ہم وطنون کو اتنی دور جاکر مٹی نصیب ہوئی—

۱۸۵۷ء کے آخر مین تاجرون پر عجب بلا نازل ہوئی امریکا کے تاجر مارے طمع کے بولا گئے اور ایسے ایسے معاملات مین پھنس گئے کہ آخر دوالے نکل گئے—اونکے ساتھ بیچاری یورپ

کے سوداگر بھی برباد ہوئے۔ آٹے کے ساتھ گھن بھی پسا۔ بہت سے پرانے کارخانے تو بالکل خراب ہوگئے اور جن لوگون کی گرہ مین ٹکہ نہ تھا مگر اورون کی دستخطی ہنڈیون سے اپنا کام چلاتے تھے وہ بھی جلد تشریف لیگئے۔ اور اسی طوفان مین کئی بنک گھر بھی غریق رحمت ہوئے مگر یہ اونکے مالکون کی عقل کی خوبی تھی کہ بے دیکھے بھالے ہزار ہا روپیہ پیشگی لوگون کو دیدیا اب اونھون نے دھتا بتلائی لیکن یہ کوئی نئی بات نہ تھی چار مرتبہ ایسا ہی ہوچکا تھا کہ نوٹ کے کاغذون کو لوگ سمجھتے تھے کہ قارون کا خزانہ ہمارے ہی پاس ہے اور اِس خیال خام مین برباد ہوتے تھے۔

۱۸۵۸ء مین وہ وزرا جنکا سرمنشا لارڈ پامرسٹن تھا معزول ہوے اور اونکے مقام پر فرقہ ٹوری سے وزیر مقرر ہوئے۔ انمین نوّاب ڈربی وزیر اعظم اور ڈزرئیلی مہتمم خزانۂ عامرہ ہوا۔ اِن وزرا کے عہد وزارت مین سیاست ملک سے متعلّق دو امر عظیم ہوے۔ ایک یہ کہ ہندوستان کی حکومت کی اصلاح کے واسطے قانون جاری ہوا۔ دوسرے یہ کہ یہودیون کے پارلیمنٹ مین داخل ہونے کے باب مین ایک قانون جاری ہوا۔ پہلے قانون کی بموجب یکم ستمبر ۱۸۵۸ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی سے ہندوستان کی حکومت منتزع ہوگئی اور پندرہ وزیرون کی کونسل کے سپرد ہوئی

اور ایک وزیر بخطاب وزیر ہند اونکا سرمنشا مقرر ہوا۔ دوسرے
قانون کی روسے ایک یہودی بیرن رافچھایلڈ نامی اہل لنڈن
کی طرف سے محکمۂ عوام کا ممبر یعنے وکیل مقرر ہوا۔

جب ۱۸۵۹ء مین نواب ڈربی نے استعفا دیا تو
لارڈ پامرسٹن کو پھر منصب وزیر اعظم عطا ہوا اور گلیڈسٹن
مہتمم خزانۂ عامرہ مقرر ہوا۔ ان وزراء جدید کی وزارت مین پہلا امر
یہ ہوا کہ والنٹیئر سپاہی بھرتی ہوئے اور بادشاہ فرانس سے تجارت
کے باب مین عہد و پیمان ہوا۔ اہل چین کے فریب سے پھر آتش جنگ
مشتعل ہوئی۔ اور فوج انگریزی و فرانسیسی نے چینیون کا ایک
قلعہ دریاے پیہو پر مسخر کر لیا اور دو لڑائیون مین برابر شکست دیکر
اہل آسمان کی ساری شیخی خاک مین ملادی۔ اور ۱۳
اکتوبر ۱۸۶۰ء مین شجاعان برطانیہ و فرانسیس پکن
دار السلطنت چین کی دیوارون مین زینے لگا کے شہر
کے اندر پھاند پڑے اور محلسرا مین گھس کر فغفور سے
صلح کی گفتگو حاکمانہ کی۔ غرض اوسی مہینے مین شہر پیکن مین صلح منعقد
ہوئی اِس معاملہ مین لارڈ ایلجن سرکار انگریزی کی طرف سے وکیل تھا۔
مئی ۱۸۶۰ء مین جرنیل گاری بالڈی نے ساحل جزیرۂ صقلیہ

چینی شیخی سے اپنے تئین اہل آسمان کہتے ہین ۱۲

پر فتح عظیم حاصل کی۔ اس معرکہ مین بہت سے انگریزی بھی جرنیل معہ فوج کے شریک اتھے اور اسکے فتح ہونے سے وہ بھی سرخرو ہوئے۔

اِس لڑائی کا انجام نیپلس مین ہوا اور اطالیہ جدید کا بادشاہ وکٹر عمنوائیل مقرر ہوا۔ نیپلس کے بادشاہ نے آخری مقابلہ شہر گایٹا مین کیا وہان بھی شکست کھائی مگر اوس شہر کے لوگ بعد اِس شکست کی بھی کئی مہینے تک لڑا کئے۔

مارچ ۱۸۶۱ء مین جو مردم شماری ہوئی تو معلوم ہوا کہ جزائر برطانیہ مین ۲۹۳۳۴۷۸۸ کی آبادی ہے۔ اسی سال ایک سانحۂ عظیم سلطنت برطانیہ سے باہر واقع ہوا یعنے چارلیسٹن واقع امریکا مین جنگ خانگی شروع ہوئی۔ یہ لڑائی ممالکِ متحدۂ امریکا مین آپس مین ہوئی تھی اِسی سے اسی جنگِ خانگی کہا۔

اِسی سال ہماری شہنشاہِ نامدار ملکۂ عالی وقار پر دو صدمے عظیم گذرے۔ مارچ کے مہینے مین مادر مہربان نے انتقال کیا۔ ابھی اون مرحومہ کے غم کو آنسو نہ پُنچھے تھے کہ دسمبر مین شوہر عالیوقار نے اِس دنیاے ناپائدار سے رحلت کی۔ شاہزادۂ البرٹ کو حمٰی لازمی لاحق ہوئی اور ۱۴ دسمبر ۱۸۶۱ء مین مقام ونڈسر مین انتقال کیا

-اونکے مرنے سے خاندان شاہی کا چراغ گل ہوگیا اور علم یتیم ہوگیا-
اب علوم و فنون کو ایسا قدردان اور جوہرشناس کاہیکو نصیب ہوگا
اگر چراغ لیکر ڈھونڈین گے تو ایسا مربی شفیق و مشیر باتدبیر نہ پائین گے
جب ایسا مونس و غمخوار دنیا سے اوٹھہ گیا تو ملکہ معظمہ کو سلطنت کا
لطف کیا باقی رہا- بیئس برس تک شاہزادۂ عالی وقار ملکوٴ نامدار کے
ہم پہلو و ہم کنار رہے اور استنے دنون بڑے لطف سے نبھہ گئی اور
چار صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیان بہم پہنچین- بس اب انھین
نونہالون سے حضرت مخدرۂ علیا کی آنکھون کو طراوت اور قلب کو
راحت ہے- بڑی شاہزادی کی شادی ۱۸۵۸ء مین شہنشاہ پرشیا
کے ولیعہد شاہزادہ فریڈرک ولیم سے ہوئی اور اونکے قدوم
سعادت لزوم سے سلطنت پرشیا کی رونق دوبالا ہوگئی-

خطون کی ڈاک جو چارلس دوم کے عہد مین فقط
لنڈن مین جاری ہوئی تھی ۱۸۴۱ء مین وہ تمام مملکت متحدۂ
برطانیہ و آیرلنڈ مین جاری ہوگئی اور یہ امر خاصۃً مسٹر
سر ولنڈ ہل کی سعی جمیل سے ہوا- جب سے خطون کی سالانہ آمد
و رفت بیشتر کی چھہ گنی ہوگئی ہے- ۱۸۴۳ء مین وہ راہ جو دریای
ٹیمس کے اندر سے بنتی تھی بن چکی اور جاری بھی ہوگئی-
۱۸۴۴ء مین وہ عظیم الشان دوربین جسے لارڈ راس نے بمدت

سے بنا رہا تھا تیار ہو گئی اور اوسکے ذریعہ سے بہت سے سیارے
مشاہدہ ہوسے چنانچہ ۱۸۴۵ء مین ایسٹریا اور ۱۸۴۶ء مین نپچون
اور ۱۸۵۰ء مین وکٹوریا یہ سیارات جدیدہ دریافت ہوے —
۱۸۴۹ء مین ملکہ معظمہ کے نام نامی سے تین کالج آیرلنڈ مین مقرر
ہوئے ایک شہر بلفاسٹ مین ایک کورک مین اور ایک گیلوے
مین ۱۸۵۰ء مین آب نائے مِنای پروہ پُل بنایا گیا جسکا نام جسر
برطانیہ ہے - یہ پُل عجائب روزگار سے ہے اور اسکی صورت
یہ ہے کہ دو ہشت گوشہ آہنی نلون کو لوہے کی میخون سے خوب مضبوط
جوڑا ہے اسطرح سے کہ ان دونون کا ایک پُل بن گیا ہے اور
ایک ریل اوپر والے نل کے اندر چلتی ہے اور ایک نیچے والی کے اندر
چلتی ہے ۱۸۵۱ء مین ڈوور سے کیلی تک اور ۱۸۵۲ء مین
انگلنڈ سے آیرلنڈ تک سمندر کے اندر سے تار برقی جاری ہوا
اِسی صنّاعانِ انگلستان کو یہ حوصلہ ہوا کہ برطانیہ سے امریکا تک
اسی قسم کا تحت آب تار بحر اوقیانوس کے اندر جاری کرین مگر جب یہ
تدبیر نہ بن پڑی ۱۸۵۳ء مین ایک جہازران ایم کلیور نامی نے
شمال و مغرب کی جانب سے ایشیا کا راستہ نکالا ۱۸۵۸ء مین ایک
بڑا بھاری جہاز جسکے برابر کوئی جہاز آجتک نہین بنا دریاے ٹیمس
مین چھوڑا گیا ۱۸۵۹ء مین ایک کشتی جسکا ناخدا ایم کلنٹوک تھا
بحر شمالی سے پھر آئی اور یہ خبر وحشت اثر لائی کہ سر جان فرینکلن

اور جو بہادر اونکے ساتھ ۱۸۴۵ء مین بحرِ شمالی کے تفتیش و تفحص کے
واسطے گئے تھے وہ سب فوت ہو گئے —

پانچ برس تک ممالکِ متحدۂ امریکا مین باہم جدال
و قتال رہا اور اہلِ انگلستان اوسکے سبب سے نہایت متردد و متفکر
رہے — اونکی تشویش و پریشانی کا یہ باعث ہوا کہ امریکا کے اضلاعِ
جنوبی سے روئی بافراط انگلستان مین آتی تھی اور ضلع لینکشیر مین
اوس سے الغاروں کپڑا بنا جاتا تھا اب اِس لڑائی کے سبب سے روئی کا
آنا موقوف ہو گیا اور بہت سے کارخانے کپڑے کے خراب ہو گئے
اور ہزاروں آدمی محتاج ہو گئے — ایک مرتبہ اثنائے جنگ مین شمالی
اضلاع والون نے دو شخص سکنۂ اضلاعِ جنوبی مین سے ایک انگریزی
جہاز پر سے گرفتار کر لئے اس سبب سے سرکار انگریزی اور فرمانروایانِ
امریکا سے کچھ بیلطفی ہو گئی مگر خدا نے خیر کی کہ وہ دونون شخص چھوٹ
گئے اور فساد بڑھنے نہ پایا —

مارچ ۱۸۶۳ء مین ولیعہد بہادر کی شادی ڈینمارک
کی شاہزادی الگزنڈرا سے ہوئی — اس شادی کے بعد شاہزادی
موصوفہ کے بھائی شاہزادہ جارج تختِ سلطنتِ یونان پر بٹھائے
گئے اور جزائرِ یونان کہ بادشاہِ برطانیہ کی حفظ و حمایت

مین تھے اونکی سلطنت سے منسلک کردئے گئے۔

جنگ خانگی امریکا مین باشندگان اضلاع شمالی نے

سکنۂ اضلاع جنوبی پر غلبہ پایا اور شہر پر شہر اونکے فتح کرنے شروع کئے

کہ اس اثنا مین ایک ایسی خبر موحش آئی کہ سب لوگ دنگ ہو گئے۔ وہ

خبر یہ تھی کہ ابراھیم لنکن صدر کونسل سلطنت جمہوری ممالک

متحدۂ امریکا شہر واشنگٹن کی ایک تماشہ گاہ مین مارا گیا۔ یہ سانحہ

۱۴ اپریل ۱۸۶۵ء مین ہوا اور اوسی سال اکتوبر کے مہینے مین ملکۂ معظمہ

کے وزیر با تدبیر و سیاست دان دیرینہ یعنے امیر پامرسٹن نے

بسن ہشتاد سالگی انتقال کیا اور اوسکے مقام پر امیر رسل وزیر

اعظم مقرر ہوا۔

۱۸۶۶ء مین پادشاہان آسٹریا و پرشیا مین لڑائی

ہوئی اور پرشیا کا بادشاہ غالب رہا۔ اوسکے غلبہ کی یہ وجہ ہوئی کہ

اوسکی فوج کے پاس ایک نئی قسم کی بندوق تھی جسنے بہت لوگ

ہلاک ہوتے تھے۔ اس سال انگلستان مین یہ امر عظیم ہوا کہ وہ قانون

جو پارلیمنٹ کی اصلاح کے واسطے تجویز ہو رہا تھا اور جسکے باب

مین وزرا مین بڑے مباحثے ہو رہے تھے وہ رسل وزیر اعظم

اور اوسکے شرکا کی رائے کے خلاف تجویز ہوا آخر اونھون نے

استعفا دیدیا اور اب اور وزرا فرقۂ ٹوری سے مقرر ہوئے اور نواب ڈربی اور مسٹر ڈزریلی اونکے سرمنشا ہوئے -

آخر الامر بعد جستجوئے بسیار ۲۸ جولائی ۱۸۶۶ء مین تار برقی بحر اوقیانوس کے اندر سے جاری ہوگیا اور اب امریکا اور یورپ مین پانی کے اندر ہی اندر برابر خبر آنے جانے لگی -

یہ واقعہ بھی تاریخ انگلستان مین یادگار ہے کہ اس پانچ برس کے عرصہ مین جہاز رانان و سیاحان برطانیہ نے کیا کیا نئے ملک اور کیسی کیسی نامعلوم راہین دریافت کین - چنانچہ ۱۸۶۱ء مین دو بہادرون[1] نے جزیرہ اسٹریلیا کو جنوب سے شمال تک طے کیا آخر بیچارے بھوکھون کے مارے مرگئے - وسط افریقیہ کا حال ابتک نہ معلوم تھا اب اوسکی کیفیت بھی معلوم ہوتی - ڈاکٹر لونگسٹن نے ساحل زنگبار کی تفتیش و تفحص کرتے کرتے ایک بڑی بھاری جھیل دریافت کی جسکا نام وکٹوریا ہے اور ایک آب شار بھی ظاہر کیا جسکا نام نیاسا ہے زور وشور اور عظم و وسعت مین یہ آب شار نیاگرا جیسے قہار آب شار سے بھی بڑھا ہوا ہے - کپتان اسپیک اور مسٹر بیکر نے یہ معمی لاحل حل کیا کہ دریائے نیل دو جھیلون مین

[1] انکا نام برک اور ولس ہے ۱۲ -

ہوکر گذرا ہے جنمیں سے ایک کا نام وکٹوریا نیانزا ہے دوسری کا نام البرٹ نیانزا ہے اور یہ دوسری جھیل دریائے مذکور کا منبع ہے

سلاطین معاصرین

فرانس	سنہ وفات	پرشیا	سنہ وفات
لوی فلپ	۱۸۴۸ء میں معزول ہوا	فردرک ولیم سوم	۱۸۴۰ء
سلطنت جمہوری	۱۸۵۲ء میں موقوف ہوئی	فردرک چہارم	۱۸۶۱ء
نپولین سوم	....	ولیم اوّل	....

اسپانیہ	سنہ وفات	ترکستان روم	سنہ وفات
ملکہ ازابلا	....	محمد ششم	۱۸۳۹ء
		عبد المجید	۱۸۶۱ء
		عبد العزیز اوّل	....

سویڈن	سنہ وفات	اسٹریا	سنہ وفات
چارلس جان برنڈوٹ	۱۸۴۴ء	فردننڈ اوّل	۱۸۴۸ء
اوسکر اوّل	۱۸۵۹ء	فرانسس جوزف اوّل	....

روس	سنہ وفات	پوپ	سنہ وفات
نکولس	۱۸۵۵ء	گریگری شانزدہم	۱۸۴۶ء
الگزنڈر دوم		پایس نہم	....

مشاہیر اہل تصنیف
عہد ملکہ معظمہ وکٹوریا

رابرٹ سودی ...... ۱۷۷۴ء سے ۱۸۴۳ء تک رہا۔ برسٹل کا باشندہ تھا۔ اس نامور شاعر نے کئی مثنویان نظم کین اور ۱۸۱۳ء مین ملک الشعرا ہوا۔ نثر مین امیر البحر نلسن کا تذکرہ بہ طرز لطیف لکھا اور کئی تاریخین تصنیف کین۔

ٹامس کیمبل ...... ۱۷۷۷ء سے ۱۸۴۴ء تک رہا۔ گلاسگو مین پیدا ہوا اور وہین تعلیم پائی۔ اوسکی نظم مسمی بہ شادمانی امید مشہور ہے۔ اوسنے لڑائیون کے حال مین ایسے ایسے عمدہ قصیدے کہے ہین کہ سبحان اللہ

ولیم وردس ورتھ ...... ۱۷۷۰ء سے ۱۸۵۰ء تک رہا۔ سودی کے بعد ملک الشعرا ہوا۔ کئی مثنویان نظم کین۔ اوسکے اکثر اشعار مین روزمرہ کی باتین سلیس روزمرہ مین نظم ہین

ٹامس مور ...... ۱۷۷۹ء سے ۱۸۵۲ء تک رہا۔ ایرلنڈ کا شاعر غزل گو تھا۔ اوسکی مثنوی لالہ رخ مشہور ہے۔ اسمین ممالک مشرقیہ کی حکایات نظم کی ہین نثر مین بھی اوسکی کتابین ہین

جان لنگرڈ ...... سنہ ۱۷۶۹ء سے سنہ ۱۸۵۱ء تک رہا - فرقہ کیتھولک
کا قسیس تھا - تاریخ انگلستان تصنیف
کی اور اوسمین زمانۂ **انقلاب سلطنت**
تک کی حالات لکھی - اکثر اوسکے خیالات
صحیح ہین مگر **کلیسای روم** کی طرف
میلان ورجحان مترشح ہے -

صموئیل روجرس .... سنہ ۱۷۶۲ء سے سنہ ۱۸۵۵ء تک رہا - لنڈن کا
مہاجن تھا - اسکی مصنفات مین سے
یاد ایام سالفہ اور **گلشن اطالیہ**
یہ دونون مثنویان مشہور ہین -

لارڈ میکالی ...... سنہ ۱۸۰۰ء سے سنہ ۱۸۵۹ء تک رہا - اس زمانہ مین
اس سے بہتر کوئی مورخ نہین ہوا - تاریخ
انگلستان تالیف کی - اس تاریخ لطیف
کی چار جلدین چھپکر مشتہر ہوگئی ہین
اور اونمین جیمس دوم کی کل عہد کے
حالات اور ولیم سوم کی بعض عہد کے
سوانح اور کچھ حالات مختصر زمانۂ سابق کی مرقوم
ہین - اوسنے کتنے قصیدے روم قدیم کی محاربات
و محاصرات کے حال مین بھی نظم کیے

سر ارچی بالڈ الیسن ۔۔۔۔	اسکاٹ لنڈ کا قانون دان تھا۔ **انقلاب سلطنت فرانسیس** کی تاریخ لکھی اور ایک **تاریخ یورپ** بھی تالیف کی اور اوسمین وہ حالات لکھے جو نپولین بونا پارٹ کے وقت مین ممالک یورپ مین گذری۔
سر ڈیوڈ بروسٹر ۔۔۔۔	ایک طویل و ضخیم کتاب مسمّٰی بہ **مخزن العلوم اڈنبرا** تصنیف کی اور اسکی تصنیف مین ۱۸۰۸ء سے ۱۸۳۰ء تک مشغول رہا۔ عجائب و غرائب عالم کے حال مین کچھہ خطوط لکھے اور رئیس الحکما سر آئزک نیوٹن کا تذکرہ لکھا۔ **علم المناظر والمرایا** مین کئی مسئلے مستنبط کیے۔
سر اڈورڈ بلور لٹن ۔۔۔۔	بڑا سیاست دان اور قصّہ نویس اور شاعر تھا۔ اسکی تصنیفات مین بہت سے عشق کے قصے اور تماشہ گاہون مین شبیہہ بنانے کی نقلین مشہور ہین۔
ٹامس کارلائیل ۔۔۔۔	بڑا زبردست عالم تھا مگر اوسکی طبیعت کا رنگ دنیا سے نرالا تھا۔

تاریخ انقلاب سلطنتِ فرانسیسی تالیف کی اور اور کئی کتابیں تصنیف کین

چارلس ڈکنس........ کیا کیا دلچسپ اور لطیف قصّے لکھے ہین کہ صَلِّ عَلیٰ - اسکے کلام کا مزا کوئی اہلِ زبان کے دل سے پوچھے -

شریڈن نولس........ ۱۷۸۴ء سے ۱۸۶۲ء تک رہا - جیسی تماشہ گاہون مین شبیہ بنانے کی نقلین اسنے لکھی ہین ویسی اس زمانہ کی کسی شاعر نے نہین نظم کی

الفرڈ ٹنی سن........ ملک الشعرا تھا - تھوڑے دن ہوئے کہ انتقال کیا - بہت سی مثنویان اوسکی مشہور ہین -

ولیم ٹھیکری........ ۱۸۱۱ء سے ۱۸۶۳ء تک رہا - نامی قصّہ نویس اور لکچر گو تھا بعض تصنیفات اوسکی مشہور ہین -

صنّاعانِ مشہور

سر ڈیوڈ ولکی........ ۱۷۸۵ء سے ۱۸۴۱ء تک رہا - اسکاٹ لنڈ کا مصوّر تھا - عمدہ عمدہ تصویرین کھینچین ہین -

سر فرانسس چینٹری ...... ۱۷۸۲ء سے ۱۸۴۱ء تک رہا۔ پتھر کی تصویرین بنانے مین بڑا نام پیدا کیا۔ ایک بہت عمدہ حجری تصویر اوسکی بنائی ہوئی لچ فیلڈ کے گرجے مین ابتک موجود ہے۔

جوزف ٹرنر .... ۱۷۷۵ء سے ۱۸۵۱ء تک رہا۔ بڑا نامی مصوّر تھا۔ کوہ و صحرا اور دریا وغیرہ کی عمدہ عمدہ تصویرین کھینچین۔ اور وقائع تاریخی کی بھی خوب خوب نقشے کھینچے۔

مُختَرعینِ صنایع

سر اسامبارڈ برونل ...... ۱۷۶۹ء سی ۱۸۴۹ء تک رہا۔ بڑا نامی انجنیر تھا۔ اسی نے دریاے ٹیمس کے اندر سی راستہ بنایا۔ یہ صنعت اسکی بہت بڑی صنعت ہی اور واقع مین عجائب و غرائب روزگار سی ہی کہ پانی کے نیچے راستہ چلے۔ یہ تحت آب راستہ ۱۸۲۶ء مین بننا شروع ہوا اور ۱۸۴۳ء مین بن چکا۔

جارج اسٹیونسن ...... ۱۷۸۱ء سی ۱۸۴۸ء تک رہا۔ ضلع نورتھمبرلنڈ

مین پیدا ہوا تھا۔ ریل کا بڑا انجنیر تھا۔ دخانی انجن اسی نے اختراع کیا تھا۔
۶۷ برس کے سن مین انتقال کیا۔ اوسکا بیٹا رابرٹ اسواسطے
مشہور ہے کہ اوسنے آب نائے منائے پر وہ منزلہ کا پل بنایا جسکا ذکر سابق مین ہوا

سر جوزف پیکسٹن..... ۱۸۰۳ء سے ۱۸۶۵ء تک رہا۔ کسی زمانہ مین
ایک امیر کا باغبان تھا۔ ۱۸۵۱ء مین
جو لنڈن مین وہ عظیم الشان نمائش گاہ
ہوئی تھی جسکا ذکر سابق مین کیا گیا اوسکے
شیش محل کا نقشہ اسی نے بنایا تھا۔

باب ۸ ہشتم

آئین سلطنت و عنوان حکومت انگلستان

سلطنت برطانیہ تین ارکان پر مبنی ہے۔ یعنی پادشاہ یا
ملکہ۔ امرا۔ عوام۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ انگلستان کی سلطنت نہ
صرف سلطنت شخصی ہے کہ فقط ایک شخص یعنے پادشاہ کو کل سیاہ
وسفید اور رطب و یابس کا اختیار ہو۔ نہ محض سلطنت نوعی ہی کہ صرف
امرا۔ اور اہل مقدرت و صاحبان مکنت کے دست قدرت مین
عنان حکومت و زمام سیاست ہو۔ نہ فقط سلطنت جمہوری ہے کہ
جمہور عوام و کافۂ انام پر نظم مہام مملکت موقوف و محول ہو۔

بلکہ اِن تینون کا مجموع ہی اور اسی ترکیب خاص سے اس سلطنت کو قیام و استحکام ہی۔ پادشاہ کا منصب معروثی ہے اور اب وہ بیہودہ قانون نہین باقی ہی جسسے عورت پادشاہ نہو سکتی تھی۔ پادشاہ کے اختیارات کے جزء اعظم یہ ہین۔ (۱) فقط پادشاہ ہی صلح و جنگ کر سکتا ہے (۲) وہی اون مجرمون کا جرم عفو کر سکتا ہے جو خلاف قانون کوئی حرکت کرین۔ (۳) وہی پارلیمنٹ کو معطّل اور برخاست اور منعقد کر سکتا ہے۔ (۴) نفاذ قوانین اوسیکے دستخط پر موقوف ہے۔ مگر ایسا بہت کم بلکہ کبھی نہین ہوا ہے کہ جس قانون کو پارلیمنٹ کے دونون محکمے منظور کر لین اوسپر پادشاہ دستخط نکرے۔ (۵) پادشاہ کے حکم کے بغیر روپیہ پر سکّہ نہین پڑ سکتا۔ (۶) تمام مدارج و مناصب امارت کے عطا کرنے کا اوسیکو اختیار ہے۔ مگر باوصف اِن تمام اختیارات کے پادشاہ کو بھی قوانین کی پابندی اوسیقدر لازم ہے جسقدر کہ رعایا مین سے کسی شخص کو۔

پارلیمنٹ کے محکمۂ اعلی یعنے محکمہ اُمرا مین دو قسم کے امیر اجلاس کرتے ہین اُمرا۔ اور علماء دین۔ علماء دین مین سے ۳۰ شخص اس محکمہ مین شریک شورے ہوتے ہین یعنے ۲۶ اُسقف کلیساے انگلستان کے اور ایک اُسقف اعظم اور تین اُسقف ایرلنڈ کے مگر ایرلنڈ کے اُسقف ہر سال بدلے جاتے ہین۔ اُمرا کی تعداد کچھہ مقرر نہین ہے۔ بلکہ یہ پادشاہ کے اختیار مین ہے کہ اونکی تعداد جتنی چاہے بڑہا دے۔ اِن اُمرا کے پانچ درجہ

ہین — (۱) ڈیوک یعنے امیر الامرا (۲) مارکوئس یعنے امیر درجۂ دوم — (۳) ارل یعنے امیر درجۂ سوم — (۴) وائی کونٹ یعنے امیر درجۂ چہارم — (۵) بیرن یعنے امیر درجۂ پنجم — (۶) امیر آئرلینڈ کے اور ۲۸ امیر اسکاٹ لینڈ کے محکمۂ امرا مین شریک ہوتی ہین اور انھین مین کے ہر مرتبہ امیر اس محکمہ مین مقرر کرتے ہین — ان امرا کا منصب بمشابہ شارکت محکمۂ امرا موروثی ہوتا ہے (یعنے جسکا باپ مثلاً ڈیوک یعنے امیر الامرا کا منصب اس محکمہ مین رکھتا تھا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اوس منصب پہ مقرر ہوگا) — یہ محکمہ سلطنت برطانیہ مین سب عدالتون سے اعلیٰ ہے

محکمۂ امرا کی کیفیت تو مجملاً لکھی گئی اب محکمۂ عوام کا کچھ حال سُنئے کہ ۱۸۶۴ء کے اجلاس مین اس محکمہ مین ۶۵۸ ممبر یعنے وکلای رعایا تھے — انمین سے ۵۰۰ آدمی اہل انگلنڈ اور ویلس کیطرف سے وکیل تھے اور ۵۳ اہل اسکاٹ لینڈ کیجانب سے اور ۱۰۵ مردم

[1] اس کتاب مین جہان جہان ان پانچ درجون کے امیرون مین سے کسی امیر کا خطاب آیا ہے اوسکا ترجمہ لفظ نواب یا امیر سے کیا گیا ہے کیونکہ ہماری زبان مین ان پانچون درجون کے لیے علیحدہ علیحدہ لفظ نہین ہین اور نہ ہو سکتے ہین نہ ان مدارج امارت کے فرق و امتیاز پر نفس مطلب موقوف تھا لہذا لفظ نواب یا امیر کے لفظ پر اکتفا کی گئی کہ اسسے اتنا تو مفہوم ہوتا ہے کہ صاحب اسم منصب امارت پر فائز ہے گو وہ منصب بالتحقیق نہ مفہوم ہو ۱۲

آیرلنڈ کی طرف سے - تمام اضلاع و بلاد و قرے و قصبات اور بعض مدارسِ عالیہ کی طرف سے وکیل اس محکمہ مین شریک رہتے ہین اور اس محکمہ کے اختیارات مخصوصہ بکرّات ومرات اس کتاب مین لکھے گئے - روپیہ دینا اور محصول مقرر کرنا اسی محکمہ کے اختیار مین ہی اس سبب سے بادشاہ اِسکے قابو مین رہتا ہے - یہ قاعدہ ہی کہ پارلیمنٹ سات برس سے زیادہ نہین رہ سکتی اور یہ بھی ضرور ہے کہ بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد چھ مہینے کے اندر ہی نئی پارلیمنٹ مقرر ہو جائے

بادشاہ وُزرا کے واسطہ سے حکمرانی کرتا ہے اور انمین سے جو بڑے بڑے وزیر ہین اونکی ایک کونسل علیحدہ ہے اور اوسکا نام کونسل وُزرا ہے اور اوس مین بالفعل وزراے مُفصّلہ ذیل داخل ہین -

۱- خزانۂ عامرہ کا افسرِ اعلی - یہی اکثر وزیر اعظم بھی ہوتا ہے -

۲- صدرُ الصُّدور - اس وزیر پاس مُہرِ سلطانی رہتی ہے اور قاضی اور مفتی بھی مقرر کرتا ہے اور اِسے بہت بڑے اختیارات حاصل ہین اور جوری کو بھی اسکی راے مین دخل نہین ہے اور اِسکی حکم کا مرافعہ محکمۂ اُمرا مین ہوتا ہے -

۳- داروغۂ دیوان خانہ - یہ وزیر کاغذات پر مہرِ سلطانی ثبت کرتا ہی

۴- صدرِ کونسلِ وُزرا -

۵- **وزیرِ مختص انگلستان**- اس وزیر سے خاص انگلستان کے معاملات متعلق رہتے ہین

۶- **وزیرِ ممالکِ غیر**- اس وزیر سے غیر ملکون کے مقدمات متعلق رہتے ہین

۷- **وزیرِ ممالکِ نوآباد**- یہ وزیر امریکا اور افریقیہ وغیرہ مین جو انگریزی بستیان ہین اونکا انتظام کرتا ہے

۸- **وزیرِ ہند**- یہ وزیر نواب گورنر جنرل ہند پر حاکم ہے اور ہندوستان کے امور اسّے متعلق ہین

۹- **وزیرِ جنگ**- اس سے کُل جنگی مقدمات متعلق ہین

۱۰- **وزیرِ مال** اسّے کل مقدمات مال متعلق رہتے ہین اور کل محاصل ملکی کا انتظام بھی کرتا ہے لہذا اسی **مہتمم خزانۂ عامرہ** اور **بخشی الملوک** بھی کہسکتے ہین-

۱۱- **حاکمِ اعلی عدالت بحری** اسّی کل مقدمات دیوانی و فوجداری جو بحر مین واقع ہون متعلق ہین

۱۲- **صدر کونسل تجارت**

۱۳- **صدرِ کونسل براے پرورش غربا و مساکین**

۱۴- **افسرِ اعلی محکمۂ ڈاک**

۱۵- **وزیرِ ریاستِ لینکیسٹر**

۱۶- **وزیرِ ایرلنڈ**

جب کوئی بڑا قانون پارلیمنٹ مین تجویز ہوتا ہے اور ان وزیرون کی راے اوسکے باب مین نہین مقبول ہوتی تو اکثر یہ استعفا

دیدیتے ہین اور جب یہ استعفا دیدیتے ہین تو پادشاہ انکے فریق مقابل
کے سرگروہ کار کو طلب کرکے حکم دیتا ہے کہ اب تم اور کونسل وزرا
مقرر کرو۔ تو یہ کونسل گویا ایک خاص قسم کی کمیٹی ہوتی ہے کہ اوسی کمیٹی
کے ممبرون کو کارپردازان پادشاہ کہتے ہین اور جو شریکان خاص اس مین شریک
ہوتے ہین وہ اونکو [illegible] سے منشی تب کہے جاتے ہین جو سرآمد
مدبران کار ہوتے ہین۔۔۔

پارلیمنٹ کے دو محکمون سے ہر ایک محکمہ مین قانون
تجویز ہو سکتا ہے اور جب تک قانون نافذ نہین ہوتا اور زیر تجویز رہتا ہے
جب تک اوسے بِل کہتے ہین۔ ہر بِل کو لازم ہے کہ پارلیمنٹ کے دونون
محکمون مین تین مرتبہ پڑھا جائے اور تینون مرتبہ اکثر ارباب محکمتین
اوسے مقبول کرلین تب وہ پادشاہ کی حضور مین دستخط کے واسطے
بھیجا جاتا ہے یعنی جب بِل یہ سات مرحلے طے کرچکتا ہے یعنے
تین مرتبہ محکمہ عوام اور تین مرتبہ محکمہ امرا مین منظور ہوچکتا ہے
اور ایک مرتبہ پادشاہ اوسے ملاحظہ کرکے دستخط کرلیتا ہے تب وہ
ایکٹ پارلیمنٹ سمجھا جاتا ہے اور آئین انگلستان مین داخل
ہوجاتا ہے۔ جو قوانین روپیہ کے باب مین تجویز ہوتے ہین اونکی
ابتدا محکمہ عوام سے ہوتی ہے پھر چاہے محکمہ امرا اوسے منسوخ
کردے مگر اوسمین کسی نہج کا تغیر و تبدل نہین کرسکتا

جو قوانین برطانیہ مین نافذ ہوتے ہین اونکی عمل درآمد تین اصول عظیمہ پر موقوف ہے۔ جُوری یعنے پنچایت ایکٹ[۱] ہیباس کورپس —— ججون یعنے حکّام عدالت کی راے۔ انگلنڈ اور ایرلنڈ مین یہ دستور ہر کہ پیشتر ایک جُوری اس امر کی تحقیق کے واسطے مقرّر کیجاتی ہے کہ آیا یہ مقدّمہ اس قابل ہر کہ عدالت مین تحقیقات کیواسطے بھیجا جاے یا نہین۔ بعد اسکے ایک اور جوری جسمین بارہ آدمی ہوتے ہین اوس مقدّمہ کا فیصلہ کرتی ہے مگر اوسکا فیصلہ اوسوقت مستند اور واجب العمل ہوتا ہے جبکہ سب اہل جوری بالاتّفاق اپنی راے ظاہر کرتے ہین کہ فلان شخص مجرم ہے یا مجرم نہین ہے۔ اسکاٹ لنڈ مین پہلے قسم کی جوری جسے بڑی جوری کہتے ہین نہین مقرّر ہوتی بلکہ پندرہ آدمی کی ایک جُوری مقدّمہ کا فیصلہ کرتی ہے کہ فلان شخص مجرم ہے یا نہین ہے یا اوسکا جرم ثابت نہین ہوا مگر اس مین کل اہل جُوری کا اتّفاق شرط نہین ہے بلکہ اکثریت اور غلبہ راے پر مدار ہے۔

انگلستان مین تین قسم کے قانون جاری ہین اور انکا انصرام مختلف عدالتون سے متعلّق ہے۔ (۱) اسٹیچوٹ لا وہ قانون ہے جو ایکٹ ہاے پارلیمنٹ مین داخل ہو ایکٹ ہاے پارلیمنٹ

[۱] اس قانون کی کیفیت چارلس دوم کے حال مین دیکھیے ۱۲

وہ قوانین ہین جو پارلیمنٹ کے دونون محکمون نے بمنظوری پادشاہ جاری کئے ہون۔ (۲) کومن لا وہ قانون ہے جو رسوم قدیم پر مبنی ہو اور سابق کے مقدّمات کے فیصلون کے بموجب اوسکی عمل درآمد کیجای۔ (۳) لا اف اکوئی اوس قانون کو کہتے ہین جو ایسے مقدّمات مین جاری کیا جائے جنمین صدرُ الصُّدور کے واسطہ سے پادشاہ دخل دے تاکہ کومن لا سے کسیطرح کا ظلم و نا انصافی نہونے پائے۔ انگلنڈ اور ایرلنڈ مین بڑی عدالتین یہ ہین۔ (۱) چینسری یعنے عدالۃُ العالیہ یا محکمۂ صدر۔ اِس عدالت سے جملہ احکام و فرامین شاہی جاری ہوتے ہین اور ہر قسم کی دستاویزون اور اسناد کی تصدیق اور رجسٹری ہوتی ہے اور پارلیمنٹ اور اور کونسلون کے منعقد ہونیکا حکم جاری ہوتا ہے۔ اس محکمہ کے حاکم اعلی کو لارڈ چینسلر یعنے صدرُ الصُّدور کہتے ہین اور یہ حاکم دیوانِ وزرا مین داخل ہے جسکا ذکر تفصیلاً سابق مین کیا گیا۔ (۲) کوینس بنچ یعنے عدالتِ ملکۂ معظّمہ۔ (۳) کومن پلینز یہ وہ عدالت ہے جسمین ہر قسم کے مستغیث استغاثہ کرتے ہین اور اسکا مرافعہ عدالتِ ملکۂ معظّمہ مین ہوتا ہے۔ (۴) اکسچکر یعنے عدالۃُ العالیۂ مال۔ اس محکمہ مین وہ مقدّمات منفصل ہوتے ہین جو خراجِ ملک اور حقوقِ پادشاہی سے متعلق ہوتے ہین اور اسی مین محاصل ملکی کار وبیہ داخل ہوتا ہے اور اِسکے حاکم اعلی کو چینسلر اف دی اکسچکر یعنے وزیر مال

یا مہتمم خزانۂ عامرہ کہتے ہین۔ اسکاٹ لنڈ مین دو محکمے بڑے ہین۔ (۱) کورٹ آف سشن (۲) ہای کورٹ آف جسٹیشیری دیہات مین یہ دستور ہے کہ اکثر سال بھر مین دو مرتبہ عدالت کا اجلاس ہوتا ہے اور جج دورہ کرتے ہین وہی اس عدالت مین مقدمات فیصلہ کرتے ہین۔

۳۱ مارچ سنہ ۱۸۶۵ء مین انگلستان کی آمدنی اور خرچ حسب تفصیل ذیل تھا

آمدنی	۷۰۳۱۳۴۳۶۰ روپیہ
خرچ	۶۶۴۶۲۲۰۶۰ روپیہ

تفصیل آمدنی

محصول اور ملکون کی چیزون پر	۲۲۵۷۲.... روپیہ
محصول انگلستان کی چیزون پر	۱۹۵۵۸.... روپیہ
کاغذ اسٹامپ	۹۵۳..... روپیہ
محصول زمین پر	۳۲۹۲.... روپیہ
محصول مال پر	۷۹۵۸.... روپیہ
محصول ڈاک	۴۱...... روپیہ
اراضی خالصہ	۳۰.... روپیہ
متفرقات	۲۹۹۳۴۳۶۰ روپیہ

تفصیلِ خرچ

مد	رقم
سود قرضۂ قومی	۲۲۶۳۶۹۹۳۹۸۰/ روپیہ
سِوِل لِسٹ یعنے مصارف پادشاہ و حکام ملکی وغیرہ پنشن عدالتہائے دیوانی و فوجداری وغیرہ	۱۹۰۲۴۱۳۰/ روپیہ
فوج برّی	۱۴۳۸۲۶۷۳۰/ روپیہ
فوج بحری	۱۰۸۹۸۲۵۳۰/ روپیہ
خدمات ملکی سر رشتۂ مال وغیرہ	۱۲۹۰۹۴۷۰۰/ روپیہ

تاریخاتِ سوانحِ عظیمۂ زمانۂ پادشاہانِ برنزوک

وقائع عامّہ

واقعہ	عہدِ وقوع	سنۂ وقوع
تجارِ بحرِ جنوبی کی تباہی	......جارج اوّل.........	بسنہ ۱۷۲۰ء
والپول وزیرِ اعظم کا استعفا دینا	......جارج دوم.........	بسنہ ۱۷۴۲ء
تقویم سال و ماہ کا نیا طریقہ جاری ہونا	......ایضاً.........	بسنہ ۱۷۵۲ء
جان ولکس ممبر پارلیمنٹ کا قید ہونا	......جارج سوم.........	بسنہ ۱۷۶۳ء

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
وارّن ہیسٹنگس گورنر جنرلِ ہند کی روبکاری کا شروع ہونا	جارج سوم	سنہ ۱۷۸۸ء
ریِل کا پہلی مرتبہ انگلستان مین جاری ہونا	ولیم چہارم	سنہ ۱۸۳۰ء
انگریزی نوآبادبستیون مین بردہ فروشی کا موقوف ہونا	ایضاً	سنہ ۱۸۳۳ء
اُوکونّل کی روبکاری	ملکہ وکٹوریا	سنہ ۱۸۴۳ء
ریل کے کارخانون کے نقصان سے انگلستان مین تھلکہ پڑجانا	ایضاً	سنہ ۱۸۴۷ء
لنڈن مین نمایش گاہِ عظیم کا ہونا	ایضاً	سنہ ۱۸۵۱ء
امیر وِلنگٹن کی وفات	ایضاً	سنہ ۱۸۵۲ء
ملکہ معظمہ کے شوہر شاہزادہ اَلبرٹ کی وفات	ایضاً	سنہ ۱۸۶۱ء
ملکہ معظّمہ کے ولیعہد کی شادی	ایضاً	سنہ ۱۸۶۳ء
نوّاب پامرسٹن وزیرِ اعظم کی وفات	ایضاً	سنہ ۱۸۶۵ء
بحر اوقیانوس کے اندر سے تارِ برقی کا جاری ہونا	ایضاً	سنہ ۱۸۶۶ء

تغیرات در آئین مملکت

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
قانون انداد ہنگامہ پردازی کا نافذ ہونا	جارج اول	بسنہ ۱۷۱۵ء
نفاذ قانون ہفت سالہ	ایضاً	بسنہ ۱۷۱۶ء
امریکا کی نوآبادیوں پر قانون اسٹامپ جاری ہونا	جارج سوم	بسنہ ۱۷۶۵ء
اتحاد سلطنت برطانیہ اعظم و آیرلنڈ	ایضاً	بسنہ ۱۸۰۱ء
نفاذ قانون مشعر آزادی برات فرقہ کیتھولک از تشددات	جارج چہارم	بسنہ ۱۸۲۹ء
نفاذ قانون اصلاح محکمہ عوام	ولیم چہارم	بسنہ ۱۸۳۲ء
منسوخی قانون درباب غلہ	ملکہ وکٹوریا	بسنہ ۱۸۴۶ء
منظوری قانون اصلاح سلطنت ہند	ایضاً	بسنہ ۱۸۵۸ء

ممالک مستحصلہ و منتزعہ

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
فتح بنگالہ	جارج دوم	سنہ ۱۷۵۷ء
فتح کینڈا در امریکا	ایضاً	سنہ ۱۷۵۹ء
خودسری ممالک متحدہ امریکا	جارج سوم	سنہ ۱۷۸۳ء
استحصال جزیرہ ہونگ کونگ	ملکہ وکٹوریا	سنہ ۱۸۴۲ء
شمول ریاست سندھ در سلطنت برطانیہ	ایضاً	سنہ ۱۸۴۳ء
فتح پنجاب	ایضاً	سنہ ۱۸۴۹ء
شمول صوبہ اودھ در سلطنت برطانیہ	ایضاً	سنہ ۱۸۵۶ء

محاربات و مصالحات

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
خروج جیمس کذاب در اسکاٹ لنڈ	جارج اول	سنہ ۱۷۱۵ء
جنگ ڈٹنجن	جارج دوم	سنہ ۱۷۴۳ء
جنگ فونٹی نوئی	ایضاً	سنہ ۱۷۴۵ء
ورود چارلس اڈورڈ در اسکاٹ لنڈ	ایضاً	سنہ ۱۷۴۵ء

جنگ کلوڈن	جارج دوم	بسنہ ۱۷۴۶ء
مصالحہ اکس لاشپیل	ایضاً	بسنہ ۱۷۴۸ء
آغاز جنگ ہفت سالہ	ایضاً	بسنہ ۱۷۵۶ء
پیرس کا پہلا مصالحہ	جارج سوم	بسنہ ۱۷۶۳ء
آغاز محاربہ امریکا	ایضاً	بسنہ ۱۷۷۵ء
جنگ کوہ بنکر در امریکا	ایضاً	بسنہ ۱۷۷۵ء
جنگ دریائے برینڈی وائن	ایضاً	بسنہ ۱۷۷۷ء
محاصرہ جبل الطارق	ایضاً	بسنہ ۱۷۷۹-۱۷۸۳ء
انقلاب سلطنت فرانس	ایضاً	بسنہ ۱۷۸۹-۱۷۹۵ء
جنگ دریائے نیل	ایضاً	بسنہ ۱۷۹۸ء
بغاوت آئرلنڈ	ایضاً	بسنہ ۱۷۹۸ء
مصالحہ ایمینس	ایضاً	بسنہ ۱۸۰۲ء
جنگ ٹرافلگار	ایضاً	بسنہ ۱۸۰۵ء
آغاز جنگ جزیرہ نما	ایضاً	بسنہ ۱۸۰۸ء
جنگ بہ ممالک متحدہ امریکا	ایضاً	بسنہ ۱۸۱۲-۱۸۱۴ء
جنگ وٹوریا	ایضاً	بسنہ ۱۸۱۳ء
جنگ واٹرلو	ایضاً	بسنہ ۱۸۱۵ء
پیرس کا دوسرا مصالحہ	ایضاً	بسنہ ۱۸۱۵ء
محاصرہ الجزیرہ	ایضاً	بسنہ ۱۸۱۶ء

واقعہ	عہد وقوع	سنہ وقوع
جنگ ناوارنو	جارج چہارم	سنہ ۱۸۲۷ء
جنگ علی وال	ملکہ وکٹوریا	سنہ ۱۸۴۶ء
جنگ سُبراؤن	ایضاً	سنہ ۱۸۴۶ء
جنگ چلیان والہ	ایضاً	سنہ ۱۸۴۹ء
جنگ گجرات	ایضاً	سنہ ۱۸۴۹ء
آغازِ محاربہ روس	ایضاً	سنہ ۱۸۵۴ء
جنگ ایلما	ایضاً	سنہ ۱۸۵۴ء
جنگ بالاک لیوا	ایضاً	سنہ ۱۸۵۴ء
جنگ اِنکرمن	ایضاً	سنہ ۱۸۵۴ء
تسخیر سِباستپول	ایضاً	سنہ ۱۸۵۵ء
انعقادِ مصالحہ درمیان پادشاہِ روس و پادشاہان روم و فرانس و برطانیہ در شہر پیرس	ایضاً	سنہ ۱۸۵۶ء
بغاوت ہند	ایضاً	سنہ ۱۸۵۷ء
جنگ چین	ایضاً	سنہ ۱۸۶۰ء

نو آبادبستیان اور
مضافات و متعلقات سلطنت برطانیہ

یورپ مین

جبل الطارق یہ ایک شاخ زمین سنگلاخ کی اسپانیہ کے جنوب مین دور تک چلی گئی ہے - اسکے منتہے کا نام راس یوروپا ہے - اسمین ایک بڑی پتھر کی چٹان ہے اوسکا طول ۳ میل اور بلندی ۵۰۰ فیٹ ہے - اس زمین سنگلاخ کا نام دو عربی لفظون سے مرکب ہے یعنی جبل بمعنے پہاڑ اور طارق یہ ایک مسلمان سردار کا نام ہے جو ۷۱۱ء مین بقصد تسخیر مملکت اسپانیہ یہان وارد ہوا تھا - کئی مرتبہ اس زمین کو مسلمانون نے لے لیا پھر اہل اسپانیہ نے اونسے چھین لیا - ۲۴ جولائی ۱۷۰۴ء مین انگریزون نے بسرداری سر جارج روک و باعانت شاہزادہ ہسی دارمستاٹ یہ زمین اسپانیہ والون سے چھین لی - پھر جب مصالحہ یوٹرکٹ ہوا تو اونھون نے خود یہ زمین انگریزون کو دیدی - بعد اسکے جون ۱۷۷۹ء سے فروری ۱۷۸۳ء تک فرانسیسی اور اہل اسپانیہ اسکا محاصرہ کئے رہے مگر کامیاب نہوئے اور اگرچہ اثنائے محاصرہ مین اونھین کمک بھی پہنچی لیکن لارڈ ہاک سپہ سالار انگریزی نے اونکا قبضہ اس زمین پر نہونے دیا اور جبسے یہ زمین انگریزون کے قبضہ مین ہے - اس مین سرکار

انگریزی کو بڑا نفع یہ ہے کہ یہان انگریزی فوج اور جہاز ٹکتے ہین اور یہ گویا بحیرۂ روم کی کُنجی ہے۔

ہلی گولینڈ۔ یہ جزیرہ (جسکا طول ایک میل اور عرض ثلث میل ہے) دریاے اَلب کے دہانہ سے شمال و مغرب کی جانب ۴۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اِس جزیرہ کے نام کے معنے ارضِ مُقدّس ہین اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہان قوم سیکسن کا معبد تھا۔ یہ جزیرہ اکثر امراے سلسلِک کے قبضہ مین رہا مگر ۱۷۱۴ء مین ڈینمارک والون نے اونسے چھین لیا۔ پھر ستمبر ۱۸۰۷ء مین انگریزون نے اسے لے لیا اور جب ۱۸۱۴ء مین اہلِ ڈینمارک سے مصالحہ ہوئی تو اونھون سے نے خود یہ جزیرہ انگریزون کو دیدیا۔ لڑائی کے زمانہ مین انگریزون کو اس جزیرہ سے بڑا نفع یہ تھا کہ اسکے سبب سے جرمنی کے دریا اونکے قبضہ مین تھے اور اب یہ فائدہ ہے کہ یہان ایک روشنی گھر بنا ہوا ہے جسنے شب کو جہاز والون کو سمندر کا راستہ سُجھائی دیتا ہے اور یہان کے ملّاح اچھے ہوتے ہین اور لنگرگاہ بہت محفوظ و مامون ہے۔

مالٹا۔ یہ وہ قدیم جزیرہ ہے جہان پولوس کا جہاز طوفان سے تباہ ہوا تھا۔ پولوس اتباعِ حواریّین رضی اللہ عنہم مین سے تھے اور اونھون نے ترویج دین عیسوی مین بڑی سعی کی اور بہت اذیّتین اوٹھائین۔ یہ جزیرہ جزیرۂ صقلیہ کے جنوب مین قریب ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسکے پاے تخت کا نام لا والیٹا ہے

سنہ ۱۵۳۰ع مین شاہ چارلس پنجم نے یہ جزیرہ غازیانِ سینٹ جان
کو دیدیا تھا۔ پھر ترکون نے کئی مرتبہ اسپر حملہ کیا۔ بعد اوسکے ۱۷۹۸ع
مین نپولین بونا پارٹ نے اسے فتح کیا۔ سنہ ۱۸۰۰ع مین انگریزون
نے اِس جزیرہ کے اصلی باشندون کی مدد سے فرانسیسیون سی اِسے
چھین لیا۔ پھر یہان کے باشندون نے خود اسے انگریزون کے
حوالہ کردیا۔ جو انگریزی جنگی جہاز بحیرۂ روم مین رہتے ہین وہ اِسی
جزیرہ مین مقیم رہتے ہین۔ اس جزیرہ سے شمال و مغرب کی جانب
۵ میل کے فاصلہ پر ایک اور جزیرہ گوزو نامی ہے۔ یہ جزیرہ بہت
سرسبز و شاداب ہے مگر آبادی بہت کم ہے۔

جزائرِ نورمن۔ یہ چند چھوٹے چھوٹے جزیرے خلیج میکائیل
مین صوبۂ نورمنڈی کے قریب واقع ہین۔ انمین سب سے
بڑے جزیرہ کا نام جرسی ہے۔ یہ جزیرہ اوس زمانہ سے انگریزون
کے قبضہ مین ہے جبکہ ولیم رئیسِ نورمنڈی نے انگلستان کو
فتح کیا تھا۔ کئی مرتبہ اسپر فرانسیسیون نے حملہ کیا مگر نہ لے سکے
ان جزیرون مین بڑا وصف یہ ہے کہ ماکولات ارزان ہین اور آب و ہوا اچھی ہے

جزیرۂ مین۔ یہ جزیرہ خلیج آئرلنڈ مین واقع ہے سنہ ۱۲۶۶ع مین
الگزنڈر سوم شاہِ اسکاٹ لنڈ نے یہ جزیرہ اہل نوروی
سے چھین لیا تھا۔ پھر سنہ ۱۲۸۹ع مین شاہ اڈورڈ اول کے
حوالہ کردیا۔ سنہ ۱۳۷۵ع مین امرائے اتھول کو یہ جزیرہ ترکہ مین

ملا- آخر ۱۸۲۵ء مین پادشاہ برطانیہ نے اون سے خرید لیا-

ایشیا مین

عدن -- یہ شہر عرب کے جنوب و مغرب مین واقع ہے ۱۸۳۸ء مین انگریزون کے ہاتھہ آیا- جو دخانی جہاز بمبئی سے سویز جاتی ہین وہ یہان کوئلے لینے کے واسطے ٹھہرتے ہین- یہان کا نمک بہت عمدہ ہوتا ہے-

برہما کی نوآبادبستیان- اراکان -- یہ ضلع خلیج بنگالہ کے شمال و مشرق اور چٹگانگ کے جنوب مین واقع ہے ۱۸۲۶ء مین اسے انگریزون نے فتح کیا- اور اوسی زمانہ مین تناسرم بھی فتح کیا جو جزیرہ نماے ملایا کے قریب اور دریاے اراودی کے جنوب مین واقع ہے- اس دریا کے دہانہ پر پیگو واقع ہے- یہ شہر ۱۸۵۳ء مین انگریزون نے فتح کیا -- یہان چاول اور لکڑی اچھی ہوتی ہے-

جزیرہ سرندیپ -- اس جزیرہ کی شکل بیضوی ہی اور اسکا رقبہ ۱۴۵×۲۷ میل ہی اور ہندوستان کی جنوب و مشرق مین واقع ہی- یہ جزیرہ ہمیشہ سی پادشاہ کی نامزد ہی- سولہوین صدی عیسوی مین اسپر پرتگیزون نی دخل پایا- بعد اوسکے ڈچ نے لے لیا- اوسکے بعد ۱۷۹۶ء مین انگریزون نے ڈچ سے چھین لیا اور ۱۸۱۵ء مین اس جزیرہ کی اصلی ریاست برباد ہوگئی- یہان کا نمک

شکر - چاول - کالی مرچ - لکڑی - دارچینی - جواہرات علی الخصوص موتی مشہور ہین
جزیرہ نمای ہند - اسمین تین احاطی ہین یعنی بنگالہ - مندراس - بمبئی
ہندوستان برطنی سے متعلق جو بڑے بڑے وقایع تاریخی ظہور مین آئی
وہ یہ ہین + کہ سنہ ۱۶۰۰ع مین ملکہ الزبتہ نی ایسٹ انڈیا کمپنی یعنے جماعت
تاجران ہند کو فرمان عنایت کیا - سنہ ۱۶۴۸ع مین انگریزون نے مندراس
مین کوٹھیان قائم کین - بعد اوسکی چارلس دوم نی اپنی بی بی کیتھراین
شاہزادی پرتگال کے جہیز مین جزیرہ بمبئی پایا - سنہ ۱۶۹۹ع مین کلکتہ مین
فورٹ ولیم تعمیر ہوا - سنہ ۱۷۵۶ع مین سراج الدولہ ناظم صوبہ بنگ نی کلکتہ لیا -
سنہ ۱۷۵۷ع مین کلایو سپہ سالار انگریزی نی نواب موصوف کو جنگ پلاسی
مین شکست دی اور کلکتہ پھر چھین لیا - سنہ ۱۷۷۳ع مین وارن ہیسٹنگس گورنر
جنرل ہند مقرر ہوئی - حیدر علی اور ٹیپو سلطان والیان میسور
سی لڑائیان ہوئین - اور سنہ ۱۷۹۹ع مین سری رنگ پٹن پایہ تخت میسور فتح
ہوا اور ٹیپو سلطان مرگیا - ۲۳ ستمبر سنہ ۱۸۰۳ع مین امیر ولنگٹن نی آسای کی
لڑائی مین مرہٹون کو شکست دی - سنہ ۱۸۳۹ع سے سنہ ۱۸۴۲ع تک
افغانون سے لڑائی رہی - سنہ ۱۸۴۳ع مین سندہ انگریزی
عملداری مین شامل ہوا - سنہ ۱۸۴۹ع مین پنجاب فتح ہوا -
سنہ ۱۸۵۶ع مین اودہ سلطنت برطانیہ مین ملحق ہوا - سنہ ۱۸۵۷ع
مین غدر ہوا - یکم ستمبر سنہ ۱۸۵۸ع مین ہندوستان کی حکومت کمپنی
سے نکل گئی - ہندوستان مین گرم ملکون کی چیزین بکثرت پیدا ہوتی

ہین اور بحارِ مشرقی کی تجارت اِس ملک کے مالکون کے قبضہ قدرت مین ہے اور اس ملک کی حکومت سے اہل برطانیہ کو تمام اقوام مین بڑی وقعت و عزت حاصل ہے۔

ہونگ کونگ ۔ یہ چھوٹا سا جزیرہ دریاے کینٹن کے دہانہ پر واقع ہے۔ اور شہر کینٹن واقع چین سے ۷۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ سنہ ۱۸۴۲ء مین چینیون نے انگریزون کو دیدیا۔ یہان انگریزی سوداگر چاے۔ ریشم۔ اور افیون کی تجارت کرتے ہین۔

ملاکا ۔ یہ بستی آب ناے ملاکا پر جزیرہ نماے ملایا کے جنوب مین واقع ہے اور اسکا رقبہ ۲۵×۴۰ میل ہے۔ پیشتر یہان پرتگیزون کی عملداری تھی پھر ڈچ کی ہوئی۔ آخر الامر سنہ ۱۸۲۴ء مین ڈچ نے یہ بستی انگریزون کو دیدی اور اسکی عوض مین جزیرہ سماترا لے لیا۔

پننگ ۔ یہ جزیرہ جزیرہ نماے ملایا کے ساحل غربی کے قریب واقع ہے۔ سنہ ۱۷۸۵ء مین انگریزون نے کویڈاہ کے پادشاہ سے اِسے خریدا۔ پھر سنہ ۱۸۰۲ء مین ایک پارۂ زمین ساحل ملایا پر خریدا اور اسکا نام صوبہ ولزلی رکھا۔ پننگ جزیرہ ملاکا اور سنگاپور کا دار الحکومۃ ہے۔

سنگاپور ۔ یہ جزیرہ جزیرہ نماے ملایا کے جنوب مین واقع ہے اور اسکا رقبہ ۱۴×۲۶ میل ہے۔ سنہ ۱۸۱۹ء مین سرکار نے

یہ جزیرہ سلطان جو ھور سے خریدا۔ یہان شکر۔ روئی۔ ٹین۔
جوز۔ اور سیاہ مرچ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ تجارت کا بڑا مخزن ہے
اور جو مجرم ہندوستان مین محکوم بہ عبور دریائے شور ہوتے ہین
وہ یہان بھیجے جاتے ہین۔ یہ جزیرہ اور پنانگ اور ملاکا
مشرقی بستیان کہلاتی ہین۔

سی اولک ضلع ساحل دریائے سی اولک یہ جزیرہ بورنیو کے شمال و مغرب
مین واقع ہے۔ ۱۸۴۲ع مین سلطان بورنیو نے یہ ملک سی جیمس
بروک کو عطا کیا تھا۔ پھر ۱۸۴۶ع مین یہ عطیہ پھیر لیا۔ مگر انگریزون
نے پھر توپین مار کر چھین لیا۔ اب کچھ سرکار انگریزی کو اس ملک پر توجہ
نہین ہے مگر تاہم یہ ملک عزیز القدر ہے کہ حجر الکحل۔ ھیرا۔ طلا۔
آہن۔ اور تمام نباتات جو گرم ملکون مین پیدا ہوتی ہین وہ یہان پیدا
ہوتی ہین۔ اور دریاے چاین کی تجارت کا مرکز ہے۔

لبون۔ یہ جزیرہ دریاے بورنیو کے دہانہ پر واقع ہے اور اسکا
رقبہ ۱۲ ۴/۶ میل ہے۔ ۱۸۴۷ع مین انگریزون کے قبضہ مین آیا۔
یہان کویلا بہت عمدہ اور بافراط پیدا ہوتا ہے۔

اسٹریلیا مین

اسٹریلیا۔ یہ جزیرہ تمام جزائر سے بڑا ہے۔ فرانسیس اور انگلستان
اور ھالنڈ اور اسپانیہ یہ چار ملک اثبات کے مدعی ہین کہ یہ

جزیرہ ہمین نے دریافت کیا۔ اس جزیرہ کے ساحل کا سراغ انگریزی جہازرانون نے لگایا۔ ۱۷۷۰ء مین کوک جہازران نے خلیج بوٹینی کو دریافت کیا۔ چونکہ اس خلیج کے گردونواح مین پھول بہت خوبصورت ہوتے ہین اس سبب سے اسکا نام بوٹینی یعنے خلیج نباتات رکھا ۱۷۸۸ء مین انگریزون نے اسکے ساحل پر مجرمون کی بستی بسائی اور اوسکا نام نیو سوتھ ویلس رکھا اور اوسکا پایۂ تخت شہر سڈنی بندر جیکسن مین بنا گیا۔ ۱۸۲۹ء مین اسٹریلیائے مغربی آباد کیا گیا۔ اس ملک کا پایۂ تخت پرتھ ہے ۱۸۳۴ء مین اسٹریلیائے جنوبی بسایا گیا۔ اسکا دارالحکومت اڈیلیڈ ہے ۱۸۳۷ء مین اسٹریلیائے شمالی آباد کیا گیا۔ اسکا پایۂ تخت وکٹوریا ہے۔ اسٹریلیا کے گوشۂ جنوب و مشرق مین ایک بستی ہے جسکا نام وکٹوریا ہے اور پایۂ تخت ملبورن ہے یہ بستی ۱۸۳۷ء مین بسائی گئی تھی۔ ۱۸۵۱ء مین اس جزیرہ مین معادن طلا دریافت ہوے اوسکی طمع مین ہزارون آدمی انگلستان سے وہان چلے گئے یہان اون۔ سونا۔ چربی۔ اور تیل خوب پیدا ہوتا ہے۔

وان ڈیمنس لینڈ۔ یہ جزیرہ اسٹریلیا کے جنوب مین واقع ہے اور وسعت مین آیرلنڈ کے قریب قریب ہے ۱۶۴۲ء مین ایک ڈچ ملاح ٹیسمین نامے نے یہ جزیرہ دریافت کیا۔ اور بٹیویا کے حاکم کے خاطر سے اسکا نام وان ڈیمنس لینڈ رکھا۔ مگر اب

جسنے اسے دریافت کیا تھا اوسی کے نام سے اسکا نام ٹسمینیا مشہور ہے۔ سنہ ۱۷۹۸ع مین ایک اور ملاح باس نامی کو معلوم ہوا کہ یہ ایک جزیرہ ہے اور جس خلیج پر یہ واقع ہی اوسکا نام ملاح مذکور کے نام پر خلیج باس ہوگیا۔ سنہ ۱۸۰۳ع مین انگریزون نے اس جزیرہ پر قبضہ کرکے یہان مجرمون کی بستی بسائی اور سنہ ۱۸۲۵ع مین اس جزیرہ کی حکومت نیو ساؤتھ ویلس کی حکومت سے علیحدہ کرلی گئی اور اوسکا انتظام ایک لفٹنٹ گورنر اور ایک کونسل کے سپرد ہوا۔ اسکا پایہ تخت ھوبرٹ ٹون دریاے ڈرونٹ پر واقع ہے۔ اور یہان بھی ویسی ہی چیزین پیدا ہوتی ہین جیسے آسٹریلیا مین ہوتی ہین۔

نورفک آیلینڈ۔ یہ جزیرہ آسٹریلیا کے مشرق مین واقع ہی اور ٹسمینیا کے حاکم کے زیر حکومت ہے اور سابق مین یہ فقط مجرمون کی بستی تھی۔

نیوزیلینڈ۔ یہ جزیرہ تین جزیرون سی مرکب ہی انمین سی دو جزیری بڑی ہین اونکا نام نیو السٹر اور نیو منسٹر ہے اور چھوٹے جزیرہ کا نام لینسٹر ہی۔ نیوزیلینڈ آسٹریلیا کے جنوب و مشرق مین واقع ہے اور اسکا پایہ تخت آکلینڈ جزیرہ نیو السٹر مین واقع ہے۔ جزیرہ مذکورہ اسی صدی مین نیوزیلینڈ کمپنی نے بسایا تھا اور سنہ ۱۸۴۱ع مین یہ سلطنت برطانیہ مین داخل ہوا۔ یہان کی آب و ہوا بہت معتدل ہے۔

افریقیہ مین

ایسنشن - یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے اور یہان ایک کوہ آتشین ہے اور یہ برزیل اور گنی کے بیچمین آدھی دور پر واقع ہی - یہان ایک قسم کا جانور جسکا نام ٹرٹل ہے باافراط ہوتا ہے -

راس گڈھوپ - یہ افریقیہ کی منتہی جنوب مین واقع ہی اور دریاے ادبحے اسکی حد شمالی ہی - سنہ ۱۴۸۶ء مین یہ زمین بورتھولومیو ڈیاز نے دریافت کی مگر یہان اُتر نہ سکا - جان دوم پادشاہ پرتگال نے اسکا نام کیپ اف گڈ ہوپ یعنی راس امید اسواسطے رکھا تھا کہ اوسی امید تھی کہ ابکی جو میری جہاز ران سفر دریا کرین گی تو اسی بھی بہتر ملک دریافت کرین گی - سنہ ۱۴۹۷ء مین واسکوڈی گاما نے اس راس کے گرد دورہ کیا - سنہ ۱۶۵۲ء مین قوم ڈچ نے یہان بستی بسائی اور ۱۵۰ برس اسپر قابض رہے - سنہ ۱۷۹۵ء مین انگریزون نے اسی ڈچ سے لے لیا - پھر بروقت مصالحہ امینس مسترد کر دیا - بعد اوسکے سر ڈیوڈ بیرڈ اور سر ہوم پوفم نے جنوری سنہ ۱۸۰۶ء مین اسے پھر ڈچ سے چھین لیا -

پورٹ نیٹل یعنے وہ زمین جو یوم الولادۃ حضرت مسیح کو دریافت ہوئی تھی - یہ بستی راس کولونی کے حدود سے باہر واقع ہے اور سنہ ۱۸۲۴ء مین اسکی بنا ہوئی تھی - راس امید ہندوستان و دیگر ممالک مشرقیہ کی کلید بحری ہے اور یہان گندم و شراب و گلہاے

دل آویز پیدا ہوتے ہین۔

گیمبیا اور ساحل طلا - یہ دو بستیان سولھوین صدی عیسوی مین بسائی گئین گیمبیا دریاے گیمبیا کے دہانہ پر واقع ہے اور ساحل طلا گنی مین یہان کی مٹی سے سونا نکلتا ہے اور چاول اچھا ہوتا ہے۔

ماریشس - یہ جزیرہ جزیرہ میڈاگاسکر کے مشرق کی سمت [illegible] میل کے فاصلہ پر واقع ہے - اسکا پاے تخت پورٹ لوئی ہے۔ ۱۵۰۵ء مین اسے پرتگیزون نے دریافت کیا اور چند روز اپنے قبضہ مین رکھکر چھوڑ دیا - ۱۵۹۸ء مین یہ ڈچ کے ہاتھ آیا اونھون نے بھی اسے چھوڑ دیا - پھر ۱۷۲۱ء مین یہان فرانسیسیون نے بستی بسائی ۱۸۱۰ء مین انگریزی فوج بحری نے فرانسیسیون سے یہ جزیرہ چھین لیا - اب یہ بندرگاہ ہے اور یہان سے شکر روئی چوب شیشم اور نیل اور ملکون مین جاتا ہے۔

سائرالیون - اس لفظ کے معنے جبال الاسد ہین ۱۷۸۷ء مین یہان انگریزون نے بستی بسائی مگر یہان کی آب وہوا ایسی خراب ہے کہ اسے مقبرۂ سفید پوستان کہتے ہین۔

سینٹ ہلینا - یہ سنگلاخ جزیرہ بحر اوقیانوس کے جنوب مین واقع ہے اور اسکا رقبہ ۱۰×۷ میل ہے ۱۵۰۲ء مین پرتگیزون نے اسے دریافت کیا ۱۶۵۱ء مین ڈچ نے لے لیا - بعد اوسکے انگریزون کے قبضہ مین آیا - یہ جزیرہ اسواسطے مشہور ہے کہ یہان ۱۸۱۵ء سے ۱۸۲۱ء تک نپولین بوناپارٹ قید رہا اور ۱۸۴۰ء

یہان دفن رہا۔ اب یہان ہندوستان کے جہاز ٹکتے ہین۔
جزیرہ میڈاگاسکر کے شمال مین دو چھوٹے چھوٹے جزیرون کے ہین۔ ایک کا نام سشیلس ہے اور دوسرے کا اِی ماریٹ یہہ جزیرے ۱۷۹۴ع مین فرانسیسیون سے چھین لئے گئے۔ یہان کی آب و ہوا اچھی ہے اور بندرگاہین مستحکم و محفوظ ہین اور گرم مصالح خوب پیدا ہوتا ہے۔
روڈریگیز اور جیکس یہ دو چھوٹے جزیرون کے بھی انگریزون کے قبضہ مین ہین۔

امریکای شمالی مین

صوبجات امریکائے برطنی شمالی

۱۔ کینڈا۔ اس صوبہ مین دریائے سینٹ لارنس اور اوسکی جھیلین واقع ہین۔ ۱۴۹۷ع مین اسے کیبٹ جہازران نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۵۳۵ع مین یہان فرانسیسیون نے بستی بسائی۔ ۱۷۵۹ع مین انگریزون نے لے لیا اور اس لڑائی مین وُلف سپہ سالار مارا گیا۔ ۱۸۳۷ع و ۱۸۳۸ع مین یہان دو دفعہ بلوائے ہوا۔ ۱۸۴۰ع مین کینڈاے مغربی کینڈا مشرقی یہ دونون صوبے ملائے گئے۔ اب انکا پایۂ تخت اٹاوا ہے اور لکڑی، غلہ، مچھلی۔ اور پوستین یہان اچھی ہوتی ہے۔
(۲) نووا اسکوشیا۔ یہ جزیرہ نما دریائے سینٹ لارنس کے جنوب مین واقع ہے اسے بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۵۹۸ع مین یہان

فرانسیسون نے مجرمون کی بستی بسائی - اور اسکا نام اکیڈیا رکھا - پھر ۱۶۶۳ء مین سر ولیم الگزنڈر نے یہان ایک بستی بسائی اور اسکا نام نووا اسکوشیا رکھا - مصالحہ یوٹرکٹ کے بموجب یہ جزیرہ انگریزون کو ملا -

(۳) نیو برنزک - یہ ضلع سینٹ لارنس کے جنوب مین واقع ہے - اسے بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا - ۱۷۱۳ء مین فرانسیسون نے انگریزون کو دیدیا - کیپ برٹن - یہ جزیرہ نووا اسکوشیا کے متصل واقع ہے اسے بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا - ۱۷۴۵ء مین لوی برگ کو نیو انگلینڈ کے انگریزون نے لے لیا اور ۱۷۴۹ء مین اوسکا مبادلہ مندراس سے کرلیا - ۱۷۵۸ء مین یہ جزیرہ انگریزون نے فرانسیسون سے چھین لیا اور لوی برگ کے دیوارین وغیرہ منہدم کردین -

(۴) شاہزادہ اڈورڈ کے جزیرہ - یہ جزیرے نیو برنزک کے قریب واقع ~~ہے~~ ہین اور انکا رقبہ ۱۴۰ × ۳۴ میل ہے - انہین بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا - ۱۷۵۸ء مین انگریزون نے لے لئے - یہان مچھلی بہت پکڑی جاتی ہے اور تجارت خوب ہوتی ہے -

(۵) نیو فونڈ لینڈ - یہ جزیرہ دریائے سینٹ لارنس کے دہانہ پر واقع ہے اور اسکا رقبہ ۴۲۰ × ۳۰۰ میل ہے - ۱۰۰۱ء مین شاید اسے آئس لینڈ کے ایک ملاح نے ظاہر کیا تھا - ۱۴۹۷ء مین یہان کیبٹ آیا - یہان مچھلی بافراط پکڑی جاتی ہے - اور

ایک لفٹنٹ گورنر اسکا حاکم ہے۔

ہنڈیوراس۔ یہ صوبہ جزیرہ نماے یوکٹن کے مشرق کی سمت ساحل دریا پر واقع ہے۔ اسکا پاے تخت بلز ہے۔ سنہ ۱۵۰۲ء مین اسے کلمبس نے ظاہر کیا تھا۔ سنہ ۱۶۶۳ء مین اسپانیہ والون نے انگریزون کو دیے دیا۔ یہان ایک قسم کی لکڑی جسکے صندوقچے وغیرہ بنتے مین خوب ہوتی ہے۔

خلیج ہڈسن۔ اس خلیج پر کچھ سوداگرون نے ایک بستی بسائی تھی یہہ سوداگر یہان پوستین کی تجارت کرتے ہین۔

جزیرہ وانکوور و کولمبیاے برطنی۔ یہ ایک ملک بحر الکاہل کے ساحل غربی پر واقع ہے۔ سنہ ۱۷۷۸ء مین کپتان کوک نے اس کا سراغ لگایا۔ بعد اوسکے سنہ ۱۷۷۸ء اور سنہ ۱۷۹۳ء مین اور دو جہازرانون نے اس ملک کا خوب تفحص کیا۔ سنہ ۱۸۵۸ء مین اس ملک مین دریا کے قریب زمین سے سونا نکلا اس سبب سے یہ فوراً مشہور ہو گیا۔

امریکائی جنوبی مین

گیاناے برطنی۔ یہ ضلع امریکاے جنوبی کے شمال و مشرق مین واقع ہے۔ سنہ ۱۶۱۳ء مین اسے ڈچ نے بسایا۔ سنہ ۱۷۸۳ء مین فرانسیسون نے چھین لیا۔ سنہ ۱۸۰۳ء مین ڈچ سے انگریزون نے لیا۔ سنہ ۱۸۲۳ء مین

غلاموں نے بلوائے کیا سنہ ۱۸۳۱ع مین یہان تین دریاؤن پر انگریزون
نے تین بستیان بسائین - گرم ملکون کی چیزین یہان پیدا ہوتی
ہین جزائر فاکلینڈ - یہہ سنگلاخ جزیرے پٹگونیا کے مشرق کے
سمت واقع ہین - سنہ ۱۵۹۴ع مین ہاکنس جہازران نے انہین ظاہر
کیا تھا - سنہ ۱۷۶۵ع مین یہان انگریزی عملداری ہوی - ان جزیرون
مین بندرگاہین عمدہ عمدہ ہین -

جزائر غرب الہند

جمیکا - یہ جزیرہ سنہ ۱۴۹۴ع مین کلمبس نے ظاہر کیا تھا سنہ ۱۶۵۵ع مین
انگریزون نے اسپانیہ والون سے چھین لیا - یہان شکر اور
رم شراب عمدہ ہوتی ہے اور گرم ملکون کی چیزین پیدا ہوتی ہین
ٹرنڈاڈ - اس لفظ کے معنی تثلیث مقدس ہین - یہ جزیرہ دریاے
اورنوکو کے دہانہ پر واقع ہے - سنہ ۱۴۹۸ع مین اسے کلمبس نے
ظاہر کیا - سنہ ۱۵۸۸ع مین اسے اہل اسپانیہ نے آباد کیا - سنہ ۱۵۹۵ع
مین اسپر انگریزون نے حملہ کیا اور سنہ ۱۷۹۷ع مین لے لیا - اس
جزیرہ مین ایسے آتش بار پہاڑ ہین جنمین سے غلیظ چیزین
اُبلتی ہین اور ایک رال کی جھیل ہے اور یہان گرم ملکون کی چیزین
پیدا ہوتی ہین ٹوبیگو - یہ جزیرہ سنہ ۱۷۹۳ع مین انگریزون نے
فرانسیسون سے چھین لیا -

گرنیڈا اور سینٹ ونسنٹ - یہ جزیرے بھی سنہ ۱۷۶۲ع مین فرانسیسیون
سے چھینے گئے -

بربیڈوز - یہ جزیرے سنہ ۱۶۲۵ع مین سر ولیم کورٹین نے آباد کیے -
سینٹ لوشیا - یہ جزیرہ سنہ ۱۸۰۳ع مین فرانسیسیون سے چھین لیا
ڈومنکا - یہ جزیرہ سنہ ۱۷۸۳ع مین انگریزون کے ہاتھ آیا :-
مونٹ سیراٹ انٹیگوا - سینٹ کٹس - یہ تین جزیرے سنہ ۱۶۳۲ع
اور سنہ ۱۶۲۳ع مین بسائے گئے -

نویس سنہ ۱۶۲۸ع مین - انگولا سنہ ۱۶۵۰ع مین - اور جزائر ورجن سنہ ۱۶۶۶ع
مین بسائے گئے - جزائر بہیاما سنہ ۱۶۲۹ع مین اور جزائر برمیوڈاز
سنہ ۱۶۱۱ع مین انگریزون کے قبضہ مین آئے - سب سے پیشتر امریکا کی
زمین جو کلمبس نے دیکھی وہ جزیرہ سین سیلوڈور کی زمین ہے - یہ
جزیرہ جزائر بہیما مین سے ہے - جزائر برمیوڈاز بحر اوقیانوس
مین واقع ہین اور یہان کی آب وہوا اچھی ہے اور یہ بہت خوبصورت
جزیرے ہین اور یہان اراروٹ خوب پیدا ہوتا ہے :-

تمت



TO BE ISSUED